

حج و عمرہ

کے مسائل کا انسائیکلو پیڈیا



حروف تہجی کی ترتیب کے مطابق

(ج - س)

مؤلف

مفتی محمد انعام الحق صاحب قاسمی
دارالافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی



بیت العمارت کراچی

0333-3136872

حج و عمرہ

کے مسائل کا انسائیکلو پیڈیا

حروف تہجی کی ترتیب کے مطابق

(ح-س)

جلد دوم

مؤلف

مفتی محمد انعام الحق صاحب قاسمی

دارالافتاح جامعہ العلوم الاسلامیہ
علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

بیت العمارت کراچی

جملہ حقوق بحق مؤلف محفوظ ہیں

نام کتاب: حج و عمرہ کے مسائل کا انسائیکلو پیڈیا

مؤلف: مفتی محمد انعام الحق صاحب قاسمی

طباعت: طبع ثانی: ۲۰۱۷-۱۴۳۸ھ

ناشر: بیت العمارت کراچی

نورانی مسجد گل پلازہ، مارسٹن روڈ کراچی۔ 74400

0333-3136872, 0302-2205466

0333-3845224

فون:

baitulamar2004@gmail.com

qaasmiesencyclopedia2004@gmail.com

ای میل:

ملنے کے دیگر پتے

پنجاب:

042-37224228

0333-4101085

0321-9233714

0333-8335011

مکتبہ رحمانیہ۔
الفتح پبلشرز۔
مکتبہ عائشہ۔
دارالناشر۔

کراچی:

0314-2139797

021-34727159

0334-2659744

0324-2855000

021-34856701

021-32729089

0321-8936511

021-35032020

الحجاز پبلشرز، بنوری ٹاؤن۔
اسلامی کتب خانہ، بنوری ٹاؤن۔
دارالانشاء، بنوری ٹاؤن۔
ادارۃ النور، بنوری ٹاؤن۔
مکتبہ القرآن، بنوری ٹاؤن۔
زم زم پبلشرز، اردو بازار۔
مکتبہ ندوہ، اردو بازار۔
مکتبہ المعارف، دارالعلوم کراچی۔

نمبر پختونخواہ (KPK):

0311-8845717

0336-9731158

0334-8825488

0337-7445290

0312-9430416

0313-8680501

0334-8414660

مکتبہ عمر فاروق، قصہ خوانی بازار، پشاور۔
مکتبہ بنوری ٹاؤن، کلی مروت۔
مکتبہ فاروقیہ، بنو۔
مکتبہ حنائیہ، اکوڑہ خٹک۔
مکتبہ محمودیہ، صوابی۔
مکتبہ اختر ٹین، اکوڑہ خٹک۔
مولوی ظہور، مردان۔

کوئٹہ:

081-26622631

0333-7434142

مکتبہ رشیدیہ، سرکی روڈ۔
مکتبہ ماجیدیہ۔

فہرست

عنوان

صفحہ نمبر	عنوان
	ح
۳۶	☆ حاجت اصلیہ سے زائد چیزیں ہوں.....
۳۶	☆ حاجی.....
۳۶	☆ حاجی حج کے دوران احرام کی حالت میں مرگیا.....
۳۷	☆ حاجی غور کرے.....
۳۸	☆ حاجی کا انتقال ہو گیا.....
۳۸	☆ حاجی کا قدم.....
۳۸	☆ حاجی کس قربانی کا گوشت کھا سکتا ہے.....
۳۹	☆ ”حاجی“ لکھنا.....
۴۰	☆ حاجیوں کا استقبال کرنا.....
۴۲	☆ حاجیوں کو تحفے تحائف دینا.....
۴۳	☆ حاجیوں کی دعوت کرنا.....
۴۳	☆ حالت حیض میں طواف زیارت کیا.....
۴۳	☆ حاملہ عورت حج کر سکتی ہے.....
۴۴	☆ حائضہ حج کیسے کرے.....
۴۵	☆ حائضہ عورت قرآن کی تلاوت نہیں کر سکتی.....
۴۶	☆ حائضہ عورت کے لئے حج کرنے کا طریقہ.....

عنوان

صفحہ نمبر	عنوان
۴۷	☆ حجاج کرام کی خدمت کے لئے جانے والوں کا حج.....
۴۷	☆ حجاج کو رخصت کرنے کے لئے عورتوں کا جانا.....
۴۷	☆ حج ادا نہ کرنے والے کو یہودی اور نصرانی کیسا تھ تشبیہ دینے کی وجہ....
۴۸	☆ حج افراد.....
۴۹	☆ حج افراد.....
۵۲	☆ حج افراد میں قربانی واجب نہیں.....
۵۲	☆ حج اکبر.....
۵۴	☆ حجامت.....
۵۶	☆ حجامہ کروانا.....
۵۶	☆ حج اور زکوٰۃ کی فرضیت میں فرق.....
۵۸	☆ حج اور عمرہ میں فرق.....
۵۸	☆ حج اور نماز میں غلطی معاف نہیں.....
۵۹	☆ حج ایک مرتبہ فرض ہوتا ہے.....
۵۹	☆ حج بدل اجازت کے بغیر کرنا.....
۵۹	☆ حج بدل اس کی طرف سے کرنا جس پر حج فرض نہیں.....
۶۰	☆ حج بدل افضل ہے یا حج نفل.....
۶۰	☆ حج بدل برائے ایصال ثواب.....
۶۱	☆ حج بدل بلا وصیت.....

صفحہ نمبر	عنوان
۶۲	☆ جج بدل پر جانے والا نقصان معاش لے سکتا ہے یا نہیں.....
۶۳	☆ جج بدل پر عورت کو بھیجنا.....
۶۳	☆ جج بدل ترکہ کی تقسیم سے پہلے کرانا.....
۶۳	☆ جج بدل زندگی میں کرایا.....
۶۴	☆ جج بدل سفر کی تکلیف کے ڈر سے کرانا.....
۶۴	☆ جج بدل صحیح ہونے کی شرطیں.....
۶۹	☆ جج بدل صحیح ہے.....
۶۹	☆ جج بدل غریب والدین کی طرف سے کرنا.....
۷۰	☆ جج بدل کا احرام کس طرح باندھے.....
۷۱	☆ جج بدل کا جواز.....
۷۳	☆ جج بدل کا فائدہ.....
۷۴	☆ جج بدل کرانے والا عام اجازت دیدے.....
۷۴	☆ جج بدل کرانے والا کتنا خرچہ دے.....
۷۵	☆ جج بدل کرنے سے اپنا جج ادا نہیں ہوگا.....
۷۶	☆ جج بدل کرنے سے اپنا جج ساقط نہیں ہوگا.....
۷۷	☆ جج بدل کرنے سے جج فرض ہوتا ہے یا نہیں.....
۷۸	☆ جج بدل کرنے والا اگلا جج بھی کر کے واپس آیا.....
۷۹	☆ جج بدل کرنے والا بھی ”حاجی“ ہے.....

صفحہ نمبر	عنوان
۷۹	☆ جج بدل کرنے والا بیمار ہو گیا.....
۸۰	☆ جج بدل کرنے والا جج آدمی کی طرف سے نیت کر کے کرے.....
۸۱	☆ جج بدل کرنے والا دوسرے کو بھیج سکتا ہے یا نہیں.....
۸۱	☆ جج بدل کرنے والا دیانت داری سے کام کرے.....
۸۲	☆ جج بدل کرنے والا راستہ میں فوت ہو گیا.....
۸۲	☆ جج بدل کرنے والا کونسا جج کرے.....
۸۵	☆ جج بدل کرنے والا کیسا ہونا چاہیے.....
۸۵	☆ جج بدل کرنے والا معذور ہو گیا.....
۸۵	☆ جج بدل کرنے والا وقوف عرفہ کے بعد فوت ہو گیا.....
۸۶	☆ جج بدل کرنے والے سے غلطی ہوگئی.....
۸۷	☆ جج بدل کرنے والے کا خلاف ورزی کرنا.....
۸۹	☆ جج بدل کرنے والے کے پاس رقم بچ جائے.....
۸۹	☆ جج بدل کرنے والے کے پاس رقم کم ہو جائے.....
۹۱	☆ جج بدل کرنے والے نے دوا احرام کی نیت کر لی.....
۹۲	☆ جج بدل کس کی طرف سے کرایا جائے.....
۹۴	☆ جج بدل کون کر سکتا ہے.....
۹۷	☆ جج بدل کہاں سے کرایا جائے.....
۱۰۲	☆ جج بدل کی اجرت مقرر نہ کرے.....

صفحہ نمبر	عنوان
۱۰۲	☆ جج بدل کی رقم کسی اور مصرف میں دینا.....
۱۰۳	☆ جج بدل کی رقم لے کر جج بدل کروانا.....
۱۰۴	☆ جج بدل کی شرائط.....
۱۰۵	☆ جج بدل کی نیت.....
۱۰۶	☆ جج بدل کی وصیت کرنے میں اولاد پر اطمینان نہیں.....
۱۰۷	☆ جج بدل کی وصیت کی.....
۱۰۷	☆ جج بدل کے ایک جج میں دو کی طرف سے نیت کرنا.....
۱۰۸	☆ جج بدل کے بعد جج بدل کرانے والے کے گھر آنا.....
۱۰۹	☆ جج بدل کے صحیح ہونے کی شرائط.....
۱۰۹	☆ جج بدل کے لئے کس کو بھیجنا چاہیے.....
۱۰۹	☆ جج بدل مجبوری کی وجہ سے کرنا.....
۱۱۰	☆ جج بدل مرحوم کی طرف سے کرنا.....
۱۱۱	☆ جج بدل مکہ سے کرنا.....
۱۱۱	☆ جج بدل میں بقیہ رقم.....
۱۱۲	☆ جج بدل میں پورا خرچہ دینا ضروری ہے.....
۱۱۳	☆ جج بدل میں پیسے کی کمی ہو جائے.....
۱۱۳	☆ جج بدل میں سفر کا خرچہ کتنا دیا جائے.....
۱۱۴	☆ جج بدل میں عام اجازت دیدیں.....

صفحہ نمبر	عنوان
۱۱۴	☆ جج بدل میں قربانی کا حکم.....
۱۱۶	☆ جج بدل میں کس کی طرف سے نیت کرنا ضروری ہے.....
۱۱۷	☆ جج بدل میں کیا نام لینا ضروری ہے.....
۱۱۸	☆ جج بدل میں نیت کس کی کرے.....
۱۱۸	☆ جج بلا نذر بھی واجب ہے.....
۱۱۹	☆ جج بیچنا.....
۱۱۹	☆ جج پانچواں رکن ہے.....
۱۱۹	☆ جج پر پابندی لگا دی.....
۱۲۰	☆ جج پر روانگی سے پہلے.....
۱۲۱	☆ جج پہلے خود کرے یا والدین کو کرائے.....
۱۲۲	☆ جج پہلے کرے دوسرے کام بعد میں.....
۱۲۲	☆ جج تمتع.....
۱۲۵	☆ جج تمتع کے افعال.....
۱۲۶	☆ جج ثانی کے لئے پانچ سال کی قید.....
۱۲۶	☆ جج خریدنا.....
۱۲۸	☆ جج دوسرے کی طرف سے کرنا.....
۱۳۰	☆ حجر اسود.....
۱۳۰	☆ حجر اسود جنت سے سفید آیا تھا.....

صفحہ نمبر	عنوان
۱۳۱	☆ حجر اسود کا استلام.....
۱۳۱	☆ حجر اسود کا بوسہ لینا.....
۱۳۵	☆ حجر اسود کا بوسہ لینے کے آداب.....
۱۳۸	☆ حجر اسود کا بوسہ نہیں لیا.....
۱۳۸	☆ حجر اسود کو بوسہ دیتے وقت دوسروں کو تکلیف پہنچانا.....
۱۳۹	☆ حجر اسود کو بوسہ کیوں دیتے ہیں؟.....
۱۴۱	☆ حجر اسود کو عورتوں کے لئے چومنا.....
۱۴۱	☆ حجر اسود کی اہمیت.....
۱۴۳	☆ حجر اسود کی توہین کا حکم.....
۱۴۳	☆ حجر اسود کی شکست و ریخت فرقہ قرامطہ کے ہاتھوں.....
۱۴۳	☆ حجر اسود کی فضیلت.....
۱۴۴	☆ حجر اسود کی مکہ مکرمہ سے منتقلی اور واپسی.....
۱۴۸	☆ حج دس سال تک موقوف رہا.....
۱۵۰	☆ حج زندگی میں ایک بار فرض ہونے کی حکمت.....
۱۵۱	☆ حج سے پہلے عمرہ کرنا.....
۱۵۱	☆ حج سے قضا نمازیں معاف نہیں ہوتیں.....
۱۵۲	☆ حج سے گناہ کی معافی.....
۱۵۲	☆ حج سے واپسی پر حاجی کا دعوت کرنا.....

صفحہ نمبر	عنوان
۱۵۴	☆ حج فرض نہیں تھا اس کی طرف سے حج بدل کرنا.....
۱۵۴	☆ حج فرض ہوتا ہے.....
۱۵۵	☆ حج فرض ہونے کے بعد بیمار ہو گیا.....
۱۵۵	☆ حج فوت ہو گیا.....
۱۵۵	☆ حج قرآن.....
۱۵۶	☆ حج کا احرام باندھا لیکن فرض یا نفل کی تعیین نہیں کی.....
۱۵۷	☆ حج کا احرام باندھنے کے بعد طواف کرنا.....
۱۵۷	☆ حج کا احرام حج سے پہلے کھول دیا.....
۱۵۷	☆ حج کا احرام شوال سے پہلے باندھنا.....
۱۵۸	☆ حج کا احرام طواف کے بعد حج سے پہلے کھول دیا.....
۱۵۸	☆ حج کا احرام کب باندھے.....
۱۶۰	☆ حج کا اعلان.....
۱۶۰	☆ حج کا پانچواں دن، بارہ ذی الحجہ.....
۱۶۲	☆ حج کا پروگرام ٹی وی پر دیکھنا.....
۱۶۲	☆ حج کا پہلا دن ۸ ذی الحجہ.....
۱۶۳	☆ حج کا تیسرا دن، دس ذی الحجہ.....
۱۷۲	☆ حج کا چوتھا دن گیارہ ذی الحجہ.....
۱۷۴	☆ حج کا دوسرا دن ۹ ذی الحجہ.....

صفحہ نمبر	عنوان
۱۸۴	☆ جج کب فرض ہوا.....
۱۸۵	☆ جج کرنے کی شرط پر زکوٰۃ دینا.....
۱۸۵	☆ جج کرنے والے اللہ کے مہمان ہیں.....
۱۸۶	☆ جج کریں گے مختلف نیتوں کے ساتھ.....
۱۸۶	☆ جج کس سن میں فرض ہوا.....
۱۸۷	☆ جج کس کا قبول ہے؟.....
۱۸۷	☆ جج کی اولین دعوت اور اعلان.....
۱۸۹	☆ جج کی تعلیم ابراہیم علیہ السلام کو.....
۱۸۹	☆ جج کی تین اقسام میں سے کونسا جج افضل ہے؟.....
۱۸۹	☆ جج کی روانگی سے پہلے.....
۱۹۱	☆ جج کی سنتیں.....
۱۹۲	☆ جج کی فرضیت کا وقت.....
۱۹۴	☆ جج کی قربانی بے ہوشی کی وجہ سے نہ کر سکا.....
۱۹۴	☆ جج کی قربانی کے احکام.....
۱۹۵	☆ جج کی قسمیں.....
۱۹۶	☆ جج کے احرام میں عمرہ کا احرام باندھ لیا.....
۱۹۶	☆ جج کے ارکان.....
۱۹۶	☆ جج کے ایام میں عمرہ کرنا.....

صفحہ نمبر	عنوان
۱۹۷	☆ جج کے بعد اعمال میں سستی آئے تو۔۔۔۔!!.....
۱۹۸	☆ جج کے بعد شیطان کیا کرتا ہے.....
۱۹۸	☆ جج کے بعد کی زندگی.....
۱۹۸	☆ جج کے بعد گناہ سے نہ بچنا.....
۱۹۹	☆ جج کے بعد مالی پوزیشن صفر ہونے کی حالت میں جج.....
۲۰۰	☆ جج کے دنوں میں مکہ مکرمہ پہنچ گیا.....
۲۰۱	☆ جج کے دور کن.....
۲۰۱	☆ جج کے سفر میں جانے کی وجہ سے تنخواہ کا حکم.....
۲۰۲	☆ جج کے سفر میں مر گیا.....
۲۰۳	☆ جج کے فرائض.....
۲۰۴	☆ جج کے لئے چھٹی حاصل کرنا.....
۲۰۵	☆ جج کے لئے رقم دی.....
۲۰۵	☆ جج کے لئے رکھی ہوئی رقم پر زکوٰۃ.....
۲۰۵	☆ جج کے لئے قرض لینا.....
۲۰۶	☆ جج کے لئے کسی نے رقم دی.....
۲۰۷	☆ جج کے لئے نکاح شرط نہیں.....
۲۰۷	☆ جج کے لئے والدین سے اجازت لینا.....
۲۰۷	☆ جج کے مہینوں میں عمرہ کرنے والے پر جج.....

صفحہ نمبر	عنوان
۲۰۹	☆ جج کے مہینے میں عمرہ کرنا
۲۰۹	☆ جج کے واجبات
۲۱۰	☆ جج مبرور
۲۱۱	☆ جج مقبول
۲۱۲	☆ جج مقدم ہے یا بچے کی شادی
۲۱۳	☆ جج مقدم ہے یا نکاح
۲۱۴	☆ جج میں بے احتیاطیاں
۲۱۹	☆ جج میں تصویر
۲۲۰	☆ جج میں رشوت
۲۲۰	☆ جج نبی کریم ﷺ کی طرف سے کرنا
۲۲۰	☆ جج نفل کے لئے والدین سے اجازت لینا
۲۲۱	☆ حدود حرم کے نشانات
۲۲۲	☆ حرام آمدنی والے کو جج گروپ میں شامل کرنا
۲۲۲	☆ حرام پیسے سے جج کرنا
۲۲۳	☆ حرام حلال مخلوط ہے
۲۲۴	☆ حرام کمائی سے جج کرنا
۲۲۴	☆ حرام مال سے جج کرنا
۲۲۵	☆ حرام مال کی وجہ سے جج فرض ہوتا ہے یا نہیں

صفحہ نمبر	عنوان
۲۲۶	☆ حرم
۲۲۶	☆ حرم سے باہر حلق کیا
۲۲۷	☆ حرم سے باہر قصر کیا
۲۲۷	☆ حرم کی حدود
۲۲۸	☆ حرم کی حدود سے باہر نکل گیا
۲۲۹	☆ حرم کی مٹی
۲۲۹	☆ حرم کے امام کے پیچھے نماز نہ پڑھنا
۲۲۹	☆ حرم کے پتھر
۲۲۹	☆ حرم کے جنازے میں عورتوں کی شرکت
۲۲۹	☆ حرم کے حدود کے بورڈ
۲۳۰	☆ حرم کے راستہ سے گزرنا
۲۳۰	☆ حرم کے رہنے والے
۲۳۱	☆ حرم میں داخلہ
۲۳۳	☆ حرم میں دو کام کرنا منع ہے
۲۳۴	☆ حرمین میں عورتوں کے لئے نماز پڑھنا
۲۳۴	☆ حرم والے
۲۳۵	☆ حرم والے احرام کہاں سے باندھیں
۲۳۵	☆ حطیم

صفحہ نمبر	عنوان
۲۳۶	☆ حطیم کے اندر سے گزر کر طواف کیا۔
۲۳۶	☆ حفاظت کی دعا۔
۲۳۷	☆ حکومت جج کرنے نہ دے۔
۲۳۸	☆ حکومت کی اجازت کے بغیر جج کرنا۔
۲۳۸	☆ حکومت کی طرف سے جج پر پابندی ہو۔
۲۳۸	☆ حل۔
۲۳۹	☆ حلق۔
۲۳۹	☆ حلق ایام نحر کے بعد کیا۔
۲۳۹	☆ حلق حرم سے باہر کیا۔
۲۳۹	☆ حلق سعی سے پہلے کر لیا۔
۲۳۹	☆ حلق سے پہلے کپڑا پہن لیا۔
۲۴۰	☆ حلق کیا احرام کی حالت میں۔
۲۴۰	☆ حلق کی مختلف صورتیں۔
۲۴۰	☆ حلق یا قصر سے پہلے ڈارھی کا ٹی۔
۲۴۰	☆ حل کے رہنے والے۔
۲۴۰	☆ حل والوں کی میقات۔
۲۴۱	☆ حل والے۔
۲۴۱	☆ حل والے احرام کہاں سے باندھیں۔

صفحہ نمبر	عنوان
۲۴۲	☆ حیض۔
۲۴۲	☆ حیض اور طواف۔
۲۴۲	☆ حیض اور طواف وداع۔
۲۴۵	☆ حیض دوائی سے روکنے کے بعد عمرہ کر لیا پھر خون جاری ہوا۔
۲۴۵	☆ حیض روکنے کے لئے دوائی استعمال کرنا۔
۲۴۵	☆ حیض سے بارہ ذی الحجہ کو پاک ہوئی۔
۲۴۵	☆ حیض طواف کے دوران آجائے۔
۲۴۶	☆ حیض کی حالت میں طواف زیارت کرنے کے بعد وطی کا حکم۔
۲۴۶	☆ حیض کی حالت میں طواف زیارت کیا۔
۲۴۶	☆ حیض کی حالت میں طواف کیا۔
۲۴۶	☆ حیض کی حالت میں عمرہ ادا کرنے کا حکم۔
۲۴۷	☆ حیض کی حالت میں عمرہ کیا۔
۲۴۸	☆ حیض کی حالت میں مدینہ سے مکہ مکرمہ آئی۔
۲۴۹	☆ حیض کی حالت میں وقوف عرفہ کرنا۔
۲۴۹	☆ حیض کی وجہ سے طواف زیارت میں تاخیر ہوگئی۔
۲۵۰	☆ حیض کی وجہ سے طواف وداع کے بغیر واپس تھی راستہ میں پاک ہوگئی۔
۲۵۱	☆ حیض کی وجہ سے عمرہ کا احرام کھول لیا۔
۲۵۱	☆ حیض میں سعی کو طواف سے پہلے کرنا۔

صفحہ نمبر	عنوان
۲۵۱	☆ حیض میں طواف کے علاوہ باقی تمام افعال کر سکتی ہے.....
	خ
۲۵۲	☆ خالو.....
۲۵۲	☆ خاموش رہنا طواف میں.....
۲۵۳	☆ ختنہ.....
۲۵۳	☆ خطبہ کے وقت طواف کرنا.....
۲۵۳	☆ خفین.....
۲۵۳	☆ خنثی مشکل.....
۲۵۴	☆ خنثی مشکل حج کی طرح کرے.....
۲۵۴	☆ خنثی مشکل کے ساتھ محرم ہونا شرط ہے.....
۲۵۴	☆ خواتین کا کسی سے کنکریاں مروانا.....
۲۵۵	☆ خوشبو.....
۲۵۸	☆ خوشبو احرام سے پہلے لگانا.....
۲۵۸	☆ خوشبو اور اعضاء کی مقدار.....
۲۵۹	☆ خوشبو بدن پر لگانے کی جنایت.....
۲۵۹	☆ خوشبو بستر میں لگائی ہوئی ہو.....
۲۵۹	☆ خوشبو دار چیز.....
۲۶۰	☆ خوشبو دار شربت.....

صفحہ نمبر	عنوان
۲۶۰	☆ خوشبودار صابن.....
۲۶۱	☆ خوشبودار غذا.....
۲۶۲	☆ خوشبودار کھانا.....
۲۶۲	☆ خوشبو کپڑے میں استعمال کرنے کی جنایت.....
۲۶۳	☆ خوشبو کھالی.....
۲۶۳	☆ خوشبو والی دواء.....
۲۶۴	☆ خوف یا وحشت ہو.....
۲۶۴	☆ خون ٹیسٹ کروانا.....
۲۶۴	☆ خون چڑھانا.....
۲۶۵	☆ خون دینا.....
۲۶۵	☆ خون مسلسل بہنے کی صورت میں طواف کیسے کرے؟.....
۲۶۵	☆ خون مسلسل بہنے کی صورت میں عرفات میں نماز کیسے پڑھے؟.....
۲۶۵	☆ خیمہ.....
	د
۲۶۶	☆ داماد.....
۲۶۷	☆ درخت.....
۲۶۷	☆ درخت کی شاخیں کا ٹنا مزدلفہ اور منی میں.....
۲۶۸	☆ درخواست منظور نہ ہونے سے حج ساقط نہیں ہوگا.....

صفحہ نمبر	عنوان
۲۶۸	☆ درود شریف مختصر یہ ہے.....
۲۷۱	☆ درود و سلام پڑھنا.....
۲۷۱	☆ دستانہ.....
۲۷۲	☆ دس ذی الحجہ کی رمی کا وقت.....
۲۷۲	☆ دسویں تاریخ کی رمی.....
۲۷۳	☆ دسویں ذی الحجہ کو مغرب کے وقت رمی کرنا.....
۲۷۴	☆ دعا طواف کی.....
۲۷۴	☆ دعا قبول نہیں ہوتی.....
۲۷۶	☆ دعا قبول ہونے کی جگہ.....
۲۷۸	☆ دعا کسی منزل پر ٹھہرنے کی.....
۲۷۸	☆ دعا معین کرنا.....
۲۷۸	☆ دعوت کرنا.....
۲۷۹	☆ دکاندار کے لئے حج کا حکم.....
۲۷۹	☆ دل اور زبان میں اختلاف ہو گیا.....
۲۸۰	☆ دم.....
۲۸۲	☆ دم احصار کا گوشت.....
۲۸۳	☆ دم ادا ہونے کے لئے مساکین کا عدد شرط نہیں.....
۲۸۳	☆ دم پیشگی دینا.....

صفحہ نمبر	عنوان
۲۸۳	☆ دم تمتع کی استطاعت نہیں.....
۲۸۳	☆ دم دینے کی نیت سے جنایت کرنا.....
۲۸۴	☆ دم شکر.....
۲۸۵	☆ دم شکر اور بچہ.....
۲۸۶	☆ دم شکر کو عید کی قربانی سمجھ کر کیا.....
۲۸۷	☆ دم شکر کی استطاعت نہیں.....
۲۸۸	☆ ”دم شکر“ کے بجائے روزہ رکھنا.....
۲۸۸	☆ دم شکر کے جانور خریدنے کی استطاعت نہیں.....
۲۹۰	☆ دم شکر میں دم جبر کی نیت کرنا.....
۲۹۱	☆ دم قرآن کی استطاعت نہیں.....
۲۹۱	☆ دم کا گوشت.....
۲۹۲	☆ دم کا لفظ.....
۲۹۳	☆ دم کہاں ادا کیا جائے.....
۲۹۳	☆ دم کی قیمت دینا.....
۲۹۴	☆ دم کے احکام.....
۲۹۴	☆ دم کے جانور ذبح کرنے کے لئے وقت کی پابندی ہے یا نہیں.....
۲۹۵	☆ دوا سے بال صاف کرنا.....
۲۹۵	☆ دوائی سے حیض روکنے کے بعد عمرہ کر لیا پھر خون جاری ہوا.....

صفحہ نمبر	عنوان
۲۹۶	☆ دودھ شریک بھائی.....
۲۹۶	☆ دودھ کے رشتہ دار.....
۲۹۷	☆ دور اور قریب کی مقدار رمی میں.....
۲۹۷	☆ دو رکعت نماز طواف کے بعد.....
۲۹۷	☆ دو رکعت واجب الطواف کے بغیر دوسرا طواف شروع کر دیا.....
۲۹۷	☆ دوست کی والدہ.....
۲۹۷	☆ دوسروں کی طرف سے حج کرنے کا ثواب.....
۲۹۸	☆ دوسرے کی بیوی ظاہر کر کے حج کرنا.....
۲۹۸	☆ دوسرے کے پیسوں سے حج کرنا.....
۲۹۹	☆ دوسرے کے پیسے سے حج کرنا.....
۲۹۹	☆ دو میقات ہیں.....
۳۰۰	☆ دھاگہ.....
۳۰۰	☆ دھکا دینا طواف کے دوران.....
۳۰۰	☆ دھونی دیا ہوا کپڑا.....
۳۰۰	☆ دھونی والا مکان.....
۳۰۱	☆ دینی بھائی کے ساتھ حج پر جانا.....
۳۰۱	☆ دیور.....

صفحہ نمبر	عنوان
	ذ
۳۰۲	☆ ڈاڑھ نکالنا.....
۳۰۲	☆ ڈاڑھی.....
۳۰۴	☆ ڈاڑھی حلق یا قصر سے پہلے کاٹ لی.....
۳۰۵	☆ داڑھی کے بال.....
۳۰۵	☆ ڈرافٹ پر زیادہ رقم لینا.....
۳۰۷	☆ ڈرائیور وغیرہ کے لئے احرام کے بغیر میقات تجاوز کرنا.....
۳۰۸	☆ ڈریا وحشت ہو تو کیا پڑھے.....
۳۰۸	☆ ڈیپ ہیٹ (Deep Heat).....
	ذ
۳۰۹	☆ ذات عرق.....
۳۱۰	☆ ذبح رمی سے پہلے کر لیا.....
۳۱۰	☆ ذوالحلیفہ.....
	ر
۳۱۱	☆ رات منی سے باہر گزارنا.....
۳۱۱	☆ راستہ پر میقات نہیں.....
۳۱۱	☆ راستہ میں مرنے پر دوسرے نے حج ادا کیا.....
۳۱۴	☆ رخسار.....

صفحہ نمبر	عنوان
۳۱۵	☆ رخصتی سے پہلے حج کرنا
۳۱۵	☆ رزائی
۳۱۶	☆ رسی
۳۱۶	☆ رشوت دے کر حج پہ جانا
۳۱۶	☆ رشوت دے کر ملازمت لی
۳۱۷	☆ رشوت لینے والے کا حلال کمائی سے حج کرنا
۳۱۹	☆ رضاعی باپ
۳۲۰	☆ رضائی بھائی
۳۲۰	☆ رفا سٹٹیل
۳۲۰	☆ رکن شامی
۳۲۰	☆ رکن عراقی
۳۲۱	☆ رکن یمانی
۳۲۱	☆ رکن یمانی پر دعا کرنا
۳۲۱	☆ رکن یمانی کو بوسہ دینا
۳۲۳	☆ رمضان میں عمرہ کر کے مکہ میں رہ گیا
۳۲۳	☆ رمضان میں عمرہ کرنا
۳۲۴	☆ رمل
۳۲۸	☆ رمل آخری چار چکروں میں کرنا

صفحہ نمبر	عنوان
۳۲۸	☆ رمل ترک کرنا مکروہ ہے
۳۲۹	☆ رمل چھوٹ جائے
۳۲۹	☆ رمل طواف زیارت میں
۳۲۹	☆ رمل کرنا بھول گیا
۳۲۹	☆ رمی
۳۳۰	☆ رمی بارہ ذی الحجہ کو زوال سے پہلے کرنا
۳۳۰	☆ رمی بارہ ذی الحجہ کی رات کو کرنا
۳۳۰	☆ رمی بارہویں ذی الحجہ کی
۳۳۰	☆ رمی بے ہوش کی طرف سے کرنا
۳۳۱	☆ رمی ترک کر دی
۳۳۲	☆ رمی جمار
۳۳۲	☆ رمی دس ذی الحجہ کی
۳۳۷	☆ رمی دوسرے کی طرف سے کرنے کا طریقہ
۳۳۸	☆ رمی رات کے وقت کرنا
۳۳۸	☆ رمی سات کنکریوں سے زیادہ کرنا
۳۳۸	☆ رمی سات کنکریوں سے کم کرنا
۳۳۹	☆ رمی سے پہلے ذبح کر لیا
۳۳۹	☆ رمی سے پہلے قربانی کرنا

صفحہ نمبر	عنوان
۳۴۰	☆ رمی کا وقت
۳۴۱	☆ رمی کا وقت حکومت بدل دے تو کیا کرے
۳۴۳	☆ رمی کرانے کے بعد عذر ختم ہو گیا
۳۴۳	☆ رمی کرتے وقت کیا پڑھے
۳۴۳	☆ رمی کر کے دعا کرنا
۳۴۴	☆ رمی کرنے کا حکم
۳۴۵	☆ رمی کرنے کے لئے کوئی خاص ہیئت شرط نہیں
۳۴۷	☆ رمی کرنے والے اور جمرہ کے درمیان فاصلہ
۳۴۷	☆ رمی کی قضا کا وقت
۳۴۷	☆ رمی کے دوران انزال ہو جائے
۳۴۸	☆ رمی کے ساتھ تکبیر کہنا
۳۴۸	☆ رمی کیسے کرے
۳۴۹	☆ رمی کے لئے پاک ہونا شرط نہیں
۳۴۹	☆ رمی کے لئے جمرہ کے قریب ہونا ضروری نہیں
۳۴۹	☆ رمی کے لئے کنکریاں دوسرے کو دے کر چلے جانا
۳۵۲	☆ رمی گیارہ ذی الحجہ کی
۳۵۵	☆ رمی معین وقت پر نہ ہو سکی
۳۵۶	☆ رمی میں ترتیب بدل گئی

صفحہ نمبر	عنوان
۳۵۸	☆ رمی میں عورت مرد کے احکام برابر ہیں
۳۵۸	☆ رمی میں کنکریاں لگا تا مارنا
۳۵۸	☆ رمی میں مجبوری میں نیابت
۳۵۹	☆ رمی میں معذور کی تعریف
۳۶۰	☆ روپیہ حج کے لئے تھا اس سے مکان بنا لیا
۳۶۱	☆ روضہ اقدس کا طواف کرنا
۳۶۱	☆ روضہ اقدس کی زیارت میں بدلیت
۳۶۲	☆ روضہ شریف کی زیارت کی نیت سے سفر کرنا
۳۶۳	☆ روضہ کی طرف پشت کرنا
۳۶۳	☆ روضہ کے سامنے جھکنا
۳۶۳	☆ روضہ کے سامنے سجدہ کرنا
۳۶۳	☆ روضہ مبارک کی زیارت کے بغیر آنا
۳۶۴	☆ روضہ مبارک کی طرف دیکھنا
۳۶۵	☆ روضہ مبارک کے برابر سے جب گزر رہو
۳۶۵	☆ روضہ مبارک کے سامنے حاضری کے لئے دھکا بازی کرنا
۳۶۵	☆ روغن بادام
۳۶۶	☆ روغن گلاب
۳۶۶	☆ رومال عضو پر لپیٹنا

صفحہ نمبر	عنوان
۳۶۶	☆ رہن.....
۳۶۷	☆ ریاحی مریض طواف کیسے کرے؟.....
۳۶۹	☆ ریاحی مریض عرفات میں نماز کیسے پڑھے.....
۳۷۱	☆ ریاض الجنہ.....
۳۷۱	☆ ریاض سے مکہ مکرمہ آئے.....
۳۷۲	☆ ریٹائرمنٹ کی رقم.....
	ز
۳۷۳	☆ زخم.....
۳۷۴	☆ زخمی سر.....
۳۷۴	☆ زردہ.....
۳۷۴	☆ زکوٰۃ میں ملی ہوئی رقم.....
۳۷۴	☆ زکوٰۃ نہ نکالنے والے کا حج.....
۳۷۶	☆ زکوٰۃ نہ نکالی گئی رقم سے حج کرنا.....
۳۷۷	☆ زم زم.....
۳۷۸	☆ زم زم اپنے ساتھ لانا.....
۳۷۹	☆ زم زم پینے کا طریقہ.....
۳۸۰	☆ زم زم پینے کے لئے مکہ مکرمہ جانا.....
۳۸۰	☆ زم زم سے استنجا کرنا.....

صفحہ نمبر	عنوان
۳۸۱	☆ زم زم سے غسل کرنا.....
۳۸۱	☆ زم زم سے ناپاک چیز دھونا.....
۳۸۱	☆ زم زم سے ناپاک کپڑا دھونا.....
۳۸۲	☆ زم زم سے وضو کرنا.....
۳۸۲	☆ زم زم کا پانی کھڑے ہو کر پینا.....
۳۸۲	☆ زم زم کا کنواں.....
۳۸۳	☆ زم زم کی فضیلت.....
۳۸۶	☆ زم زم لانا مستحب ہے.....
۳۸۷	☆ زمین.....
۳۸۸	☆ زمین بیچ کر حج کرنا.....
۳۸۹	☆ زنا کی وجہ سے محرم بننے والے کے ساتھ سفر کرنا.....
۳۸۹	☆ زندہ مردہ دونوں کے لئے عمرہ.....
۳۸۹	☆ زیابطیس کے مریض.....
۳۹۰	☆ زیارت بدل.....
۳۹۰	☆ زیارت روضہ اقدس کے فضائل.....
۳۹۲	☆ زیارت کے بغیر واپس آنا.....
۳۹۲	☆ زیارت مدینہ منورہ.....
۴۰۴	☆ زیارت نبوی ﷺ کے آداب.....

صفحہ نمبر	عنوان
۴۰۶	☆ زیتون.....
۴۰۷	☆ زیتون کا تیل.....
۴۰۷	☆ زیر ناف.....
۴۰۷	☆ زیور.....
	س
۴۰۸	☆ سات ستون.....
۴۰۸	☆ ساس کو جج پر لے جانا.....
۴۰۸	☆ سالی محرم نہیں.....
۴۰۹	☆ سامان.....
۴۰۹	☆ سانپ.....
۴۰۹	☆ سایہ میں بیٹھنا.....
۴۱۰	☆ ستر عورت.....
۴۱۰	☆ ستون ابولبابہ.....
۴۱۰	☆ ستون تہجد.....
۴۱۱	☆ ستون حرس.....
۴۱۱	☆ ستون حنا نہ.....
۴۱۲	☆ ستون سریر.....
۴۱۲	☆ ستون عائشہؓ.....

صفحہ نمبر	عنوان
۴۱۳	☆ ستون وفود.....
۴۱۳	☆ سر.....
۴۱۵	☆ سر پراٹھانا.....
۴۱۵	☆ سر پر زخم ہے.....
۴۱۵	☆ سر پر کپڑا رکھنا.....
۴۱۵	☆ سردی.....
۴۱۶	☆ سردی کے وقت.....
۴۱۶	☆ سر ڈھانپنا.....
۴۱۷	☆ سر ڈھانپنے کی جنایت.....
۴۱۸	☆ سر ڈھانک لیا.....
۴۱۸	☆ سر ڈھانکنا.....
۴۱۹	☆ سرسوں کا تیل.....
۴۱۹	☆ سرکار و مال.....
۴۲۰	☆ سرکاری دورہ پر جج کرنا.....
۴۲۱	☆ سرکاری ڈیوٹی پر جانے والے کا جج.....
۴۲۱	☆ سرکاری روپیہ سے جج کرنا.....
۴۲۲	☆ سرکاری ملازم کا دورہ میں جج ادا کرنا.....
۴۲۲	☆ سر کے بال.....

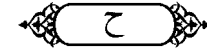
صفحہ نمبر	عنوان
۴۲۳	☆ سر کے بال منڈوانا یا کتر وانا.....
۴۲۷	☆ سر منڈوانے سے پہلے صحبت کرنا.....
۴۲۸	☆ سر منڈوانے کے بعد صحبت کرنا.....
۴۲۸	☆ سرمہ.....
۴۲۹	☆ سر.....
۴۲۹	☆ سسرالی رشتہ.....
۴۳۰	☆ سرسوں کا تیل.....
۴۳۰	☆ سعودی عرب میں ملازمت کرنے والوں کا حج.....
۴۳۰	☆ سعودیہ میں رہنے والے.....
۴۳۲	☆ سعی.....
۴۳۳	☆ سعی بغیر وضو کر لی.....
۴۳۴	☆ سعی پہلے کی طواف بعد میں کیا.....
۴۳۴	☆ سعی پیدل کرنا.....
۴۳۴	☆ سعی خود کرے.....
۴۳۵	☆ سعی حیض کی حالت میں کی.....
۴۳۵	☆ سعی دوبارہ کرنے کی ضرورت نہیں.....
۴۳۵	☆ سعی سوار ہو کر کر لی.....
۴۳۵	☆ سعی سے پہلے حلق کر لیا.....

صفحہ نمبر	عنوان
۴۳۵	☆ سعی سے فارغ ہو کر کیا کرنا چاہیے.....
۴۴۰	☆ سعی طواف کے بعد.....
۴۴۰	☆ سعی کا ”چکر“ چھوڑ دیا.....
۴۴۱	☆ سعی کا طریقہ.....
۴۴۸	☆ سعی کرتے ہوئے جماعت کھڑی ہو گئی.....
۴۴۸	☆ سعی کرتے ہوئے جنازہ کی نماز ہونے لگے.....
۴۴۸	☆ سعی کی ابتداء.....
۴۴۹	☆ سعی کی شرائط.....
۴۵۱	☆ سعی کی غلطی.....
۴۵۱	☆ سعی کے چکروں کا حکم.....
۴۵۲	☆ سعی کے چکروں میں فاصلہ کرنا.....
۴۵۲	☆ سعی کے دوران وضو ٹوٹ گیا.....
۴۵۲	☆ سعی کے سات چکر.....
۴۵۳	☆ سعی کے لئے گھر سے واپس آنے کا طریقہ.....
۴۵۳	☆ سعی مقدم کرنا.....
۴۵۵	☆ سعی میں ایک چکر نہیں کیا احرام سے نکل گیا.....
۴۵۵	☆ سعی میں بات چیت کرنا.....
۴۵۵	☆ سعی میں با وضو ہونا.....

صفحہ نمبر	عنوان
۴۵۶	☆ سعی میں تاخیر.....
۴۵۸	☆ سعی میں تلاوت.....
۴۵۸	☆ سعی میں تبلیہ.....
۴۵۹	☆ سعی میں دوڑنا.....
۴۶۰	☆ سعی میں ستر.....
۴۶۱	☆ سعی میں کپڑوں کا پاک ہونا.....
۴۶۱	☆ سعی میں کھانا پینا.....
۴۶۲	☆ سعی میں مسائل کا تذکرہ.....
۴۶۲	☆ سعی میں نیابت.....
۴۶۳	☆ سعی میں وضو ٹوٹ جائے.....
۴۶۳	☆ سعی نہیں کی.....
۴۶۴	☆ سعی نہیں کی طواف زیارت کے بعد.....
۴۶۴	☆ سعی وقوف عرفات سے پہلے کر لی.....
۴۶۴	☆ سفارش بیت اللہ کی.....
۴۶۴	☆ سفر حج میں انتقال ہونے والے کے لئے خوشخبری.....
۴۶۵	☆ سفر سے عاجز ہے.....
۴۶۶	☆ سفر کی تکلیف کے ڈر سے حج بدل کرانا.....
۴۶۶	☆ سفر کے دوران قصر کرے.....

صفحہ نمبر	عنوان
۴۶۷	☆ سفر محرم کے بغیر کرنا.....
۴۶۸	☆ سگریٹ.....
۴۶۹	☆ سلام کرنا تبلیہ پڑھنے والے کو.....
۴۶۹	☆ سلا ہوا کپڑا.....
۴۷۰	☆ سلیپر.....
۴۷۰	☆ سلے ہوئے کپڑے.....
۴۷۱	☆ سلے ہوئے کپڑوں میں احرام باندھ لیا.....
۴۷۱	☆ سلے ہوئے کپڑوں میں احرام کی نیت کرنا.....
۴۷۲	☆ سلے ہوئے کپڑے ایک سے زائد پہن لیے.....
۴۷۲	☆ سلے ہوئے کپڑے پر سونا.....
۴۷۳	☆ سلے ہوئے کپڑے دوبارہ پہننے کی نیت سے اتارنا.....
۴۷۴	☆ سلے ہوئے کپڑے پہنے ہوئے دم دیا.....
۴۷۴	☆ سمجھ دار بچہ.....
۴۷۵	☆ سنت کا حکم.....
۴۷۶	☆ سنتیں حج کی.....
۴۷۶	☆ سنن چھوڑنا عذر کی وجہ سے.....
۴۷۶	☆ سوار ہو کر سعی کی.....
۴۷۶	☆ سواری پر سعی کر رہا ہے.....

صفحہ نمبر	عنوان
۴۷۷	☆ سوتن کے نواسے کے ساتھ جج پر جانا.....
۴۷۷	☆ سوتیلا داماد.....
۴۷۷	☆ سوتیلی ساس.....
۴۷۷	☆ سودی رقم سے جج کرنا.....
۴۷۸	☆ سوڈا.....
۴۷۸	☆ سوکس.....
۴۷۸	☆ سوئی.....
۴۷۸	☆ سویٹر.....
۴۷۹	☆ سیاسی جج.....
۴۷۹	☆ سیٹ کنفرم نہیں.....
۴۷۹	☆ سیدھامنی چلا گیا.....
۴۷۹	☆ سینہ.....



حاجت اصلیہ سے زائد چیزیں ہوں

زرعی زمین، مکانات اور دیگر جائیداد وغیرہ اگر حوائج اصلیہ سے زائد ہوں تو اس پر حج فرض ہے۔ (۱)

حاجی

☆ جس شخص نے بھی حج کیا ہو اسکو ”حاجی“ کہتے ہیں۔

☆ جو شخص حج بدل کر کے واپس آیا وہ بھی ”حاجی“ ہے۔

اپنا حج کئے بغیر بھی اس کو ”حاجی“ کہنا صحیح ہے۔ (۲)

حاجی حج کے دوران احرام کی حالت میں مر گیا

اگر حاجی حج کے دوران احرام کی حالت میں مر گیا، تو اس کو غسل اور پورا کفن دے کر دفن کرنا چاہیئے یعنی غیر محرم عام میت کی طرح اس کا سر ڈھانک دیا جائے گا،

(۱) فالحاصل أنّ الحوائج الأصلية إذا كانت موجودة له لا يجب الحج فلاباع للحج وإن لم تكن موجودة عنده وهو محتاج إليها ، يقدم الحج عليها إن حضر وقت خروج أهل بلده ، فلا يصرف المال إليها بل يحج به ، كذا أفاده في ”الكبير“ . وإن كان له من الضياع مالو باع مقدار ما يكفي الزاد والراحلة ، يبقى بعد رجوعه من ضيعته قدر ما يعيش بخلته الباقي يفترض عليه الحج ، وإلا فلا ، كذا في الخانية . (غنية الناسك : (ص: ۲۰ ، ۲۱) باب شرائط الحج ، فصل: أمّا شرائط الوجوب ، ط: إدارة القرآن)

☆ الهندية: (۲۱ / ۱) كتاب المناسك ، الباب الأوّل في تفسير الحج ، وفرضيته ، ووقته ، وشرائطه ، ط: رشيدية .

☆ إرشاد الساری : (ص: ۶۰ ، ۶۱) باب شرائط الحج ، النوع الأوّل : شرائط الوجوب ، الشرط السادس : الاستطاعة ، ط: المكتبة الإمدادية مگة المکرمة .

(۲) الحاج : حاجی کے ارکان ادا کرنے والا ، ج : حجاج ، و حجيج ، القاموس الوحيد: (ص: ۳۱۳) باب الحاء ، إدارة اسلاميات ، لاہور کراچی .

کا فور خوشبو وغیرہ بھی لگائی جائے گی، کیونکہ مرنے کے بعد احرام کی پابندیاں اس سے ختم ہو گئی ہیں۔ (۱)

حاجی غور کرے

حج کی سعادت حاصل کرنے کے بعد غور کرنا چاہیئے اور اپنے اندرونی حالات کا جائزہ لینا چاہیئے کہ حج کے بعد والی نئی زندگی میں حاجی صاحب نے کیا کمایا اور کیا کھویا ، جذبات ، اچھائی ، اصلاح ، خلوص اور محبت میں اضافہ ہوا یا کمی ہوئی؟ نفع نقصان اور اچھے برے کا حاجی خود حساب کرے، کیونکہ حاجی حج کے بعد ایک ترازو بن گیا ہے، اب ترازو سے خود ہی فیصلہ کرے۔ (۲)

(۱) مسئلة: إذا مات المحرم يصنع به أى فى التجهيز و التكفين ما يصنع بالحلال من تغطية الرأس و الوجه أى ومن استعمال السدر والكافور ونحو ذلك ، خلافاً للشافعى . (إرشاد السارى : (ص: ۲۹۱) باب المتفرقات ، مسئلة : إذا مات المحرم ، ط: المكتبة الإمدادية مگة المکرمة)

☆ ولو مات المحرم يغطي رأسه ، ووجهه لبطان إحرامه بموته لقوله ﷺ : ” إذا مات ابن آدم انقطع عمله ألا الثلاث “ ، والإحرام عمل فهو منقطع ، ولذا لا يبنى المأمور بالحج على إحرام الميت اتفاقاً . (غنية الناسك : (ص: ۸۸ ، ۸۹) باب الإحرام ، فصل : فى محرمات الإحرام ومحظوراتہ التى فى غالبها الجزاء ، ط: إدارة القرآن)

(۲) وينبغي أن يجتهد فى محاسبته فى باقى عمره ، وأن يزداد خيره بعد العود ، فعلمة الحج المبرور وقبول زيارة خير موزور ، أن يعود خيراً مما كان فى جميع الأمور ، فإن رأى فى نفسه نزوعاً عن الأباطيل وتجافياً عن دار الغرور وإنابة إلى دار الخلود فليحترز أن يندس ذلك بطلب الفضول ويستبشر بحصول خلعة القبول وهو غاية المطلوب والمسؤول ونهاية المقصود والمأمول وبه يتم لباب المرام . (إرشاد السارى : (ص: ۵۴) باب زيارة سيد المرسلين ﷺ ، فصل فى آداب الرجوع من سفر الحج ، ط: المكتبة الإمدادية مگة المکرمة)

☆ غنية الناسك : (ص: ۳۸۹) خاتمة فى زيارة قبر الرسول ﷺ ، فصل فى آداب الرجوع ، ط: إدارة القرآن .

☆ الفقه الإسلامى وأدلته : (۳/ ۳۵۵) الباب الخامس : الحج والعمرة ، الفصل الثالث : آداب السفر للحج وغيره و آداب الحاج العائد ، المبحث الثانى : آداب رجوع الحاج من سفره ، ط: دار الفكر ، بيروت .

حاجی کا انتقال ہو گیا

”حاجی حج کے دوران احرام کی حالت میں مر گیا“ عنوان کو دیکھیں۔ (۳۶/۲)

حاجی کا قدم

آفاقی حاجی کو ہر قدم پر ستر ہزار نیکیاں ملتی ہیں۔ (۱)

حاجی کس قربانی کا گوشت کھا سکتا ہے

☆ حج تمتع یا حج قرآن کرنے والا ایک ہی سفر میں حج و عمرہ ادا کرنے کی بنا پر جو قربانی کرتا ہے اسے ”دم شکر“ کہا جاتا ہے، اس کا حکم بھی عام قربانی جیسا ہے، اس سے خود قربانی کرنے والا، امیر غریب، سید اور غیر سید سب کھا سکتے ہیں، البتہ جن لوگوں پر حج و عمرہ میں کوئی غلطی کرنے کی وجہ سے دم واجب ہوتا ہے وہ ”دم جبر“ کہلاتا ہے اس سے مالدار اور دم دینے والا خود نہیں کھا سکتا، اس کا گوشت فقراء اور مساکین میں صدقہ کرنا ضروری ہے۔

قربانی کا گوشت قربانی کرنے والے کے لئے کھانا مستحب ہے، لیکن نذر منت اور دم کی قربانی کا گوشت نہیں کھا سکتا، اگر کھالیا تو اس قدر گوشت کی قیمت فقیروں کو صدقہ کر دینا لازم ہوگا۔ (۲)

(۱) وفی رواية الطبرانی : ان للحاج الراكب بكل خطوة يخطوها ناقته سبعين حسنة ، وللماشي بكل خطوة يخطوها سبعين ألف حسنة رواه رجال ثقة . (المعجم الكبير للطبرانی) هذا في حق الآفاقي . (غنية الناسك : (ص : ۱۷۷) فصل : وأما شرائط الوجوب فسبعة على الأصح ، السادس : الاستطاعة ، ط : إدارة القرآن)

المعجم الكبير للطبرانی : (۷۶/۱۲) رقم الحديث : ۱۲۵۲۲ ، سعيد بن جبیر عن ابن عباس ، ط : مكتبة ابن تيميه .

(۲) ولا يجوز للمفكر أى مفكر الجنابة فى ذبح الهدى أى يأكل شيئاً من الدماء أى الواجبة عليه للجزء الا دم القران والتمتع والتطوع استثناء منقطع ؛ لأن دم القران والتمتع وإن كان مما يجب عليه إلا أنه دم شكر . ودم التمتع مما لا يجب عليه ، فالمعنى : لكن دم القران والتمتع والتطوع له =

”حاجی“ لکھنا

حج کرنے کے بعد اپنے نام کے ساتھ ”حاجی“ کا لقب لگانا بھی ریا کاری ہے، حج تو اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے کیا جاتا ہے، لوگوں سے ”حاجی“ کہلوانے کے لئے نہیں دوسرے لوگ ”حاجی صاحب“ کہیں تو مضائقہ نہیں، لیکن خود اپنے نام کے ساتھ ”حاجی“ کا لفظ لکھنا غلط ہے۔ (۱)

= أن يأكل شيئاً منه ، بل يستحب له أن يأكل بعضه كما فى الأضحية . (إرشاد السارى : (ص : ۵۷۰) باب فى جزاء الجنایات وكفاراتها ، ط : الإمدادية مكة المكرمة)

والمستحب فى هدى الشكر والتطوع أن يتصدق بالثلث ويطعم الأغنياء الثلث ويأكل و يدخر الثلث ، أو يهدى الثلث بدل أن يطعمه كما مر فى القران وأما ما عدا هذه الثلاث كدماء الكفارات كلها والنذور وهدى الإحصار وهدى التطوع إذا لم يبلغ الحرم ، فلا يجوز له الأكل منه ، ولو فقيراً ، ولا لمن بينهما ولا ذلاً وزوجية ولا لغنى بل لكل من لا يحل له الزكاة إلا الذمى عندهما ، فلو أكل منها ضمن ما أكل وكذا لو أطمع ، أو أعطى لمن لا يجوز له أكله . (غنية الناسك : (ص : ۳۵۶) باب الهدايا ، فصل فى أحكام الهدايا بعد الذبح وأحكام ذبحها ، ط : إدارة القرآن)

الهندية : (۲۶۲/۱) كتاب المناسك ، الباب السادس عشر فى الهدى ، ط : رشيدية . (۱) يجب أولاً على من أراد الحج إخلاصه لله تعالى سبحانه فإنه لا يقبل إلا الخالص لوجهه الكريم ، فيصح قصده ويخلص نيته ويجرد دها عن الرياء والسمعة ، وليحذر عن دقائق غرور النفس من حبها مدح الناس إياه وتسميتهم له بالعابد وغير ذلك ، والإخلاص شرط فى جميع العبادات . (إرشاد السارى : (ص : ۷) مقدمة : فى آداب مرید الحج ، ط : الإمدادية مكة المكرمة) قال رسول الله ﷺ : قال الله تعالى : أنا أغنى الشركاء عن الشرك من عمل عملاً أشرك فيه معى غيرى تركته وشركه وفى رواية : فأنما منه برئ هو للذى عمله رواه مسلم . (مشكاة المصابيح : (ص : ۴۵۴) باب الرياء والسمعة ، الفصل الأول ، ط : قديمي)

غنية الناسك : (ص : ۳۶) باب ما ينبغي لمريد الحج من آداب سفره ، ط : إدارة القرآن . الرابع : من تبطن نفسه الرياء وتخفيه عنه حتى لا يكاد يحس به ، وذلك حبه لقول الناس : قد حج فلان ، ولتقلبه وتسميته بالحج فهي تنوق إلى ذلك وتبهرج عليه بحب الحج ، وهذا من دقائق الغرور ، فيجب الحذر منه . (البحر العميق : (۲۹۰/۱) الباب الثانى : فى الرقائق المتعلقة بالحج وأسواره ، الفصل الأول : فى العزم على الحج وما يتعلق بالسفر ، ط : مؤسسة الريان ، المكتبة المكية) العجب : عبارة عن تصور استحقاق الشخص رتبة لا يكون مستحقاً لها . (قواعد الفقه : (ص : ۳۷۳) .

(لطیفہ) حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ کسی دیہات میں نماز کے وقت مسجد پہنچے، مولانا مرحوم نے مسجد میں نمازیوں سے معلوم کیا تمہارا کیا نام ہے؟ جواب دیا: حاجی ابراہیم، مولانا نے دوسرے شخص سے معلوم کیا تو بتایا حاجی یعقوب، کئی افراد سے معلوم کیا تو ہر ایک نے اپنے نام کے ساتھ لفظ ”حاجی“ لگا کر ہی نام بتایا۔

بعد میں ان لوگوں نے مولانا سے معلوم کیا اجی! تمہارا (تمہارا) کیا نام ہے؟ (مولانا حکیم الامت) ہی کہلاتے تھے، اور واقعی اللہ تعالیٰ نے آپ کو امت کا نباض بنایا تھا) فرمایا میرا نام ”اشرف علی نمازی“ ہے۔

گاؤں والے یہ سن کر چونکے اور بولے اجی! نمازی (نمازی) کیا ہوتا ہے؟ مولانا نے فرمایا کہ بتاؤ کہ تم نے کتنے حج کئے اکثر نے ایک ہی حج بتایا، اس پر مولانا نے فرمایا کہ جب تم ایک حج کرنے کے بعد اپنے نام کے ساتھ ”حاجی“ کا لفظ لگاتے ہو، میں تو دن میں پانچ وقت کی نماز پڑھتا ہوں میں کیوں اپنے نام کے ساتھ ”نمازی“ نہ لگاؤں۔

اس بات پر گاؤں والے شرمندہ ہوئے اور مولانا تھانویؒ نے اس طریقہ سے ان کی اصلاح فرمائی۔

خلاصہ یہ کہ حج کرنے کے بعد اپنے نام کے ساتھ از خود ہی لفظ ”حاجی“ لگانا صحیح نہیں ہے، اگر کوئی دوسرا شخص احترام اور عزت کی بنا پر ”حاجی صاحب“ کہہ دے تو کوئی مضائقہ بھی نہیں۔

حاجیوں کا استقبال کرنا

☆ حاجیوں کا استقبال کرنا، ان سے ملاقات، مصافحہ اور معافتہ کرنا نہ صرف

جائز بلکہ کارِ ثواب ہے اور ان سے دعا کرانے کا بھی حکم ہے لیکن گلے میں پھول کا ہار ڈالنا اور نعرے لگانا قرآن و حدیث سے ثابت نہ ہونے کی وجہ سے حدود سے تجاوز ہے، اگر خدا نخواستہ حاجی کے دل میں عجب اور خود پسندی پیدا ہو جائے تو حج ضائع ہو جانے کا خطرہ ہوگا اس لئے ان چیزوں سے احتراز کرنا چاہیے۔

☆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جب تم کسی حاجی سے ملو، تو سلام کرو، اس سے مصافحہ کرو، اور اپنے لئے مغفرت کی دعا کراؤ، اس سے پہلے کہ گھر پہنچ جائے بیشک وہ بخشے ہوئے ہیں۔ (۱)

اور حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حاجی حج کے لئے روانہ ہوں تو ان کو چھوڑنے کے لئے جاؤ، اور دعائے خیر کیلئے ان سے درخواست کرو، اور جب حج سے آئیں تو ان سے ملو اور مصافحہ کرو، اس سے پہلے کہ وہ دنیاوی کاروبار میں لگ کر گناہ میں مبتلا ہو جائیں، بے شک ان کے ہاتھ میں برکت ہے۔ (۲)

آنحضرت ﷺ نے دعا فرمائی ہے:

اللهم اغفر للحاج وللمن استغفر له الحاج

(اے اللہ حاجی کی مغفرت فرما اور اس کی بھی جس کے حق میں حاجی مغفرت

(۱) عن ابن عمر رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ ﷺ: إذا لقيت الحاج فسلم عليه وصافحه ومره أن يستغفر لك قبل أن يدخل بيته فإنه مغفور له. رواه أحمد: (مشکوٰۃ المصابيح: (ص: ۲۲۳) كتاب المناسك، الفصل الثالث، ط: قديمي)

البحر العميق: (۶۹/۱) الباب الأول: فضل في الحج والعمرة وذم تارك الحج، ط: مؤسسة الريان المكتبة المكية.

مسند أحمد بن حنبل: (۶۹/۲) رقم الحديث: ۵۳۷۱، مسند المكثرين من الصحابة، مسند عبد اللہ بن عمر الخطاب رضی اللہ عنہما، ط: مؤسسة الريان، قرطبة، قاهرة.

(۲) وعن الحسن أنه قال: إذا خرج الحاج فشيعوهم، وزودوهم الدعاء، وإذا أقبلوا فالتقوهم وصافحوهم قبل أن يخالطوا الذنوب. (البحر العميق: (۷۲/۱) الباب الأول: فضل الحج والعمرة، ذم تارك الحج، ط: مؤسسة الريان، المكتبة المكية)

لیکن عورتوں کا گاؤں اور آبادی سے باہر نکلنا یا ایئر پورٹ یا اسٹیشن پر جانا
اختلاط اور بے پردگی کی وجہ سے درست نہیں ہے۔ (۲)

حاجیوں کو تحفے تحائف دینا

اکثر لوگ جب عمرہ یا حج کے لئے جاتے ہیں تو ان کے عزیز رشتہ دار، دوست احباب انھیں تحفہ میں مٹھائی، نقد روپے وغیرہ دیتے ہیں، اور جب یہ لوگ حج کر کے واپس آتے ہیں تو تبرک کے طور پر کھجوریں، زمزم، تسبیح اور ٹافی وغیرہ تقسیم کرتے ہیں، اگر یہ محض اخلاص، للہیت اور دل کی خوشی سے کرتے ہیں تو بالکل درست ہے، ہاں اگر رسم و رواج کے طور پر کرتے ہیں، یا نام اور شرم کی وجہ سے یہ کام مجبوراً کرتے ہیں تو درست نہیں ہے۔ (۳)

(١) أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لما وقف بعرفات قال : اللهم اغفر للحاج ولمن استغفر له الحاج . (البحر العميق : (٤٠ / ١) الباب الأول ، فى الفضائل ، فضل الحج والعمرة ودم تارك الحج ، ط : مؤسسه الريان ، المكتبة المكيّة)

📖 المعجم الصغير للطبرانى : (٢٣٦ / ٢) رقم الحديث : ١٠٨٩ ، حرف الميم ، من اسمه منتصر ، ط : المكتب الإسلامى دار عمار بيروت .

📖 المعجم الأوسط للطبرانى : (٢٢٦ / ٨) رقم الحديث : ٨٥٩٢ ، من اسمه منتصر ، دار الحرمين ، قاهره .

(۲) ﴿وَقُرْنِ فِي بَيْوتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَةِ الْأُولَى﴾ سورة الأحزاب ، رقم الآية : ۳۳ ۔
 ﴿فَتَأْتَىٰ رَجُومِي﴾ (۱۳۶/۸) متفرقات حج و حجاج کو رخصت کرنے کے لئے غزوئوں کا اسٹیشن جانا ، ط: دارالاشاعت کراچی ۔
 ﴿وَمِنْ مَّنْكَرَاتِهِمْ أَيْضًا خُرُوجُ النِّسَاءِ عِنْدَ ذَهَابِهِمْ وَعِنْدَ مَجِيئِهِمْ﴾ ، فإن الواجب على المرأة قعودها في بيتها وعدم خروجها من منزلها وعلى الزوج منعها عن الخروج ولو اذن لها وخرجت كانا عاصيين . (مجالس الأبرار ومسالك الأخيار ، للشيخ أحمد بن محمد الرومي الحنفی [المتوفى: ۱۰۴۳ھ] المجلس العشرون في بيان فضائل الحج المبرور و بيان البدعة فيه ، (ص: ۱۷۶) ط: سهيل اكيلى لاهور)
 (۳) ”مَنْ يَسْمَعِ يَسْمَعُ اللَّهُ بِهِ ، وَمَنْ يَرَأِىَ يَرَأِىَ اللَّهَ بِهِ“ . (سنن ابن ماجه : (ص : ۳۱۰) كتاب الزهد ، باب الرياء والسمعة ، ط: قديمي) =

حاجیوں کی دعوت کرنا

اگر رشتہ دار صلہ رحمی کی نیت سے یا کوئی قریبی تعلق والا اس مبارک سفر کی نسبت سے حاجی کے اعزاز میں اخلاص کیساتھ اس کی دعوت کرے یا ہدیہ پیش کرے، بشرط یہ کہ دونوں اس کو ضروری نہ سمجھتے ہوں، دینے والا صرف اللہ کی رضا کے لئے پیش کرے، دکھاوا، شہرت اور بڑائی ہرگز مقصود نہ ہو، اور لینے والے کو بھی پورا اطمینان ہو کہ یہ دل سے اخلاص کے ساتھ ہدیہ پیش کر رہا ہے یا دعوت کر رہا ہے بدلہ چکانے یا آئندہ وصول کرنے کا بالکل شائبہ نہ ہو تو یہ جائز ہے اور اجر کا باعث ہے۔

اور اگر حج میں جانے والا دعوت نہ کرے، یا لوگ اس کی دعوت نہ کریں تو دونوں جانب سے برامانتے ہیں، اور دعوتوں کو اس قدر ضروری سمجھتے ہیں کہ نہ کرنے پر شکایتیں ہوتی ہیں، طعنے سنائے جاتے ہیں، فضول خرچی کرتے ہیں خوب دھوم دھام ہوتی ہے تو اس صورت میں اس قسم کی دعوتوں سے احتراز کرنا ضروری ہے تاکہ یہ رسم و رواج بند ہو جائے۔ (۱)

حالت حیض میں طواف زیارت کیا

”جنابت کی حالت میں طواف زیارت کیا“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۳۱۵/۱)

حاملہ عورت حج کر سکتی ہے

حاملہ عورت محرم کیساتھ حج کر سکتی ہے، حج کرنے سے حج ہو جائے گا البتہ پیٹ کے بچے کا حج نہیں ہوگا، اگر بچہ پیدا ہونے کے بعد بڑا ہو کر مالدار صاحب = قال النبی ﷺ ”من أحدث فی أمرنا هذا ما لیس منه فہو رد“ (صحیح البخاری : ۱/ ۳۷۱) کتاب الصلح، باب إذا اصطلحوا علی صلح جور فہو مردود، ط: قدیمی۔

مشکاۃ المصابیح: (ص: ۴۵۴، ۴۵۵) باب الریاء والسمة، الفصل الأول، والثانی، ط: قدیمی۔

(۱) راجع الحاشیة السابقة رقم: ۳، فی الصفحة رقم: ۴۲۔ ”(من یسمع یرسم اللہ بہ،

استطاعت ہوگا تو اس کو اپنا حج خود کرنا ہوگا۔ (۱)

حائضہ حج کیسے کرے

حائضہ حج کرنا چاہے تو حیض کی حالت میں ہی وضو یا غسل کرنے کے بعد نماز کے بغیر نیت اور تلبیہ پڑھ کر احرام باندھے گی، اور احرام ہی کی حالت میں رہے گی، اگر حیض سے پاک ہونے سے پہلے حج کے ایام شروع ہو گئے تو اب بال کاٹ کر عمرے کا احرام کھول دے اور حج کا احرام باندھ کر منیٰ کو چلی جائے اور حج کے افعال ادا کرے، حج سے فارغ ہونے کے بعد عمرہ کر سکتی ہے، احرام خواہ تنعیم سے باندھے یا عمرہ کی دوسری میقات سے دونوں صحیح ہیں البتہ پہلے عمرے کا احرام توڑنے کی وجہ سے اس پر دم لازم ہوگا، اور اگر پاک ہونے کے بعد کسی میقات پر آ کر دوبارہ احرام باندھ کر تلبیہ پڑھ کر عمرہ کر لے تو دم ساقط ہو جائے گا بشرطیکہ مکہ مکرمہ میں اس سے پہلے عمرہ یا حج نہ کیا ہو۔ (۲)

(۱) (فرض)..... (مرہ)..... (علی مسلم)..... (حر مکلف)..... (صحیح)..... (بصیر)..... (ذی زاد)..... (وراحلہ)..... (مع أمن الطریق)..... (مع زوج أو محرم)، ولو عبداً أو ذمياً أو برضاع (بالغ)..... (الدر مع الرد: ۴۵۵/۲ إلى ۴۶۴) کتاب الحج، ط: سعید

البحر الرائق: (۳۱۱/۲، ۳۱۴) کتاب الحج، ط: سعید.

فتح القدیر: (۳۲۶/۲، ۳۳۰) کتاب الحج، ط: رشیدیہ.

ومنها البلوغ، فلا يجب الحج على الصبي المسلم، حتى لو حج ثم بلغ فعليه حجة الإسلام. (البحر العمیق: ۳۶۲/۱) الباب الثالث: فی مناسک الحج، شرائط الحج، ومنها البلوغ، ط: مؤسسه الريان، المكتبة المكية

غنية الناسك: (ص: ۱۳) باب شرائط الحج، فصل: أما شرائط الوجوب، الثالث والرابع: البلوغ والعقل، ط: إدارة القرآن.

شامی: (۴۶۲/۲) کتاب الحج، ط: سعید.

(۲) فلو حاضت قبل الإحرام اغتسلت وأحرمت وشهدت جميع المناسك إلا الطواف والسعي؛ لأن سعيها بدون طواف غير صحيح. (شامی: ۵۲۸/۲) کتاب الحج، قبیل باب القرآن، ط: سعید

غنية الناسك: (ص: ۹۴، ۹۵) باب الإحرام، فصل فی إحرام المرأة، ط: إدارة القرآن.

حائضہ عورت قرآن کی تلاوت نہیں کر سکتی

☆ عورت حیض یا نفاس کی حالت میں قرآن مجید کی کوئی بھی آیت تلاوت کی نیت سے نہیں پڑھ سکتی، البتہ قرآن مجید کی وہ آیت یا سورت جس میں دعایا اللہ کی حمد و ثنا ہو، دعا اور ذکر کی نیت سے پڑھنا چاہے تو پڑھ سکتی ہے، اس لئے عرفات وغیرہ میں دعا اور حمد و ثنا والی آیات کو دعا اور ذکر کی نیت سے پڑھتی رہا کرے۔

☆ حائضہ عورت سورہ فاتحہ کو دعا کی نیت سے پڑھ سکتی ہے تلاوت کی نیت سے نہیں، اسی طرح اور دعائیں جو قرآن شریف میں آئی ہیں، ان کو دعا کی نیت سے پڑھ سکتی ہے تلاوت کے ارادہ سے نہیں، جیسے یہ دعا:

”ربنا آتنا فی الدنیا حسنة وفی الآخرة حسنة وقنا عذاب النار“
اور یہ دعا ”ربنا لا تؤاخذنا ان نسينا او اخطانا“ آخر تک جو سورہ بقرہ کے آخر میں ہے، یا اور کوئی دعا جو قرآن شریف میں آئی ہو، دعا کی نیت سے سب کا پڑھنا

= خانية على الهندية: (۳۰۱، ۳۰۰/۱) کتاب الحج، فصل فی كيفية أداء الحج، قبیل: فصل فی العمرة، ط: رشیدیہ.

فلما كان يسرف حاضت عائشة، وكانت قد أهلت بعمره وروى بحج فدخل عليها النبي ﷺ وهي تبكي، فقال: ”ما يبكيك، لعلك نفست؟“ قالت: نعم، قال: ”هذا شيء كتبه الله على بنات آدم افعلى ما يفعل الحاج غير أن لا تطوفى حتى تطهري“ وفي رواية من روى إحرامها بالعمره أنه قال لها: ”اغتسلي ثم أهلى بالحج“. (البحر العمیق: ۱۹۵۳/۴) الباب الثاني عشر فی الأعمال المشروعة يوم النحر، فصل: صفة حج النبي ﷺ، ط: مؤسسه الريان، المكتبة المكية

كل من لزمه رفض الحجة في البابين (أى فى باب الجمع بين النسكين و باب إضافة أحدهما إلى الآخر بجميع أقسامها) فعليه لرفضها دم وقضاء حجة وعمره وكل من لزمه رفض العمرة فعليه دم وقضاء عمرة أى لا غير . (إرشاد السارى: (ص: ۴۱۹) باب إضافة أحد النسكين، فصل: فى القضايا الكلية من هذا الباب، ط: الإمدادية مكة المكرمة)

غنية الناسك: (ص: ۲۳۸) باب الجمع بين النسكين أو أكثر، فصل: فى الجمع بين إحرامى عمرتين فأكثر، تنمة فى ضوابط هذا الباب، ط: إدارة القرآن.

درست ہے۔ (۱)

☆ عورت حیض و نفاس کی حالت میں میدان عرفات میں ذکر اور دعا کی نیت سے سورۃ اخلاص پڑھ سکتی ہے تلاوت کی نیت سے نہیں۔ (۲)

☆ عورت حیض و نفاس کی حالت میں آیت کریمہ لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظلمین کو بھی ذکر کی نیت سے پڑھ سکتی ہے البتہ قرآنی دعاؤں کے حروف کو نہ چھوے ذکر کے طور پر صرف زبانی پڑھے۔ (۳)

حائضہ عورت کے لئے حج کرنے کا طریقہ

اگر حج کے دوران کسی عورت کو حیض شروع ہو جائے تو وہ بیت اللہ کے طواف

(۲، ۱) و يحرم القراءة القرآن إلا بقصد الذكر إذا اشتملت عليه لا على حكم أو خبر، قوله: إلا بقصد الذكر أى: أو النشاء أو الدعاء إن اشتملت عليه فلا بأس به فى أصح الروايات. قال فى العيون: ولو أنه قرأ الفاتحة على سبيل الدعاء، أو شيئاً من الآيات التى فيها معنى الدعاء، ولم يرد به القرآن، فلا بأس به، واختاره الحلوانى (حاشية الطحطاوى على مرقى الفلاح: ص: ۱۴۲، ۱۴۳) كتاب الطهارة، باب الحيض والنفس، والاستحاضة، ط: قديمى

☆ وقراءة القرآن بقصده، أى ولو دون آية من المركات لا المفردات، لأنه يجوز للحائض المعلمة تعليمه كلمة كلمة قوله: بقصده، فلو قرأت الفاتحة على وجه الدعاء ولم ترد القراءة لا بأس به ولا بأس للحائض وجنب بقراءة أدعية ومسها وحملها وذكر الله تعالى وتسبيح (الدر مع الرد: ۲۹۳/۱) كتاب الطهارة، باب الحيض، ط: سعيد

☆ الهندية: (۳۸/۱) كتاب الطهارة، الباب السادس: فى الدماء المختصة بالنساء، الفصل الرابع فى أحكام الحيض والنفس والاستحاضة، ط: رشيدية.

(۳) ولو أنه قرأ الفاتحة على سبيل الدعاء أو شيئاً من الآيات التى فيها معنى الدعاء ولم يرد به القراءة فلا بأس به (قوله: ومسه إلا بغلافه) أى تمنع الحائض مس القرآن وتعبير المصنف بمس القرآن أولى من تعبیر غیر بمس المصحف لشمول كلامه ما إذا مس لوحاً مكتوباً عليه آية وكذا الدرهم والحائط، وتقييده بالسورة فى الهداية اتفاقاً بل المراد الآية. (البحر الرائق: ۱۹۹/۲، ۲۰۱) كتاب الطهارة، باب الحيض، ط: سعيد

☆ حاشية الطحطاوى على مرقى الفلاح: (ص: ۱۴۲، ۱۴۳) كتاب الطهارة، باب الحيض والنفس والاستحاضة، ط: قديمى.

☆ شامى: (۲۹۳/۱) كتاب الطهارة، باب الحيض، ط: سعيد.

اور صفا مروہ کی سعی کے علاوہ حج کے باقی تمام ارکان ادا کرے گی، مثلاً وقوف عرفات، مزدلفہ، رمی جمار اور ذبح وغیرہ سب کرے، اور پاک ہونے کے بعد غسل کر کے طواف زیارت اور سعی کرے۔ (۱)

حجاج کرام کی خدمت کے لئے جانے والوں کا حج

”سرکاری ڈیوٹی پر جانے والے کا حج“ عنوان کو دیکھیں۔ (۲/۴۲۱)

حجاج کو رخصت کرنے کے لئے عورتوں کا جانا

”عورتوں کیلئے حجاج کو رخصت کرنے کیلئے جانا“ عنوان کو دیکھیں۔ (۳/۲۳۵)

حج ادا نہ کرنے والے کو یہودی اور نصرانی کیساتھ تشبیہ دینے کی وجہ

یہود اور نصاریٰ نماز پڑھتے تھے لیکن حج نہیں کرتے تھے، اور عرب کے مشرکین حج کرتے تھے، لیکن نماز نہیں پڑھتے تھے، اس لئے حج فرض ہونے کے بعد بلا عذر حج ادا نہ کرنے والے کو یہودی اور نصرانی کے ساتھ تشبیہ دی گئی، اور نماز نہ پڑھنے والے کو مشرک کے ساتھ تشبیہ دی گئی ہے۔ (۲)

(۱) وحيضها لا يمنع نسكاً الا الطواف، فهو حرام من وجهين: دخولها المسجد، وترك واجب الطهارة، فلو حاضت قبل الإحرام اغتسلت وأحرمت، وشهدت جميع المناسك الا الطواف والسعى؛ لأنه لا يصح بدون الطواف. (غنية الناسك: ص: ۹۳، ۹۵) باب الإحرام، فصل فى إحرام المرأة، ط: إدارة القرآن

☆ شامى: (۵۲۸/۲) كتاب الحج، فصل فى الإحرام، مطلب فى مضاعفة الصلاة بمكة، قبيل: باب القرآن، ط: سعيد.

☆ الفتاوى الخانية على هامش الهندية: (۳۰۰/۱، ۳۰۱) كتاب الحج، فصل فى كيفية أداء الحج، قبيل: فصل فى العمرة، ط: رشيدية.

☆ البحر: (۳۷۰/۲) كتاب الحج، باب التمتع، ط: سعيد.

(۲) (أقول) ترك ركن من أركان الإسلام يشبه بالخروج عن الملة، وإنما شبه تارك الحج باليهودى والنصرانى و تارك الصلاة بالمشرک؛ لأن اليهود والنصارى يصلون ولا يحجون ومشرک العرب يحجون ولا يصلون. (حجة الله البالغة: ۵۷/۲) من أبواب الحج، ط: كتب خانہ رشيدية دہلی

حج افراد	
احرام	سُنّت
طوافِ قدوم	سُنّت
وقوفِ عرفہ	رکن
وقوفِ مزدلفہ	واجب
رمی جمرہ عقبہ	واجب
قربانی	اختیاری
سَر منڈانا	واجب
طوافِ زیارت	رکن
سعی	واجب
رمی جمار	واجب
طوافِ وداع	واجب

حج افراد

☆ ”افراد“ کے لغوی معنی ”اکیلا کرنا“ تہا کام کرنا وغیرہ۔ (۱)

اور شریعت کی اصطلاح میں افراد سے مراد وہ حج ہے جس کے ساتھ عمرہ نہ کیا جائے، صرف حج کا احرام باندھا جائے اور صرف حج کے ارکان وغیرہ ادا کئے جائیں، اس قسم کے حج کا نام افراد ہے، اور ایسے حج کرنے والے کو ”مفرد“ کہتے ہیں، ”مفرد“ احرام باندھتے وقت صرف حج کی نیت کرے، اور حج کے سارے ارکان ادا کرے۔ (۲)
نیز مفرد پر قربانی واجب نہیں ہے۔ (۳)

(۱) القاموس الوحید لمولانا وحید الزمان القاسمی الکیرانوی : (ص: ۱۲۱۴) المادة: فرد ، ط: إدارة اسلامیات، لاہور، وانظر الحاشیة الآتیة.

(۲) فالمفرد بالحج: أن يحرم بالحج وحده ویأتی بأفعاله ، وسیأتی ذکرها إن شاء الله تعالی: ولا یضيف إلیه العمرة . (البحر العمیق فی مناسک المعتمر والحاج إلی بیت الله العتیق: ۲/ ۷۷۸) الباب السابع فی الإحرام ، الفصل التاسع فی وجوه الإحرام ، الفصل الثالث فی الأفراد ، ط: المكتبة المکیة ، مؤسسة الریان ، مکه المکرمہ

☆ الأفراد أن يحرم بالحج وحده، ثم لا یعتبر حتی لا یفرغ من حجه. (الفقه الإسلامی وأدلته لدكتور وهبة الزحیلی: ۲/ ۵۳) الباب الخامس: الحج والعمرة، الفصل الأول: أحكام الحج والعمرة ، المبحث الثامن: كيفية أداء الحج والعمرة ، اولاً: كيفية الأفراد ، ط: دار الفکر

☆ فالمفرد بالحج أن يحرم بالحج من الميقات أو قبل الميقات في أشهر الحج أو في غير أشهر الحج ويذكر الحج بلسانه عند التلبية مع قصد القلب، ويقول: ”ليک بحجة“ . (الفتاوی التاتارخانية: ۳/ ۳۳۳) کتاب الحج ، الفصل الثالث فی تعلیم أعمال الحج ، ط: قديمی

☆ المحيط البرهانی: (۳/ ۳۹۷) کتاب المناسک، الفصل الثالث فی تعلیم أعمال الحج، ط: إدارة القرآن.

☆ کتاب الفقه على المذاهب الأربعة: (۱/ ۲۹۳) کتاب الحج، مبحث القرآن والتمتع والأفراد، ط: دار الفکر.

(۳) (قوله: ثم اذبح) أى على وجه الأفضلية؛ لأنّ الكلام فى المفرد وهو ليس بواجب عليه وإنّما يجب على القارن والمتمتع. (البحر الرائق: ۲/ ۳۲۶) کتاب الذبح، باب الإحرام، ط: سعيد

☆ الدر المختار مع رد المحتار: (۲/ ۵۱۵) کتاب الحج ، فصل فى الإحرام ، مطلب فى رمى الجمره العقبة، ط: سعيد =

☆ حج افراد کرنے والا مکہ مکرمہ پہنچ کر پہلے عمرہ نہیں کرے گا بلکہ طواف قدوم کرنے کے بعد حج کے افعال پورے کرنے تک احرام کی حالت میں باقی رہے گا۔ (۱)
☆ حج افراد کرنے والا بیت اللہ میں حاضری کے بعد فوراً طواف قدوم کرے، اور اس کے بعد ذی الحجہ کی دس تاریخ کو بڑے شیطان کو رمی کرنے کے بعد حلق یا قصر کرنے تک اسی احرام میں رہے، احرام کا کپڑا تبدیل کر سکتا ہے احرام ختم نہیں کر سکتا۔ (۲)

☆ اور اگر حج افراد کرنے والا طواف قدوم کے بعد ہی حج والی سعی کرنا چاہے

= الفتاوی الخانية على هامش الهندية: (۱/ ۲۹۶) کتاب الحج ، فصل فى كيفية أداء الحج ، ط: رشيديه .

☆ الهداية مع فتح القدير: (۲/ ۳۸۵) کتاب الحج ، باب الإحرام ، ط: رشيديه .

(۱) انظر الحاشية السابقة، رقم: ۲. على الصفحة رقم: ۴۹.

☆ (قوله: ثم أقم بمكة حراماً لأنك محرم بالحج) فلا يجوز له التحلل حتى يأتي بأفعاله . (البحر الرائق: ۲/ ۳۳۲) کتاب الحج ، باب الإحرام ، ط: سعيد

☆ الهندية: (۱/ ۲۲۷) کتاب المناسک ، الباب الخامس فى كيفية أداء الحج ، ط: رشيديه. الفتاوى الخانية على هامش الهندية: (۱/ ۲۹۳) کتاب الحج ، فصل فى كيفية أداء الحج ، ط: رشيديه .

(۲) (قوله: وطف للقدوم) أى طف هذا الطواف لأجل القدوم (ثم إلى منى بعد ما أسفر جدًا) (فارم الجمره العقبة من بطن الوادى) ثم احلق الخ . (البحر الرائق: ۲/ ۳۳۷، ۳۳۶) کتاب الحج ، باب الإحرام ، ط: سعيد

☆ (قوله: ثم أقم بمكة حراماً لأنك محرم بالحج) فلا يجوز له التحلل حتى يأتي بأفعاله . (البحر الرائق: ۲/ ۳۳۲) کتاب الحج ، باب الإحرام ، ط: سعيد

☆ انظر الحاشية السابقة، رقم: ۲. على الصفحة رقم: ۴۹. ايضاً.

☆ ويجوز الإحرام فى ثوب واحد أو أكثر من ثوبين بأن يجعل واحد فوق واحد أو يبدل أحدهما بالآخر . (إرشاد السارى: (ص: ۱۳۹) باب الإحرام ، فصل: فى التجرد عن الملبوس المحرم ، ط: الإمدادية مکه المکرمہ

☆ غنية الناسك: (ص: ۷۱) باب الإحرام، فصل: فيما ينبغى لمريد الإحرام، ط: إدارة القرآن.

☆ منحة الخالق على البحر: (۲/ ۳۲۱) کتاب الحج ، باب الإحرام ، ط: سعيد .

تو اسے بھی طواف قدوم میں رمل اور اضطباع کرنا پڑے گا۔ (۱)

واضح رہے کہ رمل اور اضطباع مردوں کیلئے ہر اس طواف میں مسنون ہے جس کے بعد سعی کا ارادہ ہو۔ (۲)

☆ اور اگر حج افراد کرنے والا طواف قدوم کے بعد حج والی سعی کرنا نہیں چاہتا ہے بلکہ سعی طواف زیارت کے بعد کرنا چاہتا ہے تو اس صورت میں طواف قدوم میں اضطباع اور رمل نہ کرے۔ (۳)

(۱) (قوله : وطف مضطجعاً وراء الحطيم) (ترمذی فی الثلاثة الأول فقط) بیان للسنة أى فى الأشواط الثلاثة الأول دون غيرها وأشار بقوله بعد ذلك ثم اخرج إلى الصفا إلى أنه لا يرمل إلا فى طواف بعده سعی ، فلو أراد تأخير السعى إلى طواف الزيارة لا يرمل فى طواف القدوم (قوله : ثم إلى مكة يوم النحر أو غد أو بعده فطف للركن سبعة أشواط بلارمل وسعى ان قدمتهما والا فعلا) وأفاد أنه مخير فى تقديم الرمل والسعى إذا طاف للقدم وفى تأخيرهما لطواف الركن وأنهما لا يتكرران فى الحج . (البحر الرائق : (۳۲۷/۲ ، ۳۲۷/۳) كتاب الحج ، باب الإحرام ، ط : سعيد)

❏ الهندية : (۲۲۵/۱ ، ۲۲۶) كتاب المناسك ، الباب الخامس فى كيفية أداء الحج ، ط : رشيدية .

❏ الفتاوى الخانية على هامش الهندية : (۲۹۲/۱ ، ۲۹۶) كتاب الحج ، فصل فى كيفية أداء الحج ، ط : رشيدية .

❏ المحيط البرهاني : (۴۰۰/۳ ، ۴۰۸) كتاب المناسك ، الفصل الثالث فى تعليم أعمال الحج ، ط : إدارة القرآن .

(۲) والأصل أن كل طواف بعده سعی ، فمن سنته الاضطباع والرمل ، والا فلا . (غنية الناسك : (ص : ۱۱۹) باب ماهية الطواف وأنواعه وأركانه ، فصل : سنن الطواف ، ط : إدارة القرآن)

❏ شامى : (۲۹۸/۲) كتاب الحج ، فصل فى الإحرام ، مطلب فى طواف القدوم ، ط : سعيد .

❏ وأما الرمل فالأصل فيه ان كل طواف بعده سعی فمن سنته الاضطباع والرمل فى الثلاثة الأشواط الاول منه ، وكل طواف ليس بعده سعی فلا رمل فيه ، ولهذا قول عامة الصحابة رضى الله تعالى عنهم . (بدائع الصنائع : (۱۲۷/۲) كتاب الحج ، فصل : وأما بيان سنن الحج وباين ترتيب أفعاله ، ط : سعيد)

(۳) انظر الحاشية السابقة رقم الحاشية : ۱ .

☆ حج افراد میں احرام کے وقت صرف حج کی نیت کی جاتی ہے۔ (۱)
حج افراد کرنے والا مکہ پہنچ کر پہلے طواف قدوم کرے اور اپنے احرام پر برقرار ہے، پھر رمی کے بعد حلق یا قصر کر کے حلال ہو، حج افراد میں قربانی واجب نہیں۔ (۲)
البتہ طواف زیارت سے پہلے بیوی حلال نہیں ہوگی۔

حج افراد میں قربانی واجب نہیں

حج افراد میں ”دم شکر“ یعنی حج کی قربانی واجب نہیں، خواہ پہلا حج ہو یا دوسرا یا تیسرا، تمتع یا قرآن ہو تو ہر دفعہ ”دم شکر“ یعنی حج کی قربانی لازم ہوگی، خواہ پہلا ہو یا دوسرا یا تیسرا اس سے کوئی فرق نہیں آئے گا۔ (۳)

حج اکبر

☆ ”حج اکبر“ (بڑا حج) حج اصغر (چھوٹا حج) حج کو ”حج اکبر“ کہتے ہیں اور عمرہ کو ”حج اصغر“ کہتے ہیں، یعنی حج اکبر کا لفظ عمرہ کے مقابلہ میں استعمال ہوتا ہے۔ (۴)

(۱) (وقال المفرد بالحج) بلسانه مطابقاً بجنانه (اللهم إني أريد الحج فيسره لي) لمشتبه وطول مدته (وتقبله مني) (الدر مع الرد : (۴۸۲/۲) كتاب الحج ، فصل فى الإحرام و صفة المفرد بالحج ، ط : سعيد)
❏ المحيط البرهاني : (۳۹۷/۳) كتاب المناسك ، الفصل الثالث فى تعليم أعمال الحج ، ط : إدارة القرآن .

❏ الفتاوى التاتارخانية : (۴۳۹/۲) كتاب المناسك ، الفصل الثالث فى تعليم أعمال الحج ، ط : إدارة القرآن .

(۲) ثم يرجع إلى منى فإن كان معه نسك ذبحه وإن لم يكن فلا يضرك لأنه مفرد بالحج . (الهندية : (۲۳۱/۱) كتاب المناسك ، الباب الخامس فى كيفية أداء الحج وأما سننه ، ط : رشيدية)

❏ البحر الرائق : (۳۴۶/۲) كتاب الحج ، باب الإحرام ، ط : سعيد .

❏ المحيط : (۴۰۸/۳) كتاب المناسك ، الفصل الثالث فى تعليم أعمال الحج ، ط : إدارة القرآن .

(۳) فليراجع إلى الحاشية السابقة رقم : ۳ ، على الصفحة السابقة ، رقم : ۵۱ .

(۴) قال العلامة نوح فى رسالته المضافة فى تحقيق الحج الأكبر : قيل : إنه الذى حج فيه رسول الله ﷺ وهو المشهور ، وقيل : يوم عرفة جمعة أو غيرها وقيل : إنه أيام منى كلها =

☆ عوام کی زبان میں جمعہ دن کے حج کو ”حج اکبر“ اور جمعہ کے علاوہ دوسرے دنوں کے حج کو ”حج کہتے ہیں۔ (۱)

☆ آنحضرت ﷺ نے جو ایک ہی حج کیا تھا وہ جمعہ کے دن ہوا تھا۔ (۲) اور اس کے بارے میں قرآن مجید میں آیت نازل ہوئی تھی ”یوم الحج الاکبر“ اس وجہ سے عام لوگ جمعہ کے دن کے حج کو ”حج اکبر“ کہتے ہیں، حالانکہ شریعت کی زبان میں عمرہ کے مقابلہ میں ہر حج کو ”حج اکبر“ کہتے ہیں۔ (۳)

☆ جمعہ کے دن حج ہو تو وہ ستر حج سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے، اس قسم کی روایت طبرانی میں موجود ہے۔ (۴)

صاحب درمختار نے بھی اس کو اختیار فرمایا ہے۔ (۵) اور روح البیان کے = وقال مجاهد: الحج الأكبر القرآن والأصغر الأفراد، وقال الزهري والشعبي وعطاء: الأكبر الحج والأصغر العمرة. (شامی: ۲/۲۲۲) كتاب الحج، فروع: مطلب في الحج الأكبر، ط: سعيد
الحظ الأوفر في الحج الأكبر لعلى القارى على هامش المسلك المتقسط في المنسك المتوسط مع إرشاد السارى: (ص: ۶۷۴ إلى ص: ۶۸۳) باب المتفرقات، مسئلة: لوفقة الجمعة مزية على غيرها، ط: الإمدادية مكية المكرمة
(۳، ۲، ۱) راجع الحاشية السابقة رقم: ۴، في الصفحة رقم: ۵۲. (قال العلامة نوح في رسالته)
(۴)

(۵) لوفقة الجمعة مزية سبعين حجة، ويغفر فيها لكل فرد بلا واسطة، (قوله: لوفقة الجمعة الخ) في الشرنبلالية عن الزيلعي: أفضل الأيام يوم عرفة إذا وافق يوم الجمعة وهو أفضل من سبعين حجة في غير جمعة، لكن نقل المناوى عن بعض الحفاظ أن هذا حديث باطل لا أصل له. (الدرر مع الرد: ۲/۲۲۱) كتاب الحج، فروع، مطلب: في فضل وفقة الجمعة، ط: سعيد
البحر العميق: (۲۲۳/۱) الباب الأول: في الفضائل، فضل في وفقة الجمعة، ط: مؤسسة الريان، المكتبة المكية.

☆ إرشاد السارى: (ص: ۶۷۴) باب المتفرقات، مسئلة: لوفقة الجمعة مزية على غيرها، ط: الإمدادية مكية المكرمة.

مصنف نے بھی اس کو نقل کیا ہے۔ (۱)

حج تمت

☆ حج کرنے والوں کے لئے احرام سے نکلنے کے لئے دسویں ذی الحجہ سے بارہویں ذی الحجہ کا سورج غروب ہونے سے پہلے پہلے حرم کی حدود کے اندر حلق یا قصر کرنا ضروری ہے اگر بارہویں ذی الحجہ کا سورج غروب ہونے کے بعد حج تمت کرائے گا تو حلال ہو جائے گا لیکن ایک دم دینا لازم ہوگا، اور اگر حرم کی حدود کے باہر احرام سے نکلنے کے لئے حج تمت کرائے گا تو بھی ایک دم دینا لازم ہوگا۔ (۲)

(۱) ﴿وَأَذَانٌ مِنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ إِلَى النَّاسِ يَوْمَ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ﴾
والشأن: أنه يوم عرفة لقوله عليه الصلاة والسلام: ”الحج عرفة“ حصر النبي ﷺ أفعال الحج في الوقوف بعرفة؛ لأنه معظم أفعاله من حيث أن من أدرك الوقوف بعرفة فقد أدرك الحج ومن فاتته الوقوف فاتته الحج ووصف الحج الأكبر؛ لأن العمرة تسمى الحج الأصغر ولا اجتماع المسلمين والمشرّكين في ذلك اليوم وموافقته لأعياد أهل الكتاب ولم يتفق ذلك قبله وبعده فعظم ذلك اليوم في قلوب جميع الطواف والمَلَل وورد إن الوقفة يوم الجمعة تعدل سبعين حجة وهو الحج الأكبر. (تفسير روح البيان: ۳/۴۹۱، ۴۹۲) تحت قوله تعالى: وَأَذَانٌ مِنَ اللَّهِ..... الآية، سورة توبة، آية: ۳، ط: دار إحياء التراث العربى، بيروت

☆ وقال بعض السلف: إذا وافق يوم عرفة يوم جمعة غفر لكل أهل عرفة، وهو أفضل يوم في الدنيا. (إحياء العلوم: ۱/۲۴۰) كتاب اسرار الحج، الفصل الأول: في فضائل الحج، ط: دار المعرفة بيروت، لبنان

(۲) يختص حلق الحاج بالزمان والمكان، وحلق العمرة بالمكان، فالزمان أيام النحر الثلاثة والمكان الحرم، والتخصيص للتضمنين لا للتحلل فلو حلق أو قصر في غير ما توقّت به لزمه الدم ولكن يحصل به التحلل في أى مكان وزمان أتى به بعد دخول وقته. (مناسك الملا على القارى مع إرشاد السارى: (ص: ۳۲۵) باب مناسك منى، فصل: في زمان الحلق ومكانه وشرائط جوازه، ط: الإمدادية مكية المكرمة)

☆ غنية الناسك: (ص: ۱۷۵) باب مناسك منى يوم النحر، فصل في الحلق، مطلب: يختص حلق الحاج بالزمان والمكان، ط: إدارة القرآن.

☆ التاتارخانية: (۲/۴۰۵) كتاب الحج، الفصل الرابع عشر في الحلق والقصر، ط: قديمي.

☆ اگر بارہ ذی الحجہ کا سورج غروب ہونے کے بعد حرم کی حدود سے باہر احرام سے نکلنے کے لئے حجامت کرائے گا تو دوم واجب ہوں گے، ایک تاخیر کا اور ایک حرم کی حدود سے باہر حجامت کرنے کا۔ (۱)

☆ اگر عمرہ کرنے والا یا حج کرنے والا حلق کرنے سے پہلے حرم کی حدود سے باہر نکل گیا پھر حرم کی حدود کے اندر واپس آ کر سر منڈوایا تو دم وغیرہ کچھ واجب نہیں ہوگا، لیکن اگر حاجی بارہ ذی الحجہ کا سورج غروب ہونے کے بعد حرم کی حدود میں واپس آ کر سر منڈوائے گا تو تاخیر کی وجہ سے ایک دم دینا واجب ہوگا۔ (۲)

☆ اگر مفرد یا قارن یا تمتع کرنے والے نے رمی سے پہلے سر منڈوایا تو ایک (۱) وكذا لو حلق للحج في الحل أيام النحر فلو بعدها فعليه دمان عند أبي حنيفة منفردا كان أو غيره..... (غنية الناسك: (ص: ۲۷۹) باب الجنائيات، الفصل السابع في ترك أفعال الحج، المطلب التاسع: في ترك الواجب في الذبح والحلق، ط: إدارة القرآن) (۲) إرشاد الساري: (ص: ۵۰۶، ۵۰۷) باب الجنائيات وأنواعها، النوع الخامس: في أفعال الحج، فصل في الجنابة في الذبح والحلق، ط: الإمدادية مكية المكرمة. (۳) البحر العميق: (۱/۳۸۹) الباب الثاني عشر: في الأعمال المشروعة يوم النحر، ط: مؤسسة الريان، المكتبة المكية.

1 الفقه الإسلامي وأدلته: (۲/۳۰۹) الباب الخامس: الحج والعمرة، الفصل الأول، المبحث السادس: واجبات الحج، المطلب الثالث: الحلق أو التقصير، ثالثاً: زمان الحلق ومكانه، دار الفكر بيروت.

(۲) لأن الحاج إذا خرج من الحرم قبل التحلل، ثم عاد إلى الحرم بعد أيام النحر فحلق أو قصر يجب عليه الدم عند أبي حنيفة رحمه الله تعالى بسبب تأخير الحلق، كذا في النهاية وغيرها، ومقتضى هذا أن الحاج إذا خرج ثم عاد إلى الحرم في أيام النحر لا دم عليه؛ لأنه أتى بالحلق في زمانه. (البحر العميق: (۱۸۱۲/۳) الباب الثاني عشر في الأعمال المشروعة يوم النحر، الحلق، ط: مؤسسة الريان، المكتبة المكية)

عناية شرح الهداية مع فتح القدير والكفاية: (۲/۴۷۱، ۴۷۲) كتاب الحج، باب الجنائيات، فصل، ط: رشيدية كوثه.

التاتارخانية: (۲/۴۰۶) كتاب الحج، الفصل الرابع عشر في الحلق والقصر، ط: قديمي. وانظر أيضاً الحاشية، رقم: ۲، على الصفحة السابقة، رقم: ۵۴.

دم دینا واجب ہوگا۔ (۱)

☆ اگر قارن یا تمتع کرنے والے نے ذبح سے پہلے سر منڈوایا یا رمی سے پہلے ذبح کیا تو ترتیب کے خلاف کرنے کی وجہ سے ایک دم دینا لازم ہوگا۔ (۲)

حجامہ کروانا

”چھپنے لگوانا“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱/۲۳۹)

حج اور زکوٰۃ کی فرضیت میں فرق

حج کی فرضیت اور زکوٰۃ کی فرضیت میں فرق یہ ہے کہ زکوٰۃ تو صاحب نصاب پر ایک سال پورا ہونے کے بعد فرض ہوتی ہے، اگر پورا مال سال سے پہلے ختم یا نصاب سے کم ہو جائے تو زکوٰۃ واجب نہیں ہوگی، جب کبھی مال نصاب کے برابر ہو کر سال گزر جائے گا تو زکوٰۃ واجب ہو جائے گی، اور جب تک مال نصاب کے برابر رہے گا ہر سال زکوٰۃ ادا کرنی ہوگی۔

حج کی فرضیت کے لئے یہ ضروری ہے کہ اگر قرض ہے تو قرض ادا کرنے کے بعد زندگی میں ایک بار مکہ مکرمہ تک آمد و رفت کا سفر اور وہاں پر قیام و طعام و قربانی وغیرہ کا خرچ اور اہل و عیال کے لیے حج سے واپسی تک کے خرچہ کی رقم کا ہونا ضروری ہے۔ دوسرے الفاظ میں یہ کہہ سکتے ہیں کہ حکومت کی طرف سے حج کرنے لے جتنی رقم کا اعلان ہوتا ہے (اگر قرض ہے تو قرض اور اہل و عیال کے لیے حج سے

(۲، ۱) ولو حلق المفرد أو غيره قبل الرمي أو القارن أو المتمتع قبل الذبح أو ذبحا قبل الرمي فعليه دم عند أبي حنيفة بترك الترتيب. (غنية الناسك: (ص: ۲۷۹، ۲۸۰) باب الجنائيات، الفصل السابع: في ترك الواجب في أفعال الحج، المطلب العاشر في ترك الترتيب، ط: إدارة القرآن) (۲) إرشاد الساري: (ص: ۵۰۷) باب الجنائيات وأنواعها، النوع الخامس: الجنائيات في أفعال الحج، فصل: في ترك الترتيب بين أفعال الحج، فصل ط: الإمدادية مكية المكرمة. (۲/۵۵۵، ۵۵۶) كتاب الحج، باب الجنائيات، ط: سعيد.

والپس تک کے خرچہ کی رقم منہا کرنے کے بعد) اتنی رقم موجود ہے تو زندگی میں ایک بار حج کرنا فرض ہوگا۔ (۱)

اگر کسی آدمی کو زندگی میں اتنی رقم ملی اور اس نے حج نہیں کیا اور اس دوران یہ رقم خرچ یا چوری ہوگئی تو بھی اس آدمی کے ذمہ حج کی فرضیت باقی رہے گی، اگر آئندہ مرتے دم تک اتنی رقم جمع نہ ہو سکی تب بھی حج کی فرضیت بدستور باقی رہے گی، اور اس آدمی کے لئے حج بدل کرانے کی وصیت کر کے جانا ہوگا ورنہ وہ گنہگار ہوگا۔ (۲)

حج زندگی میں اتنی رقم ہونے پر ایک بار فرض ہوتا ہے اور زکوٰۃ صاحب نصاب

(۱) ونصاب الوجوب أى مقدار ما يتعلق به وجوب الحج من الغنى ليس له حد من نصاب شرعى على ما فى الزكاة بل هو ملك مال يبلغه بالتشديد أو التخفيف أى يوصله إلى مكة بل إلى عرفه ذاهباً..... وجائياً..... ركباً فى جميع السفر لا ماشياً..... بنفقة متوسطة فاضلاً..... عن مسكنه وخادمه..... وفرسه..... وسلاحه..... وآلات حرفه..... وثيابه..... وأثاثه..... ومرة مسكنه..... ونفقة من عليه نفقته وكسوته..... وقضاء ديونه..... وأصدقة نسائه..... ولو مؤجلة..... إلى حين عوده متعلق بفاضلاً أى من ابتداء سفره إلى وقت رجوعه..... (إرشاد السارى: (ص: ۵۷، ۵۸، ۵۹) باب شرائط الحج، النوع الأول: شرائط الوجوب، الشرط السادس: الاستطاعة، ط: الإمدادية مكة المكرمة) غنية الناسك: (ص: ۱۹، ۲۰) باب شرائط الحج، فصل: وأما شرائط الوجوب، السادس: الاستطاعة، ط: إدارة القرآن.

البحر العميق: (۳۷۷/۱) الباب الثالث: فى مناسك الحج، شرائط وجوب الأداء، النوع الثانى: الاستطاعة، ط: مؤسسة الريان المكتبة المكية.

(۲) من جاءه وقت خروج أهل بلده، أو أشهر الحج، وقد استكمل سائر شرائط الوجوب والأداء وجب عليه الحج من عامه و وجب أدائه بنفسه فيلزمه التأهب والخروج معهم فلولم يحج حتى مات فعليه الإبقاء به..... وكذلك لو لم يحج حتى افتقر تقرر وجوبه ديناً فى ذمته بالاتفاق ولا يسقط عنه بالفقر سواء هلك المال أو استهلكه وسعه أن يستقرض ويحج وإن كان غير قادر على قضائه..... (غنية الناسك: (ص: ۳۲، ۳۳) باب شرائط الحج، فصل: فيما إذا وجد شرائط الوجوب والأداء، ط: إدارة القرآن)

إرشاد السارى: (ص: ۸۹، ۹۰، ۹۱) باب شرائط الحج، النوع الرابع: شرائط وقوع الحج عن الفرض، فصل: وجوب الحج على الفور، ط: المكتبة الإمدادية مكة المكرمة.

البحر العميق: (۳۸۶/۱) الباب الثالث فى مناسك الحج، شرائط وجوب الأداء، النوع الثانى: الاستطاعة، ط: مؤسسة الريان، المكتبة المكية.

پر ہر سال فرض ہوتی ہے۔ (۱)

حج اور عمرہ میں فرق

”عمرہ اور حج میں فرق“ کے عنوان کو دیکھیں۔ (۱۸۲/۳)

حج اور نماز میں غلطی معاف نہیں

روزہ کی غلطی (بھول) معاف ہے لیکن حج اور نماز کی غلطی (بھول) معاف نہیں، اس کی وجہ یہ ہے کہ روزے کے اندر کوئی ایسی ہیئت و صورت نہیں ہے جو روزہ کو یاد دلاتی ہو، اس لئے روزہ میں غلطی معاف ہے، البتہ نماز میں استقبال قبلہ، ناف کے نیچے ہاتھ باندھنا وغیرہ نماز کی ہیئت اور صورت کو یاد دلانے والی چیزیں ہیں، اور حج میں احرام، بغیر سلا ہوا کپڑا پہننا، تلبیہ، کعبۃ اللہ، منیٰ، مزدلفہ اور عرفات نیز دوسرے حجاج کرام کی ہیئت و کیفیت حج کو یاد دلانے والی چیزیں ہیں، اس لئے حج اور نماز میں معذور نہیں سمجھا جاتا اور غلطی معاف نہیں ہوتی، شریعت کے مطابق اس کی تلافی لازم ہوتی ہے۔ (۲)

(۱) الحج فرض مرة بالاجماع على كل من استجمعت فيه الشرائط. (إرشاد السارى: (ص: ۳۳) باب شرائط الحج، ط: الإمدادية مكة المكرمة)

وقد نقل ابن المنذر الإجماع على أن الحج لا يجب فى العمر آ مرة واحدة. (البحر العميق: (۳۵۸/۱) الباب الثالث: فى مناسك الحج، واجبات الحج، ط: مؤسسة الريان، المكتبة المكية)

غنية الناسك: (ص: ۱۰) مقدمة فى تعريف الحج وما يتعلق بفرضيته، ط: إدارة القرآن.

(وسببه) أى سبب افتراضها (ملك نصاب حولى) نسبة للحول لحولانه عليه (تام) بالرفع صفة ملك. (الدر مع الرد: (۲۵۹/۲) كتاب الزكاة، ط: سعيد.

(۲) وحقيقة النسيان عدم استحضر الشيء وقت حاجته، قالوا: وليس عذر فى حقوق العباد وفى حقوقه تعالى عذر فى سقوط الإثم أما الحكم فإن كان مع مذکر ولا داعى إليه كأكل المصلى، لم يسقط لتقصيره بخلاف سلامه فى القعدة فإنه ساقط لوجود الداعى، وإن لم يكن من مذکر وله داع كأكل الصائم سقط، وإن لم يكن معه مذکر ولا داعى فأولى بالسقوط كترك الذابح التسمية.

(البحر الرائق: (۲۷۱/۲) كتاب الصوم، باب ما يفسد الصوم وما لا يفسده، ط: سعيد) =

حج ایک مرتبہ فرض ہوتا ہے

استطاعت کے بعد پوری زندگی میں ایک مرتبہ حج کرنا فرض ہے، جب ایک مرتبہ حج کر لیا تو دوسری مرتبہ حج فرض نہ ہوگا، نیز ایک مرتبہ سے زیادہ حج کرے گا تو وہ نفل ہوگا۔ (۱)

حج بدل اجازت کے بغیر کرنا

”اجازت کے بغیر حج بدل کرنا“ عنوان کو دیکھیں۔ (۸۳/۱)

حج بدل اس کی طرف سے کرنا جس پر حج فرض نہیں

جس زندہ یا مردہ آدمی پر حج فرض نہیں، اس کی طرف سے بھی حج بدل کرنا جائز ہے، مگر یہ نفل حج ہوگا۔ (۲)

= شامی: (۳۹۵/۲)

☞ ہدایہ مع فتح القدير والكفاية: (۲۵۵/۲) كتاب الصوم، باب ما يوجب القضاء والكفارة، ط: رشيدية.
☞ فتاوى رجبية: (۲۵۸/۷) كتاب الصوم، روزه کی غلطی معاف ہے لیکن نماز اور حج کی غلطی معاف نہیں، ط: دارالاشاعت۔
(۱) انظر الحاشية السابقة، رقم: ۱، على الصفحة السابقة، رقم: ۵۸.

(۲) أما حج التطوع، فيجوز الإنابة فيه حال القدرة؛ لأن باب النفل أوسع، حتى أن صحيح البدن لو أحج رجلاً بماله على سبيل التطوع عنه يجوز. (البحر العميق: (۲۲۵۸/۴) الباب الثامن عشر في الحج عن الغير، الفصل الأول في الحج عن الحي العاجز، ط: مؤسسة الريان المكتبة المكية)
☞ وفي شرح الكنز ”لملا مسكين“ ثم الصحيح من المذهب فيمن يحج عن غيره أن أصل الحج يقع عن المحجوج عنه فرضاً كان أو نفلاً، وعن محمد: أن الحج يقع عن الحاج، وللمحجوج عنه ثواب النفقة، والأول أصح اهـ. (غنية الناسك: (ص: ۳۳۷) باب الحج عن الغير، فصل: في شرائط النيابة في الحج الفرض، قبيل: فصل: فيما ليس من شرائط النيابة في الحج، ط: إدارة القرآن)

☞ قوله: (كالنفل) مقتضاه أن النفل يقع عن المأمور اتفاقاً، وللأمر ثواب النفقة، وبه صرح بعض الشراح، ومشى عليه في اللباب، ورده الاتفاق في غاية البيان بأنه خلاف الرواية لما قاله الحاكم الشهيد في الكافي: الحج التطوع عن الصحيح جائز، ثم قال: وفي الأصل يكون الحج عن المحجج اهـ. (رد المحتار على الدر المختار: (۲/۶۰۳) كتاب الحج، باب الحج عن الغير، قبيل: مطلب في حج الضرورة، ط: سعيد)

حج بدل افضل ہے یا حج نفل

جس نے فرض حج ادا کیا ہے اس کیلئے نفلی حج کے بجائے دوسرے کا حج بدل ادا کرنا افضل ہے۔ (۱)

حج بدل برائے ایصال ثواب

اگر کسی نے حج بدل کے لئے وصیت نہیں کی یا اس پر حج فرض نہیں تھا، اور کوئی بھی شخص اس کی طرف سے حج بدل کرتا ہے تو وہ حج نفل برائے ایصال ثواب ہے۔ (۲)

(۱) وعلى قول من قال: إن الحج يقع عن الأمر، فلا يخلو المأمور من ثواب يحصل له، بل حج الإنسان عن غيره أفضل من حجه عن نفسه بعد أن أدى فرض الحج؛ لأنه يصير نفعه متعدداً، وفي حجه عن نفسه يقع قاصراً، والنفع المتعدى أفضل من القاصر، كما تقدم في باب الفضائل من حديث ابن عباس: ”من حج عن ميت كتب للميت حجة وللحاج تسع حجات“، وفي رواية: ”وللحاج براءة من النار“، وغير ذلك من الأحاديث الواردة في مثله، وتقدم في باب الفضائل الحكاية عن ابن الموفق: أهدى ثمانين حجة إلى النبي ﷺ، وإلى الخلفاء الراشدين، وإلى المسلمين، والله أعلم.
(البحر العميق: (۲۲۵۷/۴) الباب الثامن عشر: في الحج عن الغير، الفصل الأول: في الحج عن الحي العاجز، قبيل: وأما شرائط جواز النيابة، ط: مؤسسة الريان المكتبة المكية)
☞ وفيه أيضاً: (۹۷/۱) (۹۷) الباب الأول: في الفضائل، فصل في فضل من حج عن أبيه، أو عن ميت، ط: مؤسسة الريان المكتبة المكية.

☞ قلت: وعلى القول بوقوعه عن الأمر لا يخلو المأمور من الثواب، بل ذكر العلامة نوح عن مناسك القاضي: حج الإنسان عن غيره أفضل من حجه عن نفسه بعد أن أدى فرض الحج؛ لأن نفعه متعدد، وهو أفضل من القاصر اهـ. (شامی: (۲/۶۰۳) كتاب الحج، باب الحج عن الغير، قبيل: مطلب في حج الضرورة، ط: سعيد)

☞ غنية الناسك: (ص: ۳۳۷) باب الحج عن الغير، فصل: في شرائط النيابة في الحج الفرض، قبيل: فصل: فيما ليس من شرائط النيابة في الحج، ط: إدارة القرآن.

(۲) والأصل أن الإنسان له أن يجعل ثواب عمله لغيره من الأموات والأحياء عند أهل السنة والجماعة: صلاة كان أو صوماً، أو حجاً، أو عمرة أو اعتكافاً، أو صدقة..... إلى غير ذلك من أنواع البر، ويصل ذلك إلى الميت والحي، ينفعهما، وهو مذهب الإمامين الأعظمين أبي حنيفة وأحمد بن حنبل وأصحابهما رضوان الله عليهم أجمعين. (البحر العميق: (۲۲۴/۴) الباب الثامن عشر في الحج عن الغير، الفصل الأول في الحج عن الحي العاجز، ط: مؤسسة الريان المكتبة المكية) =

وہ ہر جگہ سے احرام باندھ کر ہو سکتا ہے، اس میں جس کی طرف سے حج بدل کر رہا ہے اس کے وطن سے احرام باندھنا ضروری نہیں ہے۔ (۱)

حج بدل بلا وصیت

اگر میت نے حج بدل کرنے کے لئے وصیت نہیں کی اور کوئی شخص میت کی طرف سے حج بدل کرنا چاہتا ہے تو وہ حج افراد، حج تمتع اور حج قرآن میں سے جو بھی حج کرنا چاہے کر سکتا ہے، وصیت کی وجہ سے حج بدل میں جو پابندی عائد ہوتی ہے وہ تبرع کی صورت میں نہیں ہے۔ (۲)

= رد المحتار علی الدر المختار : (۵۹۵/۲) کتاب الحج ، باب الحج عن الغير ، مطلب فی إهداء ثواب الأعمال للغير ، ط : سعید .

الهندية : (۲۵۷/۱) کتاب المناسک ، الباب الرابع عشر فی الحج عن الغير ، ط : رشیدیہ .

البحر الرائق : (۵۹/۳) کتاب الحج ، باب الحج عن الغير ، ط : سعید .

(۱) الحادی عشر : أن يحج من بلدہ من ثلث ماله ان اوصی بالحج عنه تتمتع : وهذه الشرائط كلها فی الحج الفرض ، وأما فی الحج النفل : فلا يشترط شيء منها غالبا إلا الإسلام والعقل والتميز والنية ، ولو بعد الأداء . (غنية الناسك : (ص : ۳۲۹ ، ۳۳۶) باب الحج عن الغير ، فصل فی شرائط النيابة فی الحج الفرض ، ط : إدارة القرآن)

مناسک الملا علی القاری : (ص : ۲۲۰ ، ۲۳۷) باب الحج عن الغير ، فصل : فی شرائط جواز الإحجاج ، الثامن ، ط : المكتبة الإمدادية مكة المكرمة .

شامی : (۶۰۰/۲ ، ۶۰۱) کتاب الحج ، باب الحج عن الغير ، مطلب : شروط الحج عن الغير عشرون ، ط : سعید .

(۲) الأصل فی هذا الباب أن الإنسان له أن يجعل ثواب عمله لغيره صلاة كان أو صوماً ، أو صدقةً أو غيرها كالحج وقراءة القرآن ، والأذکار (الهندية : (۲۵۷/۱) کتاب المناسک ، الباب الرابع عشر فی الحج عن الغير ، ط : رشیدیہ)

شامی : (۵۹۵/۲) کتاب الحج ، باب الحج عن الغير ، مطلب : فی إهداء ثواب الأعمال للغير .

إرشاد الساری : (ص : ۲۰۹) باب الحج عن الغير ، ط : الإمدادية مكة المكرمة .

وهذه الشرائط كلها فی الحج الفرض وأما فی الحج النفل : فلا يشترط شيء منها غالبا إلا الإسلام والعقل والتميز والنية ، ولو بعد الأداء . (غنية الناسك : (ص : ۲۳۶) باب الحج عن الغير ، تتمتع ، ط : إدارة القرآن) =

حج بدل پر جانے والا نقصان معاش لے سکتا ہے یا نہیں

☆ حج بدل کرنے والا حج بدل کرانے والے سے اپنی معاش کے نقصان کا معاوضہ نہیں لے سکتا ہے۔ (۱)

☆ اگر کسی شخص کے ذمہ اہل و عیال کا خرچہ دینا واجب ہے، اور دوسرا آدمی اس کو حج بدل پر بھیجنا چاہتا ہے اور یہ شخص یہ کہے کہ میں اگر حج بدل کے لئے جاؤں گا تو اہل و عیال کا اس مدت کا خرچہ نہیں دے سکتا، اگر آپ مجھے حج بدل کے لئے بھیجنا چاہتے ہیں تو میرے اہل و عیال کا خرچہ بھی اس قدر ادا کریں۔

اور یہ باتیں معاوضہ اور معاملہ کے طور پر نہ ہوں بلکہ دوستانہ طور پر ہوں، اور اس کے بعد بھیجنے والا خوشی سے اہل و عیال کا خرچہ بھی ادا کر دے تو جائز ہے، بشرطیکہ حج بدل کرانے والا خود زندہ ہو۔ (۲)

اور اگر وہ وصیت کر کے مر گیا ہے تو اس کے حج بدل میں حکومت یا گروپ کی

= إرشاد الساری : (ص : ۲۳۷) باب الحج عن الغير ، فصل فی شرائط جواز الإحجاج والنيابة عن حجة الإسلام ، ط : الإمدادية مكة المكرمة .

شامی : (۶۰۱/۲) کتاب الحج ، باب الحج عن الغير ، مطلب : شروط الحج عن الغير عشرون ، قبيل : مطلب فی الاستئجار علی الحج ، ط : سعید .

(۲،۱) الخامس : عدم اشتراط الأجرة وصورته كما قال المصنف : فلو استأجر رجلاً بأن قال له : استأجرتك علی أن تحج عني بكذا : لا يجوز حجه عنه وإن قال : أمرتك أن تحج عني من غير ذكر الإجارة يجوز قال المحقق فی الحاشية : لا يجوز الاستئجار علی الحج ، فلو دفع إليه الأجر فحج يجوز عن الميت ، وله من الأجر مقدار نفقة الطريق وردّ الفضل علی الورثة إلا إذا تبرّع به الورثة أو أوصى للميت بأن الفضل للحاج . (إرشاد الساری : (ص : ۲۱۴ ، ۲۱۵) باب الحج عن الغير ، فصل : فی شرائط جواز الإحجاج والنيابة عن حجة الإسلام ، ط : الإمدادية مكة المكرمة) غنية الناسك : (ص : ۳۲۲ ، ۳۲۳) باب الحج عن الغير ، فصل : فی شرائط النيابة فی الحج الفرض ، ط : إدارة القرآن .

الدر مع الرد : (۶۰۰/۲ ، ۶۰۱) کتاب الحج ، باب الحج عن الغير ، ط : سعید .

طرف سے اعلان کردہ خرچہ سے زیادہ دینے کا اختیار بالغ وارثوں کو ہوگا، نابالغوں کے حصہ میں سے اعلان کردہ خرچہ سے زیادہ دینا جائز نہیں ہوگا، اس لئے ایسی صورت میں زائد خرچہ بالغ ورثاء اپنے حصے میں سے دیں نابالغوں کے حصے سے نہ دیں۔ (۱)

حج بدل پر عورت کو بھیجنا

”عورت کو حج بدل پر بھیجنا“ عنوان کو دیکھیں۔ (۲۲۶/۳)

حج بدل ترکہ کی تقسیم سے پہلے کرانا

”ترکہ کی تقسیم سے پہلے حج بدل کرانا“ عنوان کو دیکھیں۔ (۲۶۲/۱)

حج بدل زندگی میں کرایا

اگر کسی ایسے شرعی عذر کی بناء پر حج بدل کرایا (کہ جس عذر کے ختم ہونے کی عام طور پر امید ہوتی ہے) پھر اس کے بعد وہ عذر ختم ہو گیا اور خود حج کرنے کے قابل ہو گیا تو اب خود حج ادا کرنا اس پر فرض ہوگا، پہلا حج جو بدل کے طور پر کرایا تھا وہ نفلی ہو جائے گا اور اگر کسی ایسے عذر کی بناء پر حج بدل کرایا جس عذر کے ختم ہونے کی عام طور پر امید نہیں ہوتی، جیسے نائیدینا پن، پھر اتفاق سے وہ عذر ختم ہو گیا تو اب وہی پہلا حج جو بدل کے طور پر کرایا تھا وہ کافی ہو جائے گا، دوبارہ خود حج کرنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔ (۲)

(۱) راجع الحاشیة السابقة رقم: ۱، علی الصفحة رقم: ۲۶. (الخامس: عدم اشتراط الأجرة.....)
(۲) الثالث: دوام العجز إلى الموت إن كان لعذر يرجی زواله عادة، كالحبس والمرض، ومنه الجنون، ولو عجز فأحج عنه فرضاً، كان أمره موقوفاً، فإن دام عجزه حتى مات ظهر أنه وقع معجزاً عن فرضه، وإن قدر عليه وقتاً من عمره ظهر أنه وقع نفلاً له. (غنية الناسك: ص: ۳۲۱)
باب الحج عن الغير، فصل في شرائط النيابة في الحج الفرض، ط: إدارة القرآن

ومنہا: العجز المستلزم من وقت الإحجاج إلى وقت الموت، إن كان الحج فرضاً، فإن زال قبل الموت لم يجز حج غيره؛ لأن جواز حج الغير عن الغير ظلت بخلاف القياس بضرورة العجز الذي لا يرجی زواله، فيتقيد الجواز به. (البحر العميق: ۲۲۵۹/۴) الباب الثامن عشر في الحج عن الغير، الفصل الأول: في الحج عن الحي العاجز، ط: مؤسسة الريان، المكتبة المكيّة =

حج بدل سفر کی تکلیف کے ڈر سے کرانا

”سفر کی تکلیف کے ڈر سے حج بدل کرانا“ عنوان کو دیکھیں۔ (۴۶۶/۲)

حج بدل صحیح ہونے کی شرطیں

☆ حج بدل صحیح ہونے کی چند شرطیں ہیں:

۱۔ اجرت کی شرط نہ ہو۔ (۱)

= بدائع الصنائع: (۲/۲۱۳) كتاب الحج، فصل: وأما الذي يرجی إلى النبات تحت قوله: ومنها: إذا أمن عليه بنفسه..... وجملة الكلام فيه أن العبادات في الشرع الخ، ط: سعيد.
الهندية: (۱/۲۵۷) كتاب المناسك، الباب الرابع عشر في الحج عن الغير، ط: رشيدية.
ثم ظاهر ما في المختصر أنه لا فرق بين أن يكون المريض يرجی زواله أو لا يرجی زواله كالزمانة والعمى، فلو أحج الزمن أو الأعمنى ثم صح وأبصر لزمه أن يحج بنفسه، وبسبب هذا صرح المحقق في فتح القدير به، وليس بصحيح، بل الحق التفصيل، فإن كان مرضا يرجی زواله فأحج فالأمر مراعى، فإن استمر العجز إلى الموت سقط الفرض عنه وإلا فلا، وإن كان مرضا لا يوجب زواله كالعمى فأحج غيره سقط الفرض عنه، سواء استمر ذلك العذر أو زال، صرح به في المحيط، وفي فتاوى قاضيه خان، والمبسوط، وصرح في معراج الدراية بأنه إذا أحج الأعمنى غيره ثم زال العمى لا يطل الإحجاج اهـ. (البحر الرائق: ۳/۲۱) كتاب الحج، باب الحج عن الغير، ط: سعيد
شامی: (۲/۵۹۹) كتاب الحج، باب الحج عن الغير، ط: سعيد.
غنية الناسك: (ص: ۳۲۱) باب الحج عن الغير، فصل: في شرائط النيابة في الحج الفرض، ط: إدارة القرآن.

الفتاوى الخانية على هامش الهندية: (۱/۳۰۹) كتاب الحج، فصل في الحج عن الميت، ط: رشيدية.

(۱) منها: عدم اشتراط الأجرة، فلو استأجر رجلاً، بأن قال: استأجرتك على أن تحج عني بكذا لم يجز حجه. (الدر المختار مع رد المحتار: ۲/۲۰۰، ۲۰۱) كتاب الحج، باب الحج عن الغير، مطلب في الاستئجار على الحج، ط: سعيد

مناسك الملا على القارى: (ص: ۲۱۴) باب الحج عن الغير فصل: في شرائط جواز الإحجاج، ط: الخامس، المكتبة الإمدادية، مكة المكرمة.

البحر العميق: (۴/۲۲۶۹، ۲۲۷۳) الباب الثامن عشر: في الحج عن الغير، الفصل الأول: في الحج عن الحي العاجز، ط: مؤسسة الريان، المكتبة المكيّة.

۲۔ بھیجنے والے کے مال ہی سے حج کیا جائے، لیکن اگر زیادہ تر خرچہ بھیجنے والے کے مال سے یا جس کی طرف سے حج بدل کیا جا رہا ہے اس کے مال سے ہو اور کچھ تھوڑا بہت جانے والے کا خرچ ہو تو بھی جائز ہے۔ (۱)

☆۔ اگر حج بدل کرنے والا میت کی رقم یا جس کی طرف سے حج بدل کرایا ہے اس کی رقم کو اپنی رقم سے الگ رکھے گا تب تو امانت ہے، اس صورت میں اگر احتیاط کے باوجود رقم ضائع ہو جائے گی تو ضامن نہ ہوگا، اور اگر حج بدل کرنے والے نے اپنی رقم کے ساتھ ملا دی اور ضائع ہو گئی تو ضامن ہوگا۔ (۲)

۳۔ اگر میت کے ایک تہائی ترکہ میں وسعت ہے تو حج سوار ہو کر کرنا چاہئے اگر پورا حج کا سفر پیدل کرے گا اور کرایہ کی رقم اپنے لئے بچائے گا تو یہ رقم واپس کر دینا لازم ہوگا، اگرچہ بھیجنے والے نے پیدل حج کرنے کی اجازت بھی دے دی

(۱) الخامس: أن يحج بمال المحجوج عنه أن أمره صريحاً، والشرط كون أكثر النفقة من مال الميت، وإن أنفق أكثر النفقة من مال الميت، والأقل من ماله جاز، وله أن يرجع أو يتبرع بماله. (غنية الناسك: (ص: ۳۲۳) باب الحج عن الغير، فصل في شرائط النيابة في الحج الفرض، ط: إدارة القرآن)

الدر المختار مع رد المحتار: (۲/۶۰۰، ۶۰۲) كتاب الحج، باب الحج عن الغير، ط: سعيد.

مناسك الملا على القارى: (ص: ۶۱۶) باب الحج عن الغير، فصل في شرائط جواز الإحجاج، السادس: ط: المكتبة الإمدادية مكة المكرمة.

(۲) ولو خلط المأمور للنفقة بمال نفسه يضمن فإن حج، وأنفق مقدار كل مال الأمر المدفوع إليه، أو مقدار أكثره جاز برئ من الضمان. (غنية الناسك: (ص: ۳۲۴) باب الحج عن الغير، فصل في شرائط النيابة في الحج الفرض، الخامس: ط: إدارة القرآن)

شامى: (۲/۶۰۲) كتاب الحج، باب الحج عن الغير، مطلب في الاستئجار على الحج، ط: سعيد.

مناسك الملا على القارى: (ص: ۶۱۸) باب الحج عن الغير، فصل في شرائط جواز الإحجاج، السادس، ط: المكتبة الإمدادية مكة المكرمة.

ہو۔ (۱)

اور سوار ہونا مکہ مکرمہ سے عرفات تک اور وہاں سے مکہ مکرمہ کی واپسی تک واجب ہے، باقی سفر میں اگر بھیجنے والے کی اجازت سے پیدل چلے تو جائز ہے۔ (۲)

۳۔ حج بدل میت یا جس زندہ آدمی کی طرف سے حج بدل کیا جا رہا ہے اس کے وطن سے کرنا چاہیے کیونکہ میت اور زندہ معذور آدمی اگر خود حج کرتے تو اپنے وطن سے کرتے۔ (۳)

(۱) (السابع: أن يحج راكباً ان اتسع المال) أي ثلثه (فلو حج ماشياً ولو بأمره) أي بالحج ماشياً (يضمن النفقة، وكذا لو لم يأمره) أي وحج المأمور ماشياً (أو أمسك مؤنة الكراء لنفسه) أي فإنه يضمن النفقة ويحج عنه راكباً؛ لأن نفقة الركوب أكثر فكان الثوب أوفر. (مناسك الملا على القارى: (ص: ۶۱۸) باب الحج عن الغير، فصل: في شرائط جواز الإحجاج، السابع: المكتبة الإمدادية مكة المكرمة)

غنية الناسك: (ص: ۳۳۱) باب الحج عن الغير، فصل في شرائط النيابة في الحج الفرض، الثاني عشر، ط: إدارة القرآن.

البحر العميق: (۲/۲۶۶)، و: (۴/۲۳۳۸، ۹۳۳۹) الباب الثامن عشر: في الحج عن الغير، الفصل الأول: في الحج عن الحي العاجز، ط: مؤسسة الريان المكتبة المكيّة.

البحر الرائق: (۳/۶۱) كتاب الحج، باب الحج عن الغير، ط: سعيد.

بدائع الصنائع: (۲/۲۱۳) كتاب الحج، فصل: وأما الذي يرجع إلى النيابة، ط: سعيد.

(۲) ونصاب الوجوب..... هو ملك مال يبلغه..... إلى مكة بل إلى عرفة ذاهباً أى إليها وجائياً أى عنها إلى وطنه، راكباً في جميع السفر لا ماشياً أى في جميعه ولا في بعضه إلا باختیاره. (إرشاد السارى: (ص: ۵۷) باب شرائط الحج، النوع الأول: شرائط الوجوب، السادس: الاستطاعة، ط: الإمدادية مكة المكرمة)

غنية الناسك: (ص: ۱۹) باب شرائط الحج، فصل: وأما شرائط الوجوب، ط: إدارة القرآن.

البحر الرائق: (۲/۳۱۱، ۳۱۳) كتاب الحج، ط: سعيد.

(۳) الحادى عشر: أن يحج من بلده من ثلث ماله إن أوصى بالحج عنه..... لأن الواجب عليه الحج من البلد الذى يسكنه. (غنية الناسك: (ص: ۳۲۹) باب الحج عن الغير، فصل: في شرائط النيابة في الحج الفرض، ط: إدارة القرآن)

ومنهما: أن يحج من بلده الذى يسكنه؛ لأن الحج مفروض عليه من بلده. (البحر العميق: (ص: ۲۳۶۶) الباب الثامن عشر، في الحج عن الغير، الفصل الثانى: الحج عن الميت الذى فاتته الحج في عمره، ط: مؤسسة الريان المكتبة المكيّة) =

۵۔ احرام کے وقت حج کی نیت میت یا جس کی طرف سے حج بدل کر رہا ہے اس کی طرف سے کرنی چاہیے یعنی احرام باندھتے وقت زبان سے یہ کہے کہ میں فلان شخص کی طرف سے حج کی نیت کرتا ہوں، اور اگر نام بھول جائے تو یہ کہے کہ ”جس شخص کی طرف سے مجھ کو حج کے لئے بھیجا گیا ہے میں اس کی طرف سے حج کی نیت کرتا ہوں“۔ (۱)

۶۔ احرام میقات سے یا میقات سے پہلے سے باندھنا چاہیے۔ (۲) بھیجنے والے کی اجازت کے بغیر میقات سے عمرہ کا احرام نہ باندھے، اور حج تمتع بھی نہ کرے۔ (۳) ہاں اگر بھیجنے والا اجازت دیدے اور یوں کہہ دے کہ جس طرح چاہو = شامی: (۲/۶۰۰) کتاب الحج، باب الحج عن الغير، مطلب: شروط الحج عن الغير عشرون، ط: سعید۔

مناسک الملا علی القاری: (ص: ۲۲۰) باب الحج عن الغير، فصل: فی شرائط جواز الإحجاج، الثامن، ط: المكتبة الإمدادية مكة المكرمة۔ (۱) السادس: نية الحج عن المحجوج عنه عند الإحرام أو تعيينه قبل الشروع في الأعمال، فلو قال بلسانہ: أحرمت عن فلان، أو بيك بحجة عن فلان، فهو أفضل، والا تكفي نية القلب، ولو نسي اسمه فنوى عن الأمر صح. (نية الناسك: (ص: ۳۲۵) باب الحج عن الغير، فصل: فی شرائط النيابة في الحج الفرض، ط: إدارة القرآن)

الدر المختار مع الرد: (۲/۵۹۸، ۵۹۹) كتاب الحج، باب الحج عن الغير، ط: سعید۔ الفتاوى الهندية: (۱/۲۵۷) كتاب المناسك، الباب الرابع عشر في الحج عن الغير، ط: رشيدية۔ (۲) الرابع عشر: أن يحرم من ميقات الأمر لو أمره بالحج، وأطلق عن ذكر الميقات؛ لأن الأمر بالحج تضمن الأمر بإيقاع إحرامه من الميقات. (غنية الناسك: (ص: ۳۳۲) باب الحج عن الغير، فصل في شرائط النيابة في الحج الفرض، ط: إدارة القرآن)

مناسک الملا علی قاری: (ص: ۲۲۲) باب الحج عن الغير، فصل: فی شرائط جواب الإحجاج، التاسع، المكتبة الإمدادية مكة المكرمة۔

شامی: (۲/۶۰۰) كتاب الحج، باب الحج عن الغير، مطلب شروط الحج عن الغير عشرون، ط: سعید۔

(۳) الخامس عشر: عدم المخالفة، فلو أمره بالحج، فتمتع ولو عن الأمر، فهو مخالف ضامن إجماعاً؛ لأن الأمر بالحج تضمن الأمر بالسفر له وبإحرامه من الميقات، وبالعمره ينتهي =

حج ادا کر دینا تو حج تمتع کرنا جائز ہوگا۔ (۱)

نوٹ: حج بدل والے کو جو روپیہ دیا جائے اس میں بہت زیادہ احتیاط لازم ہے ورنہ حق العباد کا مواخذہ سر پر ہوگا، سفر کے بعد جو رقم بچے وہ واپس کر دے، اور بہتر یہ ہے کہ بھیجنے والا پہلے ہی کہہ دے کہ اگر خرچ میں کوئی بے عنوانی اتفاقاً ہو جائے میری طرف سے معاف ہے یا یہ کہہ دے کہ اگر کچھ رقم بچ جائے تو واپس کرنے کی ضرورت نہیں معاف ہے۔ (۲)

= سفره إليها وبصير حجه مكيا، فكان مخالفا من وجهين. (غنية الناسك: (ص: ۳۳۳) باب الحج عن الغير، فصل في شرائط النيابة في الحج الفرض، ط: إدارة القرآن) مناسک الملا علی قاری: (ص: ۲۲۶، ۲۲۷) باب الحج عن الغير، فصل في شرائط جواز الإحجاج، الثالث عشر، ط: المكتبة المكية الإمدادية مكة المكرمة. شامی: (۲/۶۰۰) كتاب الحج، باب الحج عن الغير، مطلب شروط الحج عن الغير عشرون، ط: سعید۔

(۱) (وينبغي للأمر أن يفوض الأمر إلى المأمور فيقول: حُجَّ عني) أي بهذا (كيف شئت مفردا أو قارنا أو متمتعاً). (مناسك الملا علی القاری: (ص: ۲۲۷) باب الحج عن الغير، فصل في النفقة، ط: المكتبة الإمدادية مكة المكرمة)

غنية الناسك: (ص: ۳۳۳) باب الحج عن الغير، فصل في النفقة، ط: إدارة القرآن. الفتاوى الخانية على هامش الهندية: (۱/۳۰۷) كتاب الحج، فصل في الحج عن الميت، ط: رشيدية۔

البحر العميق: (۴/۲۳۸۱) الباب الثامن عشر في الحج عن الغير، الفصل الثاني في الحج عن الميت الذي فاتته الحج في عمره، ط: مؤسسة الريان المكتبة المكية۔

(۲) فصل في النفقة: هي ما يكفي الحاج المأمور لذهابه وإيابه إلى بلد الميت منفقا على نفسه بالمعروف من غير تبذير ولا تقتير..... إما أن وسع عليه الميت، فله أن يفعل جميع ما ذكرنا بلا خلاف، ولهذا ينبغي له أن يستوسع عن الأمر في كل شيء كيلا يضيق الأمر عليه. (غنية الناسك: (ص: ۳۳۳) باب الحج عن الغير، فصل في النفقة، ط: إدارة القرآن)

واعلم أن ما فضل من النفقة بعد رجوعه يرد إلى الورثة؛ لأنها لا يصير ملكا للحاج لعدم صحة الإجارة..... وفي قاضيخان: مريض أو شيخ دفع إلى رجل مالا ليحج عنه حجة الإسلام وأراد أن ما يفضل عن الحج من النفقة والثياب وغير ذلك يكون للمدفوع إليه، قال ابن شجاع: =

حج بدل صحیح ہے

حج بدل صحیح ہے، اور اس کے جواز پر صحیح احادیث موجود ہیں، اور علماء امت کا اس کے صحیح ہونے پر اجماع ہے۔ (۱)

حج بدل غریب والدین کی طرف سے کرنا

اگر ماں باپ غریب ہیں، اور ان پر حج فرض نہیں، تو اولاد پر ان کی طرف سے

= الحيلة في ذلك أن يقول دافع المال للمدفع إليه: وكلتكم أن تهب الفضل من نفسك وتقبضه لنفسك، فيهبه من نفسه. وقال الشيخ الإمام أبو بكر محمد بن الفضل: إذا أمر غيره أن يحج عنه ينبغي أن يفوض الأمر إلى المأمور، فيقول: حج عني بهذا المال كيف شئت، إن شئت حجة، وإن شئت فاقرن، والباقي من المال مني لك وصية كيلا يضييق الأمر على الحاج، ولا يجب عليه رد ما فضل إلى الورثة. (البحر العميق: ۲۳۸۱، ۲۳۸۲) الباب الثامن عشر في الحج عن الغير، الفصل الثاني: الحج عن الميت الذي فاتته الحج في عمره، ط: مؤسسة الريان المكتبة المكية) الفقاوى الخانية على هامش الهندية: (۳۰/۱) كتاب الحج، فصل في الحج عن الميت، ط: رشيدية.

(۱) وأما المشتملة على البدن والمال وهي الحج فلا يجوز فيها النيابة عند القدرة، ويجوز عند العجز، والكلام فيه يقع في مواضع: في جواز النيابة في الحج في الجملة..... وأما الأول فالدليل على الجواز حديث الخثعمية، وهو ما روى أن امرأة جاءت من بني خثعم إلى رسول الله ﷺ، وقالت: يا رسول الله! أن فريضة الحج أدركت أبي وأنه شيخ كبير لا يثبت على الرحلة، وفي رواية: لا يستمسك على الرحلة، أفجزيني أن أحج عنه؟ فقال رسول الله ﷺ: حجى عن أبيك واعتمري، وفي رواية: قال لها: أرأيت لو كان على أبيك دين فقضيتيه، أما كان يقبل منك، قالت: نعم، فقال النبي ﷺ: فدين الله تعالى أحق. (بدائع الصنائع: ۲۱۲/۲) كتاب الحج، فصل: وأما الذي يرجع إلى النبات، ط: سعيد

البحر العميق: (۲۲۵۰/۴) الباب الثامن عشر في الحج عن الغير، الفصل الأول في الحج عن الحي العاجز، ط: مؤسسة الريان المكتبة المكية.

ففي هذه الأحاديث أبين البيان على جواز حج الإنسان عن الحي الذي لا يستطيع الحج بنفسه، وأنه ليس كالصلاة والصوم وسائر الأعمال البدنية. (البحر العميق: ۲۲۵۱/۴) الباب الثامن عشر في الهج عن الغير، الفصل الأول في الحج عن الحي العاجز، ط: مؤسسة الريان المكتبة المكية)

حج بدل کرنا ضروری نہیں، اگر اولاد خوشی سے والدین کے لئے حج بدل کرے گی یا کرائیگی تو والدین کو ثواب ملے گا، اور یہ حج نفلی ہوگا۔ (۱)

حج بدل کا احرام کس طرح باندھے

جس کی طرف سے حج ادا کرنا ہے اس کی طرف سے حج کرنے کی نیت کرنا کافی ہے، مثلاً یہ کہے کہ میں یہ حج فلاں کی طرف سے کر رہا ہوں، اور فلاں کی طرف سے بلیک کہہ رہا ہوں، یہ نیت وارادہ کر کے احرام باندھ لے کافی ہے۔ (۲)

(۱) والأصل أن الإنسان له أن يجعل ثواب عمله من الأموات والاحياء عند أهل السنة والجماعة: صلاة كان أو صوما أو حجا، أو عمرة، أو اعتكافا، أو صدقة..... إلى غير ذلك من أنواع البر ويصل ذلك إلى الميت والحي ينفعهما. (البحر العميق: ۲۲۴۰/۳) الباب الثامن عشر: في الحج عن الغير، الفصل الأول في الحج عن الحي العاجز، ط: مؤسسة الريان المكتبة المكية) عن جابر رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: "من حج عن أبيه أو عن أمه، فقد قضى عنه حجته، وكان له فضل عشر حج". وعن زيد بن أرقم قال: قال رسول الله ﷺ: إذا حج الرجل عن والديه تقبل منه ومنهما، واستبشرت أرواحهما، وكتب عند الله برا. أخرجهما الدار قطنی. وعن ابن عباس رضي الله عنهما قال: قال رسول الله ﷺ: "من حج عن أبيه، أو قضى عنهما مغرما، بُعث يوم القيامة من الأبرار" أخرجه الدار قطنی. (البحر العميق: ۹۶/۱) الباب الأول: في الفضائل، فصل: في من حج عن أبيه، أو عن ميت، ط: مؤسسة الريان المكتبة المكية)

غنية الناسك: (ص: ۳۳۷) باب الحج عن الغير، فصل: في شرائط النيابة في الحج الفرض، ط: قبيل: فصل: فيما ليس من شرائط النيابة في الحج، ط: إدارة القرآن. (۲) وبشرط (نية الحج عنه) أي عن الأمر فيقول: أحرمت عن فلان ولبيت عن فلان، ولو نسي اسمه فنوى عن الأمر صح وكفى نية القلب. (الدر مع الرد: ۵۹۸/۲) كتاب الحج، باب الحج عن الغير، ط: سعيد

الهندية: (۲۵۷/۱) كتاب المناسك، الباب الرابع عشر في الحج عن الغير، ط: رشيدية. الساتارخانية: (۵۳۵/۲) كتاب المناسك، الفصل الخامس عشر في الرجل يحج عن الغير، ط: إدارة القرآن.

حج بدل کا جواز

☆ عبادات کی تین قسمیں ہیں:

۱۔ ”محض بدنی عبادت“ جیسے نماز اور روزہ، ان دونوں کی غرض اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے نفس کو عاجزی اور فروتنی میں ڈالنا ہے، اس عبادت میں مال کو دخل نہیں ہے۔

۲۔ ”محض مالی عبادت“ جیسے زکوٰۃ اور صدقہ، ان کی غرض خیرات لینے والوں کی مالی امداد ہے۔

۳۔ ”بدنی اور مالی دونوں سے مرکب عبادت“ جیسے حج ہے اس میں طواف اور سعی وغیرہ مناسک حج کی بجا آوری میں جہاں خشوع و خضوع ہے وہاں اللہ کی راہ میں مال بھی خرچ کیا جاتا ہے۔

پہلی قسم کی عبادت میں اپنی جگہ پر کسی دوسرے کو عبادت کے لئے نائب بنانا جائز نہیں ہے، چنانچہ کسی شخص کے لئے اپنی جگہ پر کسی اور کو نماز اور روزہ ادا کرنے کے لئے نائب بنانا جائز نہیں ہے، ایسا کرنے سے کچھ فائدہ حاصل نہیں ہوگا، اور نماز کی ذمہ داری ادا نہیں ہوگی۔

دوسری قسم کی عبادت میں نائب بنانا جائز ہے، لہذا مال کے مالک کے لئے مال کی زکوٰۃ اپنی طرف سے نکالنے یا صدقہ دینے کے لئے کسی اور آدمی کو نائب بنادینا جائز ہے اگر نائب زکوٰۃ ادا کر دے گا تو اصل کی زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔

تیسری قسم کی عبادت حج، ایسی عبادت ہے جس میں شرائط کے ساتھ نائب بنانا جائز ہے، لہذا اگر کوئی شخص عذر یا شدید بیماری کی وجہ سے حج کرنے سے شرعاً عاجز ہے تو حج بدل کے لئے اپنا نائب بنانا واجب ہے جو اس کے بدلہ میں حج

کرے۔ (۱)

☆ شرعاً معذور ہونے یا قادر نہ ہونے کی صورت میں حج بدل کرانا

صحیح ہے۔ (۲)

(۱) وجملۃ الکلام فیہ: أنَّ العبادات فی الشرع أنواع ثلاثة: مالية محضة، وهي ما تتأدى بالمال، كالزکوٰۃ والصدقات والكفارات والعشور. وبدنية محضة: وهي ما تتأدى بالبدن، كالصلاة والصوم والجهاد والاعتكاف وقراءة القرآن والأذکار، ومركبة من البدن والمال كالحج، فإنه مالى من حيث شرطية الاستطاعة، وجوب الأجزء بارتکاب محظوراتہ، وبدنی من حيث الطواف والوقوف، فأما المالية، فيجوز فيها النيابة مطلقاً، سواء كان من عليه قادراً على الأداء بنفسه أو لا؛ لأنَّ المقصود فيها سدُّ خلّة المحتاج بدفع المال إليه، وإذا حصل نيابة، كما يحصل به، ويحصل به تحمل المشقة بإخراج المال، كما يحصل بفعل نفسه، فيتحقق معنى الائتلاف فيستوى فيه الحالتان. والبدنية المحضة لايجوز فيها النيابة مطلقاً؛ لأنَّ المقصود منها اتعاب النفس الأمانة بالسوء طلباً لمرضاة تعالیٰ؛ لأنها انتصبت لمعاداته..... وذلك لا يحصل بالنائب أصلاً، فلايجزئ فيها النيابة بحال. (البحر العمیق: ۲۲۳۹/۴، ۲۲۴۰) الباب الثامن عشر فی الحج عن الغير، الفصل الأوّل فی الحج عن الحی العاجز، ط: مؤسّسة الریان المکتبة المکیّة

❏ غنیة الناسک: (ص: ۳۲۰) باب الحج عن الغير، ط: إدارة القرآن.

❏ الهندیة: (۲۵۷/۱) کتاب المناسک، الباب الرابع عشر فی الحج عن الغير، ط: رشیدیہ.

❏ الدر المختار مع رد المحتار: (۵۹۷/۲) کتاب الحج، باب الحج عن الغير، ط: سعید.

❏ بدائع الصنائع: (۲۱۲/۲) کتاب الحج، فصل: وأما الَّذی يرجع إلى النبات، ط: سعید.

❏ فتح القدیر: (۶۷/۳) باب الحج عن الغير، ط: رشیدیہ.

❏ البحر الرائق: (۶۰/۳) کتاب الحج، باب الحج عن الغير، ط: سعید.

(۲) ولجواز النيابة فی الحج شرائط: (منها) أن يكون المحجوج عنه عاجزاً عن الأداء بنفسه وله مال. (الهندیة: ۲۵۷/۱) کتاب المناسک، الباب الرابع عشر فی الحج عن الغير، ط: رشیدیہ

❏ البحر الرائق: (۶۰/۳) کتاب الحج، باب الحج عن الغير، ط: سعید.

❏ بدائع الصنائع: (۲۱۲/۲) کتاب الحج، فصل: وأما الَّذی يرجع إلى النبات، ط: سعید.

❏ الدر المختار مع رد المحتار: (۵۹۸/۲) کتاب الحج، باب الحج عن الغير، ط: سعید.

❏ البحر العمیق: (۲۲۵۷/۴) الباب الثامن عشر فی الحج عن الغير، الفصل الأوّل فی الحج عن الحی العاجز، ط: مؤسّسة الریان المکتبة المکیّة.

❏ غنیة الناسک: (ص: ۳۲۱) باب الحج عن الغير، فصل فی شرائط النيابة فی الحج الفرض، ط: إدارة القرآن.

اور حج بدل کے جواز پر صحیح احادیث موجود ہیں اور علماء امت کا اس کے صحیح ہونے پر اجماع ہے۔ (۱)

حج بدل کا فائدہ

☆ حج بدل کا فائدہ دنیا میں یہ ہے کہ حج بدل کرتے ہوئے بیت اللہ شریف اور روضہ رسول ﷺ کی زیارت سے آنکھیں ٹھنڈی ہوتی ہیں، اور یہ سعادت ہر آدمی کو نصیب نہیں ہوتی، اور آخرت میں جو ثواب ملے گا اس کا علم قبر میں پہنچ کر ہو جائے گا۔

☆ دوسروں کی طرف سے حج کرنے کا ثواب بعض اعتبار سے اپنے حج کے ثواب سے بھی زیادہ ہے۔ (۲)

☆ اگر کوئی شخص حج بدل کے لئے جانے میں کوئی فائدہ نہیں سمجھتا تو اس کو کوئی

(۱) فالأصل في جواز الحج عن الغير: حديث الخثعمية و هو ما روى عن ابن عباس رضي الله عنهما قال: كان الفضل بن عباس رديف رسول الله ﷺ، فجاءته امرأة من خثعم تستفتيه، فجعل الفضل ينظر إليها وتنظر إليها، فجعل رسول الله ﷺ يصرف وجه الفضل إلى الشق الآخر، فقالت: يا رسول الله! إن فريضة الله على عباده في الحج أدركت أبي شيخاً كبيراً لا يثبت على الراحلة أفأحج عنه؟ قال: نعم، وذلك في حجة الوداع، متفق عليه واللفظ للبخاري. (البحر العميق: ۲/ ۲۵۰) الباب الثامن عشر في الحج عن الغير، الفصل الأول في الحج عن الحي العاجز، ط: مؤسسة الريان المكتبة المكية (صحيح البخاري: ۲/ ۲۵۰) كتاب المناسك، أبواب العمرة، باب الحج عنمن لا يستطيع الشور على الراحلة، ط: قديمي.

(۲) مشكوة المصابيح: (ص: ۲۲۱) كتاب المناسك، الفصل الأول، ط: قديمي.

(۲) قلت: وعلى القول بوقوعه عن الأمر لا يخلو المأمور من الثواب، بل ذكر العلامة نوح عن مناسك القاضي: حج الإنسان عن غيره أفضل من حجه عن نفسه بعد أن أدى فرض الحج؛ لأن نفعه متعدد، وهو أفضل من القاصر اهـ. (شامی: ۲/ ۶۰۳) كتاب الحج، باب الحج عن الغير، قبيل: في حج الضرورة، ط: سعيد

غنية الناسك: (ص: ۳۳۷) باب الحج عن الغير، فصل في شرائط النيابة في الحج الفرض، قبيل: فصل فيما ليس من شرائط النيابة في الحج، ط: إدارة القرآن.

البحر العميق: (۲/ ۲۵۷) الباب الثامن عشر في الحج عن الغير، الفصل الأول في الحج عن الحي العاجز، قبيل: وأما شرائط جواز النيابة، ط: مؤسسة الريان المكتبة المكية.

فائدہ نہیں ہوگا اس لئے ایسے آدمی کو حج بدل کے لئے نہ بھیجا جائے۔ (۱)

حج بدل کرانے والا عام اجازت دیدے

حج بدل کرانے والے کو چاہئے کہ حج بدل کرنے والے کو ہر قسم کا اختیار دیدے تاکہ حساب، خرچ، قربانی، تمتع یا کوئی حادثہ، بیماری یا عذر وغیرہ کے سلسلہ میں مزید اجازت کی ضرورت پیش نہ آئے۔

اور عام اجازت اس طرح دے کہ ”میری طرف سے جس طرح چاہو حج کر دینا“۔ (۲)

حج بدل کرانے والا کتنا خرچہ دے

حج بدل کرانے والا حج بدل کرنے والے کو جانے سے آنے تک تمام خرچہ دے اگر حکومت کی اسکیم کے تحت جا رہا ہے تو اس کے اعلان کے مطابق اور اگر پرائیویٹ گروپ سے جا رہا ہے تو اس کے اعلان کے مطابق خرچہ دے بلکہ واپسی تک اس کے گھر والوں کا خرچہ بھی دینا چاہیے۔ (۳)

(۱) امداد الأحكام: (۲/ ۱۹۱) متعلق حج بدل، فصل في الوصية بالحج والحج عن الغير، ط: مكتبة دار العلوم كراچی.

(۲) وقال الشيخ الإمام أبو بكر محمد بن الفضل رحمه الله تعالى: إذا أمر غيره بأن يحج عنه ينبغي أن يفوض الأمر إلى المأمور، فيقول: حج عنى بهذا المال كيف شئت، إن شئت حجه وإن شئت حجة و عمره وإن شئت قرانا والباقي من المال منى لك وصية كيلا يضيق الأمر على الحاج، ولا يجب عليه رد ما فضل إلى الورثة. (الفتاوى الخانية على هامش الهندية: ۱/ ۳۰۷) كتاب الحج، فصل: في الحج عن الميت، ط: رشيدية

البحر العميق: (۲/ ۲۳۸۱، ۲۳۸۲) الباب الثامن عشر: في الحج عن الغير، الفصل الثاني: الحج عن الميت الذي فاتته الحج في عمره، ط: مؤسسة الريان المكتبة المكية.

غنية الناسك: (ص: ۳۲۳) باب الحج عن الغير، فصل في النفقة، ط: إدارة القرآن.

(۳) فصل في النفقة: هي مايكفي الحاج المأمور لذها به وإيابه إلى بلد الميت منفقا على نفسه بالمعروف من غير تبذير ولا تقتير من طعام و أدام ومنه اللحم و شراب و ثياب في الطريق و ثوبى =

حج بدل کرنے سے اپنا حج ادا نہیں ہوگا

ایک شخص پر حج فرض ہوا اور دوسرا کوئی اس کو اپنے خرچہ سے حج کرادے تو اگر خرچہ دینے والے نے کسی اور کی طرف سے حج بدل کرایا تو کرنے والے کا فرض حج ساقط نہیں ہوگا۔ (۱)

اور اگر خود کرنے والے ہی کو اس کے حج کے لئے پیسہ دیا ہے تو فرض حج ساقط ہو جائے گا، بعد میں دوبارہ حج کرنا فرض نہ ہوگا۔ (۲)

= إحصاء الحرم ومركوب واستئجار منزل ومحمل وقربة وأدواة وسائر الآلات الخ. (غنية الناسك: (ص: ۳۲۲) باب الحج عن الغير، فصل في النفقة، ط: إدارة القرآن)
 البحر العميق: (۲۵۸/۱) كتاب المناسك، الباب الرابع عشر في الحج عن الغير، ط: رشيدية.
 البحر العميق: (۲۳۷۶/۳، ۲۳۷۷) الباب الثامن عشر في الحج عن الغير، الفصل الثاني: الحج عن الميت الذي فاتته الحج في عمره، ط: مؤسسة الريان المكتبة المكية.
 البحر الرائق: (۶۵، ۶۴/۳) كتاب الحج، باب الحج عن الغير، ط: سعيد.
 (۱) وفي شرح "الكنز" لملا مسكين: ثم الصحيح من المذهب فيمن يحج عن غيره أن أصل الحج يقع عن المحجوج عنه فرضاً كان أو نفلاً، وعن محمد: أن الحج يقع عن الحج، وللمحجوج عنه ثواب النفقة، والأول أصح اهـ. (غنية الناسك: (ص: ۳۳۷) باب الحج عن الغير، فصل في شرائط النيابة في الحج الفرض، قبيل: فصل فيما ليس من شرائط النيابة، ط: إدارة القرآن)
 البحر العميق: (۲۲۵۷، ۲۲۵۸/۴) الباب الثاني عشر: في الحج عن الغير، الفصل الأول في الحج عن الحي العاجز، ط: مؤسسة الريان المكتبة المكية.

البحر الرائق: (۶۲/۳) كتاب الحج، باب الحج عن الغير، ط: سعيد.
 (۲) والفقيه الأفقي إذا وصل إلى الميقات صار كالمكي، فيجب عليه، وإن لم يقدر على الرحلة، وينبغي أن يراد به الفقير المتنفل لنفسه ليخرج الفقير المأمور، فإنه إذا وصل إلى الميقات لا يصير كالمكي لأن قدرته بقدرته غيره وهي لا تعتبر، فلا يجب عليه، بخلاف المتنفل لنفسه؛ لأنه إذا وصل إلى الميقات صار قادراً بقدرته نفسه..... ولا تثبت الاستطاعة بالعارية والإباحة..... فلو قبل وجب عليه الحج إجماعاً. (غنية الناسك: (ص: ۱۸، ۲۱) باب شرائط الحج، فصل: وأما شرائط الوجوب، ط: إدارة القرآن)

البحر الرائق: (۳۱۳/۲) كتاب الحج، ط: سعيد.
 إرشاد الساري: (ص: ۵۶، ۵۹، ۶۰) باب شرائط الحج، النوع الأول: شرائط الوجوب، السادس: الاستطاعة، ط: الإمدادية مكة المكرمة.

حج بدل کرنے سے اپنا حج ساقط نہیں ہوگا

☆ حج بدل کے لئے کسی ایسے آدمی کو بھیجنا بہتر ہے جس نے پہلے اپنا حج کر لیا ہو، تاہم اگر کسی نے اپنا حج نہیں کیا اور دوسرے کی طرف سے حج بدل کے لئے چلا گیا تو دوسرے کا حج ہو جائے گا لیکن اپنا حج ادا نہیں ہوگا اس لئے ایسے آدمی کے لئے بعد میں اپنے حج کے لئے دوبارہ جانا فرض ہوگا۔ (۱)

☆ اگر کسی مفلس آدمی نے کسی کا حج بدل کیا لیکن وہ بعد میں مالدار ہو گیا اور اس پر حج فرض ہو گیا تو اپنا حج ادا کرنے کے لئے دوبارہ جانا لازم ہوگا ورنہ اپنا حج ادا نہیں ہوگا۔ (۲)

(۱) ولا فرق بين أن يكون الحاج عن الغير قد حج عن نفسه أو كان ضرورة لم يحج عن نفسه، فإنه يجوز في الحالتين جميعاً إلا أن الأفضل أن يكون قد حج عن نفسه..... ولأن الأداء عن نفسه لم يجب في وقت معين فالوقت كما يصلح لحجه عن نفسه يصلح لحجه عن غيره، فإذا عتبه لحجه عن غيره وقع عنه..... إلا أن الأفضل أن يكون قد حج عن نفسه؛ لأنه بالحج عن غيره يصير تاركاً إسقاط الفرض عن نفسه، فيمتكّن في هذا الإحجاج ضرب كراهة. (البحر العميق: (۲۲۶۳، ۲۲۶۷) الباب الثامن عشر في الحج عن الغير، الفصل الأول في الحج عن الحي العاجز، ط: مؤسسة الريان المكتبة المكية)
 غنية الناسك: (ص: ۳۳۷) باب الحج عن الغير، فصل فيما ليس من شرائط النيابة في الحج، ط: إدارة القرآن.

شامي: (۶۰۳/۲) كتاب الحج، باب الحج عن الغير، مطلب في حج الضرورة، ط: سعيد.
 البحر الرائق: (۶۹/۳) كتاب الحج، باب الحج عن الغير، قبيل: باب الهدى، ط: سعيد.
 فتح القدير: (۷۹/۳) كتاب الحج، باب الحج عن الغير، قبيل: باب الهدى، ط: رشيدية.
 بدائع الصنائع: (۲۱۳/۲) كتاب الحج، فصل: وأما الذي يرجع إلى النبات، ط: سعيد.
 (۲) (ويسقط عن الأمر الفرض)..... سواء قلنا إنه وقع عنه أو عن الأمر (ولا يسقط به) بالحج عن الغير (عن المأمور فرض الحج بالإجماع، سواء أداه على الموافقة) وهو ظاهر (أو المخالفة) أي قد صار الحج له (وسواء كان عليه الحج) أي فرضاً باقياً في ذمته بأن حج عن غيره وهو ضرورة (أو لم يكن) أي الحج فرضاً عليه أي ابتداءً. (مناسك الملا على القاري: (ص: ۲۵۱) باب الحج عن الغير، فصل: في وقوع أصل الحج عن الأمر، ط: المكتبة الإمدادية مكة المكرمة) =

☆ حج بدل کرنے سے اپنا حج ساقط نہیں ہوتا کیونکہ حج بدل دوسرے کا تھا اپنی طرف سے نہیں تھا۔ (۱)

حج بدل کرنے سے حج فرض ہوتا ہے یا نہیں

اگر کسی غریب آدمی نے کسی دوسرے آدمی کا حج بدل کیا تو اس پر اپنا حج فرض نہیں ہوگا۔ (۲)

ہاں اگر ایسا آدمی حج بدل کر کے آنے کے بعد مالدار بن گیا اور حج کرنے کی

= شامی: (۶۰۲/۲) کتاب الحج، باب الحج عن الغير، مطلب فی الاستئجار علی الحج، ط: سعید.

البحر الرائق: (۶۲/۳) کتاب الحج، باب الحج عن الغير، ط: سعید.

(۱) راجع الحاشیة السابقة رقم: ۲، علی الصفحة رقم: ۷۶. (و یسقط عن الأمر الفرض)

(۲) [تنبيه] قال فی نهج النجاة لابن حمزة النقيب بعد ما ذكر كلام البحر المار: أقول: وظاهره يفيد أن الضرورة الفقير لا يجب عليه الحج بدخول مكة، وظاهر كلام البدائع بإطلاقة الكراهة أى فى قوله: يكره الحاج الضرورة لأنه تارك فرض الحج يفيد أنه يصير بدخول مكة قادراً على الحج عن نفسه وإن كان وقته مشغولاً بالحج عن الأمر، وهى واقعة الفتوى، فليتأمل اهـ. قلت: وقد أفتى بالوجوب مفتى دار السلطنة العلامة أبو السعود، وتبعه فى سكب الأنهر، وكذا أفتى به السيد أحمد بادشاه، وألف فيه رسالة، وأفتى سيد عبد الغنى النابلسى بخلافه وألف فيه رسالة؛ لأنه فى هذا العام لا يمكنه الحج عن نفسه؛ لأن سفره بمال الأمر فيحرم عن الأمر ويحج عنه، و فى تكليفه بالإقامة بمكة إلى قابل ليحج عن نفسه ويترك عياله ببلده حرج عظيم، وكذا فى تكليفه بالعود وهو فقير حرج عظيم أيضاً.

وأما فى البدائع فإطلاقة الكراهة المنصرفة إلى التحريم يقتضى أن كلامه فى الضرورة الذى تحقق الوجوب عليه من قبل كما يفيد ما مر عن الفتح، نعم قدمنا أول الحج عن اللباب وشرحه أن الفقير الآفاقي إذا وصل إلى ميقات فهو كالمكي فى أنه إن قدر على المشى لزمه الحج ولا ينوى النفل على زعم أنه فقير؛ لأنه ما كان واجبا عليه وهو آفاقي، فلما صار كالمكي وجب عليه، حتى لو نواه نفلاً لزمه الحج ثانياً اهـ، لكن هذا لا يدل على أن الضرورة الفقير كذلك؛ لأن قدرته بقدره غيره، كما قلنا، وهى غير معتبرة. (شامى: (۶۰۳/۲، ۶۰۴) كتاب الحج، باب الحج عن الغير، مطلب فى حج الضرورة، ط: سعید)

غنية الناسك: (۳۳۸) باب الحج عن الغير، فصل: فيما ليس من شرائط النيابة فى الحج، ط: إدارة القرآن.

استطاعت ہوگئی تو اس پر استطاعت ہونے کی وجہ سے حج فرض ہو جائے گا۔ (۱)

بیت اللہ کو دیکھنے یا حج بدل کرنے کی وجہ سے حج فرض نہیں ہوگا۔ (۲)

اگر یہی شخص حج بدل کر کے آنے کے بعد موت تک غریب رہا تو اس پر اپنا حج

فرض نہیں ہوگا۔ (۳)

حج بدل کرنے والا اگر حج بھی کر کے واپس آیا

اگر کوئی شخص کسی کی طرف سے حج بدل کرنے کے لئے گیا اور حج بدل کرنے

کے بعد وہیں پر قیام کرنے کے بعد اگر حج کر کے واپس آیا تو واپسی کا خرچہ تو بھیجنے والے کے ذمہ ہوگا لیکن مکہ مکرمہ میں قیام کے دوران جو خرچہ ہوا ہے اور دوسرے حج کے

دوران جو خرچہ ہوا ہے اس کا ذمہ دار حج بدل کے لئے جانے والا آدمی خود ہوگا۔ (۴)

(۱، ۳) السادس: الاستطاعة، وهى القدرة على زاد يليق بحاله، ولو لمكى، ملكاً لا بالإباحة، وعلى راحلة مختصة به لغير مكى ومن حولها بالملك أو الإجارة. (غنية الناسك: (ص: ۱۶) باب شرائط الحج، فصل، ط: إدارة القرآن)

الهندية: (۲۱۷/۱) كتاب المناسك، الباب الأول فى تفسير الحج الخ، ط: رشيديه.

البحر العميق: (۳۷۷/۱) الباب الثالث فى مناسك الحج، شرائط الحج، ط: مؤسسة الريان المكتبة المكية.

(۲) انظر الحاشية السابقة رقم: ۲، فى الصفحة رقم: ۷۷. [تنبيه] قال فى نهج النجاة

(۴) وفى المنتقى: الحاج عن الميت إذا قضى المناسك كلها وأقام بمكة، إن أقام خمسة عشر يوماً فصاعداً سقطت نفقته، وينقطع حكم ذلك السفر، وتكون النفقة فى الانصراف مال نفسه، وإن كان أقل من ذلك فنفقته فى الانصراف فى مال الميت. (البحر العميق: (۲۳۸۰/۴) الباب الثامن عشر فى الحج عن الميت الذى فاتته الحج فى عمره، قبل: مسائل متفرقة فى الوصايا، ط: مؤسسة الريان المكتبة المكية) غنية الناسك: (ص: ۳۴۴) باب الحج عن الغير، فصل فى النفقة، ط: إدارة القرآن.

مناسك الملا على القارى: (ص: ۶۴۶) باب الحج عن الغير، فصل فى النفقة، ط: المكتبة الإمدادة مكة المكرمة.

فتح القدير: (۶۹/۳) كتاب الحج، باب الحج عن الغير، ط: رشيديه.

بدائع الصنائع: (۲۱۵/۲، ۲۱۶) كتاب الحج، فصل: وأما الذى يرجع إلى النبات، قبيل: وأما بيان ما يفسد الحج وبيان حكمه، ط: سعید.

حج بدل کرنے والا بھی ”حاجی“ ہے

جج بدل کرنے والے کو بھی ”حاجی“ کہنا صحیح ہے، البتہ جج بدل کرنے کی وجہ سے اپنا فرض جج ساقط نہیں ہوگا جب تک کہ اپنا جج خود نہیں کرے گا۔ (۱)

حج بدل کرنے والا بیمار ہو گیا

☆ اگر حج بدل کرنے والا حج ادا کرنے سے پہلے ایسا بیمار یا معذور ہو گیا کہ از خود حج ادا کرنے کی طاقت و قدرت نہیں رہی، تو ایسی صورت میں اگر حج بدل کرانے والے نے اس طرح اجازت دے دی تھی کہ ”میری طرف سے جس طرح چاہو حج کر دینا“ تو اس اجازت کی صورت میں حج بدل کرنے والا چاہے خود کرے یا دوسرے سے کروالے دونوں طرح درست ہوگا، اسی طرح وہ مریض یا معذور کسی دوسرے آدمی کو اسی جگہ سے حج بدل کرنے کے لئے اپنا وکیل بنا سکتا ہے، اور اگر اس طرح عام اجازت نہیں دی تھی تو حج بدل کرانے والے کو فون وغیرہ کے ذریعہ اپنی معذوری یا بیماری کی اطلاع کر کے اجازت حاصل کر کے دوسرے آدمی کو اسی جگہ سے اپنا نائب بنا کر حج بدل کر سکتا ہے۔ (۲)

(١) راجع الحاشية السابقة رقم: ٢، في الصفحة رقم: ٤٦. (ويسقط عن الأمر الفرض)

(٢) العاشر: أن يحج المأمور بنفسه، فلو مرض المأمور في الطريق أو عرض له مانع آخر، كالجس ونحوه، فدفعت المال إلى غيره، فحج، لا يجوز عن الميت، ولا عن وصيه، والحاج الأول والثاني ضامنان، إلا إذا أذن له بذلك، بأن قال له الميت وقت الدفع، أو وصيه إن لم يعينه الميت: ”اصنع ما شئت“، كان له أن يدفع المال إلى غيره، مرض أو لم يمرض؛ لأنه صار وكيلًا مطلقًا. (غنية الناسك: (ص: ٣٢٩) باب الحج عن الغير، فصل في شرائط النيابة في الحج الفرض، العاشر، ط: إدارة القرآن)  مناسك الملا على القارى: (ص: ٢٢٥) باب الحج عن الغير، فصل في شرائط جواز الإحجاج، الحادى عشر، ط: المكتبة الإمدادية مكة المكرمة.

📖 الدر المختار مع رد المحتار: (٢/٢٠٠، ٢٠٢) كتاب الحج، باب الحج عن الغير، ط: سعيد.
 📖 فتح القدير: (٤٠٣) كتاب الحج، باب الحج عن الغير، قبيل: (قوله: ومن أمره رجال الخ) ط: رشيدية.
 📖 الهندية: (٢٦٠/١) كتاب المناسك، الباب الخامس عشر في الوصية بالحج، ط: رشيدية.

☆ حج بدل کرانے والے کو چاہیے کہ حج بدل کرنے والے کو ہر قسم کا اختیار دیدے تاکہ حساب، خرچہ، قربانی، تمتع یا کوئی حادثہ یا بیماری یا عذر وغیرہ کے سلسلہ میں مزید اجازت کی ضرورت پیش نہ آئے اور حج بدل کرنے والے کے لیے بھی ضروری ہے کہ انتہائی ایمانداری اور دیانت داری کا ثبوت دے، اور یہ خیال رکھے کہ اللہ تعالیٰ سب کچھ دیکھ رہا ہے۔ (۱)

جج بدل کرنے والا جج آمر کی طرف سے نیت کر کے کرے

حج بدل کرنے والے پر ضروری ہے کہ حج کا احرام باندھتے وقت اس آدمی کی طرف سے نیت کرے جس کی طرف سے حج بدل کے لئے جارہا ہے، اگر حج کا احرام باندھتے وقت اس آدمی کی طرف سے حج بدل کرنے کی نیت نہیں کریگا تو حج بدل ادا نہیں ہوگا، اور رمضان لازم ہوگا، کیونکہ اس نے حج بدل کے لئے پیسہ لے کر حج بدل

(١) وفي شرح الكنز للزيلعي: المأمور بالحج له أن ينفق على نفسه بالمعروف ذاهبا وآيبا من غير تبذير ولا تولا تقشیر فی طعامه و شرابه..... وما فضل يردّه على ورثته أو وصيه إلا إذا تبرّع به الوارث أو أوصى له الميت، وليس له أن يدعو أحدا إلى طعامه، ولا يتصدق به..... ولا يعطى أجره الحلاق الحلاف منه إلا أن يوسع عليه الميت أو الوارث..... وقال الشيخ الإمام أبوبكر محمد بن الفضل: إذا أمر غيره أن يحج عنه ينبغي أن يفوض الأمر إلى المأمور، فيقول: حج عني بهذا المال كيف شئت، إن شئت حجة، وإن شئت فاقرن، والباقي من المال مني لك وصية كيلا يضيق الأمر على الحاج، ولا يجب عليه رد ما فضل إلى الورثة. (البحر العميق: (٣/٢٣٤٤، ٢٣٨١) الباب الثامن عشر في الحج عن الغير، الفصل الثاني: الحج عن الميت الذي فاته الحج في عمره، ط: مؤسسة الريان المكتبة المكية)

📖 غنية الناسك: (ص: ٣٣٢، ٣٣٣) باب الحج عن الغير، فصل فى النفقة: ط: إدارة القرآن.

📖 وفيه أيضاً: (ص: ٣٢٩) باب الحج عن الغير، فصل فى شرائط النيابة فى الحج الفرض،

العاشر، ط: إدارة القرآن.

❏ وإذا أراد أن يكون ما فضل للمأمور من الثياب والنفقة ، يقول له : وكتكت أن تهب الفضل من نفسك وتقضيه لنفسك ، فإن كان على موت قال : والباقي منى لك وصية . (فتح القدير : ٤٠٣ / ٣) كتاب الحج ، باب الحج عن الغير ، قبل : (قوله : ومن أمره رجلان الخ) ، ط : وشيديه .

نہیں کیا۔ (۱)

حج بدل کرنے والا دوسرے کو بھیج سکتا ہے یا نہیں

اگر حج بدل کرانے والے نے حج بدل کرنے والے کو اس قسم کی اجازت دیدی ہے کہ چاہے تم حج بدل پر چلے جاؤ، چاہے تم کسی کو اپنی جگہ بھیج دو، تو وہ شخص دوسرے کو بھیج سکتا ہے، اور اگر یہ اجازت نہیں تھی تو رقم لینے والے کو خود جانا ضروری ہے، خود جائے یا رقم واپس کر دے۔ (۲)

حج بدل کرنے والا دیانت داری سے کام کرے

حج بدل کرنے والے کو چاہیے کہ انتہائی ایمان داری اور دیانت داری کا ثبوت

(۱) السادس: نية الحج عن المحجوج عنه عند الإحرام أو تعيينه قبل الشروع في الأعمال، فلو قال بلسانہ: أحرمت عن فلان، أو ليك حجة عن فلان، فهو أفضل، وإلا تكفى نية القلب، ولو نسي اسمه فنوى عن الأمر صح، ولو أطلق النية عن ذكر المحجوج عنه، فله أن يعينه قبل الشروع في الأعمال، وإن لم يعينه حتى شرع في الأعمال، تعذر التعيين، وتحققت المخالفة، فيقع الحج عنه، وعليه الضمان. (غنية الناسك: (ص: ۳۲۵) باب الحج عن الغير، فصل: في شرائط النيابة في الحج الفرض، ط: إدارة القرآن) مناسك الملا على القاري: (ص: ۲۲۲) باب الحج عن الغير، فصل: في شرائط جواز الإحجاج، التاسع، ط: المكتبة الإمدادية مكة المكرمة.

(۲) الدر المختار مع رد المحتار: (۵۹۸/۲، ۵۹۹) كتاب الحج، باب الحج عن الغير، ط: سعيد. (۲) العاشر: أن يحج المأمور بنفسه، فلو مرض المأمور في الطريق أو عرض له مانع آخر، كالحبس ونحوه، فدفع المال إلى غيره، فحج، لا يجوز عن الميت، ولا عن وصيه، والحاج الأول والثاني ضامنان، إلا إذا أذن له بذلك، بأن قال له الميت وقت الدفع، أو وصية إن لم يعينه الميت: "اصنع ما شئت"، كان له أن يدفع المال إلى غيره، مرض أو لم يمرض؛ لأنه صار وكيلًا مطلقًا. وينبغي للوصي أن يأذن له في أن يحج غيره إذا مرض، كذا في "الهندية" عن "السراج". (غنية الناسك: (ص: ۳۲۹) باب الحج عن الغير، فصل في شرائط النيابة في الحج الفرض، العاشر، ط: إدارة القرآن)

مناسك الملا على القاري: (ص: ۲۲۵) باب الحج عن الغير، فصل في شرائط جواز الإحجاج، الحادى عشر، ط: المكتبة الإمدادية مكة المكرمة.

الدر المختار مع رد المحتار: (۶۰۰/۲) كتاب الحج، باب الحج عن الغير، ط: سعيد.

دے، اور یہ خیال رکھے کہ اللہ تعالیٰ سب کچھ دیکھ رہا ہے۔ (۱)

حج بدل کرنے والا راستہ میں فوت ہو گیا

اگر حج بدل کرنے والا راستہ میں فوت ہو گیا، اور مکہ مکرمہ تک پہنچ نہ سکا تو اس صورت میں حج بدل کے لئے بھیجنے والے کا حج ادا نہیں ہوا، اگر حج بدل کے لئے بھیجنے والے کے ذمہ حج فرض ہے اور وہ بدستور حج کرنے پر قادر نہیں ہے تو کسی دوسرے آدمی کو بھیج کر حج بدل کرانا لازم ہوگا۔ (۲)

حج بدل کرنے والا کونسا حج کرے

☆ حج بدل کرنے والوں کو حج افراد کرنا چاہیے، یعنی وطن سے جاتے ہوئے صرف حج کا احرام باندھنا چاہیے اور دس ذی الحجہ کی رمی تک اس احرام میں رہنا

(۱) ہی مایکفی الحاج المأمور لذهابه وإياه إلى بلد الميت منفقا على نفسه بالمعروف من غير تبذير ولا تقصير الخ. (غنية الناسك: (ص: ۳۲۲) باب الحج عن الغير، فصل في النفقة، ط: إدارة القرآن)

مناسك الملا على القاري: (ص: ۲۳۳، ۲۳۴) باب الحج عن الغير، فصل في النفقة، المكتبة الإمدادية مكة المكرمة.

البحر العميق: (۲۳۷/۲) الباب الثامن عشر في الحج عن الغير، الفصل الثاني: الحج عن الميت الذي فاته الحج في عمر، ط: مؤسسة الريان المكتبة المكيّة.

قال الله تعالى: ﴿وَمَا تَكُونُ فِي شَأْنٍ وَمَا تَتْلُوا مِنْهُ مِنْ قُرْآنٍ وَلَا تَعْمَلُونَ مِنْ عَمَلٍ إِلَّا كُنَّا عَلَيْكُمْ شُهُودًا إِذْ تُفِيضُونَ فِيهِ، وَمَا يَعْزُبُ عَنْ رَبِّكَ مِنْ مِثْقَالِ ذَرَّةٍ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَلَا أَصْغَرَ مِنْ ذَلِكَ وَلَا أَكْبَرَ إِلَّا فِي كِتَابٍ مُبِينٍ﴾ (يونس: ۶۱)

(۲) فالحاصل أن الأمر إما أن يكون حيا وقت الإحجاج أو ميتا فإن كان حيا ومات المأمور في الطريق فإنه يحج إنسانا آخر من منزله على كل حال؛ لأنه حتى يرجع إليه. (البحر الرائق: (۲۶/۳) كتاب الحج، باب الحج عن الغير، (قوله: فإن مات في طريقه الخ) ط: سعيد)

غنية الناسك: (ص: ۳۳۱) باب الحج عن الغير، فصل في شرائط النيابة في الحج الفرض، الحادى عشر، قبيل: الثاني عشر، ط: إدارة القرآن.

چاہیے۔ (۱)

☆ حج بدل کے لئے بھیجنے والے کی اجازت سے حج بدل میں حج تمتع اور حج

قرآن کرنا بھی جائز ہے۔ (۲)

(۱) ففی الخانیة: قال الشيخ الإمام أبو بكر محمد بن الفضل: إذا أمر غيره أن يحج عنه ينبغي أن يفوض الأمر إلى المأمور، فيقول: حج عني بهذا المال كيف شئت، إن شئت حجة، وإن شئت حجة وعمره..... وقوله: وإن شئت حجة وعمره بتقديم الحجة، كما في النسخ الصحيحة، بأن يحج أولا عنه، ثم يأتي بعمره له أيضا، فيكون إفرادا بهما. (غنية الناسك: (ص: ۳۴۳) باب الحج عن الغير، فصل في النفقة، ط: إدارة القرآن)

الفتاوى الخانية على هامش الهندية: (۳۰۷/۱) كتاب الحج، فصل في الهج عن الميت، ط: رشيدية. البحر العميق: (۲۳۸۱/۲) الباب الثامن عشر: في الحج عن الغير، الفصل الثاني: الحج عن الميت الذي فاتته الحج في عمره، ط: مؤسسة الريان المكتبة المكيّة.

(۲) (وينبغي للأمر أن يفوض الأمر إلى المأمور، فيقول: حج عني) أي بهذا (كيف شئت مفردا أو قارنا أو متمتعا) فيه أن هذا القيد سهو ظاهر، قال المحشى تحته في إرشاد الساري: قوله (فيه أن هذا القيد سهو ظاهر): قال القاضي عيّد في "شرح" لهذا الكتاب: ولا يخفى أن هذا سهو منه (أي من القاري)؛ لأن الميت لو أمره بالتمتع فتمتع المأمور صح، ولا يكون مخالفاً باختلاف بين الأئمة الأسلاف، فتدبر اهـ كذا في الحجاب. (مناسك الملا على القاري: (ص: ۲۴۷) باب الحج عن الغير، فصل في النفقة، المكتبة الإمدادية مكة المكرمة)

وإذا أراد بالقرآن دم الجمع بين النسكين قرانا كان أو تمتعا، كما صرح به في غاية البيان، لكن بالإذن المتقدم. (البحر الرائق: (۲۶/۳) كتاب الحج، باب الحج عن الغير، تحت قوله: (ودم الإحصار على الأمر الخ)، ط: سعيد)

الرابع عشر: عدم المخالفة، فلو أمره بالافراد ففقرن أو تمتع ولو للميت لم يقع عنه و يضمن النفقة كما سيأتى. (شامى: (۲۰۰/۲) كتاب الحج، باب الحج عن الغير، مطلب: شروط الحج عن الغير عشرون، ط: سعيد)

(ودم القران) والتمتع (والجنايه على الحاج) إن أذن له الأمر بالقران والتمتع وإلا فيصير مخالفا فيضمن. (الد المخار مع رد المحتار: (۲۱۱/۲) كتاب الحج، باب الحج عن الغير، ط: سعيد)

جواہر الفقہ میں ہے: اگرچہ من حیث الدلیل رجحان اس کا معلوم ہوتا ہے کہ حج بدل میں امر کی اجازت ہے قرآن اور تمتع دونوں جائز ہوں، اور فقہاء متاخرین میں صاحب لباب اور اس کے حاشیہ "حجاب" وغیرہ میں اسی کو اختیار کیا گیا ہے، مگر ملا علی قاری اور حضرت گنگوہی قدس اللہ سرہ کا فتویٰ اس سے مختلف ہے، وہ تمتع کو پاؤں آں امر بھی جائز قرار نہیں دیتے، معاملہ اداے فرض کا نازک ہے اس لئے احتیاط لازم ہے، جہاں تک ممکن ہو حج بدل میں افراد یا قرآن کیا جائے، =

اگر بھیجنے والا قربانی کی قیمت ادا کر دے تو بہتر ورنہ اپنے پاس سے قربانی کرنی ہوگی۔ (۱)

موجودہ زمانہ میں عرف کے اعتبار سے حج کے لئے بھیجنے والے کی طرف سے تمتع، قرآن اور قربانی کی اجازت ثابت ہے، اس لئے واضح طور پر اجازت لینا ضروری نہیں، تاہم صراحۃً اجازت لے لینا زیادہ بہتر ہے۔ (۲)

☆ حج بدل میں جانے والا شخص بھیجنے والے سے ہر قسم کے حج کے احرام کی اجازت لے لے تاکہ وقت اور حالات کے اعتبار سے جو حج مناسب معلوم ہو، اس کا احرام باندھ لے۔ (۳)

= تمتع نہ کریں، لیکن اس زمانے میں حج و عمرہ کرنے میں عام آدمی آزاد نہیں کہ جب اور جس وقت چاہیں جاسکیں اور طول احرام سے بچنے کے لئے ایام حج کے بالکل قریب سفر کریں، ہر طرف حکومتوں کی پابندیاں شدید ہیں، اس لئے اگر کسی حج بدل کرنے والے کو وقت سے زیادہ پہلے جانے کی مجبوری ہو اور احرام طویل میں واجب احرام کی پابندی مشکل نظر آئے تو اس کے لئے تمتع کر لینے کی بھی گنجائش ہے، واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم۔ (جواہر الفقہ: (۵۱۶/۱) حج الخیرین الحج عن الغير، (حج بدل اور اس کے احکام) حج بدل میں قرآن اور تمتع)، (خلاصہ فتاویٰ: (ص: ۲۲) ط: مکتبہ دارالعلوم)

(۱) (قوله: ودم الإحصار على الأمر ودم القران ودم الجنايه على المأمور)..... وإنما وجب دم القران على المأمور باعتبار أنه وجب شكرا لما وفقه الله تعالى من الجمع بين النسكين، والمأمور هو المختص بهذه النعمة؛ لأن حقيقة الفعل منه وإن كان الحج يقع عن الأمر؛ لأنه وقوع شرعي و وجوب دم الشكر مسبب عن الفعل الحقيقي الصادر من المأمور..... وأراد بالقران دم الجمع بين النسكين قرانا كان أو تمتعا كما صرح به في غاية البيان، لكن بالإذن المتقدم. (البحر الرائق: (۲۵/۳، ۲۶) كتاب الحج، باب الحج عن الغير. (الدر المختار مع رد المحتار: (۲۱۱/۲) كتاب الحج، باب الحج عن الغير، قوله: (و دم القران) الخ، ط: سعيد)

غنية الناسك: (ص: ۳۴۵) باب الحج عن الغير، فصل في النفقة، ط: إدارة القرآن.

(۲) انظر الحاشية السابقة رقم، ۲، ۱. على الصفحة رقم: ۸۳.

(۳) وينبغي للأمر أن يفوض الأمر إلى المأمور، فيقول: حج عني كيف شئت مفردا أو قارنا زاد في "الباب": أو متمتعا..... ففی الخانیة: قال الشيخ الإمام أبو بكر محمد بن الفضل: إذا أمر غيره أن يحج عنه ينبغي أن يفوض الأمر إلى المأمور فيقول: حج عني بهذا المال كيف شئت إن شئت حجة، وإن شئت حجة وعمره، وإن شئت قارنا والباقي من المال منى لك وصية، كي لا يضيع الأمر على الحاج، ولا يجب عليه رد ما فضل إلى الورثة اهـ. (غنية الناسك: (ص: ۳۴۳) باب الحج عن الغير، فصل في النفقة، ط: إدارة القرآن) =

حج بدل کرنے والا کیسا ہونا چاہیے

حج بدل کرنے والا دیندار اور قابل اعتماد ہونا چاہیے، اور حج بدل کے مسائل سے واقف بھی ہونا چاہیے، بلکہ عالم ہو تو زیادہ بہتر ہے، اور پہلے سے حج کیا ہوا ہونا چاہیے۔ (۱)

حج بدل کرنے والا معذور ہو گیا

”حج بدل کرنے والا بیمار ہو گیا“ عنوان کو دیکھیں۔ (۷۹/۲)

حج بدل کرنے والا وقوف عرفہ کے بعد فوت ہو گیا

اگر میت کی طرف سے حج بدل کرنے والا وقوف عرفہ کے بعد مر گیا تو میت کا

= الفتاویٰ الخانیة علی هامش الہندیة: (۳۰۷/۱) کتاب الحج، فصل فی الحج عن المیت، ط: رشیدیہ.

البحر العمیق: (۲۳۸۱/۴، ۲۳۸۲) الباب الثامن عشر فی الحج عن الغیر، الفصل الثانی: الحج عن المیت الذی فاتہ الحج فی عمره، ط: مؤسسة الريان المكتبة المکیة.

(۱) والأفضل للإنسان إذا أراد أن يحج رجلاً عن نفسه أن يحج رجلاً قد حج عن نفسه ومع هذا لو أحج رجلاً لم يحج عن نفسه حجة الإسلام يجوز عندنا وسقط الحج عن الأمر كذا في المحيط، وفي الكرماني: الأفضل أن يكون عالماً بطريق الحج وأفعاله ويكون حراً عاقلاً بالغاً، كذا في غاية السروجي شرح الهداية. (الهندية: (۲۵۷/۱) كتاب المناسك، الباب الرابع عشر في الحج عن الغیر، ط: رشیدیہ)

الدر المختار مع رد المحتار: (۶۰۳/۲) كتاب الحج، باب الحج عن الغیر، مطلب في الحج الصرورة، ط: سعيد.

مناسك الملا علی القاری: (ص: ۶۳۷) باب الحج عن الغیر، فصل فی شرائط جواز الإحجاج، قبیل: فصل: لو أوصى بالحج الخ، ط: المكتبة الإمدادية مكة المكرمة.

غنية الناسك: (ص: ۳۳۷، ۳۳۸) باب الحج عن الغیر، فصل فيما ليس من شرائط النيابة، ط: إدارة القرآن.

البحر الرائق: (۶۹/۳) كتاب الحج، باب الحج عن الغیر، ط: سعيد.

حج ہو جائے گا۔ (۱)

حج بدل کرنے والے سے غلطی ہو گئی

اگر حج بدل کرنے والے سے کوئی کام ایسا سرزد ہو جائے جو حج کو فاسد کر دے اور یہ کام عرفہ کے وقوف سے پہلے سرزد ہوا ہو، تو حج کے اخراجات کی واپسی کی ذمہ داری حج بدل کرنے والے پر عائد ہوگی۔ (۲) لیکن اگر وقوف عرفہ کے بعد ایسا امر سرزد ہوا تو حج کے اخراجات واپس کرنا لازم نہیں ہوگا، کیونکہ حج کا سب سے بڑا رکن وقوف عرفہ ادا ہو گیا ہے۔ (۳) تاہم تمام غلطیوں کا کفارہ حج بدل کرنے

(۱) أما لو مات بعد الوقوف قبل طواف الزيارة جاز عن الأمر؛ لأنه أدى الركن الأعظم. (غنية الناسك: (ص: ۳۴۶) باب الحج عن الغیر، فصل فی النفقة، ط: إدارة القرآن)

الهندية: (۲۶۰/۱) كتاب المناسك، الباب الخامس عشر فی الوصية بالحج، ط: رشیدیہ. شامی: (۶۰۴/۲) كتاب الحج، باب الحج عن الغیر، مطلب فی الحج الصرورة، ط: سعيد. (۲) السادس عشر: أن لا يفسد حجه، فلو أفسده صار مخالفاً، ويضمن ما أنفقه في الطريق، ويرد ما بقي وعليه قضاء الفاسد بمال نفسه، ولا يسقط به حج المیت. (غنية الناسك: (ص: ۳۴۴) باب الحج عن الغیر، فصل فی شرائط النيابة فی الحج الفرض، ط: إدارة القرآن)

(الثاني عشر: أن لا يفسد حجه فلو أفسده) أي حجه بالجماع قبل الوقوف (لم يقع عنه) أي عن الأمر، ويكون ضامناً لما أنفق من مال المیت؛ لأنه مخالفاً، وعليه المضى في الحجة الفاسدة، والدم في ماله لا في مال المیت، كسائر دماء الجنایات، يجب عليه القضاء، ولا يسقط حج المیت الخ. (مناسك الملا علی القاری: (ص: ۶۲۵) باب الحج عن الغیر، فصل فی شرائط جواز الإحجاج، ط: المكتبة الإمدادية مكة المكرمة)

(۳) ولو رجع إلى منزله بعد الوقوف قبل طواف الزيارة لا يضمن النفقة غير أنه حرام على النساء، ويعود بنفقة نفسه، ويقضى ما بقي عليه؛ لأنه جان في هذه الصورة، أما لو مات بعد الوقوف قبل طواف الزيارة جاز عن الأمر؛ لأنه أدى الركن الأعظم. (غنية الناسك: (ص: ۳۴۶) باب الحج عن الغیر، فصل فی النفقة، ط: إدارة القرآن)

وإن جامع المأمور بالحج بعد الوقوف لم يفسد حجه، ولم يضمن النفقة؛ لأن مقصود الأمر الحج الصحيح وقد حصل، وعلى المأمور الدم في ماله، كذا في الهداية. (البحر العمیق: (۲۳۴۲/۴) الباب الثامن عشر فی الحج عن الغیر، الفصل الأول: فی الحج عن الحي العاجز، ط: مؤسسة الريان المكتبة المکیة)

فتح القدير: (۷۴/۳) كتاب الحج، باب الحج عن الغیر، تحت (قوله: ودم الإحصار الخ) ط: رشیدیہ.

والے پر ہوگا، کیونکہ اس کا سبب وہ خود ہے۔ (۱)

البتہ احصار یعنی حج سے روکے جانے کی قربانی حج کرانے والے پر ہے، کیونکہ احصار میں یعنی احرام باندھنے کے بعد حج سے روکے جانے پر حج بدل کرنے والے کو کچھ اختیار نہ تھا بلکہ وہ مجبور تھا اس لئے یہ دم حج بدل کرانے والے پر ہے۔ (۲)

حج بدل کرنے والے کا خلاف ورزی کرنا

حج بدل کرنے والے پر لازم ہے کہ حج بدل کرانے والے کی ہدایات کے

(۱) ونوع يجب جزاء على جنائنه : كدم الجماع ، وجزاء الصيد ، والحلق ، واللبس ، والطيب ، ومجاورة الميقات بغير إحرام ، فذلك على المأمور أيضاً بخلاف ؛ لأنه دم جنابة ، وهو الجاني عن اختيار فعليہ جزاؤه . (البحر العميق : (۲۳۴۱/۲) الباب الثامن عشر في الحج عن الغير ، الفصل الأول : في الحج عن الحي العاجز ، ط : مؤسسة الريان المكتبة المكيّة)

فتح القدير : (۷۴/۳) كتاب الحج ، باب الحج عن الغير ، تحت (قوله : ودم الإحصار الخ) ط : رشيدية . غنية الناسك : (ص : ۳۲۶) باب الحج عن الغير ، فصل في النفقة ، ط : إدارة القرآن

شامی : (۲/۱۱۱) كتاب الحج ، باب الحج عن الغير ، (قوله : وضمن النفقة الخ) ط : سعيد . (۲) والحاصل : أن جميع الدماء المتعلقة بالإحرام في مال الحج الا دم الإحصار خاصة فإنه في مال المحجوج عنه كذا ذكر القدوري في شرحه مختصر الكرخي ولم يذكر الإختلاف ، وكذا ذكر القاضی في شرحه مختصر الطحاوی ولم يذكر الخلاف وأما دم الإحصار فلائذ المحجوج عنه هو الذي أدخله في هذه العهدة ، فكان من جنس النفقة والمؤنة ، وذلك عليه ، كذا هذا . (بدائع الصنائع : (۲/۲۱۵) كتاب الحج ، فصل : وأما يرجع إلى النبات ، ط : سعيد)

الدر المختار مع الرد المحتار : (۲/۶۱۰) كتاب الحج ، باب الحج عن الغير ، مطلب العمل على القياس دون الاستحسان هنا ، ط : سعيد .

البحر العميق : (۲۳۴۲/۲) الباب الثامن عشر في الحج عن الغير ، الفصل الأول في الحج عن الحي العاجز ، ط : مؤسسة الريان المكتبة المكيّة .

البحر الرائق : (۳/۶۵) كتاب الحج ، باب الحج عن الغير ، ط : سعيد .

فتح القدير : (۳/۷۴) كتاب الحج ، باب الحج عن الغير ، ط : رشيدية .

غنية الناسك : (ص : ۳۲۵) باب الحج عن الغير ، فصل في النفقة ، ط : إدارة القرآن .

مناسك الملا على القارى : (ص : ۶۵۰) باب الحج عن الغير ، فصل في جميع الدماء المتعلقة ، ط : المكتبة الإمدادية مكة المكرمة .

خلاف کوئی کام نہ کرے، اگر خلاف کرے گا تو اس کا حج بدل ادا نہیں ہوگا، بلکہ مشہور قول کے مطابق یہ حج خود حج بدل کرنے والے کی طرف سے نفلی ہوگا، اور حج بدل کرانے والے سے جتنی رقم لی ہے وہ واپس کرنا لازم ہوگا، اگر حج بدل پر جانے والے کے پاس بعد میں اتنا مال جمع ہوگا جو حج کے لئے کافی ہو، اور باقی شرائط بھی ہوں تو اس کو اپنا فرض حج دوبارہ کرنا ہوگا۔ (۱)

(۱) (قوله : ومن حج عن أمریه ضمن النفقة) ؛ لأن كل واحد منهما أمره بأن يخلص النفقة له من غير اشتراك ولا يمكنه إيقاعه عن أحدهما لعدم الأولوية ، فيقع عن المأمور نفلاً ، ولا يجوز له عن حجة الإسلام ، ويضمن النفقة أن أنفق من مالهما ؛ لأن صرف نفقة الأمر إلى حج نفسه . (البحر الرائق : (۲۲/۳ ، ۶۳) كتاب الحج ، باب الحج عن الغير ، ط : سعيد)

ولو أمره بالحج ففقرن معه عمرة لنفسه لا يجوز ، ويضمن اتفاقاً ولا اشكال أنه إذا بدأ بعمره لنفسه يضمن للمخالفة ، ولا تقع الحج عن حجة الإسلام عن نفسه ؛ لأنها أقل ما يقع باطلاق النية ، وهو قد صرفها عنه في النية ، وفيه نظر . (فتح القدير : (۳/۷۴) كتاب الحج ، باب الحج عن الغير ، تحت : (قوله : وكذا إذا أمره واحد بأن يحج عنه والآخر أن يعتمر عنه الخ ، ط : رشيدية)

(ولو أمره بالحج فاعتمر ضمن) أى لأنه مخالف حيث صرف سفر الحج إلى العمرة ، سواء نوى العمرة للأمر أو لغيره ، وهذا معنى قوله في ”الكبير“ : ولو بدأ بالعمره لنفسه ثم بالحج للميت صار مخالفاً وضمن ، ولا تقع الحجة عن حجة الإسلام عن نفسه ؛ لأنها أقل ما تقع باطلاق النية وهو قد صرفها عنه في النية ، قال ابن الهمام : ”فيه نظر“ لكن في نظره نظر . (مناسك الملا على القارى : (ص : ۶۲۷) باب الحج عن الغير ، فصل في شرائط جواز الإحجاج ، الثالث عشر ، ط : إدارة القرآن)

وإذا تحققت المخالفة بمجرد الإحرام ، أو بالشروع أنها وقعت نفلاً ، ولا تجزئه عن حجة الإسلام ؛ لأنها أقل ما تقع باطلاق النية ، وهو قد صرفها عنه في النية ، لكن قال في رد المحتار : والظاهر أنها تجزئ عن حجة الإسلام ؛ لأن المأمور وإن صرفها عن نفسه بجعلها للآخرين أو لأحدهما ، لكن لما تحققت المخالفة ، بطل ذلك الصرف ، وإلا لم تقع عن نفسه أصلاً ، فيكون حينئذ كما لو أحرم عن نفسه ابتداءً ، ولم ينو النفل ، فتقع عن حجة الإسلام ، وقد نص الباقلاني في شرح ”المتقى“ و تبعه الشارح أى صاحب ”الدر“ في شرحه عليه أيضاً بأنه يخرج بها عن حجة الإسلام اهـ .

وأيضاً قال في ”الفتح“ فيما لو أمره بالحج ، فقرن معه عمرة لنفسه لا يجوز ، ويضمن اتفاقاً ، ثم قال : ولا تقع عن حجة الإسلام عن نفسه لأنها أقل من تقع باطلاق النية ، وقد صرفها عنه في النية وفيه نظر اهـ . والظاهر أن وجه النظر ما قررناه انتهى . (غنية الناسك : (ص : ۳۲۶ ، ۳۲۷) باب الحج عن الغير ، فصل : في شرائط النيابة في الحج الفرض ، السابع : إدارة القرآن) =

حج بدل کرنے والے کے پاس رقم بچ جائے

اگر حج بدل کرنے والے کے پاس کچھ رقم بچ گئی تو وہ واپس کر دینا ضروری ہے ہاں اگر حج بدل کے لئے پیسہ دینے والا یہ اجازت اور اختیار دیدے کہ زائد رقم خود رکھ لینا تو واپس کرنے کی ضرورت نہیں ہوگی، یا حج کرانے والا یا وارث ثواب کی نیت سے زائد رقم چھوڑ دیں تو رکھنا جائز ہوگا اور واپس کرنا لازم نہیں ہوگا۔ (۱)

حج بدل کرنے والے کے پاس رقم کم ہو جائے

حج بدل کرنے والے کو حج بدل کرنے کے لئے جو رقم دی گئی ہے اگر وہ کم پڑ جائے اور خرچ کرنے کے لئے رقم نہ رہے اور وہ اپنے پاس سے یا کسی سے قرض لے کر خرچہ کر کے آگیا تو یہ دیکھنا ہے کہ حج کے سفر میں زیادہ خرچ بھیجنے والے کے مال سے ہوا ہے یا حج بدل کرنے والے کی رقم سے، اگر بھیجنے والے کے پیسے سے زیادہ خرچہ ہوئے ہیں تو حج بدل صحیح ہو جائے گا، اور اگر حج بدل کرنے والے کی رقم سے زیادہ خرچہ ہوا ہے تو حج بدل صحیح نہیں ہوا، بلکہ وہ حج خود کرنے والے کی طرف سے ہوگا، ہاں اگر حج بدل کے لئے بھیجنے والے نے اس کو اپنے پاس سے یا قرض لے کر

= رد المحتار علی الدر المختار: (۶۰۷، ۶۰۸) کتاب الحج، باب الحج عن الغير، مطلب العمل علی القیاس دون الاستحسان هنا، قوله: (ومن حج عن) كل من (آمر به الخ) ط: سعيد. (۱) وعليه رد ما فضل من الزاد، والأمتعة على الورثة، أو الوصى كثيراً كان أو يسيراً، وإن كان شرطه لنفسه فشرطه باطل، ويتعين الرد إلا أن يتبرع به الورثة وهم من أهل التبرع، أو قال له الأمر وقت الدفع؛ وكلتک أن تهبط الفضل من نفسك، وتقضه لنفسك، فیه من نفسه، فإن كان علی موت قال: والباقي مني لك وصية. (غنية الناسك: (ص: ۳۲۳) باب الحج عن الغير، فصل فی النفقة، ط: إدارة القرآن)

البحر الرائق: (۶۲/۳) كتاب الحج، باب الحج عن الغير، تحت (قوله: ومن حج عن آمر به ضمن النفقة)، ط: سعيد.

شامی: (۶۱۲، ۶۱۳) كتاب الحج، باب الحج عن الغير، فروع: قبیل: باب الهدی، ط: سعيد.

البحر العمیق: (۲۳۸۱/۳) الباب الثامن عشر فی الحج عن الغير، الفصل الثاني الحج عن الميت الذى فاتته الحج فى عمره، ط: مؤسسة الريان المكتبة المكيّة.

خرچ کرنے کی اجازت دیدی تھی کہ اگر خرچ کم پڑے تو اپنے پاس سے یا کسی سے قرض لے کر خرچ کر لینا میں بعد میں دیدونگا، تو اس صورت میں بھیجنے والے کی دی ہوئی رقم کم پڑے یا زیادہ دونوں صورتوں میں حج بدل ہو جائے گا۔

اور اگر حج بدل کے لئے بھیجنے والے نے رقم کم پڑنے کی صورت میں اپنے پاس سے یا کسی سے قرض لے کر خرچ کرنے کی اجازت نہیں دی تھی، اور زیادہ خرچہ حج بدل کرنے والے کے پیسے سے ہوا تو حج بدل نہیں ہوگا۔ (۱)

(۱) وقال فى المبسوط: رجل دفع إلى رجل مالا ليحج به عن الميت، فلم يبلغ مال الميت النفقة، فأنتفق المدفوع إليه من ماله و مال الميت، فإن كان أكثر النفقة من مال الميت، وكان ماله بحيث يبلغ الكراء و عامة النفقة، فهو جائز، وإلا فهو ضامن يردده، ويحج من حيث يبلغ؛ لأنّ المعتبر فى الحج عن الغير الاتفاق من ماله فى الطريق، والأكثر له حكم الكل، و التحرز عن القليل غير ممكن، فاعتبرنا الأكثر، فقال: إذا كان أكثر النفقة من مال الميت صار كآل الكل من مال الميت، وإن كان أكثر النفقة من مال نفسه صار كآل جميع نفقته من مال نفسه، فيكون الحج عنه، ويضمن ما أنفق من مال الميت؛ لأنّه مخالف لأمره. (البحر العميق: (۲۲۵۳/۴، ۲۲۵۵) الباب الثامن عشر: فى الحج عن الغير، الفصل الأوّل فى الحج عن الحي العاجز، ط: مؤسسة الريان المكتبة المكيّة)

وفيه أيضاً: وفى منسك الكرماني: وإذا دفع المال إلى المجهز ليحج عن الميت، وقد انتقص عن نفقة الطريق، ولم يبلغ مال الميت النفقة فاستدان ديناً، أو أنفق من مال نفسه ينظر إن كان معظم النفقة وأكثرها من مال الميت، وكان يبلغ الكراء أو عامة النفقة فهو جائز، ويقع الحج عن الميت، وإلا فهو ضامن، ولا يقع الحج عن الميت بل عن الحاج، فجعل الفاصل بينهما الأكثر لما عرف أنّ للأكثر حكم الكل. (البحر العميق: (۲۳۵۳/۴) الباب الثامن عشر: فى الحج عن الغير، الفصل الثاني: الحج عن الميت الذى فاتته الحج فى عمره، ط: مؤسسة الريان المكتبة المكيّة)

وإذا قال الوصى للحاج: إن فنى المال فاستقرض وعلى قضاء الدين، فهو جائز. (غنية الناسك: (ص: ۳۲۶، ۳۲۷) باب الحج عن الغير، فصل فى النفقة، ط: إدارة القرآن)

وانظر فيه أيضاً: (ص: ۳۲۳) باب الحج عن الغير، الخامس، فصل فى شرائط النيابة فى الحج الفرض، ط: إدارة القرآن.

الهندية: (۲۶۰/۱) كتاب المناسك، الباب الخامس عشر فى الوصية بالحج، ط: رشيدية.

الفتاوى الخانية على هامش الهندية: (۳۱۱/۱) كتاب الحج، فصل فى الحج عن الميت، قبيل: فصل: فى محظورات الحرم، ط: رشيدية.

مناسك الملا على قارى: (ص: ۶۱۶، ۶۱۷) باب الحج عن الغير، فصل فى شرائط جواز الإحجاج، السادس، ط: الإمدادية مكة المكرمة.

حج بدل کرنے والے نے دوا حرام کی نیت کر لی

☆ حج بدل صحیح ہونے کے لئے حج کرانے والے کی طرف سے ایک ہی احرام باندھنا ضروری ہے اگر بدل کرنے والے نے ایک احرام حج بدل کا اور دوسرا احرام اپنے حج کا باندھا یعنی ایک ساتھ دونوں حج کی ایک احرام میں نیت کر لی، تو اس طرح دونوں میں سے کسی کا بھی حج نہ ہوگا، ہاں اگر اعمال شروع کرنے سے پہلے اپنے حج کے احرام کی نیت ختم کر دے، اور صرف حج بدل کرانے والے کی طرف سے نیت کر لے تو حج بدل ادا ہو جائے گا، یا حج کے اعمال شروع کرنے سے حج بدل کی نیت ختم کر کے صرف اپنے حج کی نیت کرے تو اپنا حج ادا ہو جائے گا حج بدل ادا نہیں ہوگا۔ (۱) اور حج بدل کرنے کے لئے جتنی رقم لی ہے وہ سب واپس کرنا

(۱) (الرابع عشر: أن يحرم بحجة واحدة) الظاهر أن هذا داخل فيما قبله من شرط عدم المخالفة (فلو أهل بحجتين: إحداهما عن نفسه والأخرى عن الأمر) وكذا الأمر بالعكس (لم يجز) فإنه مخالف (فلو رفض أثنى عن نفسه جاز) أي انقلب جوازا و جازت الأخرى عن الأمر، فصار كأنه أهل بها وحدها، على ما ذكره غير واحد من غير ذكر خلاف. قال في "الكبير": وهو كذلك أن أحرم بهما على التعاقب ونوى بالأولى منهما عن الأمر، وأما إذا نوى بالأولى عن نفسه فينبغي أن لا يجوز عند الكل؛ لأن الأول لا يمكن رفضه كما لا يخفى. انتهى. وهو بحث حسن وتفصيل مستحسن عند أولى النهي. ثم قال: وأما إذا أهله بهما معا فلا يتصور الجواز عند أبي يوسف ومحمد، أما عند أبي يوسف فلا أنه ترتفع إحداهما بلامهلة، فلا يمكن على قوله أن يعين المرفوض لنفسه قبل الرفض، وأما عند محمد فلا أنه لا ينعقد الإحرام الا لأحدهما، وأما عند أبي حنيفة فيمكن أن يقال بالجواز لإمكان أن يعين المرفوض لنفسه قبل الرفض؛ لأن عنده لا يرتفع في الحال كما مر، ويمكن أن يقال بعدمه؛ لأنه ليس ههنا أول، وآخر ليعين. انتهى. ولا يخفى أنه يتصور الأول والآخر بحسب تصور النية المتعلقة بهما، اللهم إلا إذا أبهمهما أيضًا في نيتهما. (مناسك الملا على القاري: (ص: ۲۲۷، ۲۲۸) باب الحج عن الغير، فصل في شرائط جواز الإحجاج، الرابع عشر، ط: المكتبة الإمدادية مكة المكرمة)

☆ غنية الناسك: (ص: ۳۲۸) باب الحج عن الغير، فصل في شرائط النيابة في الحج الفرض، الثامن، ط: إدارة القرآن.

لازم ہوگا۔ (۱) اور حج بدل کرانے والے کے لئے حج بدل کیلئے دوبارہ آدمی بھیجنا لازم ہوگا۔ (۲)

حج بدل کس کی طرف سے کرایا جائے

☆ جس شخص پر استطاعت کی وجہ سے حج فرض ہو گیا اور اس نے حج کا زمانہ پایا مگر کسی وجہ سے حج نہ کر سکا، پھر کوئی عذر ایسا پیش آ گیا جس کی وجہ سے خود حج کرنے پر قدرت نہیں رہی مثلاً: ایسا بیمار ہو گیا جس سے شفا کی امید نہیں یا نابینا ہو گیا یا اپنا حج ہو گیا یا فالج ہو گیا، یا بڑھا پے کی وجہ سے ایسا کمزور ہو گیا کہ خود سفر کرنے پر قدرت نہیں رہی، تو اس آدمی کے لئے اپنی طرف سے کسی دوسرے آدمی کو بھیج کر حج بدل کرانا یا حج بدل کیلئے وصیت کرنا فرض ہے۔ (۳) اور وصیت کے الفاظ یہ ہیں کہ

(۲، ۱) (الثالث عشر: عدم المخالفة، فلو أمره بالافراد)..... (فقرون)..... (أو تمتع)..... (ولو للميت) يفيد مبالغة، وهو أنه إذا نوى لغيره، فبالأولى في أنه لم يقع حجه عن الأمر ويضمن النفقة..... (إرشاد الساري: (ص: ۲۲۶) باب الحج عن الغير، فصل: في شرائط جواز الإحجاج، ط: الإمدادية مكة المكرمة) ☆ قوله: (ولا يسقط حج الميت): بل على ذلك المأمور حجة أخرى للأمر سوى حج القضاء..... (إرشاد الساري: (ص: ۲۲۵) باب الحج عن الغير، فصل في شرائط جواز الإحجاج، ط: الإمدادية مكة المكرمة) ☆ شامي: (۲/۲۱۰، ۲۱۱) كتاب الحج، باب الحج عن الغير، ط: سعيد. ☆ غنية الناسك: (ص: ۳۳۴، ۳۳۵) باب الحج عن الغير، فصل في شرائط النيابة في الحج الفرض، ط: إدارة القرآن.

(۳) اعلم أن من شرائط الحج أداء من عليه الحج بنفسه حال قدرته على الأداء بنفسه فلا يجوز استنابة غيره مع قدرته على الحج بنفسه وأما من يجب عليه أن يحج عنه في حياته، وهو المسلم البالغ العاقل الحر العاجز عن الحج بنفسه اما بكسر أو زمانة لا يرجي زوالها، أو مرض لا يرجي برؤه، أو هرم لا يستطيع الثبوت على الرحلة الا بمشقة شديدة..... فهذا يجب عليه الإحجاج عن نفسه بشرطه. (البحر العميق: (۴/۲۳۹) الباب الثامن عشر في الحج عن الغير، الفصل الأول في الحج عن الحي العاجز، ط: مؤسسة الريان المكتبة المكية)

☆ وفيه أنصاً: وإن كان عاجزا عن الفعل بنفسه عجزاً متقرباً ويمكنه الأداء بماله بإنبابة غيره مناب نفسه بالوصية، فيجب عليه أن يوصي به، وإن لم يوص به حتى مات أتم بتفويته الفرض عن وقته مع إمكان الأداء في الجملة فيأثم. (البحر العميق: (۴/۲۳۸) الباب الثامن عشر في الحج عن الغير، الفصل الثاني في الحج عن الميت الذي فاتته الحج في عمره، ط: مؤسسة الريان المكتبة المكية) =

میرے مرنے کے بعد میری طرف سے میرے مال سے حج بدل کر دیا جائے۔

☆ اگر زندگی میں ایسے عذر کی بنا پر حج بدل کر لیا جس کے زائل ہونے کی امید تھی، پھر حج بدل کرانے کے بعد عذر ختم ہو گیا اور خود حج کرنے کے قابل ہو گیا تو اب خود حج ادا کرنا اس پر فرض ہوگا، پہلا جو حج بدل کے طور پر کرایا تھا وہ نفلی ہو جائے گا۔ (۱)

= (اعلم أن كل من وجب عليه الحج) أي حجة الإسلام أو القضاء أو النذر وهو قادر على الأداء بنفسه وحضره الموت أو خافه، يجب عليه الوصية بالإحجاج عنه بعد موته فإن قدر عليه أو لا (و عجز عن الأداء بنفسه) أي بعده (يجب عليه الإحجاج) أي بأن يحج عنه في حال حياته أو بعد مماته (ان فرط) أي قصر (في التأخير) بأن وجب عليه فلم يخرج إليه في عامه..... هذا ولما أطلق فيما سبق قوله: ”وعجز“ بينه بقوله: (ويتحقق العجز بالموت والحبس والمنع) أي ويحدوتهما بالإكراه (والمرض الذي لا يرجى زواله) أي كالزمن والفالج (وذهب البصر) أي بأن صار أعمى (والعرج) بفتحين (والهرم) بفتحين أي الكبير أي الذي لا يقدر على الاستمسك معه (وعدم المحرم) أي بالنسبة إلى المرأة (وعدم أمن الطريق) أي باعتبار الغلبة (كل ذلك إذا استمر إلى الموت). (مناسك الملا على القاري: (ص: ۲۱۱) باب الحج عن الغير، ط: المكتبة الإمدادية مكة المكرمة) (۱) (الثاني: العجز المستدام من وقت الإحجاج إلى وقت الموت) أي فإن زال قبل الموت لم يجز حج غيره فرضا (فلو أضح المعذور) أي كالمريض سواء يرجى برؤه أم لا، وكالمحبوس (كان أمره) أي أمر وقوع حج غيره عنه (موقوفا. ان استمر عذره) أي مما يمنعه عن أداء حجه بنفسه (إلى الموت) أي بأن مات وهو مريض أو محبوس (جاز، وإن زال عذره) أي بزوال حيسه أو برئه من مرضه ونحوه قبل الموت في وقت يمكن له أن يؤديه بنفسه (وجب عليه الأداء بنفسه) أي المباشرة بفعله (وظهرت نفلية الأول) و هذا أولى من عبارته في ”الكبير“: لم يجز حج غيره، فتأمل. (مناسك الملا على قاري: (ص: ۲۱۳) باب الحج عن الغير، فصل في شرائط جواز الإحجاج، الثاني، ط: المكتبة الإمدادية مكة المكرمة)

= (..... والمركبة منهما) كحج الفرض (تقبل النيابة عند العجز فقط) لكن بشرط دوام العجز إلى الموت؛ لأنه فرض العمر حتى تلزم إعادة بزوال العذر، قال في الرد: (قوله: حتى تلزم إعادة بزوال العذر) أي العذر الذي يرجى زواله كالحبس والمرض، بخلاف نحو العمى فلا إعادة لو زال على ما يأتي..... قال في الرد: (هذا) أي اشتراط دوام العجز إلى الموت (إذا كان) العجز كالحبس و (المرض يرجى زواله) أي يمكن (وإن لم يكن كذلك كالعمى والزمانة سقط (الفرض) بحج الغير (عنه) فلا إعادة مطلقا سواء (استمر به ذلك العذر أم لا. قال في الرد: (قوله فلا إعادة مطلقا الخ) ظاهر إطلاق المتون اشتراط العجز الدائم أنه لا فرق بين ما يرجى زواله وغيره في لزوم إعادة بعد زواله، وعليه مشى في الفتح. قال في البحر: وليس بصحيح، بل الحق التفصيل، كما صرح به في المحيط والخانية والمعراج اهـ، وأقره في النهر، وتبعه المصنف، وحققه في الشرنبلالية، =

حج بدل کون کر سکتا ہے

☆ حج بدل کے لئے ایسے آدمی کو بھیجنا چاہیے جو پہلے اپنا حج کر چکا ہو خواہ وہ

غریب ہو یا امیر دونوں میں کوئی فرق نہیں۔ (۱)

= ونقل التصريح به عن كافي النسفي. (الدر المختار مع رد المحتار: (۵۹۸/۲، ۵۹۹) كتاب الحج، باب الحج عن الغير، مطلب في الفرق بين العباداة والقربة والطاعة، ط: سعيد) البحر الرائق: (۶۰۳/۲، ۶۱) كتاب الحج، باب الحج عن الغير، (قوله: والشرط العجز الدائم الخ)، ط: سعيد.

= غنية الناسك: (ص: ۳۲۱) باب الحج عن الغير، فصل في شرائط النيابة في الحج الفرض، الثالث، ط: إدارة القرآن.

= بدائع الصنائع: (۲/۲۱۳) كتاب الحج، فصل: وأما الذي يرجع إلى النبات، قوله: ”ومنها العجز المستدام“، ط: سعيد.

= البحر العميق: (۴/۲۲۵۹) الباب الثامن عشر في الحج عن الغير، الفصل الأول: في الحج عن الحي العاجز، قوله: ومنها: العجز المستدام الخ، ط: مؤسسة الريان المكتبة المكية. الهندية: (۱/۲۵۷) كتاب المناسك، الباب الرابع عشر في الحج عن الغير، ط: رشيدية.

(۱) ولا يشترط البلوغ والحرية والذكورة، ولا أن يكون قد حج عن نفسه..... وكذا يجوز إحجاج الصرورة ويراد به الذي لم يحج عن نفسه حجة الإسلام، قال في البدائع: إلّا أنّ الأفضل أن يكون قد حج عن نفسه؛ لأنه بالحج عن غيره يصير تاركاً لإسقاط الفرض عن نفسه، فيتمكن في هذا الإحجاج ضرب كراهة، ولأنه أعرف بالمناسك، وأبعد عن محل الخلاف، فكان أفضل اهـ، ومثله في فتاوى الظهيرية، وشرح الطحاوى. (كبير) تنبيه: لا يخفى عليك أنه بإطلاقه يقتضى أنه بوصوله إلى الميقات يجب الحج عليه، كالمتمنّل لنفسه اهـ. قال في ”الفتح“ و ”البحر“: والحق أنها تنزيهية للأمر لقولهم: والأفضل إحجاج الحر العالم بالمناسك الذي حج عن نفسه حجة الإسلام، تحريمية على الصرورة المأمور إن كان بعد تحقق الوجوب عليه بملك الزاد والراحلة والصحة؛ لأنه يتضيّق عليه والحالة هذه في أول سنى الإمكان، فيأثم بتركه، وكذا لو تنفّل لنفسه اهـ، وكذا في ”كافي أبى الفضل“ قال: إن كان بعد تحقق الوجوب عليه بملك الزاد والراحلة والصحة، فهو مكروه كراهة تحريم، وكذا لو تنفّل عن نفسه (كبير). (غنية الناسك: (ص: ۳۳۷، ۳۳۸) باب الحج عن الغير، فصل فيما ليس من شرائط النيابة في الحج، ط: إدارة القرآن) البحر العميق: (۴/۲۲۶۳، ۲۲۶۸) الباب الثامن عشر في الحج عن الغير، الفصل الأول: في الحج عن الحي العاجز، ط: مؤسسة الريان المكتبة المكية. =

☆ جس نے اپنا حج نہ کیا ہو، اس کو حج بدل پر بھیجنا مکروہ تنزیہی ہے، تاہم اگر حج بدل کے لئے چلا جائے گا تو حج بدل ادا ہو جائے گا، لیکن ایسے آدمی کو حج بدل کے لئے بھیجنا مناسب نہیں۔ (۱)

☆ جس آدمی پر اپنا حج فرض ہے اس کے لئے اپنا فرض حج ادا کرنے سے پہلے دوسرے آدمی کی طرف سے حج بدل کے لئے جانا مکروہ تحریمی ہے، اور اگر حج بدل کے لئے جانے والے پر اپنا حج فرض نہیں ہے تو دوسرے آدمی کی طرف سے حج بدل کے لئے جانا مکروہ تنزیہی ہے۔ (۲)

☆ خاتون کی طرف سے حج بدل کرنے کیلئے خاتون ہونا ضروری نہیں ہے، خاتون کی طرف سے خاتون اور مرد دونوں حج بدل کر سکتے ہیں۔ (۳)

= البحر الرائق: (۲۹/۳) کتاب الحج، باب الحج عن الغير، قبیل: باب الہدی، ط: سعید۔
بدائع الصنائع: (۲۱۳/۲) کتاب الحج، فصل: وأما الذى يرجع إلى النبات، تحت قوله: ومنها: الحج راكبا الخ، ط: سعید۔

فتح القدیر: (۷۹/۳) کتاب الحج، باب الحج عن الغير، قبیل: باب الہدی، ط: رشیدیہ۔
مناسک الملا علی القاری: (۶۳۸، ۶۳۷) باب الحج عن الغير، فصل فی شرائط جواز الإحجاج، ط: المكتبة الإمدادية مكة المكرمة۔

(لکنہ یشتط) لصحة النيابة أهلية المأمور لصحة الأفعال) ثم فرّع علیہ بقولہ (فجاء حج الضرورة) بمهلة: من لم يحج (والمرأة) ولو أمة (والعبد وغيره) كالمرهق، وغيرهم أولى لعدم الخلاف، قال تحته في الرد: قوله: وغيرهم أولى لعدم الخلاف) أى خلاف الشافعي فإنه لا يجوز حجهم كما في الزيلعي ح، ولا يخفى أن التعليل يفيد أن الكراهة تنزيهية لأن مراعاة الخلاف مستحبة فافهم. (شامی: (۶۰۳/۲) کتاب الحج، باب الحج عن الغير، مطلب فی حج الضرورة ط: سعید)

(۲، ۱) راجع الحاشية رقم: ۱، فی الصفحة رقم: ۹۴. (ولا يشترط البلوغ والحرية والذكورة). (۳) ولا فرق أيضاً بين أن يكون الحاج عن الغير رجلاً أو امرأة، إلا أنه يكره إحجاج المرأة ويجوز، أما الجواز فلحديث الختمية، وأما الكراهة فالأنه يدخل في حجها ضرب نقصان لأن المرأة لا تستوفي سنن الحج، فإنها لا ترمل في الطواف ولا تسعى بين الصفا والمروة ولا تحلق، وغير ذلك من الأفعال التي جازت للرجل دونها. (البحر العميق: (۲۲۶۸/۴) الباب الثامن عشر في الحج عن الغير، الفصل الأول: في الحج عن الحي العاجز، قبيل قوله: وأما الاستئجار على الحج الخ، ط: مؤسسة الريان المكتبة المكية) =

☆ اور مرد کی طرف سے حج بدل مرد بھی کر سکتا ہے اور عورت بھی کر سکتی ہے۔ (۱)

☆ نابالغ حج بدل نہیں کر سکتا۔ (۲)

☆ حج بدل کے لئے باشعور عاقل اور بالغ ہونا ضروری ہے، بچے اور پاگل حج بدل نہیں کر سکتے۔ (۳)

☆ غلام، ملازم، بیٹا، داماد، رشتہ دار، غیر رشتہ دار وغیرہ سب حج بدل کر سکتے

= ولا يشترط البلوغ والحرية والذكورة، ولا أن يكون قد حج عن نفسه، فيجوز إحجاج المراهق والعبد والأمة بإذن المولى، وكذا المرأة بإذن زوجها، ووجود محرم معها، ولكنه يكره إحجاجهم إلا إحجاج الحرة للمرأة، ومع هذا الرجل أفضل لها. (غنية الناسك: (ص: ۳۳۷) باب الحج عن الغير، فصل فيما ليس من شرائط النيابة في الحج، ط: إدارة القرآن)

مناسک الملا علی القاری: (ص: ۶۳۹، ۶۴۰) باب الحج عن الغير، فصل فی شرائط جواز الإحجاج، قبیل: فصل: ولو أوصى أن يحج عنه الخ، ط: المكتبة الإمدادية مكة المكرمة. شامی: (۶۰۳/۲) کتاب الحج، باب الحج عن الغير، مطلب فی حج الضرورة، ط: سعید۔
فتح القدیر: (۷۲/۳) کتاب الحج، باب الحج عن الغير، تحت: (قوله: ومن أمره رجلان الخ) ط: رشیدیہ۔

بدائع الصنائع: (۲۱۳/۲) کتاب الحج، فصل: وأما الذى يرجع إلى النبات، ط: سعید۔
(۱) راجع الحاشية السابقة رقم: ۳، فی الصفحة رقم: ۹۵. (ولا فرق أيضاً بين أن يكون الحاج

(۲، ۳) وأما الصبي إذا حج عن فرض الحج فلا يجوز، وكذا المجنون والكافر والذمي؛ لأنهم ليسوا بأهل للخطاب. وفي منسك الكرماني: والأفضل أن يكون الحاج عن الغير قد حج مرة يكون عالماً بطريق الحج وأفعاله، وأن يكون حراً بالغاً عاقلاً. (البحر العميق: (۲۲۶۹/۴) الباب الثامن عشر في الحج عن الغير، الفصل الأول في الحج عن الحي العاجز، قبيل قوله: وأما الاستئجار على الحج الخ، ط: مؤسسة الريان المكتبة المكية)

غنية الناسك: (ص: ۳۳۶) باب الحج عن الغير، فصل فی شرائط النيابة في الحج
الفرض، التاسع عشر والعشرون، ط: إدارة القرآن۔

مناسک الملا علی القاری: (ص: ۶۳۵) باب الحج عن الغير، فصل فی شرائط جواز الإحجاج، السابع عشر، الثامن عشر، ط: المكتبة الإمدادية مكة المكرمة۔

شامی: (۶۰۳، ۶۰۴) کتاب الحج، باب الحج عن الغير، مطلب فی حج الضرورة، ط: سعید۔
الهندية: (۲۵۷/۱) کتاب المناسک، الباب الرابع عشر: في الحج عن الغير، ط: رشیدیہ۔

ہیں البتہ حج بدل کے لئے پہلے سے حج کئے ہوئے عالم دین کو بھیجنا زیادہ بہتر ہے تاکہ وہ مسائل معلوم ہونے کی وجہ سے صحیح معنی میں حج بدل کر سکے۔ (۱)

حج بدل کہاں سے کرایا جائے

☆ اگر زندہ معذور کی اجازت سے حج بدل کروایا جا رہا ہے تو اس کے وطن سے حج کروانا ضروری ہے۔ (۲)

☆ اگر مردہ کی وصیت سے حج بدل کروایا جا رہا ہے تو وصیت کرنے والے کے وطن سے حج کروانا ضروری ہے۔ (۳)

(۱) (ویجوز إحجاج المرأة) بإذن زوج لها ووجود محرم معها (والعبد والأمة بإذن المولى مع الكراهة) والأفضل إحجاج الحر العالم بالمناسك) أى والعامل بعلمه فى تلك المسالك . مناسك الملا على القارى : (ص: ۲۳۹ ، ۲۴۰) باب الحج عن الغير ، فصل فى شرائط جواز الإحجاج ، قبيل : فصل : ولو أوصى أن يحج عنه ، ط : المكتبة الإمدادية مكة المكرمة (المكرمة)

☆ غنية الناسك : (ص: ۳۳۷) باب الحج عن الغير ، فصل فيما ليس من شرائط النيابة فى الحج ، ط : إدارة القرآن .

☆ شامى : (۲/۶۰۳) كتاب الحج ، باب الحج عن الغير ، مطلب : فى حج الضرورة ، ط : سعيد . ومنها : الأمر بالحج ، فلا يجوز حج الغير بغير أمره ، ولا بطريق الإجازة إلا الوارث يحج عن مورثه بغير أمره ، فإنه يجوز إن شاء الله تعالى بالنص ، ولوجود الأمر هناك دلالة . (البحر العميق : (۲، ۲۶۲) الباب الثامن عشر : فى الحج عن الغير ، الفصل الأوّل فى الحج عن الحى العاجز ، ط : مؤسسة الريان المكتبة المكيّة)

(۲) تنبيه : قد تحرر مما قدّمنا أن الأمر بالحج تضمن الأمر بأمور : بالحج بنفسه ، ومن بلده ، وبماله ، وبركوب أكثر الطريق ، وبجعل السفر له الخ . (غنية الناسك : (ص: ۳۳۴) باب الحج عن الغير ، فصل : فى شرائط النيابة فى الحج الفرض ، ط : إدارة القرآن)

☆ والنظر الحاشية الآتية ، رقم : ۳ . أيضًا .

(۳) ومنها أن يحج من بلده الذى يسكنه ؛ لأنّ الحج مفروض عليه من بلده ، فمطلق الوصية تنصرف إليه . (البحر العميق : (۴/۲۳۶۶) الباب الثامن عشر فى الحج عن الغير ، الفصل الثانى : الحج عن الميت الذى فاتته الحج فى عمره ، ط : مؤسسة الريان المكتبة المكيّة) =

☆ اگر میت کا ایک تہائی مال میت کے وطن سے حج کرنے کے لئے کافی نہیں ، اور وراثت ایک تہائی سے زیادہ مال دینے کی اجازت نہ دیں تو جہاں سے بھی ایک تہائی مال سے حج ہو سکے حج بدل کرا دے ، درست ہوگا۔ (۱)

☆ اگر وصیت کرنے والے یا زندہ معذور آدمی نے خود کوئی جگہ یا کچھ مال متعین کر دیا ہو تو وہیں سے حج کرایا جائے ، اگرچہ مکہ مکرمہ سے ہی ہو ، مگر صاحب

= غنية الناسك : (ص: ۳۲۹) باب الحج عن الغير ، فصل فى شرائط النيابة فى الحج الفرض ، الحادى عشر ، ط : إدارة القرآن .

☆ شامى : (۲/۶۰۰) كتاب الحج ، باب الحج عن الغير ، مطلب شروط الحج عن الغير عشرون ، ط : سعيد .

☆ الهندية : (۱/۲۵۹) كتاب المناسك ، الباب الخامس عشر فى الوصية بالحج ، ط : رشيدية .

☆ مناسك الملا على القارى : (ص: ۲۲۰) باب الحج عن الغير ، فصل فى شرائط جواز الإحجاج ، الثامن ، ط : المكتبة الإمدادية مكة المكرمة .

(۱) إذا أوصى بأن يحج عنه وهو فى منزله ، إن بين مكانا يحج عنه من ذلك المكان بالإجماع ، فإن لم يبين مكانا يحج عنه من وطنه عند علمائنا الثلاثة رحمهم الله تعالى وهذا إذا كان ثلث ماله يكفى للحج من وطنه ، فأما إذا كان لا يكفى لذلك ، فإنه يحج عنه من حيث يمكن الإحجاج عنه بثلاثه ؛ لأنه تعذر صرف مطلق الأمر ههنا إلى الإحجاج من وطنه ، وهكذا ذكر فى ”الجامع الصغير“ ، وإليه أشار فى ”الأصل“ ، وذكر فى شرح القدور : ”أن القياس أن يبطل الوصية فى هذه الصورة“ ، وفى الاستحسان : أن لا يبطل ، ويحج عنه من حيث يبلغ . (المحيط البرهاني : (۳/۳۸۰) كتاب المناسك ، الفصل السادس عشر فى الوصية بالحج ، ط : إدارة القرآن)

☆ شامى : (۲/۶۰۴) كتاب الحج ، باب الحج عن الغير ، مطلب : فى حج الضرورة ، ط : سعيد .

☆ الهندية : (۱/۲۵۸) كتاب المناسك ، الباب الخامس عشر فى الوصية بالحج ، ط : رشيدية .

☆ أمّا إذا أوصى بأن يحج عنه بثلث ماله ، وهو لا يكفى للحج من بلده ، يحج عنه من حيث يبلغ استحسانا . (البحر العميق : (۴/۲۳۵۸) الباب الثامن عشر فى الحج عن الغير ، الفصل الثانى : الحج عن الميت الذى فاتته الحج فى عمره ، ط : مؤسسة الريان المكتبة المكيّة)

استطاعت کے لئے ایسا کرنا مکروہ ہے۔ (۱)

☆ اگر حج بدل کا حکم نہیں دیا وصیت نہیں کی بلکہ کسی کی طرف سے تبرع اور احسان کے طور پر کوئی شخص حج کرانا چاہتا ہے، تو مکہ مکرمہ سے بھی جائز ہے، البتہ صاحب استطاعت کیلئے میقات سے حج کرنا افضل ہے۔ (۲)

(۱) (خرج) المكلف (إلى الحج ومات في الطريق وأوصى بالحج عنه) إنما تجب الوصية به إذا أخره بعد وجوبه، أما لو حج من عامه فلا (فإن فسر المال) أو المكان (فالأمر عليه) أى على ما فسرہ (والا فيحج) عنه (من بلده)، قال تحته في الرد: (قوله: فالأمر عليه) أى الشأن منبى على ما فسرہ، أى عينه، فإن فسر المال يحج عنه من حيث يبلغ، وإن فسر المكان يحج عنه منه، ح، قلت: والظاهر أنه يجب عليه أن يوصى بما يبلغ من بلده إن كان في الثلث سعة، فلو أوصى بما دون ذلك أو عين دون بلده يأنم لما علمت أن الواجب عليه الحج من بلد يسكنه. (الدر المختار مع رد المحتار: (۲۰۴/۲، ۲۰۵) كتاب الحج، باب الحج عن الغير، قبيل: مطلب العمل على القياس دون الاستحسان هنا، ط: سعيد)

الهندية: (۲۵۹/۱) كتاب المناسك، الباب الخامس عشر في الوصية بالحج، ط: رشيدية. مناسك الملا على القارى: (ص: ۲۲۱) باب الحج عن الغير، فصل في شرائط جواز الإحجاج، الثامن، ط: إدارة القرآن.

البحر الرائق: (۶۷/۳) كتاب الحج، باب الحج عن الغير، (قوله: فإن مات في طريقه يحج عنه من منزله بثلاث ما بقى)، ط: سعيد.

وإن عين مالا بأن قال: أحجوا عني بألف وهو يخرج من الثلث يحج عنه من حيث يبلغ..... ولو عين مكانا غير بلده، فكما أوصى قرب من مكة أو بعد (لباب و بدائع) وفي ضياء الأبطال: ولو من مكة، كما صرح به الملاسنان اه، والظاهر أنه يجب عليه أن يوصى بما يبلغ من بلده إن كان في الثلث سعة، فلو أوصى بما دون ذلك أو عين مكانا دون بلده يأنم. (رد المحتار) (غنية الناسك: (ص: ۳۲۹) باب الحج عن الغير، فصل في شرائط النيابة في الحج الفرض، الحادى عشر: ط: إدارة القرآن)

(۲) والأصل أن الإنسان له أن يجعل ثواب عمله لغيره من الأموات والأحياء عند أهل السنة والجماعة، صلاة كان أو صوما أو حجاً أو عمرة، أو اعتكافاً أو صدقة..... إلى غير ذلك من أنواع البر، ويصل ذلك إلى الميت والحي ينفعهما، وهو مذهب الإمامين الأعظمين أبى حنيفة وأحمد بن حنبل وأصحابهما رضوان الله عليهم أجمعين. (البحر العميق: (۲۲۴۰/۴) الباب الثامن عشر: فى الحج عن الغير، الفصل الأول فى الحج عن الحى العاجز، ط: مؤسسة الريان المكتبة المكية) =

اور مکہ مکرمہ سے حج کرانے کی صورت میں اس بات کا خاص اہتمام کیا جائے کہ حج بدل کرنے والا متقی، پرہیزگار، دین دار اور قابل اعتماد ہو۔ (۱)

کیونکہ بعض لوگ متعدد حضرات کی طرف سے ایک ہی حج بدل کر لیتے ہیں،

= رد المحتار على الدر المختار: (۵۹۵/۲) كتاب الحج، باب الحج عن الغير، مطلب: فى إهداء ثواب الأعمال للغير، ط: سعيد.

الهندية: (۲۵۷/۱) كتاب المناسك، الباب الرابع عشر فى الحج عن الغير، ط: رشيدية.

البحر الرائق: (۵۹/۳) كتاب الحج، باب الحج عن الغير، ط: سعيد.

ثم عندنا إذا مات بعد فرض الحج ولم يوص فحج رجل عن الميت من غير وصية، أو تبرع الوارث بذلك، فحج عن أبيه أو أمه من حجة الإسلام من غير وصية أوصى بها الميت، قال أبو حنيفة رحمه الله تعالى: يجزيه ذلك إن شاء الله تعالى. (البحر العميق: (۲۳۴۸/۴) الباب الثامن عشر فى الحج عن الغير، الفصل الثانى فى الحج عن الميت الذى فاتته الحج فى عمره، ط: مؤسسة الريان المكتبة المكية)

مناسك الملا على القارى: (ص: ۲۱۳، ۲۱۴) باب الحج عن الغير، فصل فى شرائط جواز الإحجاج، الرابع، ط: المكتبة الإمدادية مكة المكرمة.

(الثامن: أن يحج عنه من وطنه ان اتسع الثلث وهذه الشرائط كلها فى الحج الفرض، وأما فى الحج النفل فلا يشترط فيه شيء من هذه الشرائط غالباً) أى فى أكثر المسائل (الا الإسلام والعقل والتمييز)..... (و النية) الخ. (مناسك الملا على القارى: (ص: ۲۲۰ و ۲۳۷) باب الحج عن الغير، فصل فى شرائط جواز الإحجاج، ط: المكتبة الإمدادية مكة المكرمة)

(۱) والأفضل إحجاج الحر العالم بالمناسك) أى والعامل بعلمه فى تلك المسالك. (مناسك المال على القارى: (ص: ۲۴۰) باب الحج عن الغير، فصل فى شرائط جواز الإحجاج، قبيل: فصل: ولو أوصى أن يحج عنه الخ، ط: المكتبة الإمدادية مكة المكرمة) غنية الناسك: (ص: ۳۳۸) باب الحج عن الغير، فصل فيما ليس من شرائط النيابة فى الحج، ط: إدارة القرآن.

البحر العميق: (۲۲۶۹/۴) الباب الثامن عشر فى الحج عن الغير، الفصل الأول: فى الحج عن الحى العاجز، قبيل قوله: وأما الاستئجار على الحج الخ، ط: مؤسسة الريان المكتبة المكية.

جس سے کسی کا بھی حج بدل نہیں ہوگا۔ (۱)

(آج کل یہ تجارت بھی عروج پر ہے) نیز حج بدل میں اجارہ کی صورت نہ

ہونے پائے۔ (۲)

☆ اگر وصیت یا فرضیت کے بغیر کوئی شخص اپنے عزیز کی طرف سے حج بدل کرتا ہے تو وہ ایصال ثواب کا نفل حج ہے، وہ ہر جگہ سے ہو سکتا ہے۔ (۳)

(۱) السابغ أن يفرد الإهلال لواحد معين، فلو أهل بحجة عن آمريه، ولو كانا أبويه أو الأجنبيين، كما في ”الفتح“ بطلت نيته عنهما، ووقعت الحجة عنه، وضمن نفقتهما أن أنفق من مالهما؛ لأنه خالفهما بترك التعيين، ولا يقدر على جعله لأحدهما لعدم الأولوية. (غنية الناسك: (ص: ۳۲۵) باب الحج عن الغير، فصل في شرائط النيابة في الحج الفرض، ط: إدارة القرآن) شامی: (۲/۶۰۱) كتاب الحج، باب الحج عن الغير، شروط الحج عن الغير عشرون، و: (۲/۶۰۷) مطلب العمل على القياس دون الاستحسان هنا، ط: سعيد.

فتح القدیر: (۳/۷۰، ۷۱) كتاب الحج، باب الحج عن الغير، (قوله: ومن أمره رجلا ن الخ)، ط: رشيدية.

فتح البحر الرائق: (۳/۶۲، ۶۳) كتاب الحج، باب الحج عن الغير، (قوله: ومن حج عن آمريه الخ)، ط: سعيد.

(۲) وعلى هذا يخرج الاستئجار على الصلاة والصوم والحج إلا أنه لا يصح؛ لأنها من فروض الأعيان. (البحر العميق: (۲/۲۲۹) الباب الثامن عشر: في الحج عن الغير، الفصل الأول في الحج عن الحي العاجز، تحت قوله: وأما الاستئجار على الحج الخ، ط: مؤسسة الريان المكتبة المكية)

فتح لكن الاستئجار لا يصح عندنا في باب الحج، على ما صرح به في التحفة، وكذا صرح بعد الجواز في ”الوقاية“ و”مجمع البحرين“ و”المختار“ و”المحيط“ الخ. (مناسك الملا على القاري: (ص: ۶۰۹) باب الحج عن الغير، ط: المكتبة الإمدادية مكة المكرمة)

فتح وفيه أيضًا: (وينبغي أن يكون منها) أي من الشرائط (عدم الاستئجار) أي لما سبق من أنه لا يجوز الإجاره في العبادة (ولم نجد صريحاً في النفل) فيه أنه لا فرق بينهما في النفل ولا صارف عن إطلاقه من العقل، فالحكم أعم، والله أعلم. (مناسك الملا على القاري: (ص: ۶۳۷) باب الحج عن الغير، فصل: في الحج الفرض الخ، ط: المكتبة الإمدادية مكة المكرمة)

فتح البحر الرائق: (۳/۶۸) كتاب الحج، باب الحج عن الغير، قبيل: (قوله: ومن أهل يحج عن أبويه فعين صح)، ط: سعيد.

(۳) انظر الحاشية السابقة، رقم: ۲، في الصفحة رقم: ۹۹. (والأصل أن الإنسان له)

حج بدل کی اجرت مقرر نہ کرے

حج بدل کے لئے اجرت مقرر کرنا جائز نہیں ہے، اگر اجرت مقرر کی جائیگی تو ظاہر الروایت کے مطابق حج بدل صحیح اور اجرت مثل لازم ہوگی، ہاں حکومت یا گروپ کے ساتھ جانے کی صورت میں یہ لوگ جتنی رقم کا اعلان کریں گے اتنی ہی رقم دینا لازم ہوگا۔ (۱)

حج بدل کی رقم کسی اور مصرف میں دینا

اگر کسی آدمی پر حج فرض ہے، اور وہ کسی عذر کی وجہ سے خود حج نہیں کر سکتا تو وہ اپنی طرف سے دوسرے شخص سے حج بدل کرادے، اور اس روپیہ کو حج کے علاوہ دوسرے کسی مصرف میں مثلاً مسجد، مدرسہ، ہسپتال اور رفاہی ادارے میں دینا جائز نہیں ہوگا۔ (۲)

(۱) رجل استأجر رجلاً ليحج عنه، قال لا تجوز الإجاره وله نفقة مثله. وتجوز حجة الإسلام عن المسجون إذا مات فيه قبل أن يخرج..... وله من الأجر مقدار نفقة الطريق. (إرشاد الساري: (ص: ۶۱۴) باب الحج عن الغير، فصل في شرائط الإحجاج، الخامس: عدم اشتراط الأجرة، ط: الإمدادية مكة المكرمة)

فتح الدر مع الرد: (۲/۶۰۱) كتاب الحج، باب الحج عن الغير، مطلب في الاعتئجار على الحج، ط: سعيد.

فتح جامع الصغير مع شرحه النافع الكبير: (۱/۱۶۶) كتاب الحج، باب فيا لرجل يحج عن الآخر، ط: عالم الكتب بيروت.

(۲) اعلم أن كل من وجب عليه الحج أي حجة الإسلام..... وعجز عن الأداء بنفسه أي بعده يجب عليه الإحجاج أي بأن يحج عنه في حال حياته أو بعد مماته أن فرط أي قصر في التأخير. (إرشاد الساري: (ص: ۶۱۱) باب الحج عن الغير، ط: الإمدادية مكة المكرمة)

فتح غنية الناسك: (ص: ۳۳) باب شرائط الحج، فصل: فيما إذا وجد شرائط الوجوب والأداء، ط: إدارة القرآن.

فتح شامی: (۲/۴۵۹) كتاب الحج، ط: سعيد.

حج بدل کی رقم لے کر حج بدل کروانا

☆ ایک شخص پاکستان، ہندوستان، اور بنگلہ دیش وغیرہ سے حج بدل کرانے کے لئے مختلف لوگوں سے رقم لے کر کچھ لوگوں کے ذریعہ مکہ مکرمہ یا اس کے آس پاس کے لوگوں سے حج بدل کرواتا ہے یہ طریقہ اور کاروبار درست نہیں، اس طرح حج کرانے سے حج بدل ادا نہیں ہوگا، اور جن لوگوں سے رقمیں لی ہیں ان کو پوری پوری رقم واپس کرنا واجب ہے۔ (۱)

☆ حج بدل کرانے والوں کو بہت ہی احتیاط کی ضرورت ہے، ان کو چاہیے کہ خوب دیکھ بھال کر کے ایسے شخص کو تجویز کریں کہ جو عالم ہو اور اس ایک شخص کی طرف سے خود ہی حج بدل کرے، اور ایسے آدمی کو حج بدل کیلئے بھیجنا بہتر ہے کہ جو اپنا فرض حج ادا کر چکا ہو، اور اعتماد کے لائق ہو، اور حج کے اعمال ادا کرنے پر اچھی طرح قادر ہو، حج بدل کروانے کے عنوان سے لوگوں سے رقمیں جمع نہ کرتا ہو۔ (۲)

(۱) العاشر أن يحج المأمور بنفسه، فلو مرض المأمور في الطريق، أو عرض له مانع آخر، كالجس ونحوه، فدفع المال إلى غيره، فحج، لايجوز عن الميت ولا عن وصيه، والحاج الأول والثاني ضامنان الا إذا أذن له بذلك الخ. (غنية الناسك: (ص: ۳۲۹) باب الحج عن الغير، فصل في شرائط النيابة في الحج الفرض، ط: إدارة القرآن)

(۲) (الحادی عشر: أن يحج المأمور بنفسه فلو مرض المأمور) وكذا إذا عرض له مانع آخر من جس ونحوه) فدفع المال إلى غيره) أي بغير إذن الأمر (فحج) أي غيره (عن الميت لايقع) أي حج غيره (عن الميت) ولا عن وصيه، والحاج الأول والثاني ضامنان الخ. (مناسك الملا على القارى: (ص: ۲۲۵) باب الحج عن الغير، فصل في شرائط جواز الإحجاج، ط: المكتبة الإمدادية مكة المكرمة) الدر المختار مع رد المحتار: (۲/۲۰۰، ۲۰۳) كتاب الحج، باب الحج عن الغير، قبيل: مطلب شروط الحج عن الغير عشرون، و: مطلب في حج الضرورة، ط: سعيد.

(۲) (ولا يشترط لجواز الإحجاج أن يكون الحاج المأمور قد حج عن نفسه) أي عندنا وعند مالک (فيجوز حج الضرورة) بفتح الصاد المهملة وضم الراء الأولى: وهو الذى لم يحج عن نفسه (الا أن الأفضل) كما قال في البدائع (أن يكون قد حج عن نفسه) أي للخروج عن الخلاف الذى هو مستحب بالإجماع، ولأنه بالحج عن غيره يصير تاركاً لإسقاط الفرض =

حج بدل کی شرائط

حج بدل کے لئے بیس شرائط ہیں:

- ① جس کی طرف سے حج کیا جا رہا ہے اس پر مالدارى اور صحت کی وجہ سے حج کا واجب ہونا۔ ② ہمیشہ کے لئے معذور ہونا۔ ③ آمر کی طرف سے نیت کرنا۔ ④ حج بدل کے لئے حکم کرنا۔ ⑤ حج بدل کے اخراجات کا آمر کی طرف سے ہونا۔ ⑥ جس کو حج بدل کرنے کا حکم دیا گیا ہے اسی کا بذات خود حج بدل کرنا۔ ⑦ آمر کی طرف سے حکم کئے ہوئے حج کا تعین ہونا۔ ⑧ اجرت کی شرط نہ ہونا۔ ⑨ آمر نے اگر کسی خاص شخص کو متعین کیا ہو تو اسی متعین مأمور کا حج کرنا۔ ⑩ آمر کا حج بدل کرانے سے پہلے خود حج کرنے سے معذور و قاصر ہونا۔ ⑪ سوار ہو کر حج کے لئے جانا۔ ⑫ آمر کے وطن سے حج کو جانا، اگر ایک تہائی ترکہ سے گنجائش ہو ورنہ جہاں سے ہو سکے وہاں سے حج کے لئے روانہ ہونا۔ ⑬ میقات سے یا اس سے پہلے احرام باندھنا۔ ⑭ حج کو فاسد نہ کرنا۔ ⑮ آمر کے حکم کی مخالفت نہ کرنا اور دی گئی ہدایات کے مطابق حج کرنا۔ ⑯ ایک حج کا احرام باندھنا، متعدد آدمیوں کی طرف سے متعدد حج کا احرام نہ باندھنا۔ ⑰ آمر اور مأمور دونوں کا مسلمان اور عاقل ہونا۔ ⑱ مأمور کا ہوشیار اور باتمیز ہونا۔ ⑳ مأمور کا اپنی مصروفیات میں مشغول ہو کر قطعاً حج

= عن نفسه، فيتمكن في هذا الإحجاج ضرب كراهة، ولأنه أعرف بالمناسك فكان أفضل، ومثله في "فتاوى الظهيرية" (والأفضل إحجاج الحر العالم بالمناسك) أى والعامل بعلمه في تلك المسالك. (مناسك الملا على القارى: (ص: ۲۳۷ - ۲۴۰) باب الحج عن الغير، فصل في شرائط جواز الإحجاج، ط: المكتبة الإمدادية مكة المكرمة)

شامی: (۲/۲۰۳) كتاب الحج، باب الحج عن الغير، مطلب في حج الضرورة، ط: سعيد. البحر العميق: (۲۲۶۷/۳ - ۲۲۶۹) الباب الثامن عشر: في الحج عن الغير، الفصل الأول في الحج عن الحى العاجز، قبيل قوله: وأما الاستئجار على الحج الخ، ط: مؤسسة الريان المكتبة المكية.

کوفت نہ کرنا۔ (۱)

حج بدل کی نیت

حج بدل میں احرام کے وقت حج کی نیت میت کی طرف سے کرے، یا جس زندہ معذور آدمی نے حج بدل کے لئے بھیجا ہے حج کی نیت اس کی طرف سے کرے، اور نیت کرتے وقت زبان سے یہ کہے کہ ”میں فلاں شخص کی طرف سے حج کی نیت کرتا ہوں اور اس کی طرف سے احرام باندھتا ہوں“ اور اگر نام بھول جائے تو یہ کہے کہ ”جس کی طرف سے مجھے حج بدل کیلئے بھیجا گیا ہے میں اس کی طرف سے

(۱) ولاجزاء النيابة في حجة الإسلام ونحوها، كالقضاء والنذر عشرون شرطاً: (الأول) وجوب الحج على المحجوج عنه باليسار، والصحة..... (الثاني) عجزه عن الأداء بنفسه بزوال أحدهما..... (الثالث) دوام العجز إلى الموت..... (الرابع) الأمر بالحج صريحاً من المحجوج عنه أو من وصيه لو كان ميتاً..... (الخامس) أن يحج بمال المحجوج عنه إن أمره صريحاً، والشرط كون أكثر النفقة من مال الميت..... (السادس) نية الحج عن المحجوج عنه عند الإحرام أو تعيينه قبل الشروع في الأعمال..... (السابع) أن يفرد الإهلال لواحد معين..... (الثامن) أن يحرم بحجة واحدة..... (التاسع) تعيين الأمور المعين إن عينه الأمر..... (العاشر) أن يحج المأمور بنفسه..... (الحادي عشر) أن يحج من بلده من ثلث ماله إن أوصى بالحج عنه..... (الثاني عشر) أن يحج راكباً من بلده إن كان الثلث يتحمل الركوب، هذا لو أمره بالحج وأطلق عن ذكر الركوب..... (الثالث عشر) أن يجعل سفره للمأمور به حجاً كان أو عمرة..... (الرابع عشر) أن يحرم من ميقات الأمر لو أمره بالحج وأطلق عن ذكر الميقات..... (الخامس عشر) عدم المخالفة..... (السادس عشر) أن لا يفسد حجه..... (السابع عشر) عدم القوات بتقصير منه، بأن تشاغل بحوائج نفسه..... (الثامن عشر) إسلام الأمر والمأمور دون الوصي..... (التاسع عشر) عقلهما وعقل الوصي أيضاً..... (العشرون) تمييز الأمور لأعمال الحج..... (غنية الناسك: (ص: ۳۲۰ إلى ۳۳۶) باب الحج عن الغير، فصل: في شرائط النيابة في الحج الفرض، ط: إدارة القرآن)

﴿إرشاد الساري: (ص: ۲۱۲ إلى ۲۳۶) باب الحج عن الغير، فصل: في شرائط جواز الإحجاج، ط: الإمدادية مكة المكرمة.

﴿الدر مع الرد: (۲/۶۰۰) كتاب الحج، باب الحج عن الغير، مطلب: شروط الحج عن الغير عشرون، ط: سعيد.

حج کی نیت کرتا ہوں اور اس کی طرف سے احرام باندھتا ہوں“۔ (۱)

حج بدل کی وصیت کرنے میں اولاد پر اطمینان نہیں

اگر کسی آدمی پر حج فرض ہے اور وہ کسی وجہ سے حج نہ کر سکا، اور اس کو حج بدل کی وصیت کرنے میں اپنی اولاد پر اطمینان نہیں کہ وہ وصیت کو پورا کریں گے تو اس کی یہ صورت ہو سکتی ہے کہ کسی دوسرے معتمد آدمی کو حج بدل کے لئے وصیت کر دے اور خود حج بدل کیلئے رقم دیدے۔ (۲)

(۱) ومنها: نية المحجوج عنه عند الإحرام؛ لأنّ النائب يحج عنه لا عن نفسه، فلا بد من نيته، والحاج عن غيره إن شاء الله تعالى قال: نويت الحج عن فلان وأحرمت به لله تعالى عنه لبيك عن فلان، وهذا هو الأفضل كما إذا حج عن نفسه، وإن شاء اكتفى بالنية؛ لأنّ الله تعالى عالم بالسرائر والضمائر. ولو أمره رجل أن يحج عنه وأعلمه باسمه، فنسى المأمور اسم الأمر عند الإحرام فنوى بقلبه أن يكون الحج عن الأمر ولم يعينه يصح. (البحر العميق: (۴/۲۲۳) الباب الثامن عشر في الحج عن الغير، الفصل الأول في الحج عن الحي العاجز، ط: مؤسسة الريان المكتبة المكيّة)

﴿غنية الناسك: (ص: ۳۲۵) باب الحج عن الغير، فصل في شرائط النيابة في الحج الفرض، السادس، ط: إدارة القرآن.

﴿الهندية: (۱/۲۵۷) كتاب المناسك، الباب الرابع عشر في الحج عن الغير، ط: رشيدية.

﴿شامی: (۲/۵۹۸، ۵۹۹) كتاب الحج، باب الحج عن الغير، مطلب في الفرق بين العباد والقربة والطاعة، قوله: وبشرط نية الحج عنه، ط: سعيد.

(۲) العشرون: أن يحج الذي عينه أي بخصوصه دون غيره..... بأن قال: يحج عن فلان ولا يحج غيره. (إرشاد الساري: (ص: ۲۳۶) باب الحج عن الغير، فصل في شرائط جواز الإحجاج، ط: الإمدادية مكة المكرمة)

﴿غنية الناسك: (ص: ۳۲۸) باب الحج عن الغير، فصل في شرائط النيابة في الحج الفرض، ط: إدارة القرآن.

﴿الدر مع الرد: (۲/۶۰۰) كتاب الحج، باب الحج عن الغير، قبيل: مطلب: شروط الحج عن الغير عشرون، ط: سعيد.

حج بدل کی وصیت کی

اگر مرحوم نے حج بدل کرانے کی وصیت کی، تو اس کے تہائی مال میں سے حج بدل کرانا ضروری ہے، ورنہ وراثہ گنہگار ہوں گے، اگر تہائی مال حج بدل کے لئے کافی نہیں ہے تو تہائی مال سے جہاں سے حج ہو سکتا ہے حج کرادیں، مثلاً جدہ سے حج کر سکیں اتنا ہی مال ہے تو وہاں سے حج بدل کرادیں، اور اگر ایک تہائی سے مکہ مکرمہ سے حج کر سکتے ہیں تو مکہ شریف سے حج کرادیں، اگر بالغ وراثہ اپنے مال میں سے باقی رقم ملا کر مرحوم کے وطن سے حج کرادیں تو بہتر ہے، لیکن نابالغ وراثہ کی رضامندی معتبر نہیں، اور نابالغ کے مال سے حج بدل کرانا جائز نہیں۔ (۱)

حج بدل کے ایک حج میں دو کی طرف سے نیت کرنا

اگر دو آدمیوں نے ایک آدمی کو حج بدل کرنے کے لئے نائب بنایا اور پیسے دیئے اور حج بدل کرنے والے نے دونوں کی طرف سے احرام باندھ کر حج بدل کیا تو وہ حج بدل صحیح نہیں ہوگا، اور یہ حج حج کرنے والے کی طرف سے نفلی حج ہوگا، اور یہ

(۱) (أوصى بالحج عنه) إنما تجب الوصية به إذا أخره بعد وجوبه (فإن فسر المال) أو المكان (فالأمر عليه) أي ما فسر به (وإلا فيحج) عنه (من بلده) قياساً لا استحساناً (وإن وفى به) أي بالحج من بلده (ثلاثة) وإن لم يف فممن يبلغ استحساناً. (الدر مع الرد: ۲/ ۲۰۴، ۲۰۵) كتاب الحج، باب الحج عن الغير، ط: سعيد

إرشاد الساری: (ص: ۲۴۳) باب الحج عن الغير، فصل: لو أوصى أن يحج عنه، ط: الإمدادية مئة المكرمة.

غنية الناسك: (ص: ۳۴۰) باب الحج عن الغير، فصل: في الوصية بالحج، ط: إدارة القرآن. (وتجوز بالثلث للأجنبي) عند عدم المانع، (وإن لم يجز الوارث ذلك) لا الزيادة عليه، إلا أن تجيز ورثته بعد موته وهم كبار. (الدر مع الرد: ۲/ ۲۵۰، ۲۵۱) كتاب الوصايا، ط: سعيد
(وأيضاً فيه: (إلا بإجازة ورثته) (وهم كبار) عقلاء فلم تجز إجازة صغير، ومجنون، وإجازة المريض (الدر مع الرد: ۲/ ۲۵۶) كتاب الوصايا، ط: سعيد

آدمی دونوں سے لئے ہوئے پیسے واپس کرنے کا ذمہ دار ہوگا۔ (۱)

حج بدل کے بعد حج بدل کرانے والے کے گھر آنا

حج بدل کرنے والے کے لئے حج بدل کر کے واپس آنے کے بعد حج بدل

(۱) السابع: أن يفرد الإهلال لواحد معين، فلو أهل بحجة عن آمريه، ولو كانا أبو يه أو الأجنبيين، كما في "الفتح" بطلت نيته عنهما، ووقعت الحجة عنه، وضمن نفقتهما إن أنفق من مالهما؛ لأنه خالفهما بترك التعيين ولا يقدر على جعله لأحدهما لعدم الأولوية. (غنية الناسك: (ص: ۳۲۵) باب الحج عن الغير، فصل في شرائط النيابة في الحج الفرض، ط: إدارة القرآن)

(ومن حج عن) كل من (آمريه وقع عنه وضمن مالهما) لأنه خالفهما (ولا يقدر على جعله من أحدهما) لعدم الأولوية. قال المحقق في الرد: (قوله: وقع عنه) أي عن المأمور نفلاً، ولا يجزئه عن حجة الإسلام، بحر ونهر. وفيه نظر يأتي قريباً والظاهر أنها تجزئه عن حجة الإسلام لأنها تصح بالتعيين وبالإطلاق، بخلاف ما لو نوى بها النفل، والمأمور وإن كان صرفها عن نفسه يجعلها للآمرين أو لأحدهما، لكن لما تحققت المخالفة بطل ذلك الصرف وإلا لم تقع عن نفسه أصلاً فيكون حينئذ كما لو أحرم عن نفسه ابتداءً ولم ينو النفل فتقع عن حجة الإسلام، ولذا قال في الفتح أيضاً فيما لو أمره بالحج ففرق معه عمرة لنفسه لا يجوز ويضمن اتفاقاً، ثم قال: ولا تقع عن حجة الإسلام عن نفسه؛ لأن أقل ما تقع بإطلاق النية وهو قد صرفها عنه في النية وفيه نظر اه كلامه. والظاهر أن وجه النظر ما قررناه من أنه حيث تحققت المخالفة وقعت عن نفسه بطل صرف النية فتجزيه عن حجة الإسلام، فقوله في البحر فيما مر تقع عن المأمور نفلاً ولا تجزيه عن حجة الإسلام فيه نظر، وقد صرح الباقراني في شرح الملتقى، وتبعه الشارح في شرحه عليه أيضاً بأنه يخرج بها عن حجة الإسلام، فهذا ما تحرر لي فافهم والسلام. (رد المحتار على الدر المختار: ۲/ ۲۰۷، ۲۰۸) كتاب الحج، باب الحج عن الغير، مطلب العمل على القياس دون الاستحسان، ط: سعيد

مناسك الملا على القاري: (ص: ۲۲۸) باب الحج عن الغير، فصل في شرائط جواز الإحجاج، الخامس عشر، ط: المكتبة الإمدادية مئة المكرمة.

(ولو أمره رجلان كل منهما بالحج عنه، فأحرم لهما معاً لم يصح، وضمن النفقة لكل منهما. (كتاب الفقه على المذاهب الأربعة: ۱/ ۷۰۸) كتاب الحج، مبحث الحج عن الغير، الحنفية قالوا: الخ، ط: دار إحياء التراث العربي، بيروت)

کرانے والے کے گھر آنا ضروری نہیں ہے۔ (۱)

حج بدل کے صحیح ہونے کی شرائط

☆ حج بدل کے صحیح ہونے کے لئے شرط یہ ہے کہ:

- ۱۔ حج بدل کرانے والا اور حج بدل کرنے والا دونوں مسلمان اور عاقل ہوں دیوانے اور پاگل نہ ہوں۔ (۲)

حج بدل کے لئے کس کو بھیجنا چاہیے

”حج بدل کون کر سکتا ہے؟“ کے عنوان کو دیکھیں۔ (۹۴/۲)

حج بدل مجبوری کی وجہ سے کرنا

اگر کوئی شخص دل کا مریض ہے اور تکلیف برداشت سے باہر ہوگئی ہے اور حج کے لئے خود جانے کے قبل نہیں رہا، اور آئندہ بھی قابل ہونے کی امید نہیں ہے تو یہ شخص معذور ہے، کسی کو حج بدل کے لئے بھیج سکتا ہے، حج ہو جائے گا۔ (۳)

- (۱) ولو أحج رجلاً يؤدى الحج ويقیم بمكة جاز، والأفضل أن يحج ويرجع. (الهندية: ۱/ ۲۵۸) كتاب المناسك، الباب الرابع عشر في الحج عن الغير، ط: رشيدية
- (۲) الثامن عشر: إسلام الأمر والمأمور دون الوصى كما في الزكاة. التاسع عشر: عقلهما وعقل الوصى أيضاً..... العشرون: تمييز المأمور لأعمال الحج، فلا يصح إحجاج صبي غير مميز، ويصح إحجاج المراهق؛ لأنه أهل لصحة الأفعال وإن لم يكن أهلاً للوجوب، كما في الدر وحواشيه. (غنية الناسك: ص: ۳۳۶) باب الحج عن الغير، فصل في شرائط النيابة في الحج الفرض، ط: إدارة القرآن
- كتاب المناسك الملا على القاري: (۶۳۵، ۶۳۴) باب الحج عن الغير، فصل في شرائط جواز الإحجاج، السادس عشر، السابع عشر، الثامن عشر، ط: الإمدادية مكة المكرمة.
- شامى: (۶۰۳، ۶۰۱/۲) كتاب الحج، باب الحج عن الغير، شروط الحج عن الغير عشرون، وقيل: مطلب في الحج الصلوة، ط: سعيد.

(۳) وعن عبد الله بن زبير قال: جاء رجل من خثعم إلى رسول الله ﷺ فقال: إن أبى أدرکه الإسلام وهو شيخ كبير لا يستطيع ركوب الرحل، والحج مكتوب عليه، أفأحج عنه؟ قال: ”أنت أكبر ولده؟“ قال: نعم، قال: ”أرأيت لو كان على أبيك دين فقضيته عنه، أكان يجزئ عنه؟“ =

حج بدل مرحوم کی طرف سے کرنا

اگر مرحوم پر حج فرض تھا، اور وہ زندگی میں اپنا حج نہ کر سکا، اور کوئی شخص اس کی طرف سے حج بدل کرانا چاہتا ہے، تو حج بدل کرتے ہوئے مرحوم کی طرف سے احرام باندھنا لازم ہوگا، ورنہ مرحوم کا فرض حج ادا نہیں ہوگا، اور اگر مرحوم پر حج فرض نہیں تھا تو مرحوم کی طرف سے حج کا احرام باندھنا لازم نہیں ہوگا بلکہ حج کرنے کے بعد حج کا ثواب بخشنے سے مرحوم کو حج کا ثواب مل جائے گا۔ (۱)

= قال: نعم، قال: ”فأحجج عنه“، رواه أحمد والنسائي بإسناد جيد، وأخرج ابن حبان معناه من حديث ابن عباس ففي هذه الأحاديث دلالة على أن من كان له في حال عصبه و زمانته يبلغ أجره من يحج عنه لزمه فرض الحج، وجه الدلالة: قول التميمية: أن فريضة الله أدرکت أبى شيخاً كبيراً، فذكرت إدراك الفريضة لأبيها في حال عجزه. (البحر العميق: ۳/ ۴۷۳) الباب الثالث في مناسك الحج، شرائط وجوب الأداء، ط: مؤسسة الريان المكتبة المكية

وفيهِ أيضاً: وأما من يجب عليه أن يحج عنه في حياته: وهو المسلم البالغ العاقل الحر العاجز عن الحج بنفسه، إما بكسر أو زمانة لا يرجى زوالها أو مرض لا يرجى برؤه، أو هرم لا يستطيع على الرحلة إلا بمشقة شديدة، وتسمية الفقهاء المعصوب - بالضاد المعجمة أو بالصاد المهملة - وتقدم تفسيره في أوائل الباب الثالث، فهذا يجب عليه الإحجاج عن نفسه بشرطه. (البحر العميق: ۲/ ۲۳۹) الباب الثامن عشر في الحج عن الغير، الفصل الأول في الحج عن الحي العاجز، ط: مؤسسة الريان المكتبة المكية

شامى: (۴۵۹/۲) كتاب الحج، مجلط فيمن حجيمال حرام، (قوله: صحيح البدن)، ط: سعيد.

(۱) السادس: نية الحج عن المحجوج عنه عند الإحرام أو تعيينه قبل الشروع في الأعمال، فلو قال بلسانه: أحرمت عن فلان، أو لبيك بحجة عن فلان فهو أفضل، وإلا تكفى نية القلب تنمة: وهذه الشرائط كلها في الحج الفرض، وأما في الحج النفل: فلا يشترط شئ منها غالباً إلا الإسلام، والعقل والتمييز، والنية، ولو بعد الأداء. (غنية الناسك: ص: ۳۲۵، ۳۳۶) باب الحج عن الغير، فصل في شرائط النيابة في الحج الفرض، ط: إدارة القرآن

التاسع: النية أى نية المحجوج عنه عند الإحرام أو بعده عند الإمام قبل أن يشرع في أفعال الحج، وهذه الشرائط كلها في الحج الفرض، وأما في الحج النفل فلا يشترط فيه شئ من هذه الشرائط غالباً) أى فى أكثر المسائل (الا الإسلام والعقل والتمييز) وفيه بحث سبق (والنية) أى تشترط النية فى النفل أيضاً، وتعتبر فى حقه (ولو بعد الأداء) أى أداء الأعمال وفراغها، ثم ينوبها له ويجعل له ثواب حجه، وهذا ظاهر إذا أبهم النية، بخلاف ما إذا عين غيره فى نيته، =

حج بدل مکہ سے کرنا

اگر کسی کو حج بدل کرنے کے لئے کہا اور وہ رمضان المبارک میں مکہ مکرمہ جا کر عمرہ کرنے کے بعد وہیں ٹھہر گیا، پھر اس کے بعد وہاں سے حج بدل کیا تو حج بدل ادا نہیں ہوگا۔ (۱)

حج بدل میں بقیہ رقم

حج بدل میں حج سے واپس آنے کے بعد جو رقم باقی رہے وہ واپس کر دے۔ (۲)

= لكن إذا نوى لنفسه هل يجوز أن يجعل لغيره ثواب فعله نفلاً؟ الظاهر جوازه، والله أعلم.
(مناسك الملا علي القاري: (ص: ۲۲۲، ۲۳۷) باب الحج عن الغير، فصل في شرائب جواز الإحجاج، ط: المكتبة الإمدادية مكة المكرمة)

شامی: (۲/۲۰۱) کتاب الحج، باب الحج عن الغير، مطلب شروط الحج عن الغير عشرون، ط: سعيد.

(۱) ولو أمره بالحج فاعتمر ثم حج من مكة فهو مخالف في قولهم جميعاً كذا في المحيط، في الخانية: ولا يجوز ذلك عن حجة الإسلام. (الهندية: (۱/۲۵۸) كتاب المناسك، الباب الرابع عشر في الحج عن الغير، ط: رشيدية)

الدر مع الرد: (۲/۲۰۰) كتاب الحج، باب الحج عن الغير، مطلب: شروط الحج عن الغير عشرون، الثاني عشر: أن يحرم من الميقات، ط: سعيد.

إرشاد الساري: (ص: ۲۲۷) باب الحج عن الغير، فصل: في شرائب جواز الإحجاج، العاشر: أن يحرم من الميقات، وكذا باب الحج عن الغير، فصل: في شرائب جواز الإحجاج، الثالث: عدم المخالفة، ط: الإمدادية مكة المكرمة.

(۲) وما فضل من النفقة من الزاد والأمتعة بعد رجوعه يرده على الورثة أو الوصي إلا أن يتبرع الورثة، أو أوصى له به الميث فيكون له. (إرشاد الساري: (ص: ۲۲۷) باب الحج عن الغير، فصل في النفقة، ط: الإمدادية مكة المكرمة)

شامی: (۲/۲۱۲) کتاب الحج، باب الحج عن الغير، فروع: ط: سعيد.

البحر الرائق: (۳/۲۱۲) کتاب الحج، باب الحج عن الغير، ط: سعيد.

غنية الناسك: (ص: ۳۲۳) باب الحج عن الغير، فصل: في النفقة، ط: إدارة القرآن.

حج بدل میں پورا خرچہ دینا ضروری ہے

حج بدل میں پورا خرچہ یا خرچہ کا اکثر حصہ دینا ضروری ہے ورنہ حج بدل فرض ادا نہیں ہوگا بلکہ نفل ہو جائے گا، اور جس کی طرف سے حج کرایا گیا ہے اس کا فرض حج ساقط نہیں ہوگا۔

موجودہ دور میں حکومت کی اسکیم سے جانے کی صورت میں حکومت کے اعلان کے مطابق اور پرائیویٹ گروپ سے جانے کی صورت میں ان کے اعلان کے مطابق خرچہ دینا ہوگا۔

کم از کم وطن سے مکہ مکرمہ اور مکہ مکرمہ سے وطن واپسی کا خرچہ حج بدل کرانے والے کی طرف سے ہونا ضروری ہے، ورنہ حج بدل فرض ادا نہیں ہوگا۔ (۱)

(۱) الخامس: أن يحج بمال المحجوج عنه بأن أمره صريحاً، والشرط كون أكثر النفقة من مال الميت، فإن أنفق الكل، أو الأكثر من مال نفسه، وفي المال المدفوع إليه وفاء بحجة، رجع به فيه، ويجزئه؛ لأن اشتراطه للإحتراز عن التبرع لا مطلقاً، وإن لم يكن فيه وفاء، أو لم يدفع إليه مالا، وقد أمره بالحج رجع به في مال الميت، ويجزئه؛ لأنه لما أمره بالحج فقد أمره بأن ينفق عنه، فإن لم يرجع أو تبرع به ليجزئه لفقد شرطه، وإن أنفق أكثر النفقة من مال الميت والأقل من ماله جاز، وله أن يرجع أو يتبرع بماله. (غنية الناسك: (ص: ۳۲۳) باب الحج عن الغير، فصل في شرائب النيابة في الحج الفرض، ط: إدارة القرآن) وفيه أيضاً: فصل في النفقة: هي ما يكفي الحاج المأمور لذهابه وإيابه إلى بلد الميت منفقاً على نفسه بالمعروف من غير تبذير ولا تقتير من طعام وإدام ومنه اللحم وشراب وثياب في الطريق الخ. (غنية الناسك: (ص: ۳۲۳) باب الحج عن الغير، فصل في النفقة، ط: إدارة القرآن)

مناسك الملا علي القاري: (ص: ۲۱۲) باب الحج عن الغير، فصل في شرائب جواز الإحجاج، السادس، ط: الإمدادية مكة المكرمة.

شامی: (۲/۲۰۲) کتاب الحج، باب الحج عن الغير، مطلب في الاستئجار على الحج، قوله: ولو أنفق من مال نفسه الخ، ط: سعيد.

البحر العميق: (۲/۲۲۳) الباب الثامن عشر في الحج عن الغير، الفصل الأول في الحج عن الحي العاجز، قوله: منها أن يكون حج المأمور بمال المحجوج عنه الخ، ط: مؤسسة الريان المكتبة المكية =

موجودہ دور میں حکومت کی اسکیم سے جا رہا ہے تو حکومت کے اعلان کے مطابق پورا خرچہ دینا پڑے گا، اور اگر پرائیویٹ گروپ کے ساتھ جا رہا ہے تو جس گروپ کے ساتھ جا رہا ہے اس گروپ کے اعلان کے مطابق خرچہ دینا پڑے گا۔

حج بدل میں عام اجازت دیدیں

اگر حج بدل کرانے والا یہ اجازت دیدے کہ آپ تمتع کریں، یا عمرہ اپنی طرف سے کریں اور حج میری طرف سے، یا وہ کہے کہ جیسا چاہو کرو تو پھر حج بدل کرنے والا جو بھی حج کرنا چاہے کر سکتا ہے۔ (۱)

حج بدل میں قربانی کا حکم

☆ حج بدل کرنے والے کو حج افراد یعنی صرف حج کا احرام باندھنا چاہئے۔ (۲)

(١) وينبغي للأمر أن يفوض الأمر إلى المأمور فيقول : حجّ عني : أى بهذا كيف شئت مفرداً أو قارئاً أو متمتعاً فيه : أن هذا القيد سهوٌ ظاهرٌ ، وفي حاشيته : قوله : (أن هذا القيد سهوٌ ظاهرٌ) : فقال القاضي : عيد في ” شرحه “ لهذا الكتاب : ولا يخفى أن هذا سهو منه ؛ لأن الميت لو أمره بالتمتع فتمتع المأمور صح ، ولا يكون مخالفاً بلا خلاف بين الأئمة السلاف ، فتدبر ، هكذا في الحجاب . (المسلك المتقسط في المنسك المتوسط مع إرشاد السارى : (ص: ٦٣٧) باب الحج عن الغير ، فصل : في النفقة ، ط : الإمدادية مكة المكرمة)

غنیۃ الناسک: (ص: ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵) باب الحج عن الغير، فصل فی النفقة، ط: إدارة القرآن۔
کفایت المفتی: (۳۴۵/۲، ۳۴۶) کتاب الحج، الباب الثالث: الحج عن الغير (حج بدل) حج کے بارے میں ایک تفصیلی فتویٰ، ط: دارالاشاعت، کراچی۔

(٢) وأما بيان ما يصير به المأمور بالحج مخالفاً و بيان حكمه إذا خالف فنقول: إذا أمر بحجة مفردة أو بعمره مفردة فقرن فهو مخالف ضامن في قول أبي حنيفة..... ولأبي حنيفة أنه لم يأت بالمأمور به لأنه أمر بسفر يصرفه إلى الحج لا غير، ولم يأت به فقد خالف أمر الأمر فضمن.
(بدائع الصنائع: ٢/ ٢١٣، ٢١٤) كتاب الحج، فصل وأما الذي يرجع إلى النبات، ط: سعيد

📁 مناسك الملا على القارى : (ص: ٢٢٦) باب الحج عن الغير ، فصل فى شرائط جواز الإحجاج ، الثالث عشر ، ط: المكتبة الإمدادية مكّة المكرمة.

📖 البحر العميق: (٢٣٢٩/٢) الباب الثامن عشر في الحج عن الغير، الفصل الأول في الحج عن الحي العاجز، قوله: وأما بيان ما يصير به المأمور بالحج مخالفاً له، ط: مؤسسة الريان المكتبة المكية.

حج بدل میں پیسے کی کمی ہو جائے

جج بدل میں بھیجنے والے کے وطن سے جج کا سفر شروع کرنا ضروری ہے، لیکن اگر پیسے کم ہیں تو جہاں سے جج بدل کرنا ممکن ہو وہاں سے جج بدل کر اداے۔ (۱)

حج بدل میں سفر کا خرچہ کتنا دیا جائے

اگر کسی آدمی پر حج فرض ہے لیکن وہ معذور ہے حج کا سفر کرنے کے قابل نہیں ہے تو وہ شخص دوسرے آدمی کو مکمل خرچہ دے کر حج بدل کے لئے بھیج سکتا ہے، یعنی مکان سے مکہ مکرمہ پھر مکہ مکرمہ سے وطن آنے تک کا مکمل خرچہ دینا ضروری ہے، اگر وطن سے مکہ مکرمہ جانے کا اور مکہ مکرمہ سے وطن آنے کا خرچہ حج بدل کرانے والے کے پیسے سے نہیں ہوگا تو حج بدل فرض ادا نہیں ہوگا بلکہ نفل حج کا ثواب ملے گا۔ (۲)

٢٣٥٢/٣) = وفيه أيضاً: ومنها: أن يكون الحج بمال الموصى أو أكثره لاطوعاً حتى لو أوصى الميت بأن يحج عنه بمال، فتبرع الوارث أو الأجنبي لايجوز، ولو قضى دينه عنه متطوعاً جاز. (البحر العميق: ٢٣٥٢/٣) الباب الثامن عشر في الحج عن الغير الفصل الثامن عشر: في الحج عن الغير، الفصل الثاني: الحج عن الميت الذي فاتته الحج في عمره، ط: مؤسسة الريان المكتبة المكية

(١) ومنها : أن يحج من بلده الذي يسكنه ؛ لأنَّ الحج مفروض عليه من بلده ، فمطلق الوصية تنصرف إليه هذا إذا كان ثلث ماله لا يكفي لذلك ، أمّا إذا كان لا يكفي فمن حيث يبلغ .
البحر العميق : (٣/ ٢٣٦٦) الباب الثامن عشر في الحج عن الغير ، الفصل الثاني : الحج عن الميت الذي فاتته الحج في عمره ، ط : مؤسّسة الريّان المكنية المكيّة)

❏ (الشامن : أن يحج عنه من وطنه ان اتسع الثلث) أى ثلث مال الميت (وإن لم يتسع) أى الثلث يحج عنه من حيث يبلغ) أى استحسانا (وإن لم يمكن) أى أن يحج عنه بثلث ماله (من مكان بطلت الوصية) . (مناسك الملا على القارى : (ص : ٢٠)) باب الحج عن الغير ، فصل فى شرائط جواز الإحجاج ، ط : المكتبة الإمدادية مكة المكرمة)

📖 شامي: (٢٠٠/٢) كتاب الحج، باب الحج عن الغير، مطلب شروط الحج عن الغير
عشرون، ط: سعيد.

📁 الهندية: (١/ ٢٥٩) كتاب المناسك، الباب الخامس عشر في الوصية بالحج، ط: رشيدية.
(٢) انظر الهامش السابق، رقم: ١. على الصفحة رقم: ١١٢.

اور حج افراد میں حج کی وجہ سے قربانی واجب نہیں ہوتی، اس لئے جس نے حج بدل کرایا اس کی طرف سے قربانی کی ضرورت نہیں۔ (۱)

جو حج بدل کر رہا ہے اگر وہ مقیم اور صاحب استطاعت ہے تو اپنی طرف سے قربانی کرے اور یہ قربانی چاہے وطن میں کرے، چاہے مکہ مکرمہ میں دونوں صحیح ہیں، اور اگر حج بدل کرنے والا مسافر ہے یا مقیم ہے لیکن اس کے پاس حج کے اخراجات کے علاوہ نصاب کے برابر ذاتی رقم نہیں ہے تو اس پر قربانی واجب نہیں ہوگی۔ (۲)

☆ اگر حج بدل کرنے والا حج بدل کرانے والے کی اجازت کے بغیر حج تمتع کرے گا تو تمتع کی قربانی کی رقم حج بدل کرنے والے کو اپنے مال سے دینا لازم ہوگا، حج بدل کرانے والے کے پیسے سے دینا لازم نہیں ہوگا۔

ہاں اگر حج بدل کرانے والے نے حج تمتع کرنے کی اجازت دی تو اس صورت

(۱) (ثم إن كان مفردًا) أى بالحج (يستحب له الذبح) أى مرتباً (فيذبح ويحلق) فلو حلق فذبح لاشئى عليه (وإن كان قارناً أو متمتعاً يجب عليه الذبح) . مناسك الملا على القارى: (ص: ۳۱۸) باب مناسك منى ، فصل فى الذبح ، ط: المكتبة الإمدادية مكة المكرمة

غنية الناسك: (ص: ۱۷۲) باب مناسك منى يوم النحر ، فصل فى الذبح وأحكامه ، ط: إدارة القرآن .

البحر العميق: (۳/ ۱۷۰) الباب الثانى عشر فى الأعمال المشروعة يوم النحر ، الثانى من الأعمال المشروعة يوم النحر: الذبح ، قبيل: الكلام فى الأضحية ، ط: مؤسسه الريان المكتبة المكية .

(۲) (وشرائطها: الإسلام والإقامة واليسار الذى يتعلق به) وجوب (صدقة الفطر) . قال المحقق تحته فى الرد: (قوله: والإقامة) فالمسافر لا تجب عليه وإن تطوع بها أجزأته عنها..... (قوله: واليسار الخ) بأن ملك مائتى درهم أو عرضاً يساويها غير مسكنه وثياب اللبس (ومتاع يحتاج إلى أن يذبح الأضحية) . (شامى: ۳۱۲/۶) كتاب الأضحية ، ط: سعيد

فتجب (التضحية (على حر مسلم مقیم) بمصر أو قرية أو بادية ، عینی ، فلا تجب على حاج مسافر . (الدر المختار مع رد المحتار: ۳۱۵/۶) كتاب الأضحية ، ط: سعيد

إن الرجل إذا كان فى مصر وأهله فى مصر فكتب إليهم ليضحوا عنه فإنه يعتبر مكان التضحية فينبغى أن يضحوا عنه بعد فراغ الإمام من صلاته فى المصر الذى يضحي عنه فيه . (الهندية: ۲۹۶/۵) كتاب الأضحية ، الباب الرابع فيما يتعلق بالمكان والزمان ، ط: رشيديه

بدائع الصنائع: (۷/ ۷۴) كتاب التضحية ، فصل: وأما شرائط جواز إقامة الواجب ، ط: سعيد .

میں قربانی کا پیسہ حج بدل کرانے والے کی اجازت سے اس سے لینا درست ہوگا۔ (۱)

حج بدل میں کس کی طرف سے نیت کرنا ضروری ہے

حج بدل میں جس کے پیسے سے حج کا سفر کر رہا ہے، اور پیسہ خرچ کر رہا ہے

اس کی طرف سے حج کرنا ضروری ہے۔ (۲)

(۱) جميع الدماء المتعلقة بالحج أى بنفسه كدم شكر والإحرام أى بارتكاب محظور فيه على المأمور إلا دم الإحصار خاصة فإنه فى مال الأمر حتى لو أمره بالقران أو التمتع فالدم على المأمور أى فى مال نفسه . (إرشاد السارى: (ص: ۲۵۰) باب الحج عن الغير ، فصل: جميع الدماء على المأمور ، ط: الإمدادية مكة المكرمة)

ودم القران) والتمتع (والجناية على الحاج) إن أذن له الأمر بالقران والتمتع وإلا فيصير مخالفاً فيضمن (قوله: على الحاج) أى المأمور أما الأول فلأنه وجب شكرًا على الجمع بين النسكين وحقيقة الفعل منه وإن كان الحج يقع عن الأمر؛ لأنه وقوع شرعى لا حقيقى . (الدر مع الرد: (۲/ ۲۱۱) كتاب الحج ، باب الحج عن الغير ، ط: سعيد)

غنية الناسك: (ص: ۳۲۵) باب الحج عن الغير ، فصل: فى النفقة ، ط: إدارة القرآن .

ودم القران والتمتع والجناية على الحاج إن أذن له الأمر بالقران والتمتع وإلا فيصير مخالفاً فيضمن . (الدر مع الرد: (۲/ ۲۱۱) باب الحج عن الغير ، مطلب العمل على القياس دون الاستحسان ، ط: سعيد)

فإن أمره غير أن يقرن عنه فالدم على من أحرم؛ لأنه وجب شكرًا بما وفقه الله تعالى من الجمع بين النسكين ، والمأمور هو المختص ، لهذه النعمة؛ لأن حقيقة الفعل منه . (الهداية: (۱/ ۲۹۸) كتاب الحج ، باب الحج عن الغير.....)

ودم المتعة والقران والجنايات على المأمور ، فأما دم المتعة والقران ، فلأنه وجب شكرًا وفق لأداء النسكين وهو الذى حصلت هذه النعمة ، وأما دم الجنايات فلأنه هو الجانى (الفقه الحنفى: (ص: ۴۶۹) الحج عن الغير ، ط: بيروت)

(۲) السادس: نية الحج عن المحجوج عن الإحرام أو تعيينه قبل الشروع فى الأعمال . (غنية الناسك: (ص: ۳۲۵) باب الحج عن الغير ، فصل فى شرائط النيابة فى الحج الفرض ، ط: إدارة القرآن)

الدر المختار مع رد المحتار: (۲/ ۵۹۸ ، ۵۹۹) كتاب الحج ، باب الحج عن الغير ، مطلب فى الفرق بين العباداة والقربة والطاعة ، ط: سعيد .

البحر العميق: (۴/ ۲۲۶۳) الباب الثامن عشر فى الحج عن الغير ، الفصل الأول فى الحج عن الحى العاجز ، قوله: ومنها: نية المحجوج عنه الخ ، ط: مؤسسه الريان المكتبة المكية .

حج بدل میں کیا نام لینا ضروری ہے

حج بدل میں جس کی طرف سے حج بدل کیا جا رہا ہے اس کا نام لینا ضروری نہیں بہتر ہے، دل میں یہ نیت کر لینا کہ ”فلاں کی طرف سے احرام باندھتا ہوں“ کافی ہے، اگر احرام باندھتے وقت حج بدل کرانے والے کی طرف سے نیت نہیں کرے گا تو حج بدل ادا نہیں ہوگا۔ (۱)

(۱) ومنها: نية المحجوج عنه عند الإحرام؛ لأن النائب يحج عنه لا عن نفسه، فلا بد من نيته، والحاج عن غيره إن شاء الله، قال: نويت الحج عن فلان وأحرمت به لله تعالى عنه، لبيك عن فلان، وهذا هو الأفضل، كما إذا حج عن نفسه، وإن شاء اكتفى بالنية؛ لأن الله تعالى عالم بالسرائر والضمائر ولو أمره رجل أن يحج عنه وأعلمه باسمه، فنسى المأمور اسم الأمر عند الإحرام فنوى بقلبه أن يكون الحج عن الأمر ولم يعينه يصح. (البحر العميق: ۲۶۳/۴) الباب الثامن عشر في الحج عن الغير، الفصل الأول في الحج عن الحي العاجز، ط: مؤسسة الريان المكتبة المكيّة

السادس: نية الحج عن المحجوج عنه عند الإحرام أو تعيينه قبل الشروع في الأعمال، فلو قال بلسانه: أحرمت عن فلان، أو لبيك بحجة عن فلان فهو أفضل، والاكتفى بنية القلب، ولو نسي اسمه فنوى عن الأمر صح، ولو أطلق النية عن ذكر المحجوج عنه، فله أن يعينه قبل الشروع في الأعمال، وإن لم يعينه حتى شرع في الأعمال، تعذر التعيين، وتحققت المخالفة، فيقع الحج عنه، وعليه الضمان. (غنية الناسك: ص: ۳۲۵) باب الحج عن الغير، فصل في شرائط النيابة في الحج الفرض، ط: إدارة القرآن

مناسك الملا على القاري: (ص: ۲۲۲) باب الحج عن الغير، فصل في شرائط جواز الإحجاج الخ، ط: المكتبة الإمدادية مكة المكرمة.

شامی: (۵۹۸/۲، ۵۹۹) كتاب الحج، باب الحج عن الغير، مطلب في الفرق بين العباد والقرية والطاعة، ط: سعيد.

الهندية: (۲۵۷/۱) كتاب المناسك، الباب الرابع عشر في الحج عن الغير، ط: رشديه. الهندية: (۶۱/۳) كتاب الحج، باب الحج عن الغير، قوله: والشرط العجز الدائم إلى وقت الموت، ط: سعيد.

بدائع الصنائع: (۲۱۳/۲) كتاب الحج، فصل: وأما الذي يرجع إلى النبات، تحت قوله: ومنها إذا أمن عليه بنفسه حال قدرته الخ، ط: سعيد.

حج بدل میں نیت کس کی کرے

☆ حج بدل میں حج کرانے والے کی طرف سے نیت کرنا لازم ہے، اس لئے احرام باندھتے وقت یوں کہے ”کہ میں فلاں مرد یا فلاں عورت کی طرف سے حج کا احرام باندھتا ہوں اور تلبیہ کہتا ہوں“ اور یہ نیت دل میں کر لینا کافی ہے۔ (۱)

☆ اگر حج بدل کرنے والے نے احرام باندھتے وقت حج بدل کرانے والے کی طرف سے نیت نہیں کی بلکہ نیت اپنی طرف سے کر لی تو حج بدل ادا نہیں ہوگا۔ (۲)

حج بدل میں جس کی طرف سے حج بدل کیا جاتا ہے اس کا نام زبانی لینا ضروری نہیں بہتر ہے، دل میں صرف یہ نیت کر لینا بھی کافی ہے کہ فلاں شخص کی طرف سے احرام باندھتا ہوں، اگر احرام باندھتے وقت حج کرانے والے کی طرف سے احرام کی نیت نہیں کی، اور حج کے اعمال شروع کر دیئے تو حج بدل صحیح نہیں ہوگا۔ (۳)

حج بلا نذر بھی واجب ہے

کبھی حج نذر کے بغیر بھی واجب ہو جاتا ہے، مثلاً اگر کوئی شخص میقات سے احرام کے بغیر گزر جائے تو اس پر حج یا عمرہ واجب ہو جاتا ہے، تو اگر ایسا شخص حج کریگا تو یہ حج واجب ہوگا۔ (۴)

(۳، ۲، ۱) انظر الحاشية السابقة، رقم: ۱. على الصفحة رقم: ۱۱۷، (ومنها: نية المحجوج عنه عند الإحرام؛)

(۴) وقد يجب الحج كما إذا جاوز الميقات بغير إحرام، فيجب عليه أحد النسكين، فإن اختار الحج اتصف بالوجوب، فيكون من قبيل الواجب المخير. (غنية الناسك: ص: ۱۰) مقدمة: في تعريف الحج وما يتعلق بفضليته، ط: إدارة القرآن

الدر المختار مع رد المحتار: (۴۵۵/۲، ۴۵۶) كتاب الحج، ط: سعيد.

البحر الرائق: (۳۱۰/۲، ۳۱۱) كتاب الحج، قبيل (قوله: بشرط حرية وبلوغ الخ)، ط: سعيد.

حج بیچنا

”حج خریدنا“ کے عنوان کو دیکھیں۔ (۱۲۶/۲)

حج پانچواں رکن ہے

حاجی حج کے ذریعہ اسلام کا پانچواں اور آخری اہم رکن ادا کر کے اپنے دین کی تکمیل کرتا ہے، اس لئے کہا گیا ہے کہ ”حج مبرور اور حج مقبول کے بعد ایک نئی زندگی حاصل ہوتی ہے، گزرے ہوئے زمانہ کی کمزوریوں کا جائزہ لیکر نئی زندگی کے لئے کوئی ایسی نئی راہ اختیار کر لے جس سے واضح طور پر معلوم ہو کہ حاجی صاحب میں نمایاں طور پر تبدیلی پیدا ہوئی اور دینی، اخلاقی، معاشرتی، اعتبار سے حاجی صاحب کے خیالات، رجحانات اور ارادوں کی دنیا بدل گئی ہے۔ (۱)

حج پر پابندی لگادی

اگر حکومت کی طرف سے مستقل طور پر مسلمانوں کو حج کرنے کی اجازت نہ ہو تو ان پر امام اعظم ابو حنیفہ کے نزدیک حج ادا کرنا فرض نہیں ہوگا، اور ان کے لئے حج

(۱) وینبغی أن یجتهد فی محاسنہ فی باقی عمرہ ، وأن یزاد خیرہ بعد العود ، فعلمة الحج المبرور ، وقبول زیارة خیر مزرور ، أن یعود خیراً مماکان فی جمیع الأمور ، فإن رأى فی نفسه نزوعاً عن الأباطیل وتجافياً عن دار الغرور ، وإنابة إلى دار الخلود ، فلیحترز أن یدنس ذلک بطلب الفضول ، ویستبشر بحصول خلعة القبول وهو غایة المطلوب ، والمسؤول ونهاية المقصود والمأمول وبه یتتم لباب المرام . (إرشاد الساری : (ص: ۷۵۲) باب زیارة سید المرسلین ﷺ ، فصل : فی آداب الرجوع من سفر الحج ، ط: الإمدادیة مکة المکرمة)

الفقه الإسلامی وأدلته : (۳/۳۵۵) الباب الخامس : الحج والعمرة ، الفصل الثالث : آداب السفر للحج وغيره ، وآداب الحاج العائد ، المبحث الثاني : آداب رجوع الحاج من سفره ، ط: دار الفكر بیروت .

غنیة الناسک : (ص: ۳۸۹) خاتمة فی زیارة قبر الرسول ﷺ ، فصل فی آداب الرجوع ، ط: إدارة القرآن .

بدل کی وصیت کرنا بھی لازم نہیں ہوگا۔ مستقل طور پر پابندی کی صورت میں اس قول پر فتویٰ دینا چاہیے۔ (۱)

مزید ”حکومت حج کرنے نہ دے“ عنوان کو دیکھیں۔ (۲۳۷/۲)

حج پر روانگی سے پہلے

☆ حج پر روانگی سے پہلے یہ سمجھے کہ آقا کی طلبی پر غلام اس کے آستانے پر حاضری کا قصد کرتا ہے، اور قبولیت کا امیدوار ہو کر وطن چھوڑ رہا ہے، اور اس طرح نکلے کہ دنیا چھوڑ رہا ہے، کسی پر ظلم و زیادتی کی ہو تو اس سے معافی مانگ لے، اگر کسی کا حق ہو تو اس کا حق ادا کر دے، کسی کا دل دکھایا ہو یا ناحق ستایا ہو تو اس سے معافی مانگ لے۔

☆ دور کعت نماز توبہ کی نیت سے پڑھے، اس کے بعد درود شریف پڑھے، سچے دل کے ساتھ اپنے گزشتہ چھوٹے بڑے تمام گناہوں سے توبہ کرے، زبان سے استغفار پڑھے دل میں گزشتہ گناہوں پر نادم ہو، آئندہ کے لئے پختہ ارادہ کرے کہ

(۱) هذا ظاهر المذهب عن أبي حنيفة رحمه الله تعالى ، وهو رواية عنهما ، و ظاهر الرواية عنهما أنه يجب عليهم ، فإن أحسوا أجزاءهم مادام العجز مستمراً بهم ، فإن زال فعليهم الإعادة بأنفسهم ، و ظاهر ما في النحلة اختياره فإن اقتصر عليه ، وكذا الاسبجاني ، و قواه المحقق في فتح القدير ، كذا في البحر الرائق ، وألحق بهم المحبوس والخائف من السلطان الذي يمنع الناس عن الخروج إلى الحج ، وكذا لا يجب الإحجاج عنهم . (الهندية : (۲/۲۱۸) كتاب المناسك ، الباب الأول ، ومنها سلامة البدن ، ط: رشيدية)

غنیة الناسک : (ص: ۲۳) باب شرائط الحج ، فصل : وأما شرائط وجوب الأداء ، ط: إدارة القرآن .

الدر مع الرد : (۲/۴۵۹) كتاب الحج ، مطلب : فیمن حج بمال حرام ، ط: سعید .

إرشاد الساری : (ص: ۷۵ ، ۷۶) باب شرائط الحج ، النوع الثاني ، شرائط الأداء ، الشرط الثالث : عدم الحبس والمنع والخوف ، ط: المكتبة الإمدادیة مکة المکرمة .

پھر کبھی ایسا نہیں کرے گا۔ (۱)

حج پہلے خود کرے یا والدین کو کرائے

☆ اگر لڑکے کے پاس اتنی استطاعت ہے کہ والدین کو اپنے ساتھ حج کے لئے لے جاسکتا ہے تو والدین کو بھی حج میں ساتھ لے جانا چاہیے، اور اگر اس وقت والدین کو ساتھ لے جانے کی حیثیت نہیں ہے، صرف خود جانے کی استطاعت ہے، تو خود جا کر حج ادا کرے پہلے والدین کو حج کرانا اس کے بعد پھر خود جانا یہ شرعی حکم نہیں ہے، استطاعت ہو جانے پر والدین کو بھی حج کرانے کی نیت رکھے اور کوشش کرتا رہے۔ (۲)

(۱) فإذا عزم على الحج ينبغي له البداية بالتوبة بشرطها من رد المظالم إلى أهلها عند الإمكان، وقضاء ما قصر في فعله من العبادات، والندم على تفریطه في ذلك، والعزم على عدم العود إلى مثل ذلك والاستحلال من ذوى الخصومات والمعاملات، فإن ماتوا فالإستغفار لهم..... وإذا أراد الخروج يصلى ركعتي السفر في بيته ويخرج خروج الخارج من الدنيا، ويودع المسجد بركعتين أيضاً. (غنية الناسك: (ص: ۳۴ - ۳۸) باب ما ينبغي لمريد الحج من آداب سفره، ط: إدارة القرآن) إرشاد السارى: (ص: ۷، ۸) مقدمة فى آداب مريد الحج، ط: المكتبة الإمدادية مكة المكرمة. البحر العميق: (۱/ ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶) الباب الرابع: فى مقدمات السفر وآدابه، الأمر الثالث: ط: مؤسسة الريان المكتبة المكية.

(۲) (فرض)..... (مرة)..... (على الفور) فى العام الأول عند الثانى وأصح الروايتين عن إمام، و مالک و أحمد فيفسق وترد شهادته بتأخير ه أى سنيًا؛ لأن تأخير ه صغيرة، وبارتكا به مرة لا يفسق إلا بالإصرار..... وقالوا لو لم يحج حتى أئلف ماله و سعه أن يستقرض ويحج ولو غير قادر على وفائه ويرجى أن لا يؤاخذ الله بذلك. (الدر مع الرد: (۲/ ۴۵۶، ۴۵۷) كتاب الحج، ط: سعيد) وإذا وجدت الشروط فالوجوب على الفور فيقده خائف العذوبة على التزوج ويأثم المؤخر عن سنة الإمكان. (مناسك الملا على القارى: (ص: ۸۹) باب شرائط الحج، النوع الرابع: شرائط وقوع الحج عن الفرض، فصل: وجوب الحج على الفور، ط: المكتبة الإمدادية مكة المكرمة) غنية الناسك: (ص: ۲۰، ۳۲) باب شرائط الحج، فصل: وأما شرائط الوجوب، وفصل: فيما إذا وجد شرائط الوجوب والأداء أو الوجوب فقط، ط: إدارة القرآن.

البحر العميق: (۱/ ۲۱۱، ۲۱۲) الباب الثالث فى مناسك الحج، فصل: فرضية الحج على الفور، ط: مؤسسة الريان المكتبة المكية.

☆ جب بیٹے پر خود حج فرض ہے تو والدین کو حج کرانے سے اس کا اپنا فرض حج ادا نہیں ہوگا، اس کو خود اپنا فرض حج کرنا لازم ہے۔ (۱)

حج پہلے کرے دوسرے کام بعد میں

☆ جس پر حج فرض ہو اس کو پہلے حج کرنا چاہیے اس کے بعد گنجائش ہو تو دوسرے نیک کام کرے مثلاً مسجد یا مدرسہ تعمیر کرائے، اس میں تعاون کرے وغیرہ۔
☆ حج فرض ہونے کے بعد پہلے اس کی ادائیگی ضروری ہے، بقیہ کاموں کا درجہ اس کے بعد ہے۔ (۲)

حج تمتع

”تمتع“ کے لغوی معنی ہیں: کچھ وقت تک فائدہ اٹھانا، (۳) اور شریعت کی اصطلاح میں تمتع کا معنی حج تمتع کرنا۔

حج تمتع یہ ہے کہ آدمی عمرہ اور حج ساتھ ساتھ کرے، لیکن اس طرح کہ دونوں کے احرام الگ الگ باندھے اور عمرہ کر لینے کے بعد احرام کھول کر ان ساری چیزوں سے فائدہ اٹھائے جو احرام کی حالت میں ممنوع ہو گئی تھیں۔

پھر حج کا احرام باندھ کر حج ادا کرے، اس طرح حج میں چونکہ عمرہ اور حج کی درمیانی مدت میں احرام کھول کر حلال چیزوں سے فائدہ اٹھانے کا کچھ وقت مل جاتا ہے اس لئے اس کو حج تمتع کہتے ہیں۔ (۴)

(۲، ۱) انظر الى الحاشية السابقة رقم: ۲، فى الصفحة رقم: ۱۲۱. ((فرض))..... (مرة)..... (۳) تمتع بكذا: لطف اندوز ہونا، فائدہ اٹھاتے رہنا، مستفید ہونا، حاصل کرنا، تمتع بالعمرة إلى الحج: عمرہ کر کے حرم میں رہنا اور حج کرنا، یعنی عمرہ کو حج کے ساتھ ملا دینا۔ (القاموس الوحيد: (ص: ۱۵۲) باب الميم، م-ت، ط: إدارة اسلاميات، لاہور کراچی)

(۴) هو فى اللغة بمعنى: التلذذ، والإنفعا بالشيء. وفى الشريعة كما قال: وهو الترفق أى لغير المكي بأداء النسكين أى العمرة والحج فى أشهر الحج فى سنة واحدة من غير إمام أى بأهله =

البتہ قارن عمرہ سے فارغ ہونے کے بعد احرام کی حالت میں باقی رہے گا، اور ان چیزوں سے فائدہ نہیں اٹھا سکے گا۔ (۱)

☆ حج تمتع کرنے والا بیت اللہ میں حاضری کے بعد عمرہ کا طواف اور صفا مروہ کی سعی کرنے کے بعد حلق یا قصر کر کے احرام سے نکل جائے گا، پھر آٹھ ذی الحجہ کو منی جانے سے پہلے حرم میں حج کا احرام باندھے گا، اور اس احرام کو ذی الحجہ کی دس تاریخ کو بڑے شیطان کو سات کنکریاں مارنے کے بعد دم شکر (قربانی کے جانور) کو ذبح کرنے کے بعد حلق یا قصر تک باقی رکھے گا۔ (۲)

= بینہما الإماماً صحیحاً أى بأن يكون حال تحللہ من عمرتہ و قبل شروعہ فی حجتہ. وزاد بعضهم: فی سفر واحد كما ذكره صاحب "الهداية" وزاد آخرون: بإحرام مكى للحج. وإنما سمي متمتعاً لانتفاعه بالتقرب إلى الله تعالى بالعبادتين كما اختاره المصنف، أو لتمتعہ بمحظورات الإحرام بعد تحللہ من العمرة، أو لانتفاعه بسقوط العود إلى الميقات، ولا يبعد أن يقال: لتمتعہ بالحياة حتى أدرك إحرام الحجّة. (إرشاد الساری: (ص: ۳۷۹، ۳۸۰) باب التمتع، ط: الإمدادية مكة المكرمة)

☆ غنية الناسك: (ص: ۲۱۲) باب التمتع، فصل في ماهية التمتع وشرائطه، ط: إدارة القرآن. ☆ التاتارخانية: (۲/۳۹۵، ۳۹۶) كتاب الحج، الفصل العاشر: في التمتع، ط: قديمي. ☆ الهندية: (۱/۲۳۸) كتاب المناسك، الباب السابع: في القرآن والتمتع، ط: رشيدية. (۱) إذا دخل أى القارن مكة بدأ بأفعال العمرة وإن أخرها في الإحرام ثم يقيم حراماً أى محرماً؛ لأن أوان التحلل يوم النحر، فإن حلق تكون جنايته على إحرامين (إرشاد الساری: (ص: ۳۶۷، ۳۶۸) باب القرآن، فصل: في بيان أداء القرآن، ط: الإمدادية مكة المكرمة) ☆ غنية الناسك: (ص: ۲۰۵) باب القرآن، ط: إدارة القرآن.

☆ الدر مع الرد: (۲/۵۳۲) كتاب الحج، باب القرآن، ط: سعيد. (۲) هو أن يحرم الآفاقي بعمرة من الميقات أو قبله فإذا دخل مكة طاف لعمرته في أشهر الحج، ويقطع التلبية إذا ابتدأ بالطواف، وسعى بين الصفا والمروة، ثم حلق أو قصر، ثم أقام بمكة حالاً! يطوف بالبيت ما بداله ويعتني بسائر ما سبق له في فصل ما ينبغي الاعتناء به بعد السعى، ويعتمر قبل الحج ماشاء فإذا جاء الحج أحرم به كأهل ذلك الموضع، فلو أقام بمكة فإذا كان يوم التروية أحرم به، وقبله أفضل، وأفضل أما كنه الحطيم، ثم المسجد، ثم مكة، ثم الحرم، ويصح من خارج الحرم، ولكنه يجب كونه فيه إلا إذا خرج للحل لحاجة، =

☆ حج تمتع کرنے والے پر طواف قدوم نہیں ہے۔ (۱)
☆ تمتع کرنے والا عمرہ کے طواف کے پہلے تین چکروں میں رمل اور ساتوں چکروں میں اضطباع کرے گا۔ (۲)
☆ عورتوں کیلئے رمل اور اضطباع کا حکم بالکل نہیں، اس لئے عورتیں طواف میں رمل اور اضطباع بالکل نہ کریں۔ (۳)

= فأحرم منه لاشئى عليه، بخلاف مالو خرج لقصد الإحرام منه، فإذا أراد التمتع وكذا المكي أن يحرم بالحج يأتي بماسبق له في الإحرام من إزالة التفت، والاختسار والتطيب وغير ذلك وحج كالمفرد إلا أنه لا يطوف للقدوم وإذ رمى يوم النحر ذبح للتمتع كالقران. (غنية الناسك: (ص: ۲۱۵، ۲۱۶) باب التمتع، فصل: في كيفية أداء التمتع المسنون، ط: إدارة القرآن) ☆ إرشاد الساری: (ص: ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹) باب التمتع، فصل: التمتع على نوعين، ط: الإمدادية مكة المكرمة.

☆ الهندية: (۱/۲۳۸، ۲۳۹) كتاب المناسك، الباب السابع في القرآن والتمتع، ط: رشيدية. (۱) وحج كالمفرد إلا أنه لا يطوف للقدوم. (غنية الناسك: (ص: ۲۱۶) باب التمتع، فصل: في كيفية أداء التمتع المسنون، ط: إدارة القرآن)

☆ إرشاد الساری: (ص: ۴۰۷) باب التمتع، فصل: التمتع على نوعين، ط: الإمدادية مكة المكرمة.

☆ الهندية: (۱/۲۳۹) كتاب المناسك، الباب السابع: في القرآن والتمتع، ط: رشيدية. (۲) ويرمل في طواف العمرة في الثلاث الأول، ويمشى في الباقي على هيئته باتفاق الأربعة؛ لأن هذا طواف بعده سعى ويضطبع عند الأئمة الثلاثة خلافاً للمالكية (البحر العميق: (۳/۲۰۵۸، ۲۰۵۹) الباب الرابع: في العمرة، سنة العمرة ومستحباتها، ط: مؤسسة الريان المكتبة المكية)

☆ إرشاد الساری: (ص: ۲۵۵) باب العمرة، حصة العمرة إجمالاً، ط: الإمدادية مكة المكرمة. ☆ والأصل أن كل طواف بعده سعى، فمن سنته الاضطباع والرمل وإلا فلا. (غنية الناسك: (ص: ۱۱۹) باب ماهية الطواف وأنواعه وأركانها وشرائطه وسائر أحكامه، فصل: وأما سنن الطواف، ط: إدارة القرآن)

☆ شامی: (۲/۴۹۵، ۴۹۸) كتاب الحج، مطلب: في دخول مكة، ومطلب في طواف القدوم، ط: سعيد.

(۳) انظر الى الحاشية الاتية رقم: ۱، في الصفحة رقم: ۱۲۶. (ولا ترمل ولا تضطبع)

حج تمتع کے افعال

شرط	احرام عمرہ
رکن	طوافِ عمرہ معہ رمل
واجب	سعی عمرہ
واجب	سر منڈانا
شرط	آٹھویں ذی الحجہ کو حج کا احرام باندھنا
رکن	وقوفِ عرفہ
واجب	وقوفِ مزدلفہ
واجب	رمی جمرہ عقبہ
واجب	قربانی
واجب	سر منڈانا
رکن	طوافِ زیارت
واجب	سعی حج
واجب	رمی جمار
واجب	طوافِ وداع

حج ثانی کے لئے پانچ سال کی قید

حکومت کی جانب سے ایک مرتبہ حج کرنے کے بعد دوسری مرتبہ حج کرنے کے لئے پانچ سال کی قید لگانا شرعاً درست نہیں، اور پانچ سال کے اندر دوسری مرتبہ حج کرنے کے لئے جھوٹے حلف نامے پر دستخط کرنا بھی جائز نہیں۔ (۲)

حج خریدنا

حج خریدنا اور بیچنا جائز نہیں ہے، نہ اس سے ثواب ملے گا اور نہ ہی اس سے فرض ادا ہوگا، اس لئے اگر کوئی حاجی حج فروخت کرنا چاہے تو کوئی بھی شخص اس کو نہ

(۱) ولا ترمل ولا تضطیع ولا تسعی بین المیلین لأن أصل مشروعيته لإظهار الجلد وهو للرجال، ولأنه يخل بالستر، وكذا السعي: أي الهرولة بين الميلين في السعي، والاضطباع سنة الرمل. (الدر مع الرد: ۵۲۸/۲) كتاب الحج، قبيل باب القران، ط: سعيد

(۲) إرشاد الساري: (ص: ۱۶۲) باب الإحرام، فصل: في إحرام المرأة، ط: الإمدادية مكة المكرمة.

غنية الناسك: (ص: ۹۴) باب الإحرام، فصل في إحرام المرأة، ط: إدارة القرآن.

(۲) قال الله تعالى: ﴿ومن أظلم ممن منع مساجد الله أن يذكر فيها اسمه وسعى في خرابها أولئك ما كان لهم أن يدخلوها إلا خائفين﴾ (سورة البقرة: ۱۱۴)

وظاهر الآية: العموم في كل مانع، وفي كل مسجد وخصوص السبب لایمنعه، وسعى في خرابها: أي هدمها وتعطيلها ”أولئك الظالمون المانعون الساعون في خرابها“ ما كان لهم أن يدخلوها إلا خائفين“. (روح المعاني للعلامة الآلوسی: ۳۶۳/۱، ۳۶۴) سورة البقرة، الآية: ۱۱۴، ط: دار إحياء التراث العربی، بیروت

ومما يدل على أنه عام في سائر المساجد وأنه غير مقصود على بيت المقدس خاصة أو المسجد الحرام خاصة، إطلاقه ذلك في المساجد فلا يخص شيء منه إلا بدلا له. (أحكام القرآن للجصاص: ۸۷/۱) سورة البقرة، باب في نسخ القرآن بالسنة وذكر وجوه النسخ، ط: قديمی

خریدے ورنہ سارے پیسے ضائع ہو جائیں گے اور فائدہ کچھ نہیں ہوگا۔ (۱)

اگر کسی آدمی پر حج فرض ہے اور وہ معذور نہیں ہے تو خود جا کر حج ادا کرے اور اگر معذور ہے تو شرائط کے مطابق حج بدل کرادے۔ (۲)

(۱) وكون المعقود عليه كونه موجوداً متقوماً مملوكاً في نفسه. (الدر المختار: ۴/۵۰۵) كتاب البيوع، مطلب: شرائط البيع وأنواع أربعة، ط: سعيد

ولم أر حكم من أخذ شيئاً من الدنيا ليجعل شيئاً من عبادته للمعطي، وينبغي أن لا يصح ذلك اهـ: أي لأنه إن كان أخذه على عبادة سابقة يكون ذلك بيعاً لها، وذلك باطل قطعاً، وإن كان أخذه لعمل ليعمل يكون إجارة على الطاعة وهي باطلة أيضاً، كما نص عليه في المتون والشروح والفتاوى. (شامی: ۵۹۵/۲) كتاب الحج، باب الحج عن الغير، مطلب: فيمن أخذ في عبادته شيئاً من الدنيا، ط: سعيد

الهداية: (۵۳/۳) كتاب البيوع، باب البيع الفاسد، ط: شركة علمية ملتان.

الأصل: أن كل طاعة يختص بها المسلم، لا يجوز الاستئجار عليها عندنا لقوله عليه السلام: ”اقرأوا القرآن ولا تأكلوا به“ فالاستئجار على الطاعات مطلقاً لا يصح عند أئمتنا الثلاثة (فتاوى تنقيح الحامدية: ۱۳۷/۲) كتاب الإجارة، مطلب: في حكم الاستئجار على التلاوة، ط:

رسائل ابن عابدين: (۱۶۷/۱) شفاء العليل وبل الغليل في حكم الوصية بالختومات والتهليل، ط: سهيل اكيڈمی لاہور.

الخانية على هامش الهندية: (۳۲۵/۲) كتاب الإجازات، باب الإجارة الفاسدة، ط: رشيدية.

(۲) (العبادات ثلاثة أنواع): مالية محضة كالزكاة وصدقة الفطر، وبدنية محضة كالصلوة والصوم، ومركبة منهما كالحج، والإنابة تجرى في النوع الأول في حالات الاختيار والاضطرار، ولا تجرى في النوع الثاني، وتجرى في النوع الثالث عند العجز كذا في الكافي.

(الهندية: ۲۵۷/۱) كتاب المناسك، الباب الرابع عشر في الحج عن الغير، ط: رشيدية

وكان مقتضى القياس أن لا تجرى النيابة في الحج لتضمنه للمشتقين البدنية والمالية والأولى لا يكتفى فيها بالنائب لكنه تعالى رخص في إسقاطه بتحمل المشقة الأخرى، أعني إخراج المال عند العجز المستمر إلى الموت رحمة وفضلاً بأن تدفع نفقة الحج إلى من يحج عنه. (البحر الرائق: ۶۰/۳) كتاب الحج، باب الحج عن الغير، ط: سعيد

شامی: (۵۹۸/۲) كتاب الحج، باب الحج عن الغير، مطلب في الفرق بينا لعبادة والقربة والطاعة، ط: سعيد.

☆ کسی کا پہلا کیا ہو حج خریدنا یا خرید کر اس کا ثواب میت کو پہنچانا جائز نہیں ہے کیونکہ حج کی خرید و فروخت نہیں ہو سکتی۔ (۱)

☆ کسی آدمی کو حج کا خرچہ دے کر اس سے نفلی حج ادا کر اس کا ثواب میت کو پہنچانا جائز ہے مگر اس کے لئے شرط یہ ہے کہ نفلی حج کرنے والا احرام باندھتے وقت اسی میت کی طرف سے حج کرنے کی نیت کرے، اور اس کی طرف سے احرام باندھے۔ (۲)

حج دوسرے کی طرف سے کرنا

دوسرے آدمی کی طرف سے نفلی حج کرنا یا ثواب پہنچانے کیلئے نفلی حج کرنا جائز ہے حج کرنے والے اور جس کی طرف سے یا جس کو ثواب پہنچانے کیلئے کیا ہے سب

(۱) [تنبیہ] قال فی البحر: ولم أر حکم من أخذ شيئاً من الدنيا ليجعل شيئاً من عبادته للمعطي، وينبغي أن لا يصح ذلك اهدأ أي لأنه إن كان أخذه على عبادة سابقة يكون ذلك بيعاً لها، وذلك باطل قطعاً، وإن كان أخذه ليعمل يكون إجارة على الطاعة وهي باطلة أيضاً كما نص عليه في المتون والشروح والفاووى. (شامی: ۵۹۵/۲) کتاب الحج، باب الحج عن الغير، مطلب فيمن أخذ في عبادته شيئاً من الدنيا، ط: سعيد

البحر: (۵۹/۳) کتاب الحج، باب الحج عن الغير، ط: سعيد.

(۲) والأصل فيه أنّ الإنسان له أن يجعل ثواب عمله لغيره صلاة أو صوماً أو صدقة أو قراءة أو ذكراً أو طوافاً أو حجاً أو عمرة أو غير ذلك عند أصحابنا للكتاب والسنة..... فإن من صام أو صلى أو تصدق وجعل ثوابه لغيره من الأموات والأحياء جاز ويصل ثوابها إليهم عند أهل السنة والجماعة، كذا في البدائع. (البحر الرائق: ۹۵/۳) کتاب الحج، باب الحج عن الغير، ط: سعيد

الدر المختار مع رد المحتار: (۵۹۵/۲، ۵۹۶) کتاب الحج، باب الحج عن الغير

وإنما يجوز الحج عن الميت إذا وصى عن اجتماع شرائط الجواز، ومنها: نية الحج بأن يقول: نويت الحج عن فلان، وإن شاء اكتفى بالنية. (البحر العميق في مناسك المعتمر والحاج إلى بيت الله العتيق: ۲۳۵۲/۲) الباب الثامن عشر في الحج عن الغير، الفصل الثاني: في الحج عن الميت الذي فاتته الحج في عمره، ط: مؤسسة الريان المكتبة المكية

فتح القدير: (۶۵/۳، ۶۷) کتاب الحج، باب الحج عن الغير، ط: رشيديه.

کو ثواب ملے گا، اور اگر کسی پر حج واجب ہے، اور وہ اتنا زیادہ بیمار یا کمزور ہے کہ خود حج نہیں کر سکتا ہے اور سفر کرنے پر قادر نہیں ہے تو اس صورت میں دوسرا آدمی اس کی طرف سے حج کر سکتا ہے۔ (۱)

حضرت ابوزین العقیلی سے روایت ہے کہ وہ آنحضرت ﷺ کے پاس آئے کہ میرا باپ عمر رسیدہ ہے نہ تو حج کر سکتا ہے نہ عمرہ کر سکتا ہے اور نہ سفر کرنے کے قابل ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا، باپ کی طرف سے تم حج و عمرہ کرلو، (۲)

(۱) وأما العبادة المرتبة من البدن والمال، وهي الحج فلا تجوز فيها النيابة عند القدرة لعدم إتعاب النفس، ويجوز عند العجز بحصول المشقة بتقيص المال لسد خلة المحتاج عملاً بالشبهين بالقدر الممكن..... فالأصل في جواز الحج عن الغير: حديث الخثعمية..... الخ. (البحر العميق: ۲۲۵۰/۳) الباب الثامن عشر في الحج عن الغير، الفصل الأول في الحج عن الحي العاجز، ط: مؤسسة الريان المكتبة المكية السعودية

الأصل في هذا الباب أن الإنسان له أن يجعل ثواب عمله لغيره صلاة كان أو صوماً أو صدقة أو غيرها كالصالح وقراءة القرآن الخ. (الهندية: ۲۵۷/۱) كتاب المناسك، الباب الرابع عشر في الحج عن الغير، ط: رشيديه

البحر الرائق: (۵۹/۳) كتاب الحج، باب الحج عن الغير، ط: سعيد.

وانظر الحواشي السابقة أيضاً.

(۲) وعن أبي رزين العقيلي أنه أتى النبي ﷺ فقال: إن أبي شيخ كبير لا يستطيع الحج ولا العمرة ولا الظعن، قال: "حج عن أبيك واعتمر". رواه أحمد والأربعة وابن حبان في صحيحه، والحاكم وصححه على شرط الشيخين وحسنه الترمذی، وفي بعض نسخه تصحيحه. (البحر العميق: ۳۷۲/۱) الباب الثالث في مناسك الحج، شرائط الحج، شرائط وجوب الأداء، ط: مؤسسة الريان المكتبة المكية السعودية

مسند الإمام أحمد بن حنبل: (۵۸۰/۴) رقم الحديث: ۱۵۷۵، مسند أبي رزين العقيلي بن عامر بن المنتفق، ط: دار إحياء التراث العربي، بيروت، الطبعة الثالثة، ۱۴۱۴ھ، ۱۹۹۴م.

سنن النسائي: (۳/۲) كتاب المناسك، العمرة عن الرجل الذي لا يستطيع، ط: قديمي.

جامع الترمذی: (۱۱۲/۱) أبواب الحج عن رسول الله ﷺ، باب ماجاء في الحج عن الشيخ الكبير والميت، ط: مير محمد.

حجرا سود

”حجرا سود“ اور ”مقام ابراہیم“ جنت کے پتھر ہیں، جب ان کو زمین پر اتارا گیا تو حکمت الہی نے چاہا کہ ان پر دنیاوی زندگی کے احکام مرتب ہوں، کیونکہ جگہ کی تبدیلی سے احکام میں تبدیلی آتی ہے، ایک اقلیم کا آدمی دوسرے اقلیم میں جا بستا ہے تو رنگ، مزاج اور قد وغیرہ میں تبدیلی آ جاتی ہے، چنانچہ زمین میں اتارنے کے بعد ان کی روشنی مٹا دی گئی اور وہ زمین کے پتھروں جیسے نظر آنے لگے، اس صورت میں ان کی فضیلت کی وجہ ان کا جنتی پتھر ہونا ہے۔ (۱)

”حجرا سود“ شروع میں ایک ہی پتھر تھا، اب اس کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے ہیں ان ٹکڑوں کو بیت اللہ کے شرقی جنوبی کونے پر پتھر کے بڑے ٹکڑے میں جوڑا گیا ہے اور پھر اس پر چاندی کا فریم لگا دیا گیا ہے، یہی وہ ٹکڑے ہیں جن کو بوسہ دینا مسنون ہے، نہ کہ وہ بڑا پتھر اور نہ ہی چاندی کا وہ خول جو اس بڑے پتھر پر چڑھا ہوا ہے۔ (۲)

حجرا سود جنت سے سفید آیا تھا

”حجرا سود“ جنت سے سفید آیا تھا لوگوں کے گناہوں کی وجہ سے کالا ہو گیا

(۱) وقال: أَنَّ الركن والمقام ياقوتان، أقول: يحتمل أن يكونا من الجنة في الأصل فلما جعل في الأرض اقتضت الحكمة أن يراعى فيهما حكم نشأة الأرض فطمس نورهما. (حجة الله البالغة: ۲/ ۶۵) من أبواب الحج، أمور تتعلق بالحج، الكلام على الحجر الأسود، ط: كتب خانہ رشیدیہ دہلی) رحمة الله الواسعة: (۲/ ۲۴۲) حج کا بیان، باب (۴) حج سے تعلق رکھنے والی باتیں، حجرا سود کی فضیلت کا بیان، ط: زمزم پبلشرز۔

(۲) وليجتنب عند استلام الحج عن استعمال ما هناك من طوق فضة ركبوا حول الحجر الأسود. (غنية الناسك: (ص: ۱۰۳) باب دخول مكة و حرمها، فصل في صفة الاستلام، تنبيه: ط: إدارة القرآن)

ورنہ اس کا نام نازل ہوتے وقت ”حجرا سود“ نہیں تھا۔ (۱)

حجرا سود کا استلام

حجرا سود کا استلام یعنی بوسہ دینا طواف کے شروع میں پہلی مرتبہ اور طواف ختم ہونے کے بعد آٹھویں مرتبہ بالاتفاق سنت مؤکدہ ہے، بیچ والے چکروں میں زیادہ تاکید نہیں ہے۔ (۲)

حجرا سود کا بوسہ لینا

طواف کے درمیان حجرا سود کا بوسہ لینے کیلئے انتظار نہ کریں بلکہ موقع مل

(۱) قال النبي ﷺ: ”نزل الحجر الأسود من الجنة وهو أشد بياضا من اللبن فسودته خطايا بني آدم“. (حجة الله البالغ: (۲/ ۶۵) من أبواب الحج، أمور تتعلق بالحج، الكلام على الحجر الأسود، ط: كتب خانہ رشیدیہ دہلی)

وفي قوله: الحجر دون أن يصفه بالسواد، إشارة إلى أنه حين أخرج من الجنة كان أبيض من اللبن، وإنما اسود بمس المشركين والعصاة، كذا في المحيط. (البحر الرائق: (۲/ ۳۲۷) كتاب الحج، باب الإحرام، ط: سعيد)

جامع الترمذی: (۱/ ۱۰۷) أبواب الحج عن رسول الله ﷺ، باب ماجاء في فضل الحجر الأسود والركن والمقام، ط: مير محمد.

مشکوٰۃ المصابيح: (ص: ۲۲۷) كتاب المناسك، باب دخول مكة والطواف، الفصل الثاني، ط: قديمي.

(۲) واستلامه في أول الطواف وآخره سنة، واختلفوا فيما بينهما، فقيل: أدب، وقيل: سنة، ومشى في ”اللباب“ على الثاني، ثم قال: وإن استلمه في أوله وآخره أجزأه، فأفاد أن استلام طرفيه أكد مما بينهما. (غنية الناسك: (ص: ۱۰۴) باب دخول مكة و حرمها، فصل في الأخذ في الطواف و كيفية أداءه الخ، ط: إدارة القرآن)

مناسك الملا على القارى: (ص: ۱۸۷) باب دخول مكة، فصل في صفة الشروع في الطواف، ط: المكتبة الإمدادية مكة المكرمة.

البحر العميق: (۲/ ۱۱۸۸) الباب العاشر في دخول مكة المشرفة، فصل في بيان أنواع الأطوفة، سنن الطواف، ط: مؤسسة الريان المكتبة المكية.

جائے تو بہتر ہے ورنہ دور سے ہاتھوں سے اشارہ کر کے ہاتھوں کو چوم لیں، ٹھہریں نہیں، کیونکہ طواف کے درمیان ٹھہرنا سنت کے خلاف ہے البتہ طواف کے شروع میں یا بالکل آخر میں بوسہ کے انتظار میں ٹھہرنے میں مضائقہ نہیں۔ (۱)

☆ ”حجر اسود“ کا استلام سنت ہے، بشرطیکہ بوسہ لینے سے اپنے آپ کو یکساں دوسرے کو ایذا نہ ہو، اگر اس میں دھکم پیل کی نوبت آئے اور کسی مسلمان کو ایذا پہنچے تو یہ فعل حرام ہے، اور طواف کرتے ہوئے حرام فعل کا ارتکاب کرنا اور اپنی اور دوسروں کی جان کو خطرے میں ڈالنا بہت ہی بے عقلی کی بات ہے، اگر آدمی آسانی سے حجر اسود تک پہنچ سکے تو اس کو چوم لے ورنہ دور سے اپنے ہاتھوں کو حجر اسود کی طرف بڑھا کر یہ تصور کرے گویا میں نے ہاتھ حجر اسود پر رکھ دیئے ہیں، اور پھر اپنے ہاتھوں کو چوم لے، اس کے ثواب میں کوئی کمی نہیں ہوگی **إِنْ شَاءَ اللہ**۔ (۲)

(١) وإن ازدحم فلا يمكنه الرمل لا في القرب ولا في البعد ، فإن كانت الرحمة قبل شروعه في الطواف وقف حتى تزول وإن كانت حصلت في أثناء الطواف لا يقف ؛ لأن الموالاة بين الأشواط وأجزاء الأشواط سنة متفق عليهما ، بل قال بعض العلماء : واجبة ، فلا يترك لحصول سنة مختلف فيها بخلاف استلام الحجر الأسود حيث لا يقف له في الحالين إذا ازدحم عنه ؛ لأن الإشارة إليه بدل له عند العجز ، إلا أنه لو وقف له في أول الطواف وآخره ، كان أحب ؛ لأنه لا يلزم من الوقوف فيهما فوات الموالاة مع إمكان أصل الاستلام الذي هو سنة مؤكدة فيهما . (غنية الناسك : (ص: ١٠٣) باب دخول مكة وحرمها ، فصل : في الأخذ في الطواف وكيفية أدائه الخ ، ط : إدارة القرآن)

✍ مناسك الملا على القارى : (ص: ١٨٩ ، ١٩٠) باب دخول مكة ، فصل فى صفة الشروع فى الطواف ، ط: المكتبة الإمدادية مكة المكرمة .

(٢) ومن سنن الطواف : استلام الحجر وتقبيله فإذا أراد أن يستلم الحجر الأسود يستقبله بوجهه على القول الصحيح ويدنو منه بشرط أن لا يؤذى أحدا بالمزاحمة ، وهذا الاستقبال للحجر مستحب لا واجب ، ويرفع يديه عند استقبال الحجر حذاء أذنيه كما في الصلاة ، أما الاستقبال من غير إيذاء فلما روى : ” أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ دخل المسجد فبدأ بالحجر فاستقبله وقال لعمر : يا عمر ! إنك رجل قوى فلا تزعجهم على الحجر فتؤذي الضعيف =

☆ جب حجر اسود کی طرف منہ کریں تو اسی حالت میں دائیں جانب کو ہرگز نہ سرکیں بلکہ وہیں دائیں طرف کو گھوم جائیں اور پھر آگے چلیں۔ (۱)

= وإن وجدت خلوة فاستلمه وألا فاستقبله وهلل وكبر“. رواه أحمد والشافعي وغيرهما ، ولأن الاستسلام سنة، وترك الإيذاء واجب فالإتيان بالواجب أولى..... وعن عبد الرحمن بن عوف أنه كان إذا أتى الركن فوجدهم يزدحمون عليه استقبله وكبر ودعا ثم طاف وإذا رأى خلوة استلمه..... قال ابن حجاج في المدخل : وليحذر مما يفعله بعضهم أن الرجال والنساء يتزاحمون على الحجر الأسود فيقع الاتضاعاط بينهم . (البحر العميق : (٢ / ١٤١ ، ١٤٢ ، ١٤٣ ، ١٤٨) الباب العاشر في دخول مكة المشرفة ، فصل : في بيان أنواع الأطوفة ، سنن الطواف ، ط : مؤسسة الريان المكتبة المكية)

فاستقبل (الحجر مكبرا مهللا رافعا يديه) كالصلاة (واستلمه) فإن لم يقدر يضعهما ثم يقبلهما (والا) يمكنه ذلك (يمس) بالحجر (شيئا في يده) ولو عصا (ثم قبله) أى الشيء (وإن عجز عنهما) أى الاستلام والإمساس (استقبله) مشيرا إليه بباطن كفيه كأنه واضعهما عليه (.....) ثم يقبل كفيه ، قال فى الرد : (قوله : وترك الإيذاء واجب) أى فلا يترك الواجب لفعل السنة (قوله : ثم يقبل كفيه) أى بعد الإشارة المذكورة . (الدر المختار مع رد المحتار : (٢ / ٢٩٣ ، ٢٩٤) كتاب الحج ، فصل فى الإحرام ، مطلب فى دخول مكة ، ط : سعيد)

📁 البحر الرائق : ٢/ ٣٢٦) كتاب الحج ، باب الإحرام ، ط: سعيد .

(١) ليس شئ من الطواف يجوز عندنا مع استقبال البيت ، فإذا استقبله عند استلام أحد الركعتين ، ينبغي أن يقر قدميه في موضعهما حالة الاستقبال ، فإذا فرغ من الاستلام اعتدل قائما على حاله قبل الاستقبال ، وجعل يساره إلى البيت كما كان ، فيطوف ؛ لأنه لو زالت قدماه في موضعهما إلى جهة البيت ، ولو قليلا في حال استقباله ، ثم مضى من هناك في طوافه لكان قد قطع جزأ من طوافه وهو مستقبل البيت . (غنية الناسك : (ص: ١١٣) باب في ماهية الطواف وأنواعه وأركانه الخ ، فصل في واجبات الطواف ، تنبيه : ط : إدارة القرآن)

📁 شامي: (٢/٢٩٥) كتاب الحج، فصل في الإحرام، مطلب في دخول مكة، ط: سعيد.

وينبغي أن يبدأ بالطواف من جانب الحجر الذي يلي الركن اليماني وشرحه أن يقف مستقبلاً على جانب الحجر بحيث يصير جميع الحجر عن يمينه ثم يمشي كذلك مستقبلاً حتى يجاوز الحجر فإذا جاوزه انفتل وجعل يساره إلى البيت . (الهندية : (٢٢٥ / ١) كتاب المناسك ، الباب الخامس في كيفية أداء الحج ، ط : رشديه)

📁 فتح القدير: (٣٨٩/٢) كتاب الحج، باب الإحرام، فروع تتعلق بالطواف، ط: رشيدية.

☆ حجر اسود کو بوسہ دیتے وقت چاندی کے حلقہ پر ہاتھ نہ رکھیں۔ (۱)

☆ صرف ”حجر اسود“ کا بوسہ لینا سنت ہے، بیت اللہ شریف کی دیوار وغیرہ یا کسی اور جگہ کا چومنا جائز نہیں ہے۔ (۲)

☆ اگر ”حجر اسود“ پر خوشبو لگی ہو تو محرم (احرام والے) کو اس کا چھونا جائز

نہیں ہے۔ (۳)

(۱) وليجتنب عند استلام الحجر عن استعمال ما هناك من طوق فضة ركبوها حول الحجر الأسود. (غنية الناسك: (ص: ۱۰۳) باب دخول مكة وحرمةها، فصل في صفة الاستلام، تنبيه: ط: إدارة القرآن)
(۲) قال ابن الملقن رحمه الله تعالى في شرح ”العمدة“: لا يشرع التقبيل الا للحجر الأسود، والمصحف، ولا يدى الصالحين من العلماء وغيرهم وللقاديين من السفر بشرط أن لا يكون أمرد، ولا امرأة محرمة، ولوجوه الموتى الصالحين، ومن نطق بعلم أو حكمة ينتفع بها، وكل ذلك قد ثبت في الأحاديث الصحيحة، وفعل السلف، فأما تقبيل الأحجار والقبور والجدار والستور، وأيدى الظلمة والفسقة، واستلام ذلك جميعه، فلا يجوز، ولو كانت أحجار الكعبة أو القبر الشريف وأجدار حجرته، أو ستورهما، أو صخرة بيت المقدس، فإن التقبيل والاستلام ونحوهما تعظيم، والتعظيم خاص بالله تعالى، فلا يجوز إلا فيما أذن فيه اهـ. (غنية الناسك: (ص: ۱۲۶، ۱۲۷) باب في ماهية الطواف وأنواعه وأركانه الخ، فصل: مكروهات الطواف، تنبيه: ط: إدارة القرآن)

(۳) ۳۳۳۴ — يجب أن يعلم بأن المحرم ممنوع عن استعمال الدهن والتطيب.....
☆ ۳۳۳۵ — وقال في المحرم: إذا مس الطيب، أو استلم الحجر فأصاب يده خلوف، إن كان مأصاب يده كثيرا فعليه الدم. (المحيط البرهاني: (۳/۴۳) كتاب المناسك، الفصل الخامس: ما يحرم على المحرم وما لا يحرم، نوع منه في الدهن والتطيب والخضاب، ط: إدارة القرآن)
☆ البحر الرائق: (۳/۳) كتاب الحج، باب الجنائيات، ط: سعيد.

☆ غنية الناسك: (ص: ۲۴۳) باب الجنائيات، الفصل الأول في الطيب، ط: إدارة القرآن.
☆ فإن لم يستطع للزحمة، أو لكون الحجر ملطخا بالطيب وهو محرم وقف بحذائه مستقبلا له، وفعل ما ذكرنا من الأذكار. (غنية الناسك: (ص: ۱۰۳) باب دخول مكة وحرمةها، فصل في صفة الاستلام، ط: إدارة القرآن)

☆ قال ابن الحجاج في المدخل..... وليحذر مما يفعله بعضهم من أنه يكون يقبل الحجر والناس يصبون على الحجر ماء الورد وفيه المسك فيصيبه منه وهو محرم، فليتحفظ من ذلك جهده. (البحر العميق: (۲/۱۸۳، ۱۸۴) الباب العاشر في دخول مكة وفي الطواف والسعي، فصل في بيان أنواع الأظوفة، سنن الطواف (الاستلام) ط: مؤسسة الريان، المكتبة المكيه، مكة المكرمة)

☆ عورتوں کے لئے اس حال میں حجر اسود چومنا بالکل حرام ہے جب کہ اجنبی مردوں کے ساتھ جسم لگنے کا احتمال ہو۔ (۱)

☆ حجر اسود کا بوسہ نہ لینے سے کفارہ اور دم وغیرہ لازم نہیں ہوگا اور حج ادا ہو جائے گا۔ (۲)

حجر اسود کا بوسہ لینے کے آداب

☆ حجر اسود کا بوسہ لینے کیلئے کسی کو دھکا دینا یا تکلیف پہنچانا جائز نہیں ہے

(۱) ولا تستلم الحجر إذا كان هناك جمع؛ لأنها ممنوعة عن مماسة الرجال، إلا أن تجد الموضوع خاليا. (غنية الناسك: (ص: ۹۴) باب الإحرام، فصل في إحرام المرأة، ط: إدارة القرآن)
☆ البحر الرائق: (۲/۳۵۵) كتاب الحج، باب الإحرام، فصل: ومن لم يدخل مكة الخ، ط: سعيد.
☆ شامی: (۲/۵۲۸) كتاب الحج، فصل في الإحرام، مطلب في مضاعفة الصلاة بمكة، قبيل: باب القرآن، ط: سعيد.

☆ الهندية: (۱/۲۳۵) كتاب المناسك، الباب الخامس في كيفية أداء الحج، قبيل: فصل في المتفرقات، ط: رشيديه.

(۲) ومن سنن الطواف: استلام الحجر وتقبيله. (البحر العميق: (۲/۱۷۱) الباب العاشر في دخول مكة وفي الطواف والسعي، فصل: في بيان أنواع الأظوفة، سنن الطواف، ط: مؤسسة الريان المكتبة المكيه)

☆ واستلامه في أول الطواف وآخره سنة. (غنية الناسك: (ص: ۱۰۴) باب دخول مكة وحرمةها، فصل في الأخذ في الطواف وكيفية أدائه، ط: إدارة القرآن)

☆ بدائع الصنائع: (۲/۱۴۶) كتاب الحج، فصل وأما بيان سنن الحج وبيان ترتبه، ط: سعيد.
☆ وأما سننه..... وحكمها الإساءة بتركها وعدم لزوم الجزاء. (غنية الناسك: (ص: ۴۷)

باب فرائض الحج واجباته وسننه الخ، فصل في سننه، ط: إدارة القرآن)

☆ ولو ترك السنن والآداب فلا شيء عليه وقد أساء كذا في شرح الطحاوي. (الهندية: (۱/۲۲۰) كتاب المناسك، الباب الأول في تفسير الحج وفرضيته الخ، قبيل: وأما محظوراته الخ، ط: رشيديه)

☆ (وحكم السنن) أى المؤكدة (الإساءة بتركها) أى لو تركها عمدا (وعدم لزوم شيء) أى من دم أو صدقة على فاعلها. (مناسك الملا على القاري: (ص: ۱۰۵) باب فرائض الحج واجباته وسننه، حكم السنن، ط: المكتبة الإمدادية مكة المكرمة)

کیونکہ حجر اسود کا بوسہ لینا سنت ہے اور لوگوں کو تکلیف دینا حرام ہے، لہذا سنت پر عمل کرنے کیلئے حرام کا ارتکاب کرنا جائز نہیں ہے، اور ہجوم کی حالت میں ہاتھ یا چھڑی وغیرہ سے حجر اسود کی جانب اشارہ کرتے ہوئے ”اللہ اکبر لا إله إلا الله والصلوة والسلام علی رسول الله“ کہہ کر اپنے ہاتھ یا چھڑی کے بوسہ پر اکتفا کر لینا چاہیے۔ (۱)

☆ نبی کریم ﷺ نے حجر اسود کا بوسہ بھی لیا ہے اور ہجوم کے وقت اشارہ بھی کیا ہے، حالانکہ نبی کریم ﷺ کو ہجوم میں جگہ مل سکتی تھی، اور جان اور مال قربان کرنے والے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم خوشی سے راستہ بھی دیدیتے، لیکن آنحضرت ﷺ نے اس کے باوجود اشارہ پر ہی اکتفا کیا تا کہ امت ہجوم کے وقت اشارہ پر عمل کر لے، لہذا بوسہ دینا اور اشارہ کرنا یہ دونوں عمل آپ ﷺ کی مبارک سنت ہیں۔ (۲)

☆ حضرت عبداللہ ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ حجر اسود پر ہجوم نہ کرو نہ کسی کو

(۱) انظر الحاشية السابقة رقم: ۲، على الصفحة السابقة رقم: ۱۳۲. (ومن سنن الطواف)

❏ ويستلم الحجر إن أمكنه ذلك من غير أن يؤذى أحداً..... والأفضل أن يقبله..... ويقبله إن أمكنه ذلك من غير أن يؤذى أحداً لما روى عن رسول الله ﷺ أنه قال لعمر: يا أباحفص! إنك رجل قوى وإنك تؤذى الضعيف فإذا وجدت مسلماً فاستلمه وإلا فدع وكبر وهل ولأن الاستلام سنة وإيذاء المسلم حرام، وترك الحرام أولى من الإتيان بالسنة، وإذا لم يمكنه ذلك من غير أن يؤذى استقباله وكبر وهل وحمد الله وأثنى عليه و صلى على النبي ﷺ كما يصلي في الصلاة.

(بدائع الصنائع: (۱۴۶/۲) كتاب الحج، فصل وأما بيان سنن الحج وبيات ترتيبه، ط: سعيد)

(۲) وقد ثبت كل من الاستقبال والتقبيل في الصحيحين عن فعل رسول الله ﷺ، فعن ابن عمر رضي الله عنهما قال: رأيت رسول الله ﷺ يستلمه ويقبله. متفق عليه. وعنه: أن رجلاً سأله عن استلام الحجر؟ فقال: رأيت رسول الله ﷺ يستلمه ويقبله..... وفي صحيح مسلم من حديث أبي الطفيل قال: رأيت رسول الله ﷺ يطوف بالبيت ويستلم الركن بمحجن ويقبل المحجن. (البحر العميق: (۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۸۵) الباب العاشر في دخول مكة وفي الطواف والسعي، فصل: في بيان أنواع الأطوفة، سنن الطواف، الاستلام، ط: مؤسسة الريان المكتبة المكية)

❏ بدائع الصنائع: (۱۴۶/۲) كتاب الحج، فصل: وأما بيان سنن الحج وبيان ترتيبه، ط: سعيد.

تکلیف پہنچاؤ، اور نہ خود کسی کی تکلیف کا نشانہ بنو۔ (۱)

☆ حضرت عطاءؓ کہتے ہیں ”صرف تکبیر اور اشارہ پر اکتفا کر لینا اور حجر اسود پر بوسہ نہ لینا میرے نزدیک اس سے بہتر ہے کہ کسی کو تکلیف دے کر بوسہ لوں نیز یہ بھی فرماتے ہیں کہ جب حجر اسود کی طرف اشارہ کر کے اپنے ہاتھوں کو چومے تو اس میں آواز بلند نہ کرے (۲)

☆ عورتوں کو مردوں کے ہجوم میں گھس کر بوسہ لینے کی کوشش نہیں کرنی چاہیے البتہ جب ہجوم نہ ہو تو عورتیں حجر اسود کا بوسہ لے سکتی ہیں۔ (۳)

☆ مطاف میں حجر اسود کی سیدھ میں دعا اور نماز کے لئے کھڑے نہیں ہونا چاہیے، خاص طور پر ہجوم کے وقت، اس لئے کہ ایسا کرنے سے طواف کرنے والوں کو

(۱) أخبرني عطاء أنه سمع ابن عباس رضي الله عنهما يقول: إذا وجدت على الركن زحماً، فلا يؤذ ولا تؤذ وأما... (أخبار مكة للفاكهی: (۱۰۳/۱) رقم الحديث: ۴۸، ذكر ما يقال عند استلام الركن الأسود، واستلامه ولمن لم يستلمه ورفع الأيدي عنه، ط: دار خضر، بيروت)

❏ عن ابن عباس رضي الله عنهما قال: لا تراحم على الحجر، لا تؤذ ولا تؤذ. (أخبار مكة للفاكهی: (۱۳۰/۱) رقم الحديث: ۱۳۳، ذكر الزحام على الركن الأسود، ط: دار خضر بيروت)

❏ أخبار مكة للأزرقي (۲۶۶/۱) باب ماجاء في فضل استلام الركن الأسود، واليماني، الزحام على استلام الركن الأسود، والركن اليماني، ط: مكتبة الثقافة الدينية.

(۲) عن عطاء قال: تكبيره ولا أذى مسلماً أحب إلي من استلامه يعني الركن. (أخبار مكة للفاكهی: (۱۳۲/۱) رقم الحديث: ۱۴۰، ذكر الزحام على الركن الأسود واليماني من فعل ذلك ومن كرهه..... ط: دار خضر، بيروت)

❏ عن عطاء أنه قال: إذا استلمت الحجر ثم قبلت يديك فلا تصوت. (أخبار مكة للفاكهی: (۱۵۹/۱) رقم الحديث: ۲۱۴، ذكر تقبيل الأركان، وتقبيل الأيدي إذا مسحت بها والتصويت بالقبلة، ط: دار خضر بيروت)

(۳) قال ابن الحاج في المدخل..... وليحذر مما يفعله بعضهم أن الرجال والنساء يتزاحمون على الحجر الأسود فيقع الانضغاط بينهم فقد يأتي فم الرجل على فم المرأة وبالعكس. (البحر العميق: (۱۱۸۳/۲) الباب العاشر في دخول مكة وفي الطواف والسعي، فصل في بيان أنواع الأطوفة، سنن الطواف (الاستلام) ط: مؤسسة الريان، المكتبة المكية، مكة المكرمة)

پریشانی ہوتی ہے۔ (۱)

حجرا سود کو بوسہ نہیں لیا

حجرا سود کو بوسہ نہ لینے سے کفارہ یا دم لازم نہیں ہوگا اور حج ادا ہو جائے گا۔ (۲)

حجرا سود کو بوسہ دیتے وقت دوسروں کو تکلیف پہنچانا

حجرا سود کو بوسہ دینے یا ہاتھ لگانے میں اس کا خیال رکھیں کہ کسی کو تکلیف نہ پہنچے اگر تکلیف پہنچنے کا خطرہ ہو تو حجرا سود کو بوسہ دینا اور ہاتھ لگانا چھوڑ دیں بلکہ اشارہ کرنے پر اکتفا کریں، کیونکہ حجرا سود کو بوسہ دینا سنت ہے اور مسلمان کو تکلیف پہنچانا حرام ہے، سنت پر عمل کرنے کے لئے حرام کا مرتکب ہونا جائز نہیں ہے۔ (۳)

(۱) انظر الى الحاشية رقم: ۱. على الصفحة رقم: ۱۳۷. (أخبرني عطاء أنه سمع ابن عباس رضي الله عنهما)

(۲) ومن سنن الطواف استلام الحجر وتقيله. (البحر العميق: ۱۱۷/۲) الباب العاشر في دخول مكة. وفي الطواف والسعي، فصل: في بيان أنواع الأظوفة، سنن الطواف، ط: مؤسسة الريان المكتبة المكية)

❏ واستلامه في أول الطواف وآخره سنة. (غنية الناسك: ص: ۱۰۴) باب دخول مكة وحرماها، فصل في الأخذ في الطواف وكيفية أدائه، ط: إدارة القرآن)

❏ بدائع الصنائع: (۱۴۶/۲) كتاب الحج، فصل: وأما بيان سنن الحج وبيان ترتيبه، ط: سعيد.

❏ ولو ترك السنن والآداب فلا شيء عليه وقد أساء، كذا في شرح الطحاوي. (الهندية: ۲۲۰/۱) كتاب المناسك، الباب الأول في تفسير الحج وفضيلته الخ، قبيل: وأما محظورات الخ، ط: رشيدية)

❏ (وحكم السنن) المؤكدة (الإساءة بتركها) أي لو تركها عمداً (وعدم لزوم شيء) أي من دم أو صدقة على فاعلها. (مناسك الملا على القاري: ص: ۱۰۵، باب فرائض الحج واجباته، وسننه، حكم السنن: ط: المكتبة الإمدادية مكة المكرمة)

❏ غنية الناسك: (ص: ۴۷) باب فرائض الحج واجباته وسننه الخ، فصل: سننه، ط: إدارة القرآن. (۳) ويستلم الحجر إن أمكنه ذلك من غير أن يؤدي أحداً، والأفضل أن يقبله ويقبله إن أمكنه ذلك من غير أن يؤدي أحداً لما روى عن رسول الله ﷺ أنه قال لعمر: يا أبا حفص إنك رجل قوي وإنك تؤذى الضعيف فإذا وجدت مسلماً فاستلمه وإلا فذع وكبر وهلل، ولأن الاستلام سنة =

حجرا سود کو بوسہ کیوں دیتے ہیں؟

☆ غیر مسلم اعتراض کرتے ہیں کہ مسلمان حجرا سود کو بوسہ دے کر اس کی پوجا اور عبادت کرتے ہیں تو اس کا جواب یہ ہے کہ آج سے چودہ سو سال پہلے نبی کریم ﷺ نے حجرا سود کے قریب کھڑے ہو کر فرمایا تھا ”مجھے معلوم ہے تو ایک پتھر ہے، نفع نقصان پہنچانے پر قادر نہیں، میرا رب تجھے بوسہ دینے کا حکم نہ کرتا تو میں بوسہ نہ دیتا۔“ اسی طرح حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ طواف فرما رہے تھے، اس وقت کچھ نو مسلم دیہاتی بھی موجود تھے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ حجرا سود کے قریب پہنچے تو بوسہ دینے سے پہلے ذرا ٹھہر گئے اور فرمایا ”میں جانتا ہوں اور میں یقین رکھتا ہوں تو ایک پتھر ہے (معبود نہیں) تو نہ نقصان پہنچا سکتا ہے اور نہ نفع، اگر میں نے آنحضرت ﷺ کو تیرا بوسہ لیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں بھی تجھے نہ چومتا۔“

اس سے صاف طور پر معلوم ہوا کہ مسلمان حجرا سود کو عبادت و پرستش کے قابل، حاجت روا، اور نفع و نقصان کا مالک نہیں جانتے، ورنہ حجرا سود کو اس طرح خطاب نہ کرتے، بلکہ حجرا سود کو صرف محبت میں بوسہ دیتے ہیں، جس طرح اپنی اولاد اور بیوی کو جذبہ محبت میں بوسہ دیتے ہیں۔ معبود اور حاجت روا سمجھ کر بوسہ نہیں دیتے بلکہ محبت میں بوسہ دیتے ہیں اور محبت میں بوسہ دینا عبادت اور پوجا نہیں ہے، اس

= وإيذاء المسلم حرام، وترك الحرام أولى من الإتيان بالسنة، وإذا لم يمكن ذلك من غير أن يؤذى استقباله وكبر وهلل وحمد الله وأثنى عليه وصلى على النبي ﷺ كما يصلي عليه في الصلاة.

(بدائع الصنائع: ۱۴۶/۲) كتاب الحج، فصل: وأما بيان سنن الحج وبيان ترتيبه، ط: سعيد)

❏ البحر العميق: (۱۱۷/۲، ۱۱۷/۳، ۱۱۷/۴، ۱۱۸/۳) الباب العاشر في دخول مكة المشرفة،

فصل في بيان أنواع الأظوفة، سنن الطواف، ط: مؤسسة الريان المكتبة المكية السعودية.

❏ الدر المختار مع رد المحتار: (۴۹۳/۲، ۴۹۴) كتاب الحج، فصل في الإحرام، مطلب في دخول مكة، ط: سعيد.

❏ البحر الرائق: (۳۲۶/۲) كتاب الحج، باب الإحرام، ط: سعيد.

لئے غیر مسلموں کا اعتراض درست نہیں۔ (۱)

☆ حجر اسود دنیاوی پتھر نہیں ہے، لہذا اس کو دنیاوی پتھر پر قیاس کرنا درست نہیں بلکہ یہ جنت کی محبوب اور معزز چیز ہے اس لئے رسول اللہ ﷺ نے اس کو ایسی اہمیت دی ہے۔ (۲)

(۱) إن عمر بن الخطاب رضى الله عنه قال: للركن: أما والله! إني لأعلم إنك حجر، لا تضر ولا تنفع، لو لا أني رأيت رسول الله ﷺ استلمك ما استلمتُك فاستلمه. (صحيح البخاري: ۲۱۸/۱) كتاب المناسك، باب: الرمل في الحج والعمرة، ط: قديمي

✓ الصحيح لمسلم: (۴۱۲/۱، ۴۱۳) كتاب الحج، باب استحباب تقبيل الحجر الأسود في الطواف، ط: قديمي.

✓ عن ابن عباس رضى الله عنهما قال: رأيت عمر رضى الله عنه قبل الحجر ثلاثاً، ثم قال: إنك حجر لا تضر ولا تنفع، ولو لا أني رأيت رسول الله ﷺ قبلك، ما قبلتك، ثم قال: رأيت رسول الله ﷺ فعل مثل ذلك. قال الطبري: إنما قال ذلك عمر؛ لأن الناس كانوا حديثي عهد بعبادة الأصنام فخشي عمر أن يظن الجاهل أن استلام الحجر من باب تعظيم بعض الأحجار كما كانت العرب تفعل في الجاهلية، فأراد عمر أن يعلم الناس أن استيلائه اتباع لفعل رسول الله ﷺ، لا لأن الحجر ينفع ويضر بذاته كما كانت الجاهلية تعتقده في الأوثان. (فتح الباري: ۳/۲۶۲، ۲۶۳) كتاب المناسك، باب ما ذكر في الحجر الأسود، ط: دار المعرفة بيروت

✓ إني أعلم أنك حجر لا تضر ولا تنفع وأن ذلك من شعائر الحج التي أمر الله بتعظيمها، وأن استيلائه مخالف لفعل الجاهلية في عبادتهم الأصنام؛ لأنهم كانوا يعتقدون أنها تقربهم إلى الله زلفى، فنبه عمر على مخالفة هذا الاعتقاد، وأنه لا ينبغي أن يعبد إلا من يملك الضرر والنفع، وهو الله جلّ جلاله (عمدة القاري: ۳/۳۴۲) كتاب الحج، باب ما ذكر في الحجر الأسود، رقم الحديث: ۱۵۹۷/۱، ط: دار الكتب العلمية، بيروت

(۲) وعنه قال: قال رسول الله ﷺ: نزل الحجر الأسود من الجنة، وهو أشد بياضاً من اللبن فسودته خطايا بني آدم. رواه أحمد و الترمذى. وقال الترمذى: هذا حديث حسن صحيح. (مشكاة المصابيح: (ص: ۲۲۷) كتاب الحج، باب دخول مكة والطواف، الفصل الثاني، ط: قديمي)

✓ مرقاة المفاتيح: (۵/۲۶۹، ۴۷۰) كتاب الحج، باب دخول مكة والطواف، الفصل الثاني، ط: قديمي.

✓ فتح الباري: (۳/۲۶۲) كتاب المناسك، باب ما ذكر في الحجر الأسود، ط: دار المعرفة، بيروت.

✓ جامع الترمذى: (۱/۷۷۷) كتاب الحج، باب ما جاء في فضل الحجر الأسود والركن والمقام، ط: سعيد.

☆ کسی چیز کی جو تعظیم و تکریم اس نظریہ سے کی جائے کہ اللہ رسول کا حکم ہے تو وہ تعظیم برحق ہے، لیکن اگر کسی مخلوق کو نفع اور نقصان پہنچانے والا اور بگڑی کو بنانے والا، اور بنی ہوئی کو بگاڑنے والا یقین کر کے اس کی تعظیم کی جائے تو وہ شرک کا ایک شعبہ ہے، اور دین اسلام میں اس کی بالکل گنجائش نہیں۔ (۱)

☆ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ ”حجر اسود جنت سے نازل ہوا اور آخرت میں وہ بھی اٹھایا جائے گا اور بوسہ دینے والوں کے حق میں شہادت دے گا۔

☆ حدیث شریف میں ہے کہ حجر اسود ہر اس شخص کو پہچانتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی نسبت سے ادب و محبت کے ساتھ اس کو بلا واسطہ یا بلا واسطہ چومتا ہے اور اس کا استلام کرتا ہے، قیامت میں اللہ تعالیٰ اس کو ایک دیکھنے والی اور بولنے والی ہستی بنا کر کھڑا کر دے گا اور وہ ان بندوں کے حق میں گواہی دے گا جو اللہ کے حکم کے مطابق عاشقانہ اور نیاز مندانہ شان کے ساتھ اس کا استلام کرتے تھے۔ (۲)

حجر اسود کو عورتوں کا چومنا

”عورتوں کے لئے حجر اسود کو چومنا“ عنوان کو دیکھیں۔ (۳/۲۳۶)

حجر اسود کی اہمیت

☆ حجر اسود دنیاوی پتھر نہیں ہے، اس لئے اس کو دنیاوی پتھروں پر قیاس کرنا درست نہیں بلکہ جنت کی ایک محبوب اور معظم چیز ہے، اسی لئے سرکارِ دو عالم نے اس کو

(۱) انظر الحاشية السابقة، رقم: ۱، على الصفحة السابقة، رقم: ۱۳۰.

(۲) عن ابن عباس رضى الله عنهما قال: قال رسول الله ﷺ في الحجر: والله لبيعه الله يوم القيامة له عيناان ويصير بهما، و لسان ينطق به يشهد على من استلمه بحق. (مشكاة المصابيح:

(ص: ۲۲۷) كتاب الحج، باب دخول مكة والطواف، الفصل الثاني، ط: قديمي)

✓ جامع الترمذى: (۱/۱۹۰) كتاب الحج، باب ما جاء في الحجر الأسود، ط: سعيد.

✓ سنن ابن ماجه: (ص: ۲۱۱) أبواب المناسك، باب استلام الحجر، ط: قديمي.

ایسی اہمیت دی ہے، پھر آپ کی جانب سے اس کا احترام کرنے کا حکم تھا اور یہ ایک امر تعبدی ہے، اس میں کوئی اشکال نہیں، جب اس پتھر کا محترم اور عزت والا ہونا عقل و دانش کے اعتبار سے ممکن ہے اور حضور نے اس کے ساتھ احترام کا معاملہ کرنے کا حکم دیا ہے، تو اس کی تحقیر کرنا رسول اللہ کی نافرمانی اور بغاوت ہوگی اور اللہ و رسول ﷺ کی نافرمانی اور بغاوت جائز نہیں ہے۔ (۱)

☆ جنت میں فی الحال مادی اشیاء نہیں ہیں تو یہ مادی پتھر حضرت آدم علیہ السلام کو جنت میں کہاں سے ملا؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ جب یہ پتھر جنت میں تھا تو

(۱) من استخف بالقرآن أو بالمسجد أو بنحوه مما يعظم في الشرع كفر. (شرح الفقه الأكبر للقراری: (ص: ۱۶۷) مطلب: فی إيراد الألفاظ المكفرة، فصل من ذلك فيما يتعلق بالقرآن والصلاة، ط: قدیمی)

مجمع الأنهر: (۱/ ۲۹۲، ۲۹۳) كتاب السير، باب المرتد، ثم إن ألفاظ الكفر أنواع، النوع الثالث في القرآن، ط: دار إحياء التراث العربی.

ما كان في كونه كفر اختلاف، فإن قائله يؤمر بتجديد النكاح والتوبة والرجوع عن ذلك بطريق الاحتياط..... ثم إن كانت نية القائل..... الوجه الذي يوجب التكفير، لانتفعه فتوى المفتی و يؤمر بالتوبة والرجوع عن ذلك بتجديد النكاح بينه وبين امرأته. (الهندية: ۲/ ۲۸۳) كتاب السير، الباب التاسع في أحكام المرتدين، موجبات الكفر أنواع، قبيل: الباب العاشر في البغاة، ط: رشيدیه

التاتارخانية: (۵/ ۴۵۸) كتاب أحكام المرتدين، فصل: في إجراء كلمة الكفر، ط: إدارة القرآن. المحيط البرهانی: (۵/ ۵۵۰) كتاب السير، فصل في مسائل المرتدين النوع الأول، في إجراء كلمة الكفر، ط: غفاريه كوئته.

وقال المحب الطبري: أن قول عمر لذلك طلب منه للأثار وبحث عنها وعن معانيها، وقال: ولما رأى أن الحجر يستلم ولا يعلم له سبب يظهر للحس ولا من جهة العقل، ترك فيه الرأي والقياس، و سار إلى محض اتباع كما صنع في الرمل، وقال الخطابي، في حديث عمر من الفقه أن متابعة النبي ﷺ واجبة وإن لم يوقف فيها على علل معلومة وأسباب معقولة وأن أعيانها حجة على من بلغته، وإن لم يفقه معانيها، ومن المعلوم أن تقبيل الحجر إكرام وإعظام لحقه. (عمدة القاری: (۹/ ۳۴۲) كتاب الحج، باب ما ذكر في الحجر الأسود، ط: دار الكتب العلمية بيروت)

ممکن ہے کہ یہ پتھر مادہ کے بغیر ”جواہر مجردہ“ میں سے رہا ہو، جب آدم علیہ السلام کے ساتھ جنت سے اتارا گیا تو مادہ کے ساتھ متصف کر دیا گیا ہو کیونکہ دنیا عالم مادیات ہے اور مادہ کے بغیر جواہر مجردہ کا مادہ کے ساتھ متصف ہونا ممکن ہے، جیسا کہ روح جواہر مجردہ میں سے ہے لیکن یہ روح جب بھی دنیا میں آتی ہے کسی نہ کسی جسم کے ساتھ متصف ہو کر آتی ہے حالانکہ اجسام کا مادی ہونا ظاہر ہے۔ (۱)

حجر اسود کی توہین کا حکم

”حجر اسود“ کی توہین کفر ہے، ایسے آدمی پر تجرید ایمان کے ساتھ ساتھ اگر شادی شدہ ہے تو تجرید نکاح بھی ضروری ہے۔ (۲)

حجر اسود کی شکست و ریخت فرقہ قرامطہ کے ہاتھوں

”حجر اسود کی مکہ مکرمہ سے منتقلی اور واپسی“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۲/ ۱۴۴)

حجر اسود کی فضیلت

حجر اسود (کالا پتھر) جنت سے آیا ہوا ہے، اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کو پیش کیا گیا تاکہ وہ اس کو کعبہ شریف کے کونہ میں لگا دیں، آنحضرت ﷺ کے مبارک

(۱) أقول: يحتمل أن يكون من الجنة في الأصل فلما جعل في الأرض، اقتضت الحكمة أن يراعى فيها حكم نشأة الأرض، فطمس نورهما، ويحتمل أن يراد أنه خالطهما قوة مثالية بسبب توجه الملائكة إلى تنويه أمرهما وتعلق همهم الماء الأعلى والصالحين من بني آدم حتى صارت فيهما قوة ملكية، وهذا وجه التوفيق بين قول ابن عباس رضي الله عنهما، كلما هذا و قول محمد بن الحنفية رضي الله عنه: حجر من أحجار الأرض، وقد شاهدنا عياناً أن البيت كالمحشو بقوة ملكية ولذلك وجب أن يعطى (أى للحجر) في المثال ما هو خاصية الأحياء من العينين واللسان، ولما كان معرفاً لإيمان المؤمنين وتعظيم المعظمين لله، وجب أن يظهر في اللسان بصورة الشهادة له أو عليه، كما ذكرنا من سر نطق الأرجل والأيدي. (حجة الله البالغة: (۲/ ۲۵) من أبواب الحج، مبحث في أمور تتعلق بالحج، ط: مير محمد كتب خانہ)

(۲) انظر الحاشية السابقة، رقم: ۱، في الصفحة رقم: ۱۳۲. (من استخف بالقرآن)

زمانہ میں قریش نے خانہ کعبہ کی تعمیر کی تو رسول اللہ ﷺ نے اپنے دست مبارک سے اٹھا کر مشرقی جنوبی کونے پر نصب فرمایا۔ طواف کی ابتداء اور انتہاء اسی مبارک پتھر کے مقابل ہوتی ہے۔ (۱)

تاریخ کے طویل ترین دور میں بے شمار انبیاء کرام اور خاتم الانبیاء حضرت محمد ﷺ اور لاکھوں صحابہ کرامؓ، اولیاء عظام اور بے شمار حج اور عمرہ کرنے والوں کے مبارک ہونٹ اس مبارک پتھر سے ملے ہیں، اور اس کے قریب دعا بھی قبول ہوتی ہے اور قیامت کے دن یہ ”حجر اسود“ اپنے بوسہ لینے والوں کے حق میں گواہی دے گا۔ (۲)

حدیث میں آتا ہے کہ: اس حجر اسود کو زیادہ سے زیادہ چومو اس لئے کہ وہ وقت قریب ہے کہ تم اس کو نہیں پاؤ گے، ایک رات لوگ اس کا طواف کر رہے ہوں گے مگر صبح ہوگی تو وہ اس کو نہیں پائیں گے، جنت کی جو چیز زمین پر ہے اس کو اللہ تعالیٰ قیامت سے پہلے واپس اٹھائے گا۔ (۳)

حجر اسود کی مکہ مکرمہ سے منتقلی اور واپسی

ابوطاہر نے ”ہجر“ (بحرین) نامی شہر کو دار الحکومت بنانے کے بعد وہاں ایک عالیشان مسجد تعمیر کرائی تھی، اور اس کا نام دار الحجرت رکھا تھا۔

(۱) حتی إذا انتهوا إلى موضع الركن، فاختلِفوا في وضعه وكثر الكلام فيه وتنافسوا في ذلك..... فقال: أبو أمية بن المغيرة: يا قوم: إنما أردنا البر ولم نرد الشر..... لكن حكموا بينكم أول من يطلع عليكم من هذا الفج، قالوا: رضينا وسلمنا، فطلع رسول الله ﷺ فقالوا: هذا الأمين قد رضينا به، فحكموه فبسط رداءه ثم وضع فيه الركن، فدعا من كل ربع رجلاً، فأخذوا بأطراف الثوب..... فرفع القوم الركن وقام النبي ﷺ على الجدر ثم وضعه بيده. (أخبار مكة للأزرقي: (۱/ ۱۲۹) ماجاء في ذكر بناء قريش الكعبة في الجاهلية، ط: مكتبة الثقافية الدينية)

(۲) انظر الحاشية السابقة، رقم: ۲، على الصفحة السابقة، رقم: ۱۴۱. (عن ابن عباس)

(۳) وقد جاء ”أكثرنا من استلام هذا الحجر، فإنكم توشكون أن تفقدوه“، بينما الناس يطوفون ذات ليلة إذ أصبحوا وقد فقدوه، إن الله عز وجل لا يترك شيئاً من الجنة في الأرض إلا أعاده فيها قبل يوم القيامة. (السيرة الحلبية: (۱/ ۲۱۹) باب بنان قريش الكعبة شرفها الله تعالى، ط: دار الكتب العلمية)

اس کے بعد اس پر یہ جنون سوار ہوا کہ لوگ بیت اللہ کا حج چھوڑ کر دار الحجرت کا حج کریں، چونکہ اس مقصد کا حصول بظاہر ناممکن تھا، لہذا اپنے اس ارادے کو پورا کرنے کے لئے اس نے حجر اسود کو دار الحجرت میں نصب کرنے کا منصوبہ بنایا، اور ۳۱ ہجری میں مکہ مکرمہ پر چڑھائی کر دی، وہاں پہنچ کر پہلے تو نہایت قتل و غارت گری کی، قبہ زمزم کو بھی توڑ دیا، پھر اس پتھر کو تلاش کرنا شروع کیا جس پر حضرت ابراہیم خلیل اللہ علی نبینا وعلیہ الصلاۃ والسلام کے پاؤں کا نقش تھا تا کہ اسے اپنے ساتھ لے جائے، لیکن بیت اللہ شریف کے خادموں نے اسے مکہ مکرمہ کی گھاٹیوں میں چھپا دیا، اس وجہ سے اس پر تو دسترس نہ پاسکا لیکن حجر اسود کو اس کی جگہ سے نکال دیا، یہ ہولناک واقعہ بروز پیر ۱۴ ذوالحجہ ۳۱ ہجری کو رونما ہوا۔ اس کے بعد چھ یا گیارہ دن تک مکہ مکرمہ میں ٹھہر کر ہجر لوٹ گیا اور حجر اسود کو ہجر کی عالیشان عمارت دار الحجرت کی مغربی جانب نصب کر دیا، اور بیت اللہ شریف میں حجر اسود کی جگہ خالی رہ گئی۔

ابوطاہر کی سر توڑ کوششوں کے باوجود جب کوئی شخص بھی حج کے لئے ہجر نہ گیا تو مایوس ہو کر خلیفہ مطیع اللہ کی خلافت کے زمانے میں تیس ہزار دینار لے کر حجر اسود واپس کر دیا، بروز منگل، ۱۰ محرم الحرام ۳۳۹ھ کو سنبر بن حسین قرطبی حجر اسود لے کر مکہ مکرمہ پہنچا، اور بیت اللہ شریف میں اس کی جگہ پر نصب کیا۔ (۱)

(۱) فی هذه السنة المباركة في ذي القعدة منها رد الحجر الأسود المكي إلى مكانه في البيت، وقد كان القرامطة أخذوه في سنة سبع عشرة وثلاثمائة كما تقدم، وكان ملكهم إذ ذاك أبو طاهر سليمان بن أبي سعيد الحسين الجنابي، ولما وقع هذا أعظم المسلمون ذلك، وقد بذل لهم الأمير بحكم التركي خمسين ألف دينار على أن يردوه إلى موضعه فلم يفعلوا، وقالوا: نحن أخذنا بأمر فلان رده إلا بأمر من أخذناه بأمره. فلما كان في هذا العام حملوه إلى الكوفة وعلقوه على الاسطوانة السابعة من جامعها ليراه الناس، وكتب أخو أبي طاهر كتابا فيه: إنا أخذنا هذا الحجر بأمر وقد ردناه بأمر من أمرنا بأخذه ليطمح حج الناس ومناسكهم.

ثم أرسلوه إلى مكة بغير شيء على قعود، فوصل في ذي القعدة من هذه السنة ولله الحمد والمنة، وكان مدة مغايبته عنده عشرين سنة، ففرح المسلمون لذلك فرحاً شديداً. =

حج دس سال تک موقوف رہا

تاریخ کی کتابوں سے معلوم ہوتا ہے کہ ۳۱ھ سے ۳۲ھ تک یعنی دس سال تک حج کعبہ رکا رہا۔ (۱) وجہ اس کی یہ ہوئی کہ ابوطاہر کی قتل و غارتگری کی وجہ سے بیت اللہ شریف کی طرف جانے والا راستہ غیر محفوظ ہو چکا تھا، ہر حاجی کو اپنی جان و مال کا خطرہ تھا، جبکہ حج کے فرض ہونے کے لئے ایک لازمی شرط یہ ہے کہ بیت اللہ شریف کی طرف جانے والا پورا راستہ مامون و محفوظ ہو۔

لہذا عازمین حج ہر سال امن بحال ہونے کے انتظار میں رہتے تھے، اور ہر سال انہیں مایوس ہونا پڑتا تھا، دس سال کا لمبا عرصہ اسی انتظار میں گزر گیا۔

آخر ۳۲ھ میں ابوطاہر کے ایک دوست ابوعلی محمد بن یحییٰ علوی نے اسے خط لکھا کہ: ”ہر حاجی سے اس کے اونٹ کے بدلے میں پانچ وینار ٹیکس لے کر حج کی اجازت دیدو“ چنانچہ اس نے اس تجویز کو منظور کر لیا اور لوگوں کو امن و اطمینان کے ساتھ حج کرنا نصیب ہوا۔ (۲)

(۱) قال أبو المظفر في مرآة الزمان والظاهر أنه لم يحج أحد منذ سنة سبع عشرة وثلاثمائة إلى سنة ست وعشرين وثلاثمائة خوفاً من القرامطة. (النجوم الزاهرة في ملوك مصر والقاهرة: ۲۲۷/۳) السنة السابعة من ولاية تكين الرابعة على مصر، ط: وزارة الثقافة والإرشاد القومي، المؤسسة المصرية العامة للتأليف والترجمة والطباعة والنشر

وكان في هذه السنين قد كثر فساد وأخذ البلاد وقتكه بالمسلمين واشتد الخطب به وتمكنت هيئته في القلوب وكثر أتباعه وبث السرياء وتزلزل له الخليفة وهزم جيش المقتدر غير مرة وانقطع الحج في هذه السنين خوفاً من القرامطة. (تاريخ الخلفاء للسيوطي: ص: ۳۸۲)، ط: نور محمد كارخانه تجارت كتب، كراتشي

(۲) فشفع في الناس الشريف أبو علي محمد بن يحيى العلوي عند القرامطة، وكانوا يحبونه لشجاعته وكرمه، في أن يمكنهم من الحج، وأن يكون لهم على كل جمل خمسة دنانير، وعلى المحمل سبعة دنانير، فاتفقوا معه على ذلك، فخرج الناس في هذه السنة إلى الحج على هذا الشرط. (البداية والنهاية: ۱۳۰/۱۲) سنة سبع وعشرين وثلاثمائة، ط: مكتبة رشيدية كوئٹہ =

(واضح رہے کہ یہ پہلا موقع تھا کہ جب حاجیوں کو حج جیسی عظیم عبادت کے لئے بھی ٹیکس ادا کرنا پڑا)

اس کے بعد اس وقت کے خلیفہ کے افسر محمد بن یاقوت نے ابوطاہر کو خط لکھا کہ اگر تم حاجیوں کو بلا وجہ تنگ کرنا اور ان سے ٹیکس لینا چھوڑ دو تو خلیفۃ المسلمین وہ تمام علاقے تمہارے پاس برقرار رہنے دیں گے جو تمہارے زیر قبضہ ہیں۔

ابوطاہر نے اس تجویز کو بھی مان لیا اور آئندہ حاجیوں سے ٹیکس وغیرہ لینا

چھوڑ دیا۔ (۱)

= فلما جاءت سنة سبع وعشرين كاتب أبو علي عمر بن يحيى العلوي القرامطة وكانوا يحبونه لشجاعته وكرمه وسألهم أن يأذنوا للحجيج ليسيروا بهم ويعطيهم من كل جمل خمس دنانير ومن المحمل سبعة دنانير فأذنوا لهم فحج الناس وهي أول سنة مكس فيها الحاج. (المنتظم في تاريخ الأمم والملوك: ۳۷۸/۱۳) ط: دار الكتب العلمية، الطبعة الأولى، ۱۴۱۲ھ/ ۱۹۹۲م

وفيها كتب أبو علي عمر بن يحيى العلوي إلى القرامطي، وكان يحبه، أن يطلق طريق الحاج، ويعطيه عن كل جمل خمسة دنانير، فأذن، وحج الناس وهي أول سنة أخذ فيها المكس من الحاج. (تاريخ الإسلام للذهبي: ۴۲۹/۷) سنة سبع وعشرين وثلاثمائة، ط: دار الغرب الإسلامي، بيروت، الطبعة الأولى: ۱۴۲۳ھ/ ۲۰۰۳م

وكان في تاريخ الخلفاء للسيوطي: (ص: ۳۹۲) ط: نور محمد كارخانه، تجارت كتب، كراتشي. (۱) أرسل محمد بن ياقوت حاجب الخليفة رسولا إلى أبي طاهر القرمطي يدعوه إلى طاعة الخليفة، لبقرة على ما بيده من البلاد، ويقلده بعد ذلك ما شاء من البلدان، ويحسن إليه، ويلتمس منه أن يكف عن الحاج جميعهم، وأن يرده الحجر الأسود إلى موضعه بمكة، فأجاب أبو طاهر إلى أنه لا يتعرض للحاج، ولا يصيبهم بمكروه، ولم يجب إلى رد الحجر الأسود إلى مكة، وسأل أن يطلق له الميرة من البصرة ليخطب للخليفة في أعمال هجر، فسار الحاج إلى مكة وعاد ولم يتعرض لهم القرامطة. (الكامل في التاريخ لابن أثير: ۱۰۵/۷) ذكر عدة حوادث

وفي أيام المقتدر العباسي: ظهرت طائفة القرامطة وكان زعيمهم أبو طاهر القرمطي قد بنى داراً في مدينة هجر البحرين سماها دار الهجرة وأراد أن ينقل الحج إليها، فسار إلى مكة في عسكر كثيف أيام الحج وقتل الكثير من الطائفتين والركع السجود واقتلع باب الكعبة والحجر الأسود مكانه، وبعد موت أبي طاهر رأى أتباعه استحالة صرف الحاج عن الكعبة فأعاد الحجر الأسود منبر بن الحسين القرمطي إلى مكانه في الكعبة بعد أن ظل بعيداً عن مكانه والناس مستمرة بالتبرك بمكانه في الكعبة. (في رحاب البيت العتيق للدكتور/ محيي الدين أحمد امام: ص: ۱۹۴)

حج زندگی میں ایک بار فرض ہونے کی حکمت

نماز ہر وقت اور زکوٰۃ ہر سال فرض ہوتی ہے کیوں کہ نماز فرض ہونے کا سبب یعنی وقت بار بار آتا ہے اور زکوٰۃ فرض ہونے کا سبب یعنی سال بھی بار بار آتا ہے اس لئے نماز اور زکوٰۃ بار بار فرض ہوتی ہے، لیکن حج فرض ہونے کا سبب یعنی ”بیت اللہ“ ایک ہے اس لئے حج زندگی میں صرف ایک دفعہ فرض ہوتا ہے بار بار فرض نہیں ہوتا۔ (۱)

دوسری وجہ یہ ہے کہ حج میں دیگر عبادات کی بنسبت مشقت زیادہ ہے، اس لئے حج کو جہاد کہا گیا ہے، اس وجہ سے حج صرف ایک دفعہ فرض ہوتا ہے، بار بار فرض نہیں ہوتا، جیسا کہ حائضہ عورت سے نماز معاف ہوتی ہے روزہ معاف نہیں ہوتا کیونکہ نماز میں ڈبل ہونے کی وجہ سے مشقت ہے روزہ میں ڈبل نہ ہونے کی وجہ سے مشقت نہیں ہے۔ (۲)

(۱) فرض مَرَّةً؛ لَأَنَّ سَبَبَهُ الْبَيْتَ وَهُوَ وَاحِدٌ..... وَفِي الشَّامِيَةِ: قَوْلُهُ: لَأَنَّ سَبَبَهُ الْبَيْتَ: بِدَلِيلِ الْإِضَافَةِ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿وَلِلَّهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ﴾ فَإِنَّ الْأَصْلَ إِضَافَةً لِأَحْكَامٍ إِلَى أَسْبَابِهَا كَمَا تَقَرَّرُ فِي الْأَصُولِ، وَلَا يَتَكَرَّرُ الْوَاجِبُ إِذَا لَمْ يَتَكَرَّرْ سَبَبُهُ، وَلِحَدِيثِ مُسْلِمٍ: ”يَأْتِيهَا النَّاسُ قَدْ فَرَضَ عَلَيْهِمُ الْحَجَّ فَحَجُّوا فَقَالَ رَجُلٌ أَكَلْتُ عَامَ رَسُولِ اللَّهِ فَسَكَتَ حَتَّى قَالَهَا ثَلَاثًا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَوْ قُلْتَ نَعَمْ لَوَجِبَتْ وَلَمَّا اسْتَطَعْتُمْ. (الدر مع الرد: ۲/۴۵۵) كتاب الحج، ط: سعيد

البحر الرائق: (۲/۳۰۹) كتاب الحج، ط: سعيد.

أحكام القرآن للجصاص: (۲/۲۱) سورة آل عمران، باب فرض الحج، ط: قديمي .
(۲) ومنها أنه لا يجب في العمر إلا مرة واحدة بخلاف الصلاة والصوم والزكاة..... لأن الأمر المطلق بالفعل لا يقتضي التكرار، لما عرف في أصول الفقه، والتكرار في باب الصلاة والزكاة والصوم ثبت بدليل زائد لا بمطلق الأمر..... ولأنه عبادة لا تتأدى إلا بكلفة عظيمة ومشقة شديدة بخلاف سائر العبادات، فلو وجب في كل عام لأدى إلى الحرج وأنه منفي شرعاً..... (بدائع الصنائع: ۲/۱۹۹) كتاب الحج، فصل: وأما كيفية فرضه، ط: سعيد

فتح القدير مع الكفاية: (۲/۳۲۲، ۳۲۳) كتاب الحج، ط: رشيدية.

احسن الفتاوى: (۲/۵۲۱) كتاب الحج، عمر في ايك بار فرضيت حج میں حکمت، ط: سعيد.

حج سے پہلے عمرہ کرنا

☆ حکومت کی جانب سے حج کے لئے جتنی رقم کا اعلان ہوتا ہے اگر کسی کے پاس اتنی رقم موجود ہے اور وہ حج کے ایام میں بیت اللہ شریف تک پہنچ کر حج پورا کرنے تک وہاں رہنے کی طاقت رکھتا ہے تو اس پر حج فرض ہو جاتا ہے، اور یہ فرضیت ہمیشہ قائم رہتی ہے، اگر یہ شخص صرف ایک بار بیت اللہ شریف تک پہنچنے کے وسائل رکھتا ہے تو حج پر جانا ضروری ہے، عمرہ کے لئے جانا اور حج کی فرضیت کے باوجود حج نہ کرنا درست نہیں۔ (۱)

حج سے پہلے عمرہ کرنا جائز ہے اس میں کوئی قباحت نہیں۔ (۲)

حج سے قضا نمازیں معاف نہیں ہوتیں

حج کرنے سے دین (قرض) معاف نہیں ہوتا، اللہ کا دین بھی معاف نہیں ہوتا، اور بندے کا دین بھی معاف نہیں ہوتا، مثلاً اگر کسی کے ذمہ کسی کا قرض ہو تو وہ حج

(۱) الحج واجب على الأحرار البالغين العقلاء الأصحاء إذا قدروا على الزاد والراحلة فاضلاً عن المسكن ومالابده منه وعن نفقة عياله إلى حين عودته. (هداية مع فتح القدير والكفاية: ۲/۳۱۷-۳۲۲) كتاب الحج، ط: رشيدية

الهنديّة: (۱/۲۱۷) كتاب المناسك، ومنها القدرة على الزاد والراحلة، ط: رشيدية.

بدائع الصنائع: (۲/۱۲۲) كتاب الحج، فصل: أما شرائط فرضيته، ط: سعيد.

(۲) ويعتمر قبل الحج ماشاء، وما في الباب: ولا يعتمر قبل الحج فغير صحيح؛ لأنه بناء على أن المكي ممنوع عن العمرة المفردة وهو خلاف مذهب أصحابنا جميعاً؛ لأن العمرة جائزة في جميع السنة بلا كراهة إلا في خمسة أيام. (غنية الناسك: (ص: ۲۱۵) باب التمتع، فصل في كيفية أداء التمتع المسنون، ط: إدارة القرآن)

وقد أطلق أصحاب المتون بأن العمرة جائزة في جميع السنة، وإنما تكره في يوم عرفة وأيام النحر وآيام التشريق، والإطلاق يشمل المكي وغيره. (إرشاد الساري: (ص: ۴۰۰) باب التمتع، فصل في تمتع المكي، ط: الإمدادية مكية المكرمة)

الهنديّة: (۱/۲۳۷) كتاب المناسك، الباب السادس في العمرة، ط: رشيدية.

کرنے سے معاف نہیں ہوگا جب تک کہ ادا نہیں کرے گا، اسی طرح اگر کسی کے ذمہ کچھ فرض نمازیں ہوں یا فرض روزے ہوں یا فرض زکوٰۃ ہو تو حج کرنے سے یہ نماز، روزہ، زکوٰۃ کچھ بھی معاف نہیں ہوں گے، یہ اللہ کا دین ہے، اور دین ادا کئے بغیر معاف نہیں ہوتا، اس لئے قضا نمازیں ادا کئے بغیر حج کی وجہ سے معاف نہیں ہوں گی۔ (۱)

حج سے گناہ کی معافی

جن گناہوں کی معافی کی بشارت حج کرنے پر دی گئی ہے، حج کرنے سے ان کی باز پرس نہیں ہوگی کیونکہ وہ معاف ہو چکے ہیں، اور حج کے بعد جو گناہ کرے گا ان کی معافی گزشتہ حج سے نہیں ہوگی، لہذا اگر ان گناہوں سے توبہ نہیں کی تو آخرت میں ان کی باز پرس ہوگی۔ (۲)

حج سے واپسی پر حاجی کا دعوت کرنا

حج اسلام کا عظیم الشان رکن اور بڑی نعمت ہے، اس کی ادائیگی پر اگر کوئی شخص شکریہ کے طور پر غربا و مساکین اور اعزہ و احباب کو کھانا کھلائے یا کچھ ہدیہ دے تو

(۱) وقال عیاض: أجمع أهل السنة أن الكبائر لا يكفرها إلا التوبة، ولا قائل بسقوط الدين ولو حقاً لله تعالى كدين صلاة وزكاة، نعم إثم المطل وتأخير الصلاة ونحوها يسقط، وهذا معنى التكفير على القول به..... (الدر مع الرد: ۲/۲۲۲) كتاب الحج، مطلب في تكفير الحج الكبائر، ط: سعيد

(۲) إن الإسلام يهدم ما كان قبله، وإن الهجرة تهدم ما كان قبلها، وإن الحج يهدم ما كان قبله.“ (شامی: ۲/۲۲۳) كتاب الحج، فروع، مطلب في تكفير الحج الكبائر، ط: سعيد

قال: أما علمت يا عمرو! إن الإسلام يهدم ما كان قبله، وإن الهجرة تهدم ما كان قبلها، وإن الحج يهدم ما كان قبله“ وأما أحكامه ففيه عظم موقع الإسلام والهجرة والحج، وأن كل واحد منها يهدم ما كان قبله من المعاصي. (شرح المسلم للنووي: ۱/۶، ۷) كتاب الإيمان، باب كون الإسلام يهدم ما كان قبله وكذا الحج والهجرة، ط: قديمی

البحر العميق: (۱/۲۲، ۲۳) الباب الأول: في الفضائل، فصل: في فضل الحج والعمرة و ذم تارك الحج، ط: مؤسسة الريان المكتبة المكيّة.

شرعاً درست ہے۔ (۱)

لیکن بعض جگہ اس میں دکھاوا اور فخر کی شان ہوتی ہے گویا کہ اپنے حج کا اعلان ہوتا ہے کہ حج کر کے آئے ہیں اور بعض جگہ پر کھانا لازم اور ضروری تصور کیا جاتا ہے یہاں تک کہ اگر اپنے پاس پیسہ نہ ہو تو قرض لیکر کھلایا جاتا ہے، اور بعض دفعہ اس کے لئے سودی قرض لیا جاتا ہے، ایسی صورت میں شریعت کی طرف سے اس کی اجازت نہیں ہوتی، اس طرح کھلانے سے اور ایسا کھانا کھانے سے پرہیز کرنا ضروری ہے۔ (۲) اور اگر یہ باتیں نہیں ہیں، اخلاص، اللہیت اور دل کی خوشی سے کھلاتے ہیں تو کھانا اور کھانا دونوں جائز ہے۔ (۳)

(۱، ۳) عن جابر بن عبد الله: أن رسول الله ﷺ لما قدم المدينة نحر جزوراً أو بقرة..... (صحيح البخاري: ۱/۲۳۴) كتاب الجهاد، باب الطعام عند القدوم، ط: قديمی

وعنه أن النبي ﷺ لما قدم المدينة نحر جزوراً أو بقرة. رواه البخاري (قوله: أو بقرة)..... أي السنة لمن قدم من السفر أي يضيف بقدر وسعه، ذكره الطيبي، وقال ابن الملك الضيافة سنة بعد القدوم. (مرواة المفاتيح: ۷/۳۳۲) باب آداب السفر، الفصل الأول: قبيل الفصل الثاني، ط: امداديه ملتان

(۲) عن أبي سعيد عن النبي ﷺ قال: من يسمع يسمع الله به ومن يراى يراى الله به. (سنن ابن ماجه: ص: ۱۰/۳۱) كتاب الزهد، باب الرياء والسمعة، ط: قديمی

وقد سئل الشافعي رحمه الله تعالى عن الرياء: فقال اليديهة: هو فتنه عقدها الهوى خيال أبصار قلوب العلماء، فنظروا بسوء اختيار النفوس، فاحبطت أعمالهم. (فيض القدير: ۲/۱۷۴) تحت رقم الحديث: ۸۶۹۵، حرف الميم، ط: دار الكتب العلمية، بيروت

صحيح البخاري: (۲/۹۶۲) كتاب الرقاق، باب الرياء والسمعة، ط: قديمی. قال ابن المنير: فيه أن المندوبات قد تنقلب مكروهات إذا رفعت عن رتبها. (فتح الباري: ۲/۳۳۸) كتاب الأذان، باب الانتفال والإنصراف من اليمين والشمال، دار المعرفة بيروت

من أصر على مندوب وجعله عزماً ولم يعمل بالرخصة، فقد أصاب منه الشيطان من الإضلال، فكيف من أصر على بدعة ومنكر؟ مرواة المفاتيح: (۳/۳۱) كتاب الصلاة، باب الدعاء في التشهد، الفصل الأول، ط: رشيديه

السعاية على شرح الوقاية: (۲/۲۶۵) كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، قبيل: فصل في القراءة، ط: سهيل اكيذمي لاهور.

حج فرض نہیں تھا اس کی طرف سے حج بدل کرنا

جس زندہ یا مردہ پر حج فرض نہیں، اس کی طرف سے حج بدل ہو سکتا ہے مگر یہ

نفل حج ہوگا۔ (۱)

حج فرض ہوتا ہے

اگر کسی مرد کے پاس قرض وغیرہ کے علاوہ اتنی رقم موجود ہے جس سے وہ حج کر سکتا ہے، اور واپس آنے تک گھر کے اہل و عیال کا خرچہ بھی موجود ہے تو اس پر حج فرض ہوگا۔ (۲)

موجودہ دور میں حکومت کی طرف سے حج کے لئے جتنی رقم کا اعلان ہوتا ہے

(۱) الأول: وجوب الحج أى بالمال فلو أحج فقير أو غيره ممن لم يجب عليه الحج عن الفرض أى عن فرضه..... ثم ما ذكره إنما هو شرط وجوب الحج لا شرط جواز الإحجاج..... ويتفرغ عليه حينئذ يقال: فلو كان فقيراً صحيح البدن لايجوز حج غيره عنه فرضاً، بخلاف حجه عنه نفلاً إن دام به الفقر إلى أن يموت. (إرشاد السارى: (ص: ۶۱۲) باب الحج عن الغير، فصل: فى شرائط جواز الإحجاج والنيابة عن حجة الإسلام، ط: الإمدادية مكة المكرمة) غنية الناسك: (ص: ۳۲۰) باب الحج عن الغير، فصل: فى شرائط النيابة فى الحج الفرض، الأول، ط: إدارة القرآن.

الدر مع الرد: (۵۹۸/۲) كتاب الحج، باب الحج عن الغير، ط: سعيد.

(۲) (فرض)..... (مرة)..... (على مسلم)..... (حر مكلف)..... (صحيح) البدن (بصير)..... (ذى زاد)..... (و راحلة)..... (فضلاً عما لابد منه) كما مر فى الزكاة..... (و)..... (فضلاً عن نفقة عياله) ممن تلزمه نفقته لتقدم حق العبد، (إلى) حين (عوده)..... (قوله: كما مر فى الزكاة) أى من بيان ما لابد منه من الحوائج الأصلية، كفسره..... وقضاء ديونه وأصدقته ولو مؤجلة كما فى اللباب وغيره، والمراد قضاء ديون العباد..... (الدر مع الرد: (۲/۵۵۵، ۴۵۹، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳) كتاب الحج، ط: سعيد)

إرشاد السارى: (ص: ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸) باب شرائط الحج، النوع الأول، شرائط الوجوب، الشرط السادس، الاستطاعة، ط: الإمدادية مكة المكرمة)

غنية الناسك: (ص: ۱۶، ۱۹، ۲۱) باب شرائط الحج، فصل: وأما شرائط الحج، فصل: وأما شرائط الوجوب، ط: إدارة القرآن.

اگر اتنی رقم اور مزید گھر کے اہل کے خرچے کی رقم موجود ہے تو حج فرض ہوگا۔ (۱)

حج فرض ہونے کے بعد بیمار ہو گیا

اگر حج فرض ہونے کے بعد حج کرنے کا وقت ملا اور اس دوران حج نہیں

کیا اور بعد میں بیمار ہونے کی وجہ سے حج کرنے کے قابل نہ رہا تو حج بدل کرانا فرض ہے۔ (۲)

حج فوت ہو گیا

جس شخص کا حج فوت ہو گیا اس پر طواف وداع واجب نہیں ہے۔ (۳)

حج قرآن

”قرآن“، یعنی حج اور عمرہ کو ایک ساتھ کرنا۔ قرآن کے معنی لغت میں دو چیزوں کو باہم ملانے کے ہیں، اور شریعت کی اصطلاح میں حج اور عمرہ کا احرام دونوں ایک ساتھ باندھ کر ایک ساتھ حج اور عمرہ کے ارکان ادا کرنے کو قرآن کہتے ہیں، کیونکہ اس صورت میں حج اور عمرہ دونوں کو اکٹھا کیا جاتا ہے۔

(۱) انظر الحاشية، رقم: ۲، على الصفحة السابقة رقم: ۱۵۴.

(۲) ولو ملك الزاد والراحلة وهو صحيح البدن ولم يحج حتى صار زمنًا أو مفلوجًا لزمه الإحجاج بالمال بلا خلاف، كذا فى المحيط. (الهندية: (۲۱۸/۱) كتاب المناسك، الباب الأول، ومنها سلامة البدن، ط: رشيدية)

فتح القدير مع الكفاية: (۳۲۷/۲) كتاب الحج، ط: رشيدية.

شامى: (۲/۴۵۹) كتاب الحج، ط: سعيد.

(۳) ولا يجب على الحائض والنفساء ولا على فائت الحج، كذا فى محيط السرخسى. (الهندية: (۱/۲۳۴) كتاب المناسك، الباب الخامس فى كيفية أداء الحج، قبيل: فصل فى المتفرقات، ط: رشيدية)

ولا تجب على المعتمر..... وفائت الحج..... (إرشاد السارى: (ص: ۳۵۵) باب طواف الصدر، ط: الإمدادية مكة المكرمة)

غنية الناسك: (ص: ۱۹۰) باب طواف الصدر، ط: إدارة القرآن.

حج قرآن کرنے والا بیت اللہ میں حاضری کے فوراً بعد عمرہ کرے یعنی بیت اللہ کا طواف اور صفا مروہ کی سعی کرے اور حلق اور قصر نہ کرے اور اس کے بعد طواف قدوم کرے اور دس ذی الحجہ کو بڑے شیطان کو سات کنکریاں مارنے کے بعد دم شکر (قربانی کے جانور) کو ذبح کر کے حلق یا قصر کرنے تک اسی احرام میں رہے، اس دوران احرام کا کپڑا بدلنا اور غسل وغیرہ کرنا جائز ہے لیکن احرام سے نکلنا منع ہے۔ (۱)

حج کا احرام باندھا لیکن فرض یا نفل کی تعیین نہیں کی

اگر کسی نے حج کا احرام باندھا لیکن فرض یا نفل کی تعیین نہیں کی تو اگر اس پر حج فرض ہے تو یہ فرض حج کا احرام ہوگا اور اس سے فرض حج ادا ہو جائے گا، اور اگر نذر یا نفل یا کسی دوسرے کی طرف سے حج کی نیت کر لی تو جیسی نیت کرے گا ویسا ہی

(۱) (والقرآن) لغة: الجمع بين شيئين، وشرعاً (أن يهل) أي يرفع صوته بالتلبية (بحجة و عمره معاً) حقيقة أو حكماً بأن يحرم بالعمرة أولاً ثم بالحج قبل أن يطوف لها أربعة أشواط، أو عكسه بأن يدخل إحرام العمرة على الحج قبل أن يطوف للقدوم وإن أساء أو بعده وإن لم يدم (من الميقات) إذ القارن لا يكون إلا آفاقاً (أو قبله في أشهر الحج أو قبلها ويقول) (بعد الصلاة اللهم إني أريد الحج والعمرة فيسرهما لي وتقبلهما مني) (وطاف للعمرة) أولاً وجوباً (سبعة أشواط يرمل في الثلاثة الأول ويسعى بلا حلق) (ثم يحج كما مر) فيطوف للقدوم ويسعى بعده (وذبح للقران) وهو دم شكر فيأكل منه (بعد رمي يوم النحر) (الدر مع الرد: ۵۲۹/۲، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳) كتاب الحج، باب القران، ط: سعيد

فتح القدير مع الكفاية: (۲/۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶) كتاب الحج، باب القران، ط: رشيدية.

الهنديّة: (۱/۲۳۷) كتاب المناسك، الباب السابع في القران والتمتع، ط: رشيدية.

له الاغتسال بالماء القراح وماء الصابون والحرص وله الاغتسال بأى ماء كان ولكن بحيث لا يزيد الوسخ، بل يقصد الطهارة أو دفع الغبار أو الحرارة. (غنية الناسك: (ص: ۹۱) باب الإحرام، فصل: في مباحات الإحرام، ط: إدارة القرآن)

فيجوز في ثوب واحد أو أكثر من ثوبين بأن يجعل واحد فوق واحد أو يبدل أحدهما بالآخر.

(غنية الناسك: (ص: ۷۱) باب الإحرام، فصل: فيما ينبغي لمريد الإحرام، ط: إدارة القرآن)

إرشاد السارى: (ص: ۱۳۹) باب الإحرام، فصل: ثم يتجرد عن الملبوس المحرم، و: (ص: ۱۷۲) فصل: في مباحاته، ط: الإمدادية مكة المكرمة.

ہوگا۔ (۱)

حج کا احرام باندھنے کے بعد طواف کرنا

حج کا احرام باندھنے کے بعد ”منیٰ“ روانہ ہونے سے پہلے بیت اللہ کا طواف کر کے جانا مستحب ہے فرض یا واجب نہیں۔ (۲)

حج کا احرام حج سے پہلے کھول دیا

”حج کا احرام طواف کے بعد حج سے پہلے کھول دیا“ عنوان کو دیکھیں۔ (۲/۱۵۸)

حج کا احرام شوال سے پہلے باندھنا

ہر حال میں حج کا احرام شوال سے پہلے باندھنا مکروہ تحریمی ہے، اگرچہ شوال سے پہلے حج کا احرام باندھنے کی صورت میں احرام کے ممنوعات صادر نہ ہونے کا (۱) ولو أطلق نية الحج صرف للفرض ولو عين نفلاً فنفل، وقال المحقق الشامي تحته: وكذا لو نوى الحج عن الغير أو النذر كان عما نوى وإن لم يحج للفرض كذا ذكره غير واحد، وهو الصحيح المعتمد، المنقول الصريح عن أبي حنيفة وأبي يوسف من أنه لا يتأدى الفرض بنية النفل. (الدر مع الرد: ۴۸۶/۲) كتاب الحج، قبيل: مطلب ”من حج فلم يرفظ الخ“ أى من وقت الإحرام، ط: سعيد

الهنديّة: (۱/۲۲۳) كتاب المناسك، الباب الثالث في الإحرام، ومما يتصل بذلك مسائل، ط: رشيدية.

فتح القدير مع الكفاية: (۲/۳۴۳) كتاب الحج، باب الإحرام، ط: رشيدية.

(۲) فإذا أراد الإحرام بالحج من مكة يوم التروية أو قبله فالأفضل ثم يدخل المسجد فيطوف سبعا أى طواف تحية المسجد إن قدر عليه. (إرشاد السارى: (ص: ۲۶۵) باب الخطبة يوم السابع وخروج الحاج من مكة إلى منى وعرفة، فصل: في إحرام الحاج من مكة، ط: الإمدادية مكة المكرمة)

غنية الناسك: (ص: ۲۱۶) باب التمتع، فصل في كيفية أداء التمتع المسنون، ط:

عالمگیری: (۱/۲۳۹) كتاب المناسك، الباب الخامس في كيفية أداء الحج، ط: رشيدية.

اعتماد ہو تب بھی شوال سے پہلے حج کا احرام باندھنا مکروہ تحریمی ہے۔ (۱)

حج کا احرام طواف کے بعد حج سے پہلے کھول دیا

اگر کوئی وطن سے یا میقات سے حج افراد یا حج قرآن کا احرام باندھ کر آیا اور مکہ مکرمہ میں آ کر طواف کرنے کے بعد احرام کھول دیا تو دم دینا لازم ہوگا اور حج کی قضا بھی لازم ہوگی، اور اس فعل پر ندامت کے ساتھ توبہ اور استغفار بھی کرنا چاہیے تاکہ احرام توڑنے کی وجہ سے جو گناہ ہوا ہے وہ اللہ تعالیٰ معاف کر دیں۔ (۲) اور یہ دم حرم کی حدود میں دینا ضروری ہے اور اس کا گوشت صرف غرباء اور مساکین کھا سکتے ہیں مالدار لوگ نہیں کھا سکتے۔ (۳)

حج کا احرام کب باندھے

☆ حج کا احرام حج کے ایام میں حج سے پہلے باندھنا ضروری ہے، اور حج کے ایام سے پہلے حج کا احرام باندھنا مکروہ تحریمی ہے، اور ایام حج شوال، ذو القعدة کے (۱) ”حج کا احرام کب باندھے“ عنوان کے تحت تخریج دیکھیں۔

(۲) المحرم إذا جنّ عمدًا بلا عذر يجب عليه أي جزاء فعله وهو الكفارة، والإثم، أي وتدارك إثمِهِ هو التوبة عن المعصية وإن جنّ بغير عمد أو بعذر فعليه الجزاء دون الإثم. (إرشاد الساري: (ص: ۴۲۱، ۴۲۲) باب الجنایات، ط: الإمدادية مَكَّة المَكْرَمَة)

☆ شامی: (۵۴۴/۲) كتاب الحج، باب الجنایات، ط: سعيد.

☆ غنية الناسك: (ص: ۲۴۲) باب الجنایات، مقدّمة في ضوابط ينبغى حفظها، ط: إدارة القرآن.

(۳) الثالث: ذبحه في الحرم بالاتفاق سواء وجب شكرًا أو جبرًا. (إرشاد الساري: (ص: ۵۵۴) باب في جزاء الجنایات وكفارتها، فصل: في أحكام الدماء وشرائط جوازها، وأمّا شرائط جواز الدماء، ط: الإمدادية مَكَّة المَكْرَمَة)

☆ ولا يجوز للمكفر أن يأكل شيئًا من الدماء أي الواجبة عليه للجزاء الا دم القران. (إرشاد الساري: (ص: ۵۷۰) باب في جزاء الجنایات وكفارتها، فصل: لا يجوز للمكفر أن يأكل شيئًا، ط: الإمدادية مَكَّة المَكْرَمَة)

دومینے اور ذوالحجہ کے پہلے دس دن ہیں۔ (۱)

☆ عمرہ کا احرام باندھنے کے لئے کوئی وقت مخصوص نہیں۔

(۱) قوله تعالى: ﴿الحج أشهر معلومات﴾ قال أبو بكر: قد اختلف السلف في أشهر الحج ماهي؟ فروى عن ابن عباس وابن عمر والحسن وعطاء ومجاهد أنها شوال و ذو القعدة وعشر من ذي الحجة. (أحكام القرآن للجصاص: (۴۰۹/۱) ذكر اختلاف السلف في أشهر الحج، سورة البقرة، ط: قديمي)

☆ وأبو الزبير عن جابر قال: لا يحرم الرجل بالحج قبل أشهر الحج. (أحكام القرآن للجصاص: (۴۱۰/۱) باب الإحرام بالحج قبل أشهر الحج، ط: قديمي)

☆ (أمّا وقته فأشهر معلومات) والأشهر المعلومات شوال و ذو القعدة وعشر من ذي الحجة، وإذا عمل شيئًا من أعمال الحج من طواف وسعى قبل أشهر الحج لا يجوز، وإذا عمل فيها يجوز كذا في الظهيرية. (الهندية: (۲۱۶/۱) كتاب المناسك، الباب الأوّل، في تفسيرها.....، ط: رشيدية)

☆ (فالأوّل) وهو الزماني (شوال و ذو القعدة وعشرة أيام من ذي الحجة) أي عندنا. (إرشاد الساري إلى مناسك الملا على قارى: (ص: ۸۶)، باب المواقيت، ط: حقانيه، و: (ص: ۱۰۸) ط: الإمدادية مَكَّة المَكْرَمَة)

☆ (من أحكامها) أي ومن أحكام المواقيت (صحة أفعال الحج فيها) أي من طواف القدوم وسعى الحج ونحوهما (ومنها عدم صحه شيء من أفعال الواجبة) وكذا السنن والمستحبة (قبلها سوى الإحرام) فإنه يجوز عندنا مع الكراهة. (إرشاد الساري: (ص: ۸۶، ۸۷) باب المواقيت، ط: حقانيه، كوئته، و: (ص: ۱۰۹) ط: الإمدادية مَكَّة المَكْرَمَة)

☆ (وأشهره شوال و ذو القعدة وعشر ذي الحجة) (وأنه يكره الإحرام) له (قبلها) وإن أمن على نفسه من المحذور لشبهه بالركن كما مرّ. (الدر مع الرد: (۴۷۱/۲، ۴۷۲) كتاب الحج، مطلب في فروع الحج و واجباته، ط: سعيد)

☆ أمّا الميقات الزماني فأشهر الحج وهي شوال و ذو القعدة، وعشر من ذي الحجة كذا روى عن عبادة الثلاثة وعبد الله بن الزبير رضى الله عنهم. (غنية الناسك: (ص: ۴۹) باب المواقيت وهو نوعان، ط: إدارة القرآن)

☆ وحتى لو أحرم به قبلها يكره تحريمًا مطلقًا أمن على نفسه المحذور أو لا. (غنية الناسك: (ص: ۴۹) باب المواقيت وهو نوعان، ط: إدارة القرآن)

☆ صحيح البخاري: (۲۱۱/۱) كتاب الحج، باب قول الله تعالى: ﴿الحج أشهر معلومات﴾، ط: قديمي.

حج کا اعلان

”اعلان حج“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱۴۹/۱)

حج کا پانچواں دن، بارہ ذی الحجہ

اگر قربانی یا طواف زیارت گیارہویں تاریخ کو بھی نہ کر سکا تو آج بارہویں

تاریخ کو کرے۔ (۱)

اور آج کا اصل کام صرف تینوں جمرات کی رمی کرنا ہے زوال کے بعد بالکل اسی طریقہ سے تینوں شیطانوں کی رمی کرے جس طرح گیارہ ذی الحجہ کو کی ہے، اب تیرہویں تاریخ کی رمی کے لئے منی میں مزید قیام کرنے یا نہ کرنے کا اختیار ہے، اگر چاہے تو آج بارہویں کی رمی سے فارغ ہو کر مکہ مکرمہ جاسکتا ہے، غروب آفتاب سے پہلے جانا بلا کراہت جائز ہے اور غروب کے بعد صبح صادق سے پہلے پہلے کراہت کے ساتھ جانا جائز ہے اور اگر صبح صادق ہو گئی تو تیرہویں کی رمی کر کے جانا واجب ہوگا، رمی کے بغیر جانے کی صورت میں دم واجب ہوگا، البتہ تیرہویں تاریخ کی رمی میں یہ سہولت ہے کہ زوال آفتاب سے پہلے بھی رمی کرنا جائز ہے۔ (۲)

(۱) ثم يطوف بالبيت في يومه ذلك طواف الزيارة إن استطاع، أو من الغد، أو بعد الغد ولا يؤخر عن ذلك. (الهندية: ۲۳۲/۱) كتاب المناسك، في كيفية أداء الحج، ط: رشيدية

فتح القدير: (۳۸۸/۲) كتاب الحج، ط: رشيدية.

الدر مع الرد: (۵۱۸، ۵۱۷/۲) كتاب الحج، مطلب في طواف الزيارة، ط: سعيد.

والعاشر أن يكون الذبح أي وقوعه يوم النحر المراد به جنسه اعلم أنه لا يختص ذبح هدى بأيام النحر الا هدى المتعة والقران (إرشاد الساري: (ص: ۵۵۷) باب في جزاء الجنایات وكفاراتها، فصل: في أحكام الدماء وشروط جوازها، ط: الإمدادية مكية المكرمة)

(۲) فإذا كان من الغد وهو اليوم الثالث من يوم النحر يرمي الجمار الثلاث كذلك حين تزول الشمس ثم ينفر إن أحب في يومه ذلك ويسقط عنه الرمي في اليوم الرابع وإن أحب أن يمسك هناك تلك الليلة، فمكث حتى طلع الفجر لا يمكنه أن ينفر في هذا اليوم حتى يرمي =

☆ گیارہ، بارہ ذی الحجہ کو رمی کا وقت زوال آفتاب سے شروع ہو کر صبح صادق تک رہتا ہے، اگر کوئی شخص اس سے پہلے رمی کرے گا تو اس کی رمی ادا نہیں ہوگی، اور اگر اس روز صبح صادق سے پہلے اس کا اعادہ نہیں کیا تو اس کے ذمہ دم واجب ہوگا۔ (۱)

= بعد الزوال وأما وقته في اليوم الرابع فعند أبي حنيفة رحمه الله تعالى من طلوع الفجر إلى غروب الشمس، إلا أن ما قبل الزوال وقت مكروه، وما بعده مسنون، كذا في المحيط السرخسي. (الهندية: ۲۳۳/۱) كتاب المناسك، الباب الخامس في كيفية أداء الحج، ط: رشيدية

وله النفر من منى قبل طلوع الفجر الرابع لا بعده لدخول وقت الرمي ولكن ينفر قبل غروب الشمس: أي شمس الثالث، فإن لم ينفر حتى غربت الشمس يكره له أن ينفر حتى يرمي في الرابع، ولو نفر من الليل قبل فجر الرابع لأشئ عليه وقد أساء وقيل ليس له أن ينفر بعد الغروب فإن نفر لزمه الدم، ولو نفر بعد طلوع الفجر قبل الرمي لزمه الدم اتفاقاً. (الدر مع الرد: ۵۲۲/۲) كتاب الحج، مطلب في رمي الجمرات الثلاث، ط: سعيد

بدائع الصنائع: (۱۳۸/۲) كتاب الحج، فصل: وأما وقت الرمي، ط: سعيد.

(۱) وأما وقت الرمي في اليوم الثاني والثالث فهو ما بعد الزوال إلى طلوع الشمس من الغد حتى لا يجوز الرمي فيهما قبل الزوال، إلا أن ما بعد الزوال إلى غروب الشمس وقت مسنون وما بعد الغروب إلى طلوع الفجر وقت مكروه. (الهندية: ۲۳۳/۱) كتاب المناسك، الباب الخامس في كيفية أداء الحج، ط: رشيدية

وأما وقت الرمي من اليوم الأول والثاني من أيام التشريق وهو اليوم الثاني والثالث من أيام الرمي فبعد الزوال لا يجوز الرمي فيهما قبل الزوال في الرواية المشهورة عن أبي حنيفة. (بدائع الصنائع: ۱۳۸/۲) كتاب الحج، فصل: وأما وقت الرمي، ط: سعيد

غنية الناسك: (ص: ۱۸۱) باب رمي الجمار، فصل في أوقات الرمي في الأيام الأربعة، ط: إدارة القرآن.

ولو ترك رمي يوم أي من أيام النحر كله أو أكثره كأربع حصيات فما فوقها في يوم النحر، أو إحدى عشر حصاة فيما بعده أو آخره إلى يوم آخر، فعليه دم أي لتركه أو تأخيره. (إرشاد الساري: (ص: ۵۰۷) باب الجنایات وأنواعها، النوع الخامس: الجنایات في أفعال الحج، فصل: في الجنایة في رمي الجمار، ط: الإمدادية مكية المكرمة)

غنية الناسك: (ص: ۲۷۹) باب الجنایات، الفصل السابع: في ترك الواجب في أفعال الحج، المطلب الثامن: في ترك الواجب في رمي الجمرات، ط: إدارة القرآن.

حج کا پروگرام ٹی وی پر دیکھنا

”ٹی وی پر حج کا پروگرام دیکھنا“ عنوان کو دیکھیں۔ (۳۰۷/۱)

حج کا پہلا دن ۸ ذی الحجہ

☆ آٹھ ذی الحجہ کو سورج نکلنے کے بعد سب حاجیوں کو احرام کی حالت میں منی جانا ہے ”مفرد“ جس کا حج کا احرام ہے، اور قارن جس کا حج اور عمرہ دونوں کا احرام ہے ان کے احرام تو پہلے سے بندھے ہوئے ہیں، متمتع جس نے عمرہ کر کے احرام کھول دیا تھا، اسی طرح مکہ والے آج پہلے حج کا احرام باندھیں، سنت کے مطابق غسل کر کے احرام کی چادریں پہن کر مسجد حرام میں آئیں اور مستحب یہ ہے کہ طواف کریں، اور اس کے بعد طواف کی دو رکعت نماز مقام ابراہیم اور بیت اللہ کو سامنے لیکر ادا کرنے کے بعد احرام کے لئے دو رکعت پڑھیں اور سر سے ٹوپی وغیرہ اتار دیں اور حج کی نیت اس طرح کریں کہ ”اے اللہ! میں آپ کی رضا کے لئے حج کا ارادہ کرتا ہوں، اس کو میرے لئے آسان کر دیجئے اور قبول فرمائیے۔“

نیت کے بعد مرد حضرات بلند آواز سے اور خواتین آہستہ آواز سے تین مرتبہ تلبیہ پڑھیں، تلبیہ یہ ہے ”لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ، إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكُ لَا شَرِيكَ لَكَ“

تلبیہ پڑھتے ہی حج کا احرام شروع ہو گیا، اب احرام کی تمام پابندیاں لازم ہو گئیں۔ (۱)

(۱) فیذا جاء الحج أحرم به كاهل ذلك الموضع، فلو أقام بمكة، فإذا كان يوم التروية أحرم به، وقبله أفضل، وأفضل أمّا كنهه الحطيم، ثم المسجد، ثم مكة، ثم الحرم..... فإذا أراد المتمتع، وكذا المكي أن يحرم بالحج يأتي بما سبق له في الإحرام من إزالة الثفت والاغتسال والتطيب وغير ذلك أو يكتفي بالاغتسال إن لم يحل من عمرته ويدخل المسجد ويطوف سبعا ثم يصلي ركعتي الطواف، ثم يصلي ركعتين سنة الإحرام ويحرم عقيهما، وحج كالمفرد إلا أنه لا يطوف للقُدوم. =

اس کے بعد منی کو روانہ ہو جائیں، مکہ مکرمہ سے منی مشرق کی جانب تقریباً تین میل کے فاصلہ پر ہے اور اگر مکتب والے اس سے پہلے لے جائیں تو پہلے چلے جائیں، اختلاف اور جھگڑا فساد نہ کریں، آٹھویں تاریخ کی ظہر سے نویں تاریخ کی صبح تک منی میں پانچ نمازیں پڑھنا اور س رات کو منی میں قیام کرنا سنت ہے، اگر اس رات کو مکہ مکرمہ میں رہے یا پہلے عرفات میں پہنچ گئے تو مکروہ ہوگا، اس لئے بلا عذر ایسا نہ کریں۔ (۱)

☆ اگر کوئی شخص آٹھویں تاریخ سے پہلے سے منی میں موجود ہے اور وہ حج (غنية الناسك: (ص: ۲۱۶) باب التمتع، فصل: في كيفية أداء التمتع المسنون، ط: إدارة القرآن) بدائع الصنائع: (۱۵۰/۲) كتاب الحج، فصل: وأما بيان سنن الحج وبيان الترتيب في أفعاله، ط: سعيد.

☆ عالمگیری: (۲۳۹/۱) كتاب المناسك، الباب الخامس في كيفية أداء الحج، ط: رشيدية (۱) فإذا كان يوم التروية وهو الثامن من ذي الحجة راح الإمام والناس معه من مكة إلى منى، والسنة خروجه بعد طلوع الشمس وهو الصحيح، فيقيم بها، ويصلي بها الظهر والعصر والمغرب والعشاء والفجر لوقت الإسفار على قول الأكثر، فكل من الخروج يوم التروية إلى منى، وأداء الصلاة الخمس بها، والمبيت بها أكثر الليلة سنة..... ولو بات بمكة تلك الليلة أو بعرفة أجزأه؛ لأنه لا يتعلق بمنى في هذا اليوم إقامة نسك، ولكنه أساء لتركه سنناً كثيرة ويلبى عند الخروج إلى منى، ويدعو بما شاء، ويستحب أن ينزل بالقرب من المسجد الخيف. (غنية الناسك: (ص: ۱۴۶) باب السعي بين الصفا والمروة، فصل: في الرواح من مكة إلى منى وأداء الصلاة الخمس والمبيت بها، ط: إدارة القرآن)

☆ ثم يروح مع الناس إلى منى يوم التروية بعد صلاة الفجر وطلوع الشمس كذا في فتاوى قاضيان وهو الصحيح ولو ذهب قبل طلوع الشمس جاز والأول أولى. (الهندية: (۲۲۷/۱) كتاب المناسك، الباب الخامس في كيفية أداء الحج، ط: رشيدية)

☆ قاضيان على هامش الهندية: (۲۹۳/۱) كتاب الحج، فصل في كيفية أداء الحج، ط: رشيدية. بدائع الصنائع: (۱۵۱/۲) كتاب الحج، فصل: وأما بيان الحج وبيان الترتيب في أفعاله، ط: سعيد.

☆ قوله: ثم رح يوم التروية إلى منى، وهي قرية فيها ثلاث سكك بينها وبين مكة فرسخ وهي من الحرم. (البحر الرائق: ۳۳۵/۲) كتاب الحج، باب الإحرام، ط: سعيد

کرنا چاہتا ہے تو وہ منی سے احرام کی نیت کر لے، اور تلبیہ کہنا شروع کر دے مکہ مکرمہ آنے کی ضرورت نہیں، حج ہو جائے گا، کیونکہ منی حرم کی حدود میں ہے اور حدود حرم میں حج کا احرام باندھنا درست ہے۔ (۱)

☆ ہر فرض نماز کے بعد ایک مرتبہ بلند آواز سے تلبیہ پڑھیں۔ (۲)

حج کا تیسرا دن، دس ذی الحجہ

آج ذی الحجہ کی دسویں تاریخ ہے اور حج کا تیسرا دن ہے، اس میں حج کے فرائض اور واجبات میں سے بہت سارے کام ادا کرنے ہیں۔

پہلا واجب وقوف مزدلفہ ہے، اسی لئے حجاج کرام سے عید کی نماز معاف کر دی گئی ہے، جیسے ہی حاجی مزدلفہ سے منی لوٹ کر آئے اگر چاہے تو سب سے پہلے اپنے خیمے میں پہنچ کر اپنا سامان وغیرہ رکھ کر آرام وغیرہ کرنا چاہے تو کر لے اس کے بعد منی میں تین کام پہلے رمی، پھر ذبح اور پھر حلق، ترتیب سے کرنے ہیں اور اس ترتیب کا باقی رکھنا واجب ہے، خلاف ورزی کی صورت میں دم واجب ہوگا۔

اور اگر چاہے تو مزدلفہ سے منی لوٹ آنے کے بعد خیمے میں نہ جائے بلکہ

(۱) وأما ميقات أهل الحرم، والمراد به كل من كان داخل الحرم، سوان كان أهله أولاً، مقيماً به أو مسافراً، فالحرم للحج، فيحرمون من دورهم ومن المسجد أفضل وجاز تأخيرهم إلى آخر الحرم. (غنية الناسك: (ص: ۵۷، ۵۸) باب المواقيت، فصل: وأما ميقات أهل الحرم، ط: إدارة القرآن) (۲) إرشاد الساري: (ص: ۱۱۷) باب المواقيت، فصل في ميقات أهل الحرم، ط: الإمدادية مكة المكرمة.

الدر مع الرد: (۲/۷۷۸) كتاب الحج، مطلب: في المواقيت، ط: سعيد.

(۲) ثم يلبي في دبر كل صلاة وهو الأفضل عندنا. (بدائع الصنائع: (۲/۱۴۵) كتاب الحج، فصل: وأما بيان سنن الحج وبيان الترتيب في أفعاله، ط: سعيد)

الدر المختار مع رد المحتار: (۲/۹۱) كتاب الحج، فصل في الإحرام، قبيل: مطلب في حديث: "أفضل الحج العج والثج"، ط: سعيد.

عالمگیری: (۱/۲۲۳) كتاب المناسك، الباب الثالث في الإحرام، ط: رشيديه.

شیطان کی رمی کرنے کے لئے چلا جائے یہ بھی درست ہے۔ (۱)

منی میں آنے کے بعد یہ کام کرے:

۱۔ منی میں آنے کے بعد سب سے پہلا کام جمرہ عقبہ (بڑے شیطان) کی

رمی ہے آج کے دن بڑے شیطان کو سات کنکریاں مارنا واجب ہے۔ (۲)

(۱) والوقوف بها أي بعد طلوع الفجر واجب أي عندنا. (إرشاد الساري: (ص: ۳۱۰) باب أحكام المزدلفة، فصل: في الوقوف بها)

غنية الناسك: (ص: ۱۶۶) باب أحكام المزدلفة، فصل: في صفة الوقوف بمزدلفة، ط: إدارة القرآن.

البحر الرائق: (۲/۳۴۰) كتاب الحج، باب الإحرام، ط: سعيد.

وأما الثاني فكقديم الرمي الأول على الحلق وعدم تأخير رمي كل يوم إلى ثانية، والترتيب بين الثلاثة: الرمي ثم الذبح ثم الحلق على ترتيب حروف قوله رذح للقران والمتمتع. (غنية الناسك: (ص: ۴۵، ۴۶) باب فرائض الحج و واجباته، فصل: وأما واجباته، ط: إدارة القرآن) (۲) إرشاد الساري: (ص: ۹۷) باب فرائض الحج و واجباته، فصل: في واجبات الحج، ط: الإمدادية مكة المكرمة.

شامي: (۲/۴۷۰) كتاب الحج، ط: سعيد.

وله في هذا اليوم أربعة أوقات، فوقت الجواز أداء من طلوع الفجر ويسن من طلوع الشمس إلى الزوال، ثم يباح إلى الغروب (غنية الناسك: (ص: ۱۶۹) باب مناسك منى يوم النحر، فصل في رمي الجمرات عقبه يوم النحر، ط: إدارة القرآن)

عالمگیری: (۱/۲۳۱) كتاب المناسك، الباب الخامس في كيفية أداء الحج، ط: رشيديه. (۲) إرشاد الساري: (ص: ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶) باب مناسك منى، ط: الإمدادية مكة المكرمة.

(۲) فإذا أتى منى تجاوز من الجمرات الأولى والثانية إلى الجمرات عقبه على حد من منى نسبت إلى العقبة لالتصاقها بها من غير أن يشتغل بشيء آخر قبل رميها بعد دخول وقتها، لما روى أن رسول الله ﷺ لما أتى لم يعرج على شيء حتى رمى الجمرات عقبه سبع حصيات. (غنية الناسك: (ص: ۱۶۹) باب مناسك منى يوم النحر، فصل في رمي الجمرات عقبه يوم النحر، ط: إدارة القرآن)

إرشاد الساري: (ص: ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶) باب مناسك منى، ط: الإمدادية مكة المكرمة. عالمگیری: (۱/۲۳۱) كتاب المناسك، الباب الخامس في كيفية أداء الحج، ط: رشيديه.

۲۔ دوسرا کام قارن اور متمتع پر دم شکر یعنی حج کی قربانی کرنا ہے۔ (۱)

۳۔ تیسرا کام سر کے بال منڈوانا یا کتر وانا ہے۔ (۲)

احرام باندھنے کے بعد تلبیہ پڑھنے کا جو سلسلہ شروع ہوا تھا وہ اب کنکریاں مارنے کے وقت ختم ہو جائے گا۔ (۳)

منی میں تین مقامات پر جمرات کے نشان لمبی اور بڑی دیوار کی شکل میں نصب ہیں، عربی، انگریزی، اردو مختلف زبانوں میں شیطانوں کا نام لکھا ہوا ہے، پہلا جمرہ مسجد خیف کے نزدیک اس کے بائیں طرف ہے، اس کو ”جرہ اولیٰ“ (چھوٹا شیطان) کہتے ہیں۔

اور دوسرا جمرہ اس سے تھوڑی دوری پر اسی راستہ میں آتا ہے اس کو ”جرہ وسطیٰ“ (درمیانہ شیطان) کہتے ہیں۔

تیسرا جمرہ منی کے آخر میں ہے اس کو ”جرہ عقبہ“ (بڑا شیطان) کہتے ہیں۔

(۱) فإذا فرغ من الرمي يوم النحر انصرف إلى رحله ، ولا يشغل بشيء آخر ، فذبح إن شاء ؛ لأنه مفرد ، والذبح له أفضل ، وإنما يجب على القارن والمتمتع . (غنية الناسك : (ص : ۱۷۲) باب مناسك منى يوم النحر ، فصل في الذبح وأحكامه ، ط : إدارة القرآن)

(۲) البحر الرائق : (۳۴۶/۲) كتاب الحج ، باب الإحرام ، ط : سعيد .

(۳) فإذا فرغ من الذبح حلق رأسه أو قصر ، والحلق أفضل للرجال ، ومكروه للنساء كراهة التحريم إلا للضرورة ، والتقصير مباح لهم ومسنون بل واجب لهم . (غنية الناسك : (ص : ۱۷۳) باب مناسك منى يوم النحر ، فصل في الحلق ، ط : إدارة القرآن)

(۴) إرشاد الساري : (ص : ۳۲۰) باب مناسك منى ، فصل في الحلق والتقصير ، ط : الإمدادية مكة المكرمة .

(۵) البحر الرائق : (۳۴۶/۲) كتاب الحج ، باب الإحرام ، ط : سعيد .

(۶) قوله : واقطع التلبية بأولها أي مع أول حصاة ترميها لحديث الصحيحين : ”لم يزل عليه السلام يلبي حتى رمى الجمرات بالعقبه“ (البحر الرائق : (۳۴۵/۲) كتاب الحج ، باب الإحرام ، ط : سعيد)

(۷) إرشاد الساري : (ص : ۳۱۷) باب مناسك منى ، فصل في قطع التلبية ، ط : الإمدادية مكة المكرمة .

(۸) غنية الناسك : (ص : ۱۷۰) باب مناسك منى يوم النحر ، مطلب : في كيفية وقوف الرمي ، وموقف من الجمرات بالعقبه ، وقطع التلبية ، ط : إدارة القرآن .

آج دسویں تاریخ کو صرف ”جرہ عقبہ“ (بڑے شیطان) پر سات کنکریوں کی رمی کرنا ہے۔ (۱)

اور رمی کے معنی کنکری یا پتھر مارنے کے ہیں، شریعت کی زبان میں چھوٹی کنکریوں کا مخصوص زمانہ میں مخصوص جگہ پر مخصوص مقدار میں پھینکنا ہے۔ (۲)

ذی الحجہ کی دس تاریخ کو صرف ”جرہ عقبہ“ (بڑے شیطان) کی رمی کرنی ہے، اس کا مسنون وقت طلوع آفتاب سے شروع ہو کر زوال تک ہے، اور مغرب تک بلا کراہت مباح وقت ہے، اور مغرب سے صبح صادق سے پہلے تک مکروہ وقت ہے اگر ہجوم کی وجہ سے اتنی تاخیر ہوگئی تو امید ہے کہ کراہت نہیں ہوگی۔ (۳)

(۱) فالיום الأول : نحر خاص ، ولا يجب فيه إلا رمى الجمرات بالعقبه . (إرشاد الساري : (ص : ۳۳۳) باب رمى الجمار وأحكامه ، ط : الإمدادية مكة المكرمة)

(۲) غنية الناسك : (ص : ۱۸۰) باب رمى الجمار ، فصل : في أيام الرمي ، ط : إدارة القرآن .

(۳) عالمگیری : (۲۳۱/۱) كتاب المناسك ، الباب الخامس في كيفية أداء الحج ، ط : رشيدية .

(۴) رمى الجمار في اللغة هو القذف بالأحجار الصغار ، وهي الحصی وفي عرف الشرعي هو القذف بالحصی في زمان مخصوص و مكان مخصوص و عدد مخصوص .

(۵) بدائع الصنائع : (۱۳۷/۲) كتاب الحج ، فصل : وأما تفسير رمى الجمار ، ط : سعيد)

(۶) الفقه الإسلامي وأدلته : (۵۶۰/۳) الباب الخامس : الحج والعمرة ، المبحث السادس ، المطلب الثاني : رمى الجمار في منى ، ط : دار الفكر .

(۷) وله في هذا اليوم أربعة أوقات ، فوقت الجواز أداء من طلوع الفجر ، فلا يصح قبله ، إلى طلوع الفجر من غده ، فإذا طلع فات وقت الأداء و لزمه الدم والقضاء ، ويسن من طلوع الشمس إلى الزوال ، ثم يساج إلى الغروب ، وقيل يكره ، ويكره من الغروب إلى الفجر وكذا قبل طلوع الشمس ، وهذا عند عدم العذر ، فلا إساءة برمي الضعفة قبل الشمس ولا برمي الرعاة ليلا . (غنية الناسك : (ص : ۱۶۹ ، ۱۷۰) باب مناسك منى يوم النحر ، فصل : رمى جمرات العقبة يوم النحر .

ففيه أيضاً : (ص : ۱۸۱) باب رمى الجمار ، فصل : في أوقات الرمي في الأيام الأربعة ،

ط : إدارة القرآن)

(۸) إرشاد الساري : (ص : ۳۳۳) باب رمى الجمار وأحكامه ، فصل في وقت رمى الجمرات

العقبه يوم النحر ، ط : الإمدادية مكة المكرمة .

(۹) البحر الرائق : (۳۴۵/۲) كتاب الحج ، باب الإحرام ، ط : سعيد .

☆ رمی کے لئے جمرہ کے قریب یا دور ہونا شرط نہیں، جس جگہ سے بھی رمی کرے گا اس کی رمی ہو جائے گی، لیکن سنت یہ ہے کہ جمرہ سے پانچ ہاتھ یا اس سے زیادہ فاصلہ پر کھڑا ہو کر رمی کرے، اس سے کم فاصلہ پر رمی کرنا مکروہ ہے۔ (۱)

☆ رمی کرنے کا طریقہ:

کنکری مارنے کا مستحب طریقہ یہ ہے کہ ایک ایک کنکری داہنے ہاتھ کے انگوٹھے اور شہادت کی انگلی سے پکڑے اور مرد ہاتھ اتنا اونچا کرے کہ بغل کھل جائے اور بغل کی سفیدی نظر آنے لگے۔ (۲)

اور ہر کنکری مارتے وقت ”بِسْمِ اللّٰهِ اللّٰهُ اَكْبَرُ رَغْمًا لِلشَّيْطَانِ

(۱) فإذا أتى الجمرۃ العقبة يقف فی بطن الوادی حیث یرمی موضع حصیاته والتقدیر بخمسة أذرع تقدیر بأقل ما سن فیہ . (غنیۃ الناسک: (ص: ۱۷۰) باب مناسک منیٰ یوم النحر، مطلب فی کیفیۃ وقوف الرمی، ط: إدارة القرآن)

❏ ويستحب أن یكون بینہ أی بین الرامی و بین الجمرۃ أو موضع وقوع الحصی خمسة أذرع فأكثر؛ لأن ما دونها وضع وهو غیر جائز أو طرح وهو خلاف السنة و فی الفتح وما قدر به بخمسة أذرع فی رواية الحسن، فذلک تقدیر أقل ما یكون بینہ و بین المكان فی المسنون. (إرشاد الساری: (ص: ۳۱۷) باب مناسک منیٰ، ط: الإمدادیۃ مکة المکرمة)

❏ البحر الرائق: (۳/۲۳۳) کتاب الحج، باب الإحرام، ط: سعید.

(۲) وکیفیۃ الرمی أی المستحبة وإلا فاختیار مشائخ بخاری أنه کیفما رمی جاز، علی ما فی المرغینانی قیل: وهو الذی ذکره صاحب الهدایۃ وقال شارح المجمع هو الأولی، أن یضع الحصاة علی ظهر إبهامه الیمنی ویستعین علیها أی علی رمیها بالمسیحة أی یامساکها، وقیل: وهو الذی صرح به فی النهایۃ والفتح وغیره، يأخذ بطرفی إبهامه وسبابته، الأولی: مستحبه وهو الأصح؛ لأنه الأسیر والمعتمد عند الأكثر، وهذا أی کله بیان الأولیۃ وأما الجواز فلا یتقید بهیئة أی کیفیۃ دون أخرى..... ویستحب الرمی بالیمنی أی وحدها ویرفع یده حتی یرمی بیاض إبطه، كما صرح به فی النخبۃ. (إرشاد الساری: (ص: ۳۱۷، ۳۱۸) باب مناسک منیٰ، ط: الإمدادیۃ مکة المکرمة)

❏ غنیۃ الناسک: (ص: ۱۷۱) باب مناسک منیٰ یوم النحر، فصل: فی رمی الجمرۃ العقبة یوم النحر، مطلب: فی کیفیۃ الرمی، ط: إدارة القرآن

❏ البحر الرائق: (۳/۲۳۳) کتاب الحج، باب الإحرام، ط: سعید.

وَرَضَىٰ لِلرَّحْمَنِ“ کہتا رہے، اور اگر یہ دعایا نہ ہو تو صرف ”بِسْمِ اللّٰهِ اللّٰہ اکبر“ کہتا رہے۔ (۱)

☆ پہلے دن کی رمی کے بعد دعا کے لئے ٹھہرنا سنت نہیں ہے، اور اس تاریخ میں دوسرے جمرات کی رمی کرنا جہالت ہے۔ (۲)

☆ دسویں تاریخ کا تیسرا واجب قارن اور متمتع پر قربانی ہے کہ ”جمرہ عقبہ“ کی رمی سے فارغ ہو کر اس وقت تک بال نہ کٹوائے جب تک اپنی واجب قربانی نہ کر لے، اگر قربانی سے پہلے بال کٹوائے تو دم واجب ہوگا، البتہ ”مفرد“ جو گھر سے صرف حج کا احرام باندھ کر گیا تھا، اس پر قربانی واجب نہیں مستحب ہے وہ قربانی نہ کرے اور بال کٹوائے تو جائز ہے۔ (۳)

(۱) یکتبر مع کل حصاة، ویدعو فیقول: بسم اللّٰہ، اللّٰہ اکبر رَغْمًا لِلشَّيْطَانِ وَرَضًا لِلرَّحْمَنِ اللّٰهُمَّ اجعلہ حجًا مبرورًا وسعیًا مشکورًا وذنبًا مغفورًا ویسن أن یکتبر مع کل حصاة كما سبق، ولو سبّح أو هلل أو أتى بذکر غیرهما کالتحمید والتمجید وسائر أذکارہ سبحانہ مکان التکبیر جاز، ولو ترک الذکر قد أساء لتركه سنة المصطفیٰ . (إرشاد الساری: (ص: ۳۱۷، ۳۱۸) باب مناسک منیٰ، ط: الإمدادیۃ مکة المکرمة)

❏ غنیۃ الناسک: (ص: ۱۷۰، ۱۷۱) باب مناسک منیٰ یوم النحر، فصل: فی رمی الجمرۃ العقبة یوم النحر، مطلب: فی کیفیۃ وقوف الرمی، ط: إدارة القرآن.

❏ البحر الرائق: (۳/۲۳۵) کتاب الحج، باب الإحرام، ط: سعید.

(۲) ویکره أن یرمی فی هذا الیوم الجمرتین الأولیین؛ لأنه بدعة، وربما اتخذها الجهال نسکًا، وإذا فرغ من الرمی لایقف للدعاء عند هذه الجمرۃ فی الایام کلها، بل ینصرف داعيًا . (غنیۃ الناسک: (ص: ۱۷۱، ۱۷۲) باب مناسک منیٰ یوم النحر، فصل: فی رمی الجمرۃ العقبة، مطلب: فی کیفیۃ وقوف الرمی، ط: إدارة القرآن)

❏ إرشاد الساری: (ص: ۳۱۷) باب مناسک منیٰ، ط: الإمدادیۃ مکة المکرمة.

❏ عالمگیری: (۲۳۱/۱) کتاب المناسک، الباب الخامس فی کیفیۃ أداء الحج، ط: رشیدیہ.

(۳) وتقذیم الذبح علی الحلق واجب علیہما أی حینئذ و مستحب للمفرد أی مطلقًا . (إرشاد الساری: (ص: ۳۱۹) باب مناسک منیٰ، فصل فی الذبح، ط: الإمدادیۃ مکة المکرمة)

❏ وأيضًا انظر الحاشیۃ رقم: ۱، علی الصفحۃ السابقۃ رقم: ۱۶۶.

☆ قربانی سے فارغ ہونے کے بعد مرد کے لئے بال مندانا یا کتر وانا واجب ہے عورت کے لئے انگلی کے ایک پور (ایک انچ) کے برابر کا ٹٹا واجب ہے اور اگر بال اس سے کم ہیں تو کسی محرم سے منڈا لے۔ (۱)

اگر کسی وجہ سے دس ذی الحجہ کو قربانی نہیں کر سکا تو پھر گیارہ کو قربانی کرے، اور اگر گیارہ ذی الحجہ کو بھی قربانی نہیں کر سکا تو پھر بارہ کو سورج غروب ہونے سے پہلے پہلے ضرور قربانی کر لے، اور جب تک قربانی نہیں ہوگی اس وقت تک نہ تو احرام اتار سکتا ہے اور نہ بال کٹا سکتا ہے۔ (۲)

☆ دسویں تاریخ کا سب سے بڑا کام طواف زیارت ہے، احرام کے بعد حج کے رکن اور فرض کل دو ہیں، ایک وقوف عرفات، دوسرے طواف زیارت، جو دس تاریخ کو ہوتا ہے، اس طواف کی سنت یہ ہے کہ رمی، قربانی اور حلق کے بعد کیا جائے،

(۱) فإذا فرغ من الذبح حلق رأسه أو قصر، والحلق أفضل للرجال ومكروه للنساء كراهة تحريم إلا للضرورة، والتقصير مباح لهم، ومسنون بل واجب لهن..... ومراذه أنه يأخذ من كل شعرة مقدار الأنملة، در و شربلاية، فأقل الواجب في التقصير قدر الأنملة من جميع شعر ربع الرأس..... أو تعذر التقصير بأن يكون شعره قصيراً أو لبده بصمغ، فلا يعمل فيه المقراض تعين الحلق، وكذا لو كان معقوصاً أو مضفوراً..... (غنية الناسك: (ص: ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵) باب مناسك منى يوم النحر، فصل في الحلق، ومطلب لو تعذر الحلق أو التقصير، ط: إدارة القرآن) إرشاد الساري: (ص: ۳۲۴) باب مناسك منى، فصل في الحلق والتقصير، ط: الإمدادية مكة المكرمة.

البحر الرائق: (۳۴۶/۲) كتاب الحج، باب الإحرام، ط: سعيد.

(۲) ويتعين يوم النحر أى وقته وهو الأيام الثلاثة للذبح المتعة والقران فقط فلم يجز قبله بل بعده، وعليه دم. وفي الشامية: أى بل يجزئه بعده: أى بعد يوم النحر: أى أيامه إلا أنه تارك للواجب، عند الإمام فيلزمه دم للتأخير..... (شامى: (۶۱۶/۲) كتاب الحج، باب الهدى، ط: سعيد)

غنية الناسك: (ص: ۳۵۸) باب الهدايا، فصل: فى أحكام الهدايا بعد الذبح وأحكام ذبحها، ط: إدارة القرآن.

عالمگیری: (۲۶۱/۱) كتاب المناسك، الباب السادس عشر فى الهدى، ط: رشيدیه.

وانظر أيضاً الحاشية، رقم: ۱، على الصفحة السابقة، رقم: ۱۶۶.

اگر ان سے پہلے طواف زیارت کر لے گا تو بھی فرض ادا ہو جائے گا۔ (۱)
☆ منی کے قیام کے دوران مکہ مکرمہ جا کر طواف زیارت کر کے پھر منی واپس آنا ہے نیز اگر قربانی کر کے بال کٹوا لئے تو روزمرہ کے لباس میں طواف زیارت کرے اضطباع ساقط ہو جائے گا۔ (۲)

☆ جو عورت حیض یا نفاس کی حالت میں ہے وہ پاک ہونے سے پہلے طواف زیارت نہ کرے، دسویں تاریخ کو یا اس سے پہلے حیض یا نفاس شروع ہو گیا اور بارہویں تاریخ تک بھی فراغت نہ ہو تو وہ طواف زیارت کو موخر کر دے، اور اس تاخیر پر دم وغیرہ لازم نہیں ہوگا، جب تک حیض و نفاس سے پاک نہ ہو جائے طواف زیارت نہیں ہو سکتا اور طواف زیارت کے بغیر اپنے وطن واپس نہیں ہو سکتی، اگر واپس آگئی تب بھی عمر بھر یہ فرض لازم رہے گا اور دوبارہ حاضر ہو کر طواف زیارت کرنا پڑے گا اس لئے حیض و نفاس سے پاک ہونے کا انتظار کرنا لازمی ہے، لیکن حج کے تمام امور انجام دے صرف طواف زیارت پاک ہونے تک نہ کرے تاہم اگر حیض و نفاس سے پاک ہونے کا انتظار کرنا مشکل ہے مثلاً ویزا بڑھانا ممکن نہیں ہے یا محرم ساتھ نہیں رہ سکتا ہے تو ان صورتوں میں طواف زیارت کر لے اور حد و حرم میں ایک

(۱) فإذا فرغ من الرمي والذبح والحلق أى مرتباً أو غير مرتب يوم النحر أى أول أيامه فالأفضل أن يطوف للفرض فى يومه ذلك، وهذا باتفاق العلماء، وإلا ففى الثانى أو فى الثالث وكذا الحكم فى لياليها. (إرشاد الساري: (ص: ۳۲۷) باب طواف الزيارة، ط: الإمدادية مكة المكرمة)

غنية الناسك: (ص: ۱۷۶) باب طواف الزيارة، ط: إدارة القرآن.

فتح القدير مع الكفاية: (۳۸۸/۲) كتاب الحج، باب الإحرام، ط: رشيدیه.

(۲) وأما الاضطباع فساقط مطلقاً فى هذا الطواف، سواء سعى قبله أو بعده، لأنه قد تحلل من إحرامه وقد لبس المخيط، والاضطباع فى حال بقاء الإحرام، كذا فى البحر الذخير. (غنية الناسك: (ص: ۱۷۷) باب طواف الزيارة، ط: إدارة القرآن)

إرشاد الساري: (ص: ۳۲۷) باب طواف الزيارة، ط: الإمدادية مكة المكرمة.

وأما الاضطباع فساقط مطلقاً فى هذا الطواف اهـ، سواء سعى قبله أو لا. (شامى: (۲/۵۱۸)

كتاب الحج، مطلب فى طواف الزيارة، ط: سعيد)

گائے یا اونٹ ذبح کرے اور اس کا گوشت غریبوں کو دیدے۔ (۱)

حج کا چوتھا دن گیارہ ذی الحجہ

☆ اب دو یا تین دن منی میں رہ کر تینوں شیطانوں کی رمی کرنی ہے، ان دنوں کی راتیں بھی منی میں گزارنا سنت مؤکدہ ہے۔ (۲)

(۱) وحیضہا لایمنع نسکا إلا الطواف، فهو حرام من وجہین دخولها المسجد، وترك واجب الطهارة، فلو حاضت قبل الإحرام اغتسلت وأحرمت، وشهدت جميع المناسك إلا الطواف والسعي؛ لأنه لا يصح بدون الطواف، ولا يلزمها دم لترك الصدور وتأخير الزيارة عن وقته لعذر الحيض والنفساء. (غنية الناسك: (ص: ۹۴، ۹۵) باب الإحرام، فصل في إحرام المرأة، ط: إدارة القرآن) إرشاد الساری: (ص: ۱۲۲، ۱۲۳) باب الإحرام، فصل: في إحرام المرأة، ط: الإمدادية مكة المكرمة.

☆ شامی: (۵۱۹/۲) كتاب الحج، مطلب في طواف الزيارة، ط: سعيد. ولو لم يطف أصلاً لم تحل له النساء، وإن طال ومضت سنون، وهذا بإجماع. (عالمگیری: (۲۳۲/۱) كتاب المناسك، الباب الخامس في كيفية أداء الحج، ط: رشديه) غنية الناسك: (ص: ۱۷۷) باب طواف الزيارة، ط: إدارة القرآن.

☆ نقل بعض المحشين عن منسك ابن أمير الحاج: لو هم الركب على القفول ولم تطهر فاستفتت هل تطوف أم لا؟ قالوا: يقال لها لا يحل لك دخول المسجد وإن دخلت وطفئت أئمت وصح طوافك وعليك ذبح بدنة، وهذه مسألة كثيرة الوقوع يتحيز فيها النساء. (شامی: (۵۱۹/۲) كتاب الحج، مطلب: في طواف الزيارة، ط: سعيد)

☆ ولو طاف للزيارة جنباً أو حائضاً أو نفساء كله أو أكثر، وهو أربعة أشواط، فعليه بدنة، ويقع معتداً في حق التحلل ويصير عاصياً وبعيده طاهراً حتماً..... (غنية الناسك: (ص: ۲۷۲) باب الجنایات، الفصل السابع: في ترك الواجب في أفعال الحض، المطلب الأول: في طاف الزيارة، ط: إدارة القرآن)

☆ إرشاد الساری: (ص: ۲۹۶) باب الجنایات وأنواعها، النوع الخامس: الجنایات في أفعال الحج، فصل: في طواف الزيارة للحائض، ط: الإمدادية مكة المكرمة.

(۲) ویسن أن یبیت بمنی لیلای أيام الرمی، فلو بات بغيرها متعمداً كره ولا شيء عليه عندنا. (غنية الناسك: (ص: ۱۷۹) باب طواف الزيارة، فصل: في العود إلى منی وما ينبغي له الاعتناء به أيام قيامه بها، ط: إدارة القرآن)

☆ الدر مع الرد: (۵۲۰/۲) كتاب الحج، مطلب: في حكم صلاة العيد والجمعة في منی، ط: سعيد. إرشاد الساری: (ص: ۳۳۲) باب طواف الزيارة، فصل: فإذا فرغ من الطواف، ط: الإمدادية مكة المكرمة.

☆ اگر قربانی یا طواف زیارت کسی وجہ سے دس تاریخ کو نہیں کر سکا تو آج گیارہویں تاریخ کو کر لے، اور بہتر یہ ہے کہ ظہر سے پہلے اس سے فارغ ہو جائے، اور زوال کے بعد تینوں شیطانوں کی رمی کرنے کے لئے روانہ ہو جائے، اور گیارہویں تاریخ کی رمی اس ترتیب سے کرے کہ پہلے جمرہ اولی (چھوٹے شیطان) پر آکر سات کنکریوں سے رمی اسی طریقہ سے کرے جس طرح دس تاریخ کو جمرہ عقبہ (بڑے شیطان) کی رمی کر چکا ہے، اس کی رمی سے فارغ ہو کر مجمع سے ہٹ کر قبلہ رخ ہو کر ہاتھ اٹھا کر دعا کرے، اگر وقت اور موقع ہو تو، اس کے بعد جمرہ وسطی (درمیانے شیطان) پر آئے اور اسی طرح سات کنکریاں شیطان کو مارے جس طرح پہلے مار چکا ہے اس کے بعد بھی مجمع سے ہٹ کر قبلہ رخ ہو کر پہلے کی طرح دعا کرے، پھر جمرہ عقبہ (بڑے شیطان) پر آئے اور یہاں بھی حسب سابق سات کنکریوں سے رمی کرے اور اس کے بعد دعا کے لئے نہ ٹھہرے کیوں کہ آخری جمرہ کی رمی کے بعد دعا کرنا سنت نہیں ہے، آج کا کام پورا ہو گیا، باقی اوقات منی میں گزارے، ذکر اللہ، تلاوت اور دعائیں مشغول رہے، غفلتوں اور فضول کاموں میں وقت ضائع نہ کرے۔ (۱)

(۱) فإذا زالت الشمس من اليوم الثاني من أيام النحر، رمى الجمار الثلاث بعد أن يصلى الظهر..... يبدأ بالجمرة الأولى فيأتيها من أسفل منى من جهة مسجد الخيف ومزدلفة..... ثم يرميها بيمينه سبعاً بسبع حصيات مثل حصي الخذف لا أكبر كثيراً ولا أصغر جداً، يأخذها بطرفي إبهامه وسبابته، يكبر مع كل حصاة كما مر في رمي يوم النحر، ثم يتقدم عنها قليلاً من يساره، ويجعلها على قفاه، فيقف بعد تمام الرمي، لا عند كل حصاة كما قيل: مستقبل القبلة، فيحمد الله تعالى، ويشئ عليه، ويكبر ويهلل، ويصلي على النبي ﷺ ويدعو بحاجته، ويرفع يديه حزو منكبيه ولا يجاوز بهما منكبيه، ويسطهما، ويجعل باطن كفيه إلى السماء، كما هو السنة في الأذعية، أو نحو القبلة وهو ظاهر الرواية..... ثم يأتي الجمرة الوسطى فيصنع عندها كما صنع عند الأولى..... ثم يأتي الجمرة القصوى وهي الجمرة العقبية، فيرميها من بطن الوادي، لا من فوق العقبية، كما مر في رمي يوم النحر، ولا يقف عندها في جميع أيام الرمي للدعاء، ويدعو بلا وقوف، والوقوف عند الأولين سنة في الأيام كلها. (غنية الناسك: (ص: ۱۸۲، ۱۸۳) باب رمي الجمار، فصل: في صفة رمي الجمار في اليوم الثاني، ط: إدارة القرآن) =

☆ گیارہ ذی الحجہ کو رمی کا وقت زوال آفتاب سے شروع ہو کر صبح صادق تک رہتا ہے، اگر کوئی شخص اس سے پہلے رمی کرے گا تو اس کی رمی ادا نہیں ہوگی، اور اگر اس روز صبح صادق سے پہلے اس کا اعادہ نہیں کیا تو اس کے ذمہ دم واجب ہوگا۔ (۱)

حج کا دوسرا دن ۹ ذی الحجہ

☆ نویں ذی الحجہ ”یوم عرفہ“، آج حج کا سب سے بڑا رکن ادا کرنا ہے، جس کے بغیر حج نہیں ہوتا، آج سورج نکلنے کے بعد منی سے عرفات کو روانہ ہو جائے، عرفات مکہ سے تقریباً نو میل کے فاصلے پر ہے، اور حرم کی حدود سے باہر ہے، آج کل حجاج کرام کی تعداد بہت زیادہ ہوگئی ہے، اس وجہ سے ”مکتب“ والے مجبوراً لوگوں کو رات ہی سے عرفات بھیجنا شروع کر دیتے ہیں، اس لئے اگر رات کو عرفات جانا

= إرشاد الساری : (ص: ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲) باب رمی الجمار وأحكامه، فصل: في صفة الرمي في هذه الأيام، ط: الإمدادية مكة المكرمة.

الدر مع الرد: (۵۲۱، ۵۲۰/۲) كتاب الحج، مطلب: في رمي الجمرات الثلاث، ط: سعيد. (۱) وأما وقت الجواز في اليوم الثاني والثالث من أيام النحر، فمن الزوال إلى طلوع الفجر من الغد، ولا يجوز قبل الزوال في ظاهر الرواية، وعليه الجمهور من أصحاب المتن والشروح والفتاوى. (غنية الناسك: (ص: ۱۸۱) باب رمي الجمار، فصل: في أوقات الرمي في الأيام الأربعة، ط: إدارة القرآن) إرشاد الساری : (ص: ۳۳۳) باب الجمار وأحكامه، فصل: في وقت الرمي في اليومين، ط: الإمدادية مكة المكرمة.

الدر مع الرد: (۵۲۱/۲) كتاب الحج، مطلب: في رمي الجمرات الثلاث، ط: سعيد. لو ترك رمي يوم كله أو أكثر كأربع حصيات فما فوقها في يوم النحر أو إحدى عشر حصاة فيما بعده أو آخره إلى يوم آخر فعليه دم، وإن أخره إلى الليل فلا شيء عليه. (مناسك الملا على القاري مع إرشاد الساری : (ص: ۵۰۷) باب الجنائيات وأنواعها، النوع الخامس: الجنائيات في أفعال الحج، فصل: في الجنائيات في رمي الجمار، ط: الإمدادية مكة المكرمة) غنية الناسك: (ص: ۲۷۹) باب الجنائيات، الفصل السابع في ترك الواجب في أفعال الحج، المطلب الثامن في ترك الواجب في رمي الجمرات، ط: إدارة القرآن. شامی : (۵۵۴/۲) كتاب الحج، باب الجنائيات، ط: سعيد.

پڑے تو چلے جائیں اعتراض نہ کریں۔ (۱)
وقوف کے لفظی معنی ٹھہرنے کے ہیں، اور احکام حج میں اس سے مراد نویں ذی الحجہ کو زوال کے بعد سے صبح صادق تک کے درمیانی حصہ میں کسی قدر ٹھہرنا ہے، اور یہ حج کا سب سے بڑا رکن ہے۔ (۲)

اس کے بغیر حج نہیں ہوتا، اور نویں کے غروب تک عرفات میں ٹھہرنا واجب

(۱) فإذا أصبح صلى الفجر بها ثم يمكث إلى أن تطلع الشمس على ثبير، فإذا طلعت توجه إلى عرفات مع السكينة والوقار ملياً مهلاً مكثراً داعياً ذاكراً مصلياً على النبي ﷺ ويلتجئ ساعة فساعة، وإن راح قبل طلوع الفجر أو قبل طلوع الشمس أو قبل أداء الفجر جاز وأساء. (مناسك الملا على القاري مع إرشاد الساری : (ص: ۲۶۸) باب الخطبة، فصل: في الرواح من منى إلى عرفات، ط: المكتبة الإمدادية مكة المكرمة)

غنية الناسك: (ص: ۱۴۶، ۱۴۷) باب السعي بين الصفا والمروة، فصل: في التوجه من منى إلى عرفات، قبيل: باب مناسك عرفات، ط: إدارة القرآن.

الهندية: (۲۷۷/۱) كتاب المناسك، الباب الخامس في كيفية أداء الحج، ط: رشيدية. وهذا بيان الأفضل حتى لو ذهب قبل طلوع الفجر إليها جاز كما يفعله الحجاج في زماننا، فإن أكثرهم لا يبيت بمنى لتوهم الضرر من السراق. (البحر الرائق: (۳۳۶/۲) كتاب الحج، باب الإحرام، ط: سعيد) اعلم أن الوقوف بعرفة إحدى ركن الحج، وهو الركن الأصلي وقال صاحب صور الأقاليم: وليس عرفات من الحرم وإنما حد الحرم من المازمين. (البحر العميق: (۱۴۹۵/۳)، ۱۵۰۳) الباب الحادي عشر: في الخروج من مكة إلى منى ثم عرفة، فصل: الوقوف بعرفة، ط: مؤسسة الريان المكتبة المكية)

من عرفات إلى آخر المزدلفة فرسخ، ومنه إلى آخر منى فرسخ ومنه إلى آخر مكة فرسخ، والفرسخ ثلاثة أميال. (غنية الناسك: (ص: ۱۶۲) باب مناسك عرفات، فصل: في الإفاضة من عرفات، تنبيه، ط: إدارة القرآن)

انظر الحاشية التالية رقم: ۱، على الصفحة الآتية رقم: ۱۷۶.

(۲) وأما ركن الحج فشيئان: أحدهما الوقوف بعرفة، وهو الركن الأصلي للحج. (بدائع الصنائع: (۱۲۵/۲) كتاب الحج، فصل: وأما ركن الحج فشيئان، ط: سعيد)

وأما ركنه: فشيئان: الوقوف بعرفة وطواف الزيارة، والوقوف أقوى من الطواف، كذا في النهاية. (عالمگیری: (۲۱۹/۱) كتاب المناسك، الباب الأول في تفسير الحج و فرضيته، ط: رشيدية.

شامی : (۲۶۷/۲) كتاب الحج، مطلب: في فروض الحج واجباته، ط: سعيد.

ہے۔ (۱)

☆ اگر عرفات میں موقع ہے تو زوال سے پہلے غسل کرنا مستحب ہے، اور اگر موقع نہیں تو وضو کر لینا کافی ہے، وہاں مسجد نمبرہ کا امام خطبہ دیں گے جو کہ سنت ہے واجب نہیں ہے، پھر ظہر اور عصر کی دونوں نمازیں ظہر ہی کے وقت میں ایک ساتھ پڑھائیں گے، اس صورت میں ظہر کی دو سنتیں بھی چھوڑ دی جائیں گی۔ (۲)

☆ وقوف عرفات جو حج کا سب سے بڑا رکن ہے عرفات کی حدود سے باہر نہ ہو، نیز مسجد نمبرہ عرفات کے میدان کے بالکل کنارہ پر ہے، اس کی مغربی دیوار کے نیچے کا حصہ عرفات سے خارج ہے، اس کو ”بطن عرنہ“ کہا جاتا ہے، یہ حصہ عرفات میں داخل نہیں ہے، لہذا یہاں کا وقوف معتبر نہیں، ”بطن عرنہ“ والے وقوف کے وقت اس سے نکل کر عرفات کی حدود میں آجائیں، تو حج درست ہو جائے گا ورنہ ان کا حج ہی

(۱) أما ركنه فكنيته بعرفة ولولحظة على أى وجه..... وأما قدر الواجب فيه إن وقف نهراً فحد الوقوف من الزوال بل من حين وقف إلى أن تغرب الشمس. (غنية الناسك: (ص: ۱۵۹) باب مناسك عرفات، فصل: في ركن الوقوف وقدر الواجب عليه..... ط: إدارة القرآن)

(۲) إرشاد الساري: (ص: ۲۹۱) باب الوقوف بعرفات وأحكامه، فصل في شرائط صحة الوقوف، ط: الإمدادية مكة المكرمة.

☆ عالمگیری: (۲۳۹/۱) كتاب المناسك، الباب الخامس في كيفية أداء الحج، ط: رشيدية.

(۲) ويغتسل يوم عرفة وغسل يوم عرفة سنة كغسل يوم الجمعة والعيدین وعند الإحرام وذكر في الأصل: إن اغتسل فحسن، وهذا يشير إلى الاستحباب..... فإذا زالت الشمس صعد الإمام المنبر فأذن المؤذنون والإمام على المنبر في ظاهر الرواية، فإذا فرغوا من الأذان قام الإمام وخطب خطبتين..... ثم هذه الخطبة سنة وليست بفريضة حتى لو جمع بين الظهر والعصر فصلاهما من غير خطبة أجزأه بخلاف خطبة الجمعة؛ لأنه لا تجوز الجمعة بدونها..... فإذا فرغ من الخطبة أقام المؤذنون فصلى الإمام بهم صلاة الظهر ثم يقوم المؤذنون فيقيمون للعصر فيصلون بهم الظهر والعصر بأذان واحد وإقامتين ولا يشتغل الإمام والقوم بالسنن والتطوع فيما بينهما. (بدائع الصنائع: (۱۵۲، ۱۵۱/۲) كتاب الحج، وأما بيان سنن الحج وبيان ترتبه، ط: سعيد)

☆ عالمگیری: (۲۳۹/۲) كتاب المناسك، الباب الخامس في كيفية أداء الحج، ط: رشيدية.

☆ الدر مع الرد: (۵۰۳، ۵۰۴) كتاب الحج، مطلب في الرواح إلى عرفات، ط: سعيد.

نہیں ہوگا۔ (۱)

☆ عرفات کی حدود کے اندر جس جگہ پر چاہے ٹھہر سکتا ہے۔ (۲)

☆ نوزی الحج کی فجر کی نماز کے بعد سے ہر فرض نماز کے بعد بلند آواز سے پہلے تکبیر تشریق کہے پھر اس کے بعد تلبیہ کہے اور تیرہ ذی الحج کی عصر تک تمام فرض نمازوں کے بعد تکبیر تشریق پڑھنی ضروری ہے البتہ تلبیہ دسویں تاریخ کی رمی کے ساتھ ختم ہو جائے گا، باقی ایام میں صرف تکبیر کہی جائے گی۔ (۳)

(۲، ۱) وعرفات كلها موقف إلا بطن عرنة، فإنه لا يصح الوقوف فيه على المشهور..... قال الإمام الشافعي رحمه الله تعالى: ليس من عرفات وادي عرنة ولا نمرة ولا المسجد الذي يصلي فيه الإمام، بل هذه المواضع خارج عرفات على طرفها الغربي، وقال أصحاب الشافعي رحمهم الله تعالى: مقدم هذا المسجد في طرف وادي عرنة، لا في عرفات، وآخره في عرفات، فمن وقف في مقدم المسجد لم يصح وقوفه، ومن وقف في آخره صح وقوفه، ثم قالوا وبين هذا المسجد وجبل الرحمة قدر ميل، وجميع تلك الأرض يصح الوقوف فيه. (غنية الناسك: (ص: ۱۵۳، ۱۵۷) باب مناسك عرفات، فصل: في صفة الوقوف بعرفة، وفصل: في شرائط صحة الوقوف، ط: إدارة القرآن)

☆ إرشاد الساري: (ص: ۲۷۰، ۲۷۱) باب الوقوف بعرفة وأحكامه، ط: الإمدادية مكة المكرمة.

☆ بدائع الصنائع: (۱۵۱/۲) كتاب الحج، فصل: وأما بيان سنن الحج وبيان ترتبه، ط: سعيد.

☆ وعرفة كلها موقف إلا بطن عرنة، كذا في الكنز، ويقف في أى موضع شاء، كذا في فتاوى قاضيخان.

(عالمگیری: (۲۳۹/۱) كتاب المناسك، الباب الخامس في كيفية أداء الحج، ط: رشيدية)

☆ فتاوى قاضيخان على هامش الهندية: (۲۹۳/۱) كتاب الحج، فصل في كيفية أداء الحج، ط: رشيدية.

(۳) وأما صفته فإنه واجب..... وأما وقته فأوله عقب صلاة الفجر من يوم عرفة وآخره في قول أبي يوسف ومحمد رحمهما الله تعالى عقب صلاة العصر من آخر أيام التشريق هكذا في التبيين، والفتوى والعمل في عامة الأمصار وكافة الأعصار على قولهما، كذا في الزاهدی. (عالمگیری: (۱۵۲/۱) كتاب الصلاة، الباب السابع عشر في صلاة العیدین ومما يتصل بذلك تكبيرات أيام التشريق، ط: رشيدية)

☆ الدر مع الرد: (۱۷۷، ۱۷۹) كتاب الصلاة، باب العیدین، مطلب في تكبير التشريق، ط: سعيد.

☆ البحر الرائق: (۱۶۳، ۱۶۵) كتاب الصلاة، باب العیدین، قبيل: باب صلاة الكسوف، ط: سعيد.

☆ ولا يقطع التلبية وهذا قول عامة العلماء وقال مالك إذا وقف بعرفة يقطع التلبية والصحيح قول العامة، لما روى أن رسول الله ﷺ لبى حتى رمى الجمرة العقبه..... (بدائع الصنائع: (۲/۱۵۲) كتاب الحج، فصل: وأما بيان سنن الحج وبيان ترتبه، ط: سعيد) =

☆ تکبیر تشریق یہ ہے: اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَللّٰهُ اَكْبَرُ
اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ۔ (۱)

☆ وقوف عرفات کیلئے نیت شرط نہیں لیکن مستحب ہے، اگر وقوف کی نیت نہیں کی تب بھی وقوف ہو جائے گا، اسی طرح عرفات میں وقوف کیلئے کھڑا رہنا شرط اور واجب نہیں بلکہ مستحب ہے، بیٹھ کر، لیٹ کر جس طرح ہو سکے سوتے جاگتے وقوف کرنا جائز ہے، لیکن وقوف کیلئے بلا عذر لیٹنا مکروہ ہے۔ (۲)

☆ وقوف کے لئے حیض و نفاس اور جنابت سے پاک ہونا شرط نہیں ہے
= إرشاد الساری: (ص: ۲۵۷) باب السعی بین الصفا والمروة، فصل: فإذا فرغ من السعی، ط: الإمدادیة مكة المكرمة.

☆ عالمگیری: (۲۳۱/۱) کتاب المناسک، الباب الخامس فی کیفیة أداء الحج، ط: رشیدیہ.
☆ ویتأكد استحباب إكثارها عند تغير الأحوال والأزمان، وكلما علا شرفاً أو هبط وادياً، أو لقي ركباناً وعند إقبال الليل والنهار وبالإسحار وبعد المكتوبات اتفاقاً، يبدأ بتكبير التشریق ثم بها، فلو بدأ بها سقط التكبير. (غنية الناسك: (ص: ۷۵) باب الإحرام، فصل فی کیفیة الإحرام و صفة التلبیة، ط: إدارة القرآن)
☆ ثم بالتكبير لو جوبه فی حرمتها ثم بالتلبیة لو محرماً لعدم خلاصه، وفي الولوج الحیة: لو بدأ بالتلبیة، سقط السجود والتكبير. (شامی مع الدر: (۲/۱۸۰، ۱۸۱) كتاب الصلاة، باب العیدین، مطلب فی تكبير التشریق، ط: سعید)

(۱) وأما عدده وماهيته فهو أن يقول مرة: الله أكبر الله أكبر لا إله إلا الله والله أكبر الله أكبر ولله الحمد. (عالمگیری: (۱/۱۵۲) كتاب الصلاة، الباب السابع فی صلاة العیدین، ومما يتصل بذلك تكبيرات أيام التشریق، ط: رشیدیہ)

☆ البحر الرائق: (۲/۱۲۵) كتاب الصلاة، باب العیدین، قبیل: باب صلاة الكسوف، ط: سعید.
☆ شامی: (۲/۱۷۸) كتاب الصلاة، باب العیدین، مطلب فی تكبيرات التشریق، و مطلب: يطلق اسم السنه على الواجب، ط: سعید.

(۲) فيقف راكباً وهو الأفضل والأكمل أن يكون المركوب بعيداً وإلا فقائماً أي إن قدر عليه وإلا فقاعداً أي وإلا فمضطجعاً، لقوله تعالى ﴿الَّذِينَ يَذْكُرُونَ اللَّهَ قِيَامًا وَقُعُودًا وَعَلَىٰ جُنُوبِهِمْ﴾. (إرشاد الساری: (ص: ۲۸۲) باب الوقوف بعرفة وأحكامه، فصل: فی صفة الوقوف، ط: الإمدادیة مكة المكرمة)

☆ ويكره الاضطجاع إلا من عذر (غنية الناسك: (ص: ۱۵۴) باب مناسك عرفات، فصل: فی صفة الوقوف بعرفة، ط: إدارة القرآن)

☆ عالمگیری: (۲۲۹/۱) كتاب المناسك، الباب الخامس فی کیفیة أداء الحج، ط: رشیدیہ.

نپا کی کی حالت میں بھی وقوف عرفات ہو جاتا ہے۔ (۱)

☆ وقوف کا وقت زوال آفتاب سے شروع ہو جاتا ہے، افضل ہے کہ اس وقت قبلہ رو کھڑا ہو کر غروب آفتاب تک وقوف کرے، اور ہاتھ اٹھا کر دعائیں کرتا رہے، اگر پورے وقت میں کھڑا نہ ہو سکے تو جس قدر کھڑا ہو سکتا ہے کھڑا رہے پھر بیٹھ جائے، پھر جب قوت ہو کھڑا ہو جائے اور حمد و ثنا اور تکبیر (اللہ اکبر) و تہلیل (لا الہ الا اللہ) اور تلبیہ تین تین بار پڑھے، استغفار و قراءت قرآن شریف اور درود شریف کی کثرت کرے، کیوں کہ اس دن اعمال میں کوتاہی یا کمی کا کوئی تدارک نہیں ہو سکتا، دل کی ندامت کے ساتھ تمام خلاف شرع امور کے متعلق توبہ و استغفار کثرت سے کرے اور ذکر کے ساتھ گریہ و زاری بھی کثرت کے کرے، وہاں پر آنسو بہائے جائیں اور گناہوں سے معافی مانگی جائے۔ (۲)

(۱) ووقوف الحائض والجنب ومن لم يصل الصلاتين يعجزيه ولا يلزمه شيء كذا في محيط السرخسي.
(عالمگیری: (۲۲۹/۱) كتاب المناسك، الباب الخامس فی کیفیة أداء الحج، ط: رشیدیہ)
☆ إرشاد الساری: (ص: ۲۹۰) باب الوقوف بعرفات وأحكامه، فصل فی شرائط صحة الوقوف، ط: الإمدادیة مكة المكرمة.
☆ غنية الناسك: (ص: ۱۵۹) باب مناسك عرفات، فصل: فی ركن الوقوف، وقدر الواجب فيه، و سننه ومستحباته، ط: إدارة القرآن.

(۲) فيقف راكباً وهو الأفضل، وإلا فقائماً وإلا فقاعداً بقرب الإمام وبقرب جبل الرحمة أفضل عند الصخرات السود، مستقبل القبلة خلف الإمام وإلا فعن يمينه أو بحدائه أو شماله، رافعاً يديه بسطاً مكبراً مهللاً ملبياً حامداً مصلياً على النبي ﷺ داعياً مستغفراً له ولوالديه وأقاربه وأحبائه ولجميع المؤمنين والمؤمنات ويجتهد في الدعاء ويقوى الرجاء. ولا يفرط في الجهر بصوته، ويكرّر الدعاء ثلاثاً، يستفتحته بالتحميد والتمجيد والتسبيح، والصلاة، ويختمه بها وبآمين. فيقف هكذا إلى غروب الشمس ويلبّي ساعة فساعة في أثناء الدعاء، ويعلمهم المناسك، وليجتهد في أن يقتر من عينيه قطرات فإنه دليل الإجابة. (مناسك الملا على القاري: (ص: ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۵، ۲۸۷)

باب الوقوف بعرفات وأحكامه، فصل: فی صفة الوقوف، ط: المكتبة الإمدادیة مكة المكرمة)
☆ غنية الناسك: (ص: ۱۵۴) باب مناسك عرفات، فصل فی صفة الوقوف بعرفة، ط: إدارة القرآن.
☆ عالمگیری: (۲۲۹/۱) كتاب المناسك، الباب الخامس فی کیفیة أداء الحج، ط: رشیدیہ.

☆ عرفات کی تسبیحات اور دعائیں:

①- لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، ۱۰۰ مرتبہ۔

②- درود ابراہیمی، ۱۰۰ مرتبہ۔

③- کلمہ سوم: سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ، ۱۰۰ مرتبہ۔

④- استغفار: اَسْتَغْفِرُ اللَّهَ رَبِّي مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ، ۱۰۰ مرتبہ پڑھے۔

⑤- لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ، ۱۰۰ مرتبہ پڑھے۔

⑥- سورۃ اخلاص، ۱۰۰ مرتبہ پڑھے۔ (۱)

(۱) وأخرج البيهقي في الشعب عن جابر بن عبد الله قال: قال رسول الله ﷺ: ما من مسلم يقف عشية عرفة بالموقف فيستقبل القبلة بوجهه ثم يقول: "لا إله إلا الله وحده لا شريك له، له الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير" مئة مرة، ثم يقرأ: "قل هو الله أحد" مئة مرة، ثم يقول: "اللهم صل على محمد وعلى آل محمد كما صليت على إبراهيم وعلى آل إبراهيم إنك حميد مجيد، وعلينا معهم" مئة مرة، إلا قال الله تعالى: يا ملائكتي! ما جزاء عبدي هذا، سبّحتني وهللتني وكبريتني وعظمتني وعرفني وأثنيت عليّ وصلّيت عليّ نبّيتني، أشهدوا يا ملائكتي! أنّي قد غفرت له وشفعته في نفسه ولو سألتني عبد لشفعته في أهل الموقف، انتهت.

ولعل بعض العلماء أخذوا من هذا الحديث أنّه يقال في الموقف: "سبحان الله" مئة مرّة، "والحمد لله" مئة مرّة، و"الله أكبر"، مئة، و"لا حول ولا قوة إلا بالله" مئة مرّة، و"الاستغفار" مئة (إرشاد الساري: (ص: ۲۸۳، ۲۸۵) باب الوقوف بعرفات وأحكامه، فصل: في صفة الوقوف، ط: الإمدادية مكية المكرّمة)

غنية الناسك: (ص: ۱۵۵) باب مناسك عرفات، فصل: في صفة الوقوف بعرفة، ط: إدارة القرآن.

☆ عرفات سے مزدلفہ کو روانگی:

☆ جیسے ہی سورج غروب ہو جائے تو عرفات سے مزدلفہ روانہ ہو جائیں، اور مزدلفہ منی سے مشرق کی طرف حدود حرم کے اندر مٹی سے تقریباً تین میل کے فاصلہ پر ہے، عرفات کے وقوف سے فارغ ہو کر دسویں ذی الحجہ کی رات میں مزدلفہ پہنچنا ہے، اور مغرب اور عشاء کی دونوں نمازوں کو ایک اذان اور ایک اقامت کے ساتھ عشاء کے وقت میں جمع کر کے پڑھنا ہے اور سنت وتر بعد میں پڑھنے ہیں، مزدلفہ کے راستہ میں اللہ کا ذکر اور تلبیہ پڑھتے ہوئے چلیں، اس روز حجاج کرام کے لئے مغرب کی نماز عرفات میں یا راستہ میں پڑھنا جائز نہیں ہے، مغرب کی نماز کو مؤخر کر کے مزدلفہ میں عشاء کے ساتھ پڑھنا واجب ہے، اور مغرب کی فرض نماز کے فوراً بعد عشاء کی فرض نماز پڑھیں، مغرب کی سنتیں اور عشاء کی سنت اور وتر سب بعد میں پڑھیں۔ (۱)

☆ یہ رات مزدلفہ میں گزارنی ہے، مزدلفہ میں ساری رات جاگنا افضل ہے

(۱) إذا غربت الشمس أفاض الإمام والناس معه..... من عرفات إلى آخر المزدلفة فرسخ ومنه إلى آخر مكة فرسخ، والفرسخ ثلاثة أميال ويستحب أن يكون في مسيره ملياً كبيراً مهلاً مستغفراً داعياً مصلياً على النبي ﷺ ذاكراً باكياً حتى يأتي مزدلفة ولا يصلي المغرب ولا العشاء بعرفات ولا في الطريق ولا يعرج على شيء حتى يدخل مزدلفة وينزل بها..... ويستحب التعجيل في هذا الجمع، فيصليهما قبل حط رحله، بل ينيخ جماله ويعقلها حتى يصلي فإذا دخل وقت العشاء أذن المؤذن، ويقم فيصلي بهم المغرب في أول وقت العشاء، ثم يتبعها العشاء بجماعة ولا يبعد الأذان ولا الإقامة للعشاء، بل يكفي بأذان واحد إجماعاً وإقامة واحدة عندنا..... ولا يتطوّع بينهما، ويصلي سنة المغرب والعشاء والوتر بعدهما. (غنية الناسك: (ص: ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳) باب مناسك عرفات، فصل: في الإفاضة من عرفات، وباب أحكام المزدلفة، فصل: في الجمع بين العشاءين بمزدلفة، ط: إدارة القرآن)

إرشاد الساري: (ص: ۳۰۱) باب الوقوف بعرفات وأحكامه، فصل: في الإفاضة من عرفة، و: (ص: ۳۰۲، ۳۰۳) باب أحكام المزدلفة، فصل: في الجمع بين الصلاتين بها، ط: الإمدادية مكية المكرّمة.

الدرع الرد: (۲/ ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰) كتاب الحج، مطلب في إجابة الدعاء، قبيل: مطلب في الوقوف بمزدلفة، ط: سعيد.

لیکن لیٹنا یا سونا منع نہیں ہے۔ (۱)

☆ مزدلفہ میں عشاء کی نماز سے فارغ ہو کر صبح صادق تک ٹھہرنا سنت موکدہ ہے اس رات میں جاگنا اور عبادت میں مشغول رہنا مستحب ہے، یہ رات بعض کے نزدیک شب قدر سے بھی افضل ہے، اس رات کی عظمت اور قدر و قیمت کو یاد رکھیں۔ (۲)

☆ یہاں اللہ کی تسبیح و تقدیس اور حمد و شکر ادا کریں، دعا، توبہ اور استغفار میں مشغول رہیں، آخری حصے میں تہجد پڑھ کر فجر تک ذکر و فکر، درود شریف، اللہ اکبر، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، اَسْتَغْفِرُ اللَّهَ رَبِّي مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَآتُوْا لِيْهِ، اور تلبیہ پڑھیں اور ذکر اور دعا میں مشغول رہیں، اور دعا میں اس طرح ہاتھ اٹھائیں جیسے عام دعا کے وقت اٹھاتے ہیں۔ (۳)

(۱، ۲، ۳) وإذا فرغ من العشاء بیئت بمزدلفة والبيتوتة بها إلى الفجر سنة مؤكدة عندنا..... وينبغي أن يحيى هذه الليلة بالصلاة والتلبية والدعاء والتضرع ويشغل بالدعاء وغيره بمثل ما اشتغل به بعرفة إن تيسر؛ لأنها ليلة العيد، وقد جمعت شرف الزمان والمكان وجلالة أهل الجمع وهم وفد الله تعالى وخير عباده ومن لا يشقى به جليسهم. (غنية الناسك: (ص: ۱۶۵) باب أحكام المزدلفة، فصل في البيتوتة بمزدلفة، ط: إدارة القرآن)

فإنها أشرف من ليلة القدر كما أفتى به صاحب النهر وغيره، جزم شارح البخاري سيما القسطلاني بأن عشر ذي الحجة أفضل من عشر الأخير من رمضان. تأييد لما قبله من حيث إن الأكثر على أن ليلة القدر في العشر الأخير من رمضان، فإذا كان عشر ذي الحجة أفضل منه لزم تفضيله على ليلة القدر، وليلة العيد أفضل ليالي العشر فتكون أفضل من ليلة القدر..... وأخذ به بعضهم، لكن الجمهور على خلافه..... (شامی: (۵۱۰/۲، ۵۱۱) كتاب الحج، مطلب في المفاضلة بين ليلة العيد وليلة الجمعة وعشر ذي الحجة وعشر رمضان، ط: سعيد)

إرشاد الساري: (ص: ۳۰۹) باب أحكام المزدلفة، فصل: في البيتوتة بمزدلفة، ط: الإمدادية مكة المكرمة.

عالمگیری: (۲۳۰/۱) كتاب المناسك، الباب الخامس في كيفية أداء الحج، ط: رشيدية. (فيرفعهما كاللدعاء) والرفع فيه، وفي الاستسقاء مستحب (فيسط يديه) حذاء صدره (نحو السماء)؛ لأنها قبلة الدعاء..... (الدر مع الرد: (۵۰۷/۱) كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، فصل: وإذا أراد الشروق في الصلاة، ط: سعيد)

☆ وقوف مزدلفہ واجب ہے اس کا وقت صبح صادق سے لے کر سورج نکلنے سے کچھ پہلے تک ہے، اگر کوئی شخص طلوع فجر کے بعد تھوڑی دیر ٹھہر کر منی کو چلا جائے طلوع آفتاب کا انتظار نہ کرے تو بھی واجب وقوف ادا ہو جائے گا، اور واجب کی ادائیگی کے لئے اتنا بھی کافی ہے کہ فجر کی نماز مزدلفہ میں پڑھ لے، مگر سنت یہی ہے کہ سورج نکلنے تک ٹھہرے۔ (۱)

☆ وقوف مزدلفہ:

صبح صادق ہو جانے کے بعد ازل وقت میں فجر کی نماز پڑھیں، پھر وقوف کریں یعنی کھڑے ہو کر سبحان اللہ اور لا الہ الا اللہ پڑھیں اور دعا کریں جب سورج نکلنے میں تقریباً پانچ منٹ باقی رہ جائیں تو مزدلفہ سے منی کے لئے روانہ ہو جائیں، اس کے بعد تاخیر کرنا سنت کے خلاف ہے۔ (۲)

(۱) الوقوف بها أى بعد طلوع الفجر واجب وشرائط صحته شرائط جمع الصلاة،..... وقدর الواجب منه ساعة ولو لطيفة أى قليلة ولو لحظة أو لمحظة، وقدر السنة امتداد الوقوف أى من مبداء الصبح إلى الإسفار جدًا أى إلى الإضاءة بطريق المبالغة بحيث تكاد الشمس تطلع. (إرشاد الساري: (ص: ۳۱۰) باب أحكام المزدلفة، فصل في الوقوف بها، ط: الإمدادية مكة المكرمة) غنية الناسك: (ص: ۱۶۵، ۱۶۶) باب أحكام المزدلفة، فصل في البيتوتة بمزدلفة، فصل في صفة الوقوف بمزدلفة، ط: إدارة القرآن.

شامی: (۵۱۱/۲) كتاب الحج، مطلب: في الوقوف بمزدلفة، ط: سعيد. (۲) فإذا انشق الفجر يستحب أن يصلى الفجر بغسل مع الإمام، فإذا صلى فردًا جاز، فإذا فرغ منها فالمستحب أن يأتي الإمام والناس المشعر الحرام، وهو جبل قروح الذى عليه بناء اليوم ويقف مستقبل القبلة والناس وراءه، والأفضل أن يقف على جبل قروح إن أمكنه وإلا فتحته أو بقربه. ويستحب أن يدعو ويكبر ويهلل، ويحمد الله تعالى ويشن عليه ويصلى على النبي ﷺ ويكثر التلبية ويرفع يديه للدعاء بسطا، يستقبل بهما وجهه ويذكر الله كثيرًا ويسأل الله حوائجه ولا يزال كذلك إلى أن يسفر جدًا، وهو أن يبقى من طلوع الشمس قدر ركعتين أن نحوه فيدفع، والأفضل أن يكون وقوفه بعد الصلاة. فإذا فرغ من الوقوف وأسفر جدًا فالسنة أن يفيض مع الإمام، قبل طلوع الشمس، فإن تقدم على الإمام أو تأخر عنه جاز ولا شيء عليه، وكذا لو دفع بعد طلوع الشمس لا يلزمه شيء ويكون مسيئًا (لتركه السنة). =

☆ مزدلفہ میں کنکریاں اٹھانا مستحب ہے، اس لئے مزدلفہ سے روانگی سے پہلے ستر کنکریاں بڑے چنے یا مٹر کے دانوں کے برابر یا کھجور کی گٹھلی کے برابر مزدلفہ سے اٹھا کر ساتھ لے لیں، اگر مزدلفہ سے کنکریاں اٹھانے کا موقع نہ ملے تو راستہ سے یا کسی اور جگہ سے بھی اٹھانا درست ہے لیکن جمرات کے پاس سے نہ اٹھائیں، حدود حرم میں جہاں سے چاہیں اٹھا سکتے ہیں، البتہ مزدلفہ میں جس طرح آسانی سے مل جاتی ہیں کسی دوسری جگہ اس طرح آسانی سے نہیں ملتیں، اس لئے مزدلفہ ہی سے اٹھانے کی کوشش کریں تاکہ بعد میں پریشانی نہ ہو۔ (۱)

حج کب فرض ہوا

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے زمانے سے حج فرض ہوا، اس سے پہلے حضرت آدم علیہ السلام اور ان کے بعد کے انبیاء کرام علیہم السلام ”بیت اللہ“ حاضر = (مناسک الملا علی القاری مع إرشاد الساری: (ص: ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳) باب أحكام المزدلفة، فصل: فی آداب الوقوف بمزدلفة، وفصل: فی آداب التوجه إلى منى، ط: الإمدادية مكة المكرمة) غنية الناسک: (ص: ۱۶۵) باب أحكام المزدلفة، فصل: فی صفة الوقوف بمزدلفة، و: (ص: ۱۶۷) فصل فی إفاضه من المشعر الحرام ورفع الحصى من المزدلفة وقدر الحصى، ط: إدارة القرآن. عالمگیری: (۲۳۰/۱، ۲۳۱) کتاب المناسک، الباب الخامس فی كيفية أداء الحج، ط: رشیدیہ. (۱) ويستحب أن يرفع من المزدلفة أو من قارة الطريق سبع حصيات كحصى الخذف، أو أكبر منها قليلاً، والمختار قدر الباقلادة ويكره أكبر منها كالصخرة العظيمة، وما يقرب منها..... وإن رفع من المزدلفة سبعين حصاة، أو من قارة الطريق، فهو جائز؛ لأنه يجوز أخذها من أى موضع شاء إلا من عند الجمرة، والمسجد ومكان نجس، فإن فعل جاز وكره تنزيهاً..... وإنما كره أخذها من عند الجمرة؛ لأنها مردودة لحديث: رواه الدارقطني، والحاكم وصححه عن أبي سعيد الخدري رضى الله عنه: من قبلت حجته رفعت جمرة فيتشاءم بها. (غنية الناسک: (ص: ۱۶۸، ۱۶۹) باب أحكام المزدلفة، فصل: فی إفاضه من مشعر الحرام ورفع الحصى من المزدلفة وقدر الحصى، ط: إدارة القرآن) إرشاد الساری: (ص: ۱۱۳، ۳۱۴) باب أحكام المزدلفة، فصل فی رفع الحصى، ط: الإمدادية مكة المكرمة. شامی: (۵۱۵/۲) کتاب الحج، مطلب فی رمی جمرة العقبة، ط: سعيد.

ہوتے اور طواف کرتے تھے، رہی یہ بات کہ یہ طواف فرض تھا یا نفل اس کی کہیں وضاحت نہیں ہے۔ (۱)

حج کرنے کی شرط پر زکوٰۃ دینا

مستحق زکوٰۃ آدمی کو حج کرنے کے لئے زکوٰۃ دینا جائز ہے، البتہ زکوٰۃ دیتے وقت حج کرنے کی شرط رکھنا درست نہیں، یہ زکوٰۃ لینے والے کی مرضی ہے کہ وہ اس سے حج کرے یا اپنی دوسری ضروریات اس سے پوری کرے۔ (۲)

حج کرنے والے اللہ کے مہمان ہیں

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: حج اور عمرہ کرنے والے اللہ تعالیٰ کے مہمان ہیں اگر وہ اللہ تعالیٰ سے کوئی دعا مانگتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اسے قبول فرماتے ہیں، اور اگر خطائیں (۱) ﴿وَأَذِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ يَأْتُوكَ رِجَالًا وَعَلَى كُلِّ ضَامِرٍ يَأْتِينَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ﴾ (سورة الحج، رقم الآية: ۲۷)

روى معتمر عن ليث عن مجاهد في قوله تعالى: ﴿وَأَذِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ﴾ قال ابراهيم عليه السلام: وكيف أؤذّنهم؟ قال: تقول: يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَجِيبُوا، يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَجِيبُوا! قال: فقال: يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَجِيبُوا! فصارت التلبية: لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ..... وهذه الآية تدلّ على أنّ فرض الحج كان في ذلك الوقت؛ لأنّ الله تعالى أمر إبراهيم بدعاء الناس إلى الحج وأمره كان على الوجوب..... (أحكام القرآن للجصاص: (۳/۳۴۲) سورة الحج، باب بيع أراضي مكة وإجارة بيوتها، قبيل: باب الحج ماشياً، رقم الآية: ۲۷، ط: قديمي كتب خانة) إرشاد الساری: (ص: ۲۰، ۲۱) مقدمة: هل فرضية الحج خصوصية للأمة المحمدية، ط: المكتبة الإمدادية مكة المكرمة.

بدائع الصنائع: (۱۱۸/۲) کتاب الحج، ط: سعيد. (۲) فهي تملك المال من فقير مسلم غير هاشمي ولا مولا به بشرط قطع المنفعة عن المملك من كلّ وجه لله تعالى، هذا في الشرع، كذا في التبيين. (الهندية: (۱/۱۷۰) کتاب الزكاة، الباب الأوّل فی تفسيرها و صفتها و شرائطها، ط: رشیدیہ) الدر مع الرد: (۲/۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸) کتاب الزكاة، ط: سعيد. البحر الرائق: (۲/۲۰۱) کتاب الزكاة، ط: سعيد.

معاف کرواتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان کی خطاؤں کو معاف کرتے ہیں۔ (۱)

حج کریں گے مختلف نیتوں کے ساتھ

حدیث شریف میں ہے کہ لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ مالدار صرف سیر و سیاحت اور تفریح کے لئے حج کریں گے، متوسط طبقہ کے لوگ تجارت کے لئے، فقراء سوال کرنے کے لئے اور قراء اور علماء نام و نمود کے لئے حج کریں گے۔ (۲)

حج کس سن میں فرض ہوا

حج کی فرضیت کی تاریخ میں اختلاف ہے، بعض نے ۶ھ، بعضوں نے ۷ھ اور بعض نے ۸ھ کا قول نقل کیا ہے، لیکن جمہور علماء ۶ھ کا قول اختیار کرتے ہیں اور علامہ شامی رحمہ اللہ نے ۹ھ کے قول کو صحیح قرار دیا ہے۔ (۳)

(۱) عن أبي هريرة عن النبي ﷺ أنه قال: الحاج والعمار وفد الله، إن دعوه أجابهم، وإن استغفروه غفر لهم، رواه ابن ماجه. (مشكاة المصابيح: (ص: ۲۲۲، ۲۲۳) كتاب المناسك، الفصل الثالث، ط: قديمي)

إرشاد الساري: (ص: ۳۹) باب شرائط الحج، ط: الإمدادية مكة المكرمة.

(۲) ويروى عن النبي ﷺ أنه قال: "يأتي على الناس زمان يحج اغنياء أمي للنزهة، وأوساطهم للتجارة، وقرائهم للرياء، والسمعة، وفقرائهم للمسألة." (البحر العميق: (۲۹۰/۱) الباب الثاني في الرقائق المتعلقة بالحج وأسراره، الفصل الأول في العزم على الحج، ط: مؤسسة الريان المكتبة المكية)

(۳) فرض سنة تسع وإنما أخره عليه الصلاة والسلام لعشر لعذر مع علمه ببقاء حياته ليكمل التبليغ..... وفي الشامية: أن الصحيح أن الحج فرض في أواخر السنة تسع، وإن آية فرضه هي قوله تعالى: ﴿وَلِلَّهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ﴾ وهي نزلت عام الوفود أو أواخر سنة تسع، وأنه ﷺ لم يؤخر الحج بعد فرضه عامداً واحداً، وهذا هو اللائق بهديه وحاله ﷺ، وليس بيد من ادعى تقدم فرض الحج سنة ست أو سبع أو ثمان أو تسع دليل واحد، وغاية ما احتج به من قال سنة ست أن فيها نزل قوله تعالى: ﴿وَأَتَمُوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلَّهِ﴾ وهذا ليس فيه ابتداء فرض الحج وإنما فيه الأمر باتمامه إذا شرع فيه فأين هو من وجوب ابتداءه. (الدر مع الرد: (۲/۵۵) كتاب الحج، ط: سعيد)

إرشاد الساري: (ص: ۲۲) مقدمة: هل فرضية الحج خصوصية للأمة المحمدية، ط: الإمدادية مكة المكرمة.

حج کس کا قبول ہے؟

حج کس کا قبول ہوتا ہے کس کا نہیں؟ یہ فیصلہ تو قبول کرنے والی ذات اللہ تعالیٰ ہی کر سکتے ہیں، یہ کام بندہ کا نہیں ہے، نہ کوئی بندہ اس بارے میں کچھ کہنے کا مجاز ہے البتہ ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ جس نے شرائط کی پابندی کے ساتھ حج کے ارکان صحیح طور پر ادا کئے اس کا حج قبول ہو گیا، اور جس نے شرائط کی پابندی کیساتھ حج نہیں کیا اس کا حج قبول نہیں ہوگا۔ (۱)

حج کی اولین دعوت اور اعلان

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب ابراہیم علیہ السلام کعبہ کی تعمیر سے فارغ ہو گئے تو انہوں نے اللہ تعالیٰ سے عرض کیا:

اے پروردگار! میں تیرے گھر کی تعمیر سے فارغ ہو گیا، حق تعالیٰ کا ارشاد ہوا:

”اب لوگوں میں حج کا اعلان کر دو“۔

ابراہیم علیہ السلام نے عرض کیا:

”اے پروردگار میری آواز لوگوں تک کیسے اور کون پہنچائے گا؟“

(۱) واختلف في الحج المبرور فقال النووي رحمه الله: الأصح أن المبرور هو الذي لا يخالطه إثم وقيل: هو المقبول، وقيل: هو الذي لامعصية بعده، وقال الحسن البصري: هو أن يرجع زاهداً في الدنيا راغباً في العقبى. (إرشاد الساري: (ص: ۷۴) باب زيارة المرسلين ﷺ، فصل في آداب الرجوع من سفر الحج، ط: الإمدادية مكة المكرمة)

والمبرور الذي لا يخالطه إثم، مأخوذ من البر وهو الطاعة، وقيل: المتقبل، واستشكله النووي من حيث إنه إطلاع على القبول، وأجاب عنه بأنه قد قيل من علامات القبول أن يزداد بعده خيراً ولا يعود المعاصي بعد رجوعه، وقيل: المبرور: الذي لارياء فيه ولا سمعة، ولا رقت ولا فسوق، وقيل: الذي لامعصية بعده. (البحر العميق: (۱/۵۷، ۵۸) الباب الأول: في الفضائل، فصل: في فضل الحج والعمرة وذم تارك الحج)

مراقبة المفاتيح: (۵/۲۶۵) كتاب المناسك، الفصل الأول، ط: الإمدادية ملتان.

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

”تم اعلان کرو اور (تمہاری آواز کا لوگوں تک) پہنچانا میرا کام ہے۔

ابراہیم علیہ السلام نے پوچھا:

اے پروردگار میں کیا کہوں؟

اس پر اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہوا:

تم یہ کہو: اے لوگو! تم پر بیت العتیق یعنی اللہ تعالیٰ کے اس قدیم گھر کی طرف حج فرض کیا گیا ہے اس لئے تم اپنے پروردگار کے حکم پر آؤ۔

اب ابراہیم علیہ السلام مقام ابراہیم یعنی اس پتھر پر کھڑے ہو گئے (جو کعبہ کی تعمیر کے لئے ان کے واسطے جنت سے بھیجا گیا تھا) پھر یہ پتھر اوپر اٹھنا شروع ہوا یہاں تک کہ اونچے سے اونچے پہاڑ سے زیادہ بلند ہو گیا، ابراہیم علیہ السلام نے اپنے دونوں کانوں میں انگلیاں ڈالیں اور چہرے کو دائیں بائیں گھماتے ہوئے تین بار اعلان کیا۔ چنانچہ ابراہیم علیہ السلام کے لئے زمین کے میدان اور پہاڑ، دریا اور خشکی کو سمیٹ دیا گیا یہاں تک کہ انسانوں اور جنات سب نے اس آواز کو سنا اور انہوں نے جواب میں کہا:

”لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ“ یعنی حاضر ہیں اے رب ہم حاضر ہیں۔

چنانچہ آج تک حج کرنے والے احرام باندھ کر یہی کلمے دہراتے ہیں:

لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ

الْحَمْدُ وَالنِّعْمَةُ لَكَ وَالْمَلِكُ لَا شَرِيكَ لَكَ. (۱)

(۱) وعن ابن عباس رضي الله عنهما: لما فرغ ابراهيم عليه السلام من بناء البيت، قال: يا رب قد فرغت، قال: أذن في الناس بالحج، قال: أي رب ومن يبلغ صوتي؟ قال الله جل ثناؤه: أذن وعلى الإبلان، قال: أي رب كيف أقول؟ قال: قل: يا أيها الناس كتب عليكم الحج إلى البيت العتيق فأجيبوا ربكم عز وجل، فوقف على المقام وارتفع به حتى كان أطول الجبال، فنادى وأدخل أصبعيه في أذنيه، وأقبل بوجهه شرقاً وغرباً بنادى بذلك ثلاث مرات: أي وزويت الأرض له يومئذ سهلاً =

حج کی تعلیم ابراہیم علیہ السلام کو

”ابراہیم علیہ السلام کو تعلیم حج“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۸۲/۱)

حج کی تین اقسام میں سے کونسا حج افضل ہے؟

”احرام باندھنے والے کو اختیار ہے“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱۰۶/۱)

حج کی روانگی سے پہلے

حج کی روانگی سے پہلے تیاری کے متعلق مشورے:

①۔ روانگی سے پہلے پاسپورٹ اور ٹکٹ حاصل کر لے۔

②۔ احرام کے کپڑے کے دو جوڑے ساتھ رکھے۔

③۔ حج کی کتاب ساتھ لے لے۔

④۔ وظیفہ اور دعا کی کتابیں۔

⑤۔ سردی کا موسم ہو تو گرم چادر۔

⑥۔ عورتیں اپنے پردے کے لئے ایسا ہیٹ خرید لیں جس کے اوپر سے

نقاب ڈالنے سے کپڑہ چہرے پر نہ لگے۔ پاکستان میں اس قسم کا ہیٹ حاجی کیمرپ

اور برقعہ کی دکانوں میں تیار مل جاتا ہے۔

⑦۔ احرام باندھنے کے لئے مرد حضرات پٹی، بیلٹ، یا چمڑے کا پرس لے

لیں، تاکہ بقدر ضرورت روپیہ وغیرہ رکھنے میں آسانی رہے۔

⑧۔ چار پانچ جوڑے کپڑے ساتھ لے لیں۔

⑨۔ جو توں کے لئے تھیلے ضرور ساتھ لیں تاکہ جوتے تھیلے میں رکھ کر اپنے

= وجہا وبہا والسها وجہا حتی اسمعهم جميعاً فقالوا؟ لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ، وبدأ بشق اليمن، وحسنه يكون أول من أجاب أهل اليمن، وسأيتي التصريح بذلك في بعض الروايات. (السير الحلبية: ۲۱۳/۱) باب بنیان قریش الکعبة شرفها الله تعالیٰ، ط: دار الكتب العلمية، بیروت

ہی ساتھ رکھیں ورنہ گم ہونا یقینی ہے، اور جوتے کا تھیلہ حاجی کیمپ میں تیار ملتا ہے۔

۱۰۔ کھانے پینے کا سارا سامان وہاں ہر جگہ آسانی سے مل جاتا ہے اس لئے اپنے ملک سے کچھ بھی لے جانے کی ضرورت نہیں۔

۱۱۔ جائے نماز اور چٹائی وہاں تقریباً ہر جگہ ملتی ہے اس لئے یہ چیزیں بھی یہاں سے لے جانے کی ضرورت نہیں۔

۱۲۔ سامان کا بیگ وغیرہ مضبوط ہونا ضروری ہے ورنہ جہاز وغیرہ میں بے دردی سے اتارنے چڑھانے اور ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنے کے دوران ٹوٹ جاتا ہے اور اس وقت کوئی متبادل انتظام نہیں ہوتا۔

۱۳۔ اپنے بیگ اور سامانوں پر موٹے حروف سے اپنا نام، پتہ، موبائل نمبر اور پاسپورٹ نمبر لکھ دیں، اور اگر حج گروپ سے جارہے ہیں تو اس کا نام بھی لکھ دیں تاکہ گم ہو جانے کی صورت میں ملنا آسان ہو۔

۱۴۔ سفر کے دوران روپیہ پیسہ کی حفاظت کا خاص خیال رکھیں۔

۱۵۔ مرد حضرات ہوائی چپل خرید لیں تاکہ احرام کے دوران کوئی پریشانی نہ ہو۔

۱۶۔ حج کے سفر سے پہلے حج کے مسائل کو اچھی طرح جاننا ضروری ہے بلکہ کسی ماہر عالم کے پاس جا کر احرام، طواف، سعی اور رمی وغیرہ کے طریقہ کی عملی طور پر مشق بھی کر لینی چاہیے تاکہ وہاں جا کر عملی میدان میں پریشانی نہ ہو۔

۱۷۔ سفر میں ذوق و شوق کے ساتھ حج کی سعادت پر اللہ تعالیٰ کا تہ دل سے

شکر گزار رہنا بھی ضروری ہے، کیونکہ یہ سعادت ہر ایک کو میسر نہیں آتی۔

۱۸۔ خاص طور پر حج کے سفر میں آنکھ، کان، زبان اور تمام اعضاء و جوارح کو

گناہوں سے بچانے کا بھرپور اہتمام کرنا چاہیے، اور مکمل یکسوئی اور کامل خشوع اور تواضع کے ساتھ ریاکاری سے بچتے ہوئے سفر کا آغاز کرنا چاہیے، اور سفر کے دوران

فضول باتوں سے بچنا چاہیے، اور ذکر و اذکار میں زیادہ سے زیادہ وقت گزارنا چاہیے، اور حج کے احرام میں دس تاریخ کی رمی تک کثرت سے تلبیہ پڑھنا چاہیے، پھر ایسا موقع قسمت سے ملے گا، ضائع نہیں کرنا چاہیے۔ (۱)

حج کی سنتیں

۱۔ طواف قدوم۔

۲۔ طواف قدوم یا طواف فرض میں رمل کرنا (اکڑ کر چلنا)۔

۳۔ صفامروہ کی سعی میں دونوں سبز نشانوں کے درمیان جلدی چلنا۔

۴۔ قربانی کی راتوں میں سے ایک رات منی میں قیام کرنا۔

۵۔ سورج نکلنے کے بعد منی سے عرفات جانا۔

۶۔ سورج نکلنے سے پہلے مزدلفہ سے منی آ جانا۔

۷۔ مزدلفہ میں رات گزارنا۔

۸۔ گیارہ اور بارہ ذی الحجہ کو تینوں شیطانوں کو ترتیب سے سات سات

(۱) وإذا عزم على الحج ينبغي له البداية بالتوبة بشرطها من رد المظالم إلى أهلها عند الإمكان..... وتجريد السفر من التجارة أحسن، ولو اتجر لا ينقص ثوابه، وأما عن الرياء والسمعة والفخر ظاهراً أو باطناً ففرض..... ولا يليق بالحاج غير التواضع في جميع هيئاته وأحواله في جميع سفره..... ويحافظ على الطهارة والنوم عليها وعلى صون لسانه من الكلام المباح والمكروه تنزيهاً، وإلا فهو واجب..... ويكثر ذكر الله تعالى، وليكثر من الدعاء في جميع سفره لنفسه ولوالديه ولولاة المسلمين ولعامتهم..... ويجتنب الغضب..... ويجتنب المخاصمة والمخاشنة ومزاحمة الناس في الطريق.

(غنية الناسك: (ص: ۳۴ إلى ۳۹) باب ما ينبغي لمريد الحج من آداب سفره، ط: (إدارة القرآن) ويستحب إكثارها..... قائماً وقاعداً..... راكباً ونازلاً واقفاً وسائراً طاهراً، ومحدثاً، ويلبس..... في مسجد مكة..... ومنى..... لا في الطواف أى لا يلبس حال طوافه مطلقاً لأن اشتغاله حينئذٍ بالأدعية المأثورة أفضل، إذا أريد به طواف القدوم أو طواف الفرض على فرض تقديمه على الرمي، وإلا فالتلبية في طواف العمرة وفي طواف الفرض بعد الرمي. (إرشاد الساري: (ص: ۱۳۵، ۱۳۷) باب الإحرام، فصل: وشرط التلبية أن تكون باللسان، ط: الإمدادية مكة المكرمة)

کنکریاں مارنا۔ (۱)

☆ سنتوں کا حکم یہ ہے کہ ان کو قصداً چھوڑنا برا ہے، اور کرنے سے ثواب ملتا ہے اور ان کے ترک یعنی چھوڑنے سے دم یا صدقہ لازم نہیں ہوتا لیکن آخرت میں سنت موکدہ کو ترک کرنے پر سخت سزا اور ڈانٹ بھی ہوگی۔ (۲)

حج کی فرضیت کا وقت

☆ اگر کوئی شخص حج کے مہینوں میں مالدار ہوا، اور حج کرنے کی استطاعت ہوگئی، تو حج فرض ہو جائے گا اگر اس وقت نہیں کرے گا تو بعد میں کرنا لازم ہوگا۔ (۳)

(۱) طواف القدوم للأفاقی المفرد بالحج والقارن، والابتداء من الحجر الأسود وخطبة الإمام في ثلاثة مواضع، والخروج من مكة إلى منى يوم التروية، والبيتوتة بمنى ليلة عرفة، والرفع منه إلى عرفة بعد طلوع الشمس، والغسل بعرفة والبيتوتة بمزدلفة والدفع منها إلى منى قبل طلوع الشمس والبيتوتة بمنى ليالي أيامه والنزول بالأبطح. (مناسك الملا على القاري مع إرشاد الساري: (ص: ۱۰۳، ۱۰۴) باب فرائض الحج و وجباته وسننه ومستحباته ومكروهاته، فصل: في سنن الحج، ط: الإمدادية مكة المكرمة)

☆ أما سننه: فطواف القدوم والرملة فيه أو في الطواف الفرض والسعي بين الميادين الأخضرين، والبيتوتة بمنى في ليالي أيام النحر، والدفع من منى إلى عرفة بعد طلوع الشمس، ومن مزدلفة إلى منى قبلها، كذا في فتح القدير، والبيتوتة بمزدلفة سنة، والترتيب بين الجمار الثلاث سنة. (الهندية: (۲۱۹/۱) كتاب المناسك، الباب الأول، ط: رشيدية)

☆ غنية الناسك: (ص: ۴۷) باب فرائض الحج، و واجباته وسننه ومستحباته، ومكروهاته، وأما سننه، ط: إدارة القرآن.

(۲) وحكمها الإساءة يتركها وعدم لزوم الجزاء. (غنية الناسك: (ص: ۴۷) باب فرائض الحج و واجباته وسننه ومستحباته ومكروهاته، فصل: وأما سننه، ط: إدارة القرآن)

☆ إرشاد الساري: (ص: ۱۰۵) باب فرائض الحج، و واجباته، وسننه ومستحباته، ومكروهاته، فصل: في سنن الحج، ط: الإمدادية مكة المكرمة.

☆ وحكمها ما يؤجر على فعله ولا يلام على تركه. (شامی: (۱۰۴/۱) كتاب الطهارة، مطلب في السنة وتعريفها، ط: سعيد)

(۳) الحج واجب على الأحرار الأصحاء إذا قدروا على الزاد والراحلة فاضلاً عن المسكن وما لا بد منه وعن نفقة عياله إلى حين عودته..... (الهداية مع فتح القدير: (۲/۳۱، ۳۲۱، ۳۲۲) كتاب الحج، ط: رشيدية) =

موجودہ دور میں سعودی عرب کے لوگوں کے علاوہ دوسرے ممالک کے لوگوں کیلئے اپنی مرضی سے حج میں جانے کی اجازت نہیں ہوتی، بلکہ ہر ملک میں حج کے لئے جانے کے قوانین الگ الگ ہیں، مثلاً پاکستان میں حج کے مہینے شروع ہونے سے کافی مہینے پہلے حکومت کی طرف سے بینک میں پیسے جمع کرانے کا اعلان کیا جاتا ہے، اگر اعلان کے مطابق متعینہ مدت میں پیسے جمع کر دیتے ہیں تو اس سال حج کیلئے جانے کی اجازت ہوتی ہے ورنہ بعد میں مشکل سے اجازت ملتی ہے اس صورت میں اگر اعلان کے مطابق متعینہ مدت میں کسی آدمی کے پاس حج پر جانے کے لئے پیسے ہوں گے تو حج فرض ہوگا، اگر اس سال کر لیا تو بہتر ورنہ بعد میں ادا کرنا فرض ہوگا، اور اگر اصل مدت کے بعد کسی کے پاس حج کے لئے پیسے ہوں گے تو اس پر اس سال حج فرض نہیں ہوگا، البتہ اگر اگلے سال اعلان کے وقت اتنے پیسے ہوں گے تو اس وقت حج فرض ہوگا۔ (۱)

☆ استطاعت کے بعد حج فوری طور پر فرض ہو جاتا ہے، لہذا بلا عذر تاخیر

= عالمگیری: (۲۱۷/۱) كتاب المناسك، الباب الأول: في تفسير الحج.....، ط: رشيدية.

☆ إرشاد الساري: (ص: ۵۹، ۶۰) باب شرائط الحج، النوع الأول: شرائط الوجوب، ط: الإمدادية مكة المكرمة.

(۱) السابع: الوقت، أي وجود القدرة فيه، وهو أشهر الحج، أو وقت خروج أهل بلده، إن كانوا يخرجون قبلها، فلا يجب إلا على القادر فيها، أو في وقت خروج أهل بلده، فإن ملك المال قبل الوقت فله صرفه حيث شاء..... وإن ملكه في الوقت فليس له صرفه إلى غير الحج على القول بالفور. (غنية الناسك: (ص: ۲۲) باب شرائط الحج، فصل أما شرائط الوجوب، ط: إدارة القرآن)

☆ إرشاد الساري: (ص: ۶۷) باب شرائط الحج، النوع الأول: شرائط الوجوب، السابع: الوقت، ط: الإمدادية مكة المكرمة.

☆ شامی: (۲/۴۵۸، ۴۶۵) كتاب الحج، قبيل: مطلب في فروض الحج ووجباته، ط: سعيد.

کرنے کی صورت میں گنہگار ہوگا۔ (۱)

حج کی قربانی بے ہوشی کی وجہ سے نہ کر سکا

”بے ہوشی کی وجہ سے حج کی قربانی نہ کر سکا“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۲۳۴/۱)

حج کی قربانی کے احکام

☆ حج کی قربانی کے جانوروں کے احکام عید الاضحیٰ کی قربانی کے جانوروں کے مانند ہیں دونوں میں کوئی فرق نہیں، جن جانوروں کی قربانی عید الاضحیٰ میں جائز ہے حج کی قربانی میں بھی ان جانوروں کی قربانی جائز ہے۔ (۲)

جس طرح عید الاضحیٰ کی قربانی میں اونٹ، بھینس، اور گائے میں سات آدمی شریک ہو سکتے ہیں حج کی قربانی میں بھی شریک ہو سکتے ہیں۔ (۳)

(۱) وهو فرض على الفور وهو الأضحى، فلا يباح له التأخير بعد الإمكان إلى عام الثاني..... وعنده دراهم يبلغ بها الحج أو يبلغ ثمن مسكن و خادم و طعام و قوت فعليه الحج، فإن جعلها في غير الحج أثم. (عالمگیری: (۲۱۶/۱، ۲۱۷) كتاب المناسك، الباب الأول: في تفسير الحج و فرضيته، ط: رشيدية) شامی: (۲/۲۵۷) كتاب الحج، مطلب فيمن حج بمال حرام، ط: سعيد.

☆ إرشاد الساری: (ص: ۸۹) باب شرائط الحج، النوع الرابع: شرائط وقوع الحج عن الفرض، فصل: وجوب الحج على الفور، ط: الإمدادية مكة المكرمة.

☆ غنية الناسك: (ص: ۱۰، ۱۱) مقدمة في تعريف الحج وما يتعلق بفرضيته، ط: إدارة القرآن. (۲) ولا يجوز في الهدايا إلا ما جاز في الضحايا إلا أن القيمة قد تجزى في الأضحية، كما إذا مضت أيامها، ولم يضح الغني بخلاف الهدى. (غنية الناسك: (ص: ۳۶۶) باب الهدايا، فصل: فيما يجوز من الهدايا وما لا يجوز، ط: إدارة القرآن)

☆ إرشاد الساری: (ص: ۶۶۹) باب الهدايا، فيما لا يجوز من الهدايا، ط: الإمدادية مكة المكرمة. ☆ عالمگیری: (۲۱۱/۱) كتاب المناسك، الباب السادس عشر في الهدى، ط: رشيدية. (۳) فلو اشترك سبعة في بدنة جاز عند الأئمة الأربعة بشرط قصد القرية من جميع السبعة. (إرشاد الساری: (ص: ۵۵۶) باب في جزاء الجنایات و كفاراتها، فصل: في أحكام الدماء و شرائط جوازها، ط: الإمدادية مكة المكرمة)

☆ ويجوز اشتراك واحد ستة أو أقل في بدنة والهدى ابتداء بأن يكون الشراء منهم جميعاً، =

☆ اونٹ، گائے، بھینس میں سات آدمیوں سے کم بھی شریک ہو سکتے ہیں لیکن کسی کا حصہ ساتویں سے کم نہ ہو۔ (۱)

☆ چونکہ ”منی“ میں عید الاضحیٰ کی نماز نہیں ہوتی اس لئے وہاں پر ذبح کے لئے عید کی نماز کا پہلے ہونا شرط نہیں ہے البتہ رمی کے بعد جانور کو ذبح کرنا شرط ہے، ذبح کے بعد حلق یا قصر کرے، اگر کسی نے رمی سے پہلے قربانی کر لی تو ایک دم بھی دینا پڑے گا۔ (۲)

حج کی قسمیں

حج کی تین قسمیں ہیں اور تینوں کے مسائل کچھ الگ الگ ہیں:

①۔ حج افراد۔ ②۔ حج قرآن۔ ③۔ حج تمتع۔ (۳)

= أو من أحدهم بأمر الباقيين، وهذا هو الأفضل، أو بقاء، كما إذا اشترى واحد بدنة لمتعة مثلاً بلانية أو بنية أن يشترك فيها ستة؛ وأما يجوز الاشتراك فيها بشرط أن لا يكون لأحدهم أقل من سبع. (غنية الناسك: (ص: ۳۶۷، ۳۶۸) باب الهدايا، فصل: فيما يجوز من الهدايا وما لا يجوز، مطلب: في جواز الاشتراك في الهدى، ط: إدارة القرآن) الدر مع الرد: (۲/۶۱۵) كتاب الحج، باب الهدى، ط: سعيد.

(۱) انظر الحاشية السابقة، رقم: ۲، على الصفحة السابقة، رقم: ۱۹۴. (۲) ولو حلق المفرد أو غيره من القارن والمتمتع قبل الرمي أو القارن أو المتمتع أى أو حلقاً قبل الذبح أو ذبحاً قبل الرمي فعليه دم..... (إرشاد الساری: (ص: ۵۰۷) باب الجنایات وأنواعها، النوع الخامس: الجنایات في أفعال الحج، فصل: في ترك الترتيب بين أفعال الحج، ط: الإمدادية مكة المكرمة)

☆ غنية الناسك: (ص: ۲۷۹، ۲۸۰) باب الجنایات، الفصل السابع: في ترك الواجب في أفعال الحج، المطلب العاشر: في ترك الترتيب بين الرمي والذبح والحلق..... ط: إدارة القرآن. ☆ شامی: (۲/۵۵۵) كتاب الحج، باب الجنایات، ط: سعيد.

(۳) وهى أربعة: قرآن: وهو الجمع بين العمرة والحج، وتمتع: أى بانتفاع المحظورات بين تحلله من العمرة وبين إحرامه للحج، إذا لم يسق الهدى، وإفراد بحجة: أى سواء أتى بعمرة بعدها أو قبلها لكن في غير الأشهر..... (إرشاد الساری: (ص: ۱۳۳) باب الإحرام، فصل: في وجوه الإحرام، ط: الإمدادية مكة المكرمة)

☆ شرح العناية مع فتح القدير: (۲/۴۰۸) كتاب الحج، باب القران، ط: رشيدية.

☆ شامی: (۲/۵۲۹) كتاب الحج، باب القران، ط: سعيد.

حج کے احرام میں عمرہ کا احرام باندھ لیا

اگر حج کا احرام باندھ کر طواف قدوم کرنے سے پہلے عمرہ کا احرام باندھ لیا تو قرآن ہو جائے گا، لیکن اس طرح کرنا اچھا نہیں ہے۔ (۱)

حج کے ارکان

”ارکان حج“ عنوان کو دیکھیں۔ (۱۴۰/۱)

حج کے ایام میں عمرہ کرنا

عمرہ تمام سال میں کرنا جائز ہے، صرف حج کے پانچ دن ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳ ذی الحجہ میں عمرہ کا احرام باندھنا مکروہ تحریمی ہے، اگر ان ایام میں احرام نہیں باندھا بلکہ پہلے سے احرام باندھا ہوا تھا، تو پھر مکروہ نہیں ہے، مثلاً کوئی شخص پہلے سے احرام باندھ کر آیا اس کو حج نہیں ملا اور اس نے ان ایام میں عمرہ کر لیا تو مکروہ نہیں ہے لیکن اس کے لئے مستحب یہ ہے کہ ان پانچ دن کے بعد عمرہ کرے۔ (۲)

(۱) وإن كان أى المحرم بهما آفاقاً أدخل العمرة على الحج أى ففيه تفصيل إن كان إدخاله قبل أن يشترع فى طواف القدوم فهو قارن مسيء . (إرشاد السارى : (ص : ۲۱۸) باب إضافة أحد النسكين إلى الآخر ، ط: الإمدادية مكة المكرمة)

غنية الناسك : (ص : ۲۳۱) باب الجمع بين النسكين أو أكثر ، فصل فى الجمع المكروه بين عمره وحجة ، مطلب فى جمع الآفاقي بينهما إحراماً بإضافة إحرامها إلى إحرامه أو أفعلاً ، ط: إدارة القرآن

الدر مع الرد : (۲ / ۵۳۰) كتاب الحج ، باب القران ، ط: سعيد .

(۴) السنة كلها وقت لها إلا أنه يكره تحريماً إنشاء إحرامها فى الأيام الخمسة ، وإن أداها بإحرام سابق لا بأس ويستحب أن يؤخر حتى تمضى الأيام ، ثم يفعلها . (مناسك الملا على القارى مع إرشاد السارى : (ص : ۲۵۵) باب العمرة ، فصل فى وقتها ، ط: الإمدادية مكة المكرمة)

غنية الناسك : (ص : ۱۹۷) باب العمرة ، وتسمى الحج الأصغر ، ط: إدارة القرآن .

عالمگیری : (۱ / ۲۳۷) كتاب المناسك ، الباب السادس : فى العمرة ، ط: رشيديه .

حج کے بعد اعمال میں سستی آئے تو۔۔۔۔!!

☆ حج کے بعد اعمال میں سستی نہیں بلکہ چستی ہونی چاہیے، اگر اعمال میں سستی آئے تو ہمت سے کام لے ان شاء اللہ سستی ختم ہو جائے گی اور چستی پیدا ہو جائے گی، اگر پہلا حج شرائط کے مطابق ادا کیا ہے تو دوبارہ کرنے کی ضرورت نہیں۔ (۱)

☆ جو شخص حج سے پہلے بھی گناہوں میں ملوث تھا اور حج کے اندر بھی بے پروائی سے کام لیتا رہا، اور حج کے بعد بھی گناہوں سے پرہیز نہ کیا تو اس کا حج کوئی فائدہ نہیں دے گا، اگرچہ اس نے حج کے فرائض کو پورا کر لیا ہے۔ (۲)

(۲، ۱) وينبغي أن يجتهد فى محاسبته فى باقى عمره وأن يزداد خيره بعد العود ، فعلمة الحج المبرور وقبول زيارة خير مزرور أن يعود خيراً مما كان فى جميع الأمور ، فإن رأى فى نفسه نزوعاً عن الأباطيل وتجافياً عن دار الغرور وإنابة إلى دار الخلود ، فليحترز أن يدنس ذلك بطلب الفضول ويستبشر بحصول خلعة القبول ، وهو غاية المطلوب والمسؤول ونهاية المقصود والمأمول . (مناسك الملا على القارى مع إرشاد السارى : (ص : ۷۵۴) باب زيارة سيد المرسلين ، فصل : فى آداب الرجوع من سفر الحج ، ط: الإمدادية مكة المكرمة)

والمبرور الذى لا يخالطه إثم ، مأخوذ من البر وهو الطاعة ، وقيل : المتقبل واستشكله النووي من حيث إنه لا اطلاع على القبول ، وأجاب عنه ، بأنه قد قيل من علامات القبول : أن يزداد بعده خيراً ، ولا يعاد المعاصى بعد رجوعه ، وقيل : المبرور الذى لا رياء ولا سمعة ولا رقت ولا فسوق وقيل : الذى لا معصية بعده ، وقال الحسن البصرى : الحج المبرور أن يرجع زاهداً فى الدنيا راغباً فى الآخرة . (البحر العميق : (۱ / ۵۷ ، ۵۸) الباب الأول ، فى الفضائل ، فضل الحج والعمرة و ذم تارك الحج ، ط: مؤسسة الريان المكتبة المكيّة)

غنية الناسك : (ص : ۳۸۹) خاتمة فى زيارة قبر الرسول ﷺ ، فصل : فى آداب الرجوع ، ط: إدارة القرآن .

وينبغي لمن من الله عليه بحج بيته الحرام ، ونظفت صحيفة عمله بالغفران من دنس الآثام أن يحذر من العود إلى وسخ المعاصى ، فالكسبة أشد من المرض ، وليجتنب الغفلة ، وليتأهب بعد لقاء البيت للقاء رب البيت ، وليكن خيره بعد ذلك فى ازدياد ، فذلك من علامات القبول ، والمعصية بعد الحج أفحش منها قبله (البحر العميق : (۱ / ۳۴۶) الباب الثانى : فى الرقائق المتعلقة بالحج وأسراره ، الفصل الثالث : فى رقائق دخول مكة وباقي الأعمال ، قبيل الباب الثالث : فى مناسك الحج ، ط: مؤسسة الريان المكتبة المكيّة)

حج کے بعد شیطان کیا کرتا ہے

حج ادا کرنے کے بعد شیطان عام طور پر انسان کے دل میں اپنی بڑائی اور بزرگی کا خیال ڈالتا ہے جو اس کے تمام اعمال کو برباد کر دینے والا ہے۔ (۱)
جس طرح حج سے پہلے اور حج کے اندر اللہ تعالیٰ سے ڈرنا اور اس کی اطاعت لازم ہے اسی طرح حج کے بعد اس سے زیادہ ڈرنا اور گناہوں سے بچنے کا اہتمام کرنا لازم ہے تاکہ محنت و مشقت سے کی ہوئی عبادت ضائع نہ ہو جائے۔ (۲)

حج کے بعد کی زندگی

حج کے بعد کی زندگی اور سرگرمیاں واضح کر دیتی ہیں کہ کس کا حج واقعی حج ہے اور اللہ کے دربار میں مقبول ہے، اور کس کا حج مقبول نہیں یعنی سارے ارکان کی ادائیگی اور بیت اللہ شریف کی زیارت، عرفات، منی، اور مزدلفہ کی حاضری اور دعا اور آہو زاری کے باوجود اللہ کی رحمت سے محروم رہ گیا ہے۔
حج حقیقت میں حال کی ایک کسوٹی ہے، کہ کس نے اللہ کی دی ہوئی توفیق و استطاعت سے واقعی فائدہ اٹھایا ہے، اور کون موقع پانے کے باوجود محروم رہ گیا ہے۔ (۳)

حج کے بعد گناہ سے نہ بچنا

بعض لوگ حج اور عمرہ کر کے واپس آنے کے بعد گناہوں سے بچتے نہیں، وی سی آر، فلمیں دیکھتے ہیں، نماز کی پابندی نہیں کرتے، سود کھاتے ہیں، جھوٹ بولتے ہیں اور غیر شرعی کام کرتے ہیں اور ناجائز چیز کھاتے ہیں اور پیتے ہیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ انہوں نے صحیح معنوں میں حج و عمرہ نہیں کیا بس گھوم پھر کر واپس آ گئے۔

(۳، ۲، ۱) انظر الحاشية السابقة رقم، ۱. على الصفحة رقم: ۱۹۷. (وينبغي أن يجتهد في محاسنه)

حج قبول ہونے کی علامت یہ ہے کہ حج کے بعد آدمی کی زندگی میں انقلاب آجائے، اور اس کا رخ خیر اور نیکی کی طرف بدل جائے۔ (۱)
ایسے لوگوں پر ضروری ہے کہ اپنے برے فعل سے توبہ کریں، فرائض کی پابندی کریں، اور حرام چیزوں سے پرہیز کریں، اگر سچی توبہ کر لیں گے تو اللہ تعالیٰ ان کے قصور کو معاف فرمادیں گے۔ (۲) اللہ تعالیٰ ہم سب کو معاف فرمائیں۔ (آمین)

حج کے بعد مالی پوزیشن صفر ہونے کی حالت میں حج

اگر کسی آدمی کی مالی حیثیت اتنی ہے کہ بیوی کا مہر اور اہل و عیال کا خرچہ ادا کرنے کے بعد آسانی کے ساتھ حج کے اخراجات پورے ہو سکتے ہیں، لیکن حج کے بعد مالی پوزیشن صفر ہو جائے گی تب بھی حج کرنا فرض ہوگا۔ (۳)

(۱) انظر الحاشية السابقة رقم: ۱، على الصفحة رقم: ۱۹۷. (وينبغي أن يجتهد في محاسنه)
(۲) عن عائشة قالت قال رسول الله ﷺ: إن العبد إذا اعترف ثم تاب تاب الله عليه. متفق عليه.
مشكاة المصابيح: (ص: ۲۰۳) باب الاستغفار والتوبة، الفصل الأول، ط: قديمي
قال رسول الله ﷺ: التائب من الذنب كمن لا ذنب له روى عنه موقوفاً، قال الندم توبة، والتائب كمن لا ذنب له. وقال على القاري تحت قوله: (والتائب من الذنب كما لا ذنب له) ثم اعلم أن التوبة إذا وجدت بشروطها المعبرة فلا شك في قبولها وترتب المغفرة عليها؛ لقوله تعالى: ﴿وَهُوَ الَّذِي يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهِ﴾ (مراقبة المفاتيح: (۵/ ۱۵۱)
باب الاستغفار والتوبة، الفصل الثالث، ط: الإمدادية مكة المكرمة
البحر العميق: (۳۲۵/ ۱، ۳۲۶) الباب الرابع: في مقدمات السفر وآدابه، التوبة، ط: مؤسسة الريان المكتبة المكية.
(۳) ولا يشترط نفقة أى بقاء نفقة لما بعد إياه أى لاسنة ولا شهراً ولا يوماً، كما ورد فيه روايات عن بعضهم، قال ابن الهمام: والمسطور عندنا أنه لا يعتبر نفقة لما بعد إياه فى ظاهر الرواية. (إرشاد السارى: (ص: ۵۹) باب شرائط الحج، النوع الأول: شرائط الوجوب، السادس: الاستطاعة، ط: الإمدادية مكة المكرمة
غنية الناسك: (ص: ۱۹) باب شرائط الحج، فصل: وأما شرائط الوجوب، السادس: الاستطاعة، ط: إدارة القرآن.
فتح القدير مع الكفاية: (۳۲۲/ ۲) كتاب الحج، ط: رشيدية.

حج کے دنوں میں مکہ مکرمہ پہنچ گیا

☆ اگر حج کے دنوں میں آدمی مکہ مکرمہ تک پہنچ جائے، اور حج تک وہاں ٹھہرنا ممکن بھی ہے اور خرچہ بھی ہے اور پہلے حج بھی نہیں کیا ہے تو اس صورت میں حج فرض ہو جاتا ہے، اور اگر یہ تمام شرطیں موجود نہیں ہیں تو حج فرض نہیں ہوتا۔ (۱)

☆ اگر کوئی شخص رمضان المبارک میں عمرہ کیلئے گیا، اور شوال کا مہینہ شروع ہو گیا تو اگر وہ پہلے حج کر چکا ہے تو دوبارہ حج فرض نہ ہوگا، اور اگر پہلے حج نہیں کیا ہے اور یہ شخص حج کی ادائیگی تک مکہ مکرمہ میں رہ سکتا ہے (ویزا ہے یا اجازت ہے) اور حج کا خرچہ بھی ہے تو اس پر حج فرض ہوگا، اور اگر پیسہ نہیں یا پیسہ ہے لیکن ٹھہرنے کی کوئی صورت نہیں یا واپس ہونے کے بعد دوبارہ حج کے لئے جانے کی استطاعت نہیں تو ان صورتوں میں حج فرض نہیں ہوگا۔ (۲)

(۱) والفقیہ الآفاقی إذا وصل إلى ميقات فهو كالمكي أي حيث لا يشترط في حقه إلا الزاد دون الواحدة إن لم يكن عاجزاً عن المشي، وينبغي أن يكون الغنى الآفاقي كذلك إذا عدم المراكب بعد وصوله إلى أحد المواقيت، فالتقييد بالفقير لظهور عجزه عن المركب، وليفيد أنه يتعين عليه أن ينوي حج الفرض ليقع عن حجة الإسلام ولا ينوي نفلاً على زعم أنه فقير لا يجب عليه الحج؛ لأنه ما كان واجباً عليه وهو آفاقي، فلما صار كالمكي وجب عليه فلو حج نفلاً يجب عليه أن يحج حجاً ثانياً، ولو أطلق يصرف إلى الفرض..... (إرشاد الساري: (ص: ۵۷) باب شرائط الحج، النوع الأول: شرائط الوجوب، الشرط السادس: الاستطاعة، ط: الإمدادية مكة المكرمة)

☆ غنية الناسك: (ص: ۱۸) باب شرائط الحج، فصل: وأما شرائط الوجوب، السادس: الاستطاعة، ط: إدارة القرآن.

☆ فتح القدير مع الكفاية: (۳۲۲/۲) كتاب الحج، ط: رشيدية.

(۲) انظر الحاشية السابقة أيضاً.

☆ السابع من شرائط الوجوب "الوقت": وهو أشهر الحج..... وهو عندنا شوال و ذو القعدة و عشرة أيام من ذي الحجة..... أو وقت خروج أهل بلده، إن كانوا يخرجون قبلها، فلا يجب إلا على القادر فيها أو في وقت خروجهم. (إرشاد الساري: (ص: ۶۷) باب شروط الحج، النوع الأول: شرائط الوجوب، السابع: الوقت، ط: الإمدادية مكة المكرمة) =

حج کے دور کن

حج کے دور کن ہیں: "وقوف عرفات" اور "طواف زیارت" اگر حج کا احرام باندھنے کے بعد یہ دونوں کام کر لئے تو حج ادا ہو جائے گا، ان دنوں کاموں کے علاوہ باقی کام حج میں واجب، سنت اور مستحب ہیں، جن کے ترک کرنے سے دم اور صدقہ وغیرہ لازم ہوتا ہے یا ثواب میں کمی آتی ہے، باقی حج ہو جاتا ہے۔ (۱)

حج کے سفر میں جانے کی وجہ سے تنخواہ کا حکم

حج کے سفر میں جانے کی وجہ سے ملازم کو رخصت کے ایام کی تنخواہ ملے گی یا نہیں؟ اس کے بارے میں حکم یہ ہے کہ اگر ملازم کے ساتھ معاہدہ یا اس بارے میں ادارے کا قانون ہے تو اس پر عمل کیا جائے گا، ورنہ دیگر اداروں کے قانون پر عمل کیا جائے گا، عام طور پر فرض حج کے لئے تنخواہ کے ساتھ رخصت دینے کا معمول اور رواج = غنية الناسك: (ص: ۲۲) باب شرائط الحج، فصل: أما شرائط الوجوب، السابع: الوقت، ط: إدارة القرآن.

☆ الدر مع الرد: (۲۶۵/۲) كتاب الحج، ط: سعيد.

(۱) أما فرائض الحج: وهي أعم من الشرائط فثلاث: الأول: الإحرام قبل الوقوف بعرفة،..... والثاني: الوقوف بعرفة في وقته ولو ساعة، والثالث طواف الزيارة في وقته ومكانه..... وهما ركنان إجمالاً لكن الوقوف هو الركن الأصلي والطواف أفضل من الوقوف؛ لأنه عبادة مقصودة، ولهذا يتنفل به، بخلاف الوقوف..... وحكم الفرائض أنه لا يصح الحج إلا بها، ولو ترك واحداً منها لا يجبر بدم. (غنية الناسك: (ص: ۴۴، ۴۵) باب فرائض الحج وواجباته وسننه ومستحباته ومكروهاته، فصل: أما فرائض الحج، ط: إدارة القرآن)

☆ والوقوف بعرفة أي في وقته ولو ساعة وأكثر طواف الزيارة أي في محله، وهما ركنان للحج،..... وحكم الفرائض أنه لا يصح الحج إلا بها أو بوجود جميعها ولو ترك واحداً منها لا يصح أدائه..... (إرشاد الساري: (ص: ۹۴) باب فرائض الحج، فصل: في فرائضه، ط: الإمدادية مكة المكرمة)

☆ الهندية: (۲۱۹/۱) كتاب المناسك، الباب الأول في تفسير الحج وفرضيته،..... وأما ركنه فشيئان، ط: رشيدية.

ہے۔ (۱)

حج کے سفر میں مرگیا

☆ اگر کسی آدمی پر پہلے سے حج فرض تھا، اور وہ حج کا احرام باندھ کر حج کے لئے روانہ ہوا، اور وقوف عرفہ کے بعد فوت ہو گیا تو فرض ادا ہو گیا، اور اگر وقوف عرفہ سے پہلے فوت ہوا تو فرض ساقط نہیں ہوا، اس لئے ایسے آدمی پر اپنے شہر سے حج بدل کرانے کی وصیت کرنا فرض ہے (اگر وصیت کرنا ممکن ہو) اب اگر ترکہ کا ایک تہائی مال اس کے شہر سے حج بدل کرانے کے لئے کافی ہے تو اس کے شہر سے حج بدل کرنا ضروری ہوگا ورنہ ایک تہائی ترکہ سے جہاں سے بھی حج بدل ہو سکے وہیں سے حج بدل کر دیا جائے۔ (۲)

(۱) أما لو شرط شرط تابع كحضور الدرس أياما معلومة في كل جمعة، فلا يستحق المعلوم الا من باشر خصوصًا إذا قال: من غائب عن الدرس قطع معلومة فيجب اتباعه. (شامی: ۴/ ۴۱۹) كتاب الوقف، مطلب في الغيبة التي يستحق بها العزل عن الوظيفة ومال يستحق، ط: سعيد البحر الرائق: (۲/ ۲۴۶) كتاب الوقف، ط: دار المعرفة، بيروت.

(۲) فلو خرج ومات في الطريق لم يجب الإيضاء؛ لأنه لم يؤخر بعد الإيجاب. (شامی: ۲/ ۴۵۹) كتاب الحج، وفي تفريرات الرافعي تحت قوله: "ولو خرج ومات في الطريق الخ" عبارة النهر: ولو مات في الطريق لا يجب عليه الإيضاء أى اتفاقاً اهـ وعلله في البحر بما ذكره المحشى، والمراد أن من مات في الطريق من أصحاب الأعذار المذكورة في أول سنة الإيجاب لا يجب عليه الإيضاء، لا من مات بعد تقررہ في ذمته أو ضمير "خرج" عائد للقادر على الحج، ألا أنه مقيد بما إذا خرج في أول سنة الوجوب بدليل التعليل. (تفريرات الرافعي على حاشية ابن عابدين: ۲/ ۱۵۶) كتاب الحج، ط: سعيد البحر الرائق: (۲/ ۳۱۱) كتاب الحج، ط: سعيد.

غنية الناسك: (ص: ۳۳) باب شرائط الحج، فصل: فيما إذا وجد شرائط الوجوب والأداء أو الوجوب فقط، ط: إدارة القرآن.

اعلم أن كل من وجب عليه الحج..... وعجز عن الأداء بنفسه أى بعده يجب عليه الإحجاج أى بأن يحج عنه في حال حياته أو بعد مماته إن فرط أى قصر في التأخير، بأن وجب عليه فلم يخرج إليه من عامه..... وفيه الإيماء إلى أن وجوب الإيضاء إنما يتعلق بمن لم يحج بعد الوجوب إذ الم يخرج إلى الحج حتى مات فأما من وجب عليه الحج فحج من عامه فمات في الطريق لا يجب عليه الإيضاء بالحج؛ لأنه لم يؤخر بعد الإيجاب ولم يقصر في هذا الباب. (إرشاد الساري: (ص: ۲۱۱) باب الحج عن الغير، ط: الإمدادية مئة المكرمة)

☆ اور اگر ایسے آدمی نے حج بدل کرانے کے لئے وصیت نہیں کی تو وارثوں پر حج بدل کرانا لازم تو نہیں ہوگا البتہ اگر تمام ورثاء بالغ ہیں اور سب رضا مندی سے مرحوم کے لئے حج بدل کرائیں تو میت پر بہت بڑا احسان ہوگا اور وہ آخرت کی پکڑ سے بچ جائے گا۔ (۱)

☆ اور اگر اس آدمی پر پہلے سے حج فرض نہیں تھا بلکہ اس سال ہی حج فرض ہوا اور حج فرض ہوتے ہی حج کرنے کے لئے نکلا اور وقوف عرفہ سے پہلے فوت ہو گیا تو حج بدل کرنا لازم نہیں ہوگا، ہاں اگر اس نے حج بدل کرانے کے لئے وصیت کی ہے تو ایک تہائی ترکہ سے حج بدل کرنا لازم ہوگا۔ (۲)

حج کے فرائض

☆ حج کے اصل فرض تین ہیں:

①۔ احرام۔

②۔ وقوف عرفات یعنی نوزی الحجہ کو زوال آفتاب کے وقت سے دس ذی الحجہ کی صبح صادق تک عرفات میں کسی وقت ٹھہرنا، اگرچہ ایک لحظہ ہی کیوں نہ ہو۔

③۔ طواف زیارت جو دسویں ذی الحجہ کی صبح سے لے کر بارہویں ذی الحجہ

(۱) من مات بعد وجوب الحج ولم يوص به لم يلزم الوارث أن يحج عنه من تركته..... وإن أحب يحج عنه، وفعل الولد ذلك مندوب إليه جدًا..... تبرع الولد بالإحجاج أو الحج بنفسه عن أبيه إذا مات وعليه حج الفرض ولم يوص به مندوب إليه جدًا..... وقال عليه الصلاة والسلام: "من حج عن أبيه أو أمه فقد قضى عنه حجته وكان له فضل عشر حجج"..... (غنية الناسك: (ص: ۳۲۲، ۳۲۸) باب الحج عن الغير، فصل: في شرائط النيابة في الحج الفرض، ط: إدارة القرآن) إرشاد الساري: (ص: ۲۱۳، ۲۱۴) باب الحج عن الغير، فصل في شرائط جواز الإحجاج، ط: الإمدادية مئة المكرمة.

الدر مع الرد: (۲/ ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰) كتاب الحج، باب الحج عن الغير، ط: سعيد.

(۲) انظر الحاشية السابقة، رقم: ۹۹۹۹، على الصفحة السابقة، رقم: ۲۰۲.

تک عام طور پر سر کے بال منڈوانے یا کتروانے کے بعد کیا جاتا ہے اگرچہ اس سے پہلے بھی کرنا جائز ہے۔ (۱)

☆ ان تینوں فرضوں میں سے اگر کوئی چیز رہ جائے گی تو حج صحیح نہ ہوگا اور اس کی تلافی دم یعنی قربانی وغیرہ سے بھی نہیں ہو سکتی۔ (۲)

ان تینوں فرائض کا ترتیب وار ادا کرنا، اور ہر فرض کو اس کی مخصوص جگہ اور وقت میں کرنا بھی فرض ہے۔ (۳)

حج کے لئے چھٹی حاصل کرنا

بعض اداروں میں ملازمت کے دوران ہر ملازم کو ایک ماہ کی چھٹی تنخواہ کے ساتھ ملتی ہے، ایسے اداروں کے ملازمین کو اگر قانون کی رو سے چھٹی مل سکتی ہے، اور اس کے لئے کسی قسم کی غلط بیانی کی ضرورت نہیں ہوتی ہے تو ایسے

(۱) أمّا فرائض الحج : وهي أعمّ من الشرائط فثلاث : الأول : الإحرام قبل الوقوف بعرفة ، والثاني : الوقوف بعرفة في وقته ولو ساعة ، والثالث : طواف الزيارة في وقته ومكانه . غنية الناسك (ص : ۲۴) باب فرائض الحج ، فصل : وأمّا فرائض الحج ، ط : إدارة القرآن

✍ إرشاد الساری : (ص : ۹۲) باب فرائض الحج ، فصل : فی فرائضه ، ط : الإمدادية مكة المكرمة .

✍ الدر مع الرد : (۳/۲۶۷) كتاب الحج ، مطلب فی فروض الحج و واجباته ، ط : سعيد .

(۲) وحکم الفرائض أنه لا یصحّ الحج إلا بها ولو ترک واحدًا منها لا یجبر بدم . (مناسک الملا علی القاری مع إرشاد الساری : (ص : ۹۲) باب فرائض الحج ، فصل : فی فرائضه ، ط : الإمدادية مكة المكرمة)

✍ غنية الناسك : (ص : ۲۵) باب فرائض الحج و واجباته فصل : وأمّا فرائض الحج ، ط : إدارة القرآن .

✍ البحر العمیق : (۱/۳۵۴) الباب الثالث : فی مناسک الحج ، حکم الفرائض ، ط : مؤسّسة الریان المكتبة المکیة .

(۳) وزاد فی نسخة : والترتیب بین الفرائض أى ومن الفرائض ترتیبها بأن یقع الإحرام أولاً ثم الوقوف ثم الطواف ، ”وأداء کل فرض“ أى رکن فی وقته . (إرشاد الساری : (ص : ۹۳) باب فرائض الحج ، ط : الإمدادية مكة المكرمة)

✍ شامی : (۲/۲۶۷) كتاب الحج ، مطلب فی فروض الحج ، ط : سعيد .

اداروں کے لوگ قانونی طور پر چھٹی لے کے حج کر سکتے ہیں، حج کے ثواب میں کوئی کمی نہیں آئے گی۔ (۱)

حج کے لئے رقم دی

”غریب کو حج کے لئے رقم دی“ عنوان کو دیکھیں۔ (۳/۲۴۵)

حج کے لئے رکھی ہوئی رقم پر زکوٰۃ

☆ اگر کسی شخص نے حج کرنے کے ارادہ سے حکومت کی اسکیم میں درخواست دی اور حج کے لئے رقم جمع کرائی، لیکن قرعہ اندازی میں جانے کے لئے نام نہ نکلا، اور حکومت سے وہ رقم واپس مل گئی، اور یہ شخص آئندہ سال حج کرنے کا ارادہ رکھتا ہے تو اس رقم پر بھی زکوٰۃ واجب ہوگی کیونکہ یہ رقم اس کے پاس کم سے کم ایک سال تک رہے گی۔ (۲)

حج کے لئے قرض لینا

اگر حج فرض ہے، اور قرض مل سکتا ہے تو قرض لے کر حج کر لینا چاہیے، اور اگر حج فرض نہیں، لیکن قرض ادا کرنے کے اسباب موجود ہیں، تو بھی قرض لے کر حج کرنا جائز ہے، اور اگر قرض لینے کے بعد سہولت کے ساتھ ادا کرنے کی توقع نہیں تو قرض

(۱) ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا﴾ . (الأحزاب : ۷۰)

(۲) فالأولى يحتمل ما في البدائع وغيرها ، على ما إذا أمسكه لينفق منه كل ما يحتاجه فحال الحول وقد بقى معه منه نصاب فإنه يزكى ذلك الباقي ، وإن كان قصده الإنفاق منه أيضًا في المستقبل ، لعدم استحقاق صرفه إلى حوائجه الأصلية وقت حولان الحول . (شامی : ۲/۲۶۲)

(۲۶۲) كتاب الزكاة ، مطلب فی زكاة ثمن المبيع وفاءً ، ط : سعيد

✍ البحر الرائق : (۲/۲۰۶) كتاب الزكاة ، ط : سعيد .

✍ الهندية : (۱/۱۷۴) كتاب الزكاة ، الباب الأول : فی تفسيرها ، وصفتها ، وشرائطها ، ط : رشيديه .

لے کر حج اور عمرہ کرنے کے لئے جانا صحیح نہیں ہوگا۔ (۱)

حج کے لئے کسی نے رقم دی

کسی نے کسی کو حج کے لئے رقم دی، اس نے فوری حج نہیں کیا، بلکہ اس نے اس رقم کو کسی اور مصرف میں لگا دیا، اور وہاں سے ایک دو سال تک ایک مشمت وہ رقم ملنے کی امید نہیں، تو اس صورت میں حج کے لئے رقم دینے والے کو حج کرانے کا ثواب مل جائے گا لیکن جس آدمی کو رقم دی گئی اس پر حج فرض ہو گیا۔ (۲)

اگر وہ حج کئے بغیر مر جائے گا تو گنہگار ہوگا، ایسے آدمی کے لئے حج بدل کرانے کی وصیت کرنا لازم ہے تاکہ اس کی طرف سے حج بدل کر دیا جائے۔ (۳)

(۱) ولذا قلنا لا يستقرض ليحج إلا إذا قدر على الوفاء (شامی: ۲/۲۶۲، ۲۶۳) کتاب الحج، مطلب فی قولهم يقدم حق العبد على حق الشرع، ط: سعید

✍ إرشاد الساری: (ص: ۹۱، ۹۲) با شرائط الحج، النوع الرابع: شرائط وقوع الحج عن الفرض، فصل: وجوب الحج على الفور، ط: الإمدادية مكة المكرمة.

✍ ووسعاه أن يستقرض ويحج، وإن كان غير قادر على قضاءه، وإن مات قبل قضاءه، قالوا: يرجى أن لا يؤاخذ الله تعالى بذلك، ولا يكون أثماً إذا كان من نيته قضاء الدين إذا قدر، لكن المراد وإن كان غير قادر على قضاءه في الحال، وغلب على ظنه أنه لو اجتهد قدر على القضاء، أما إن علم أنه ليس له جهة القضاء أصلاً، فالأفضل عدم الاستقراض لأنّ تحمل حقوق الله تعالى أخف من ثقل حقوق العباد. (غنية الناسك: (ص: ۳۳) باب شرائط الحج، فصل فيما إذا وجد شرائط الوجوب والأداء أو الوجوب فقط، ط: إدارة القرآن)

(۲) وكذا لو وهب مال ليحج به، لا يجب عليه قبله؛ لأنّ شرط الوجوب لا يجب تحصيله، فلو قبل وجب عليه الحج إجماعاً. (غنية الناسك: (ص: ۲۱) باب شرائط الحج، فصل: وأما شرائط الوجوب، ط: إدارة القرآن)

✍ إرشاد الساری: (ص: ۶۲) باب شرائط الحج، النوع الأول: شرائط الوجوب، الشرط السادس: الاستطاعة، ط: الإمدادية مكة المكرمة.

✍ الدر مع الرد: (۲/۲۶۱) کتاب الحج، ط: سعید.

(۳) من جاء وقت خروجه أهل بلده، أو أشهر الحج وقد استكمل سائر شرائط الوجوب والأداء وجب عليه الحج من عامه، و وجب أدائه بنفسه، فيلزمه التأهب والخروج معهم، =

حج کے لئے نکاح شرط نہیں

حج کے لئے نکاح شرط نہیں ہے غیر شادی شدہ حج کر سکتا ہے، اگر حج فرض ہے تو فرض ادا ہو جائے گا۔ (۱)

حج کے لئے والدین سے اجازت لینا

فرض حج کے لئے والدین سے اجازت لینا ضروری نہیں ہے، البتہ نفل حج والدین کی اجازت کے بغیر نہیں کرنا چاہیے۔ (۲)

حج کے مہینوں میں عمرہ کرنے والے پر حج

☆ میقات کی حدود سے باہر رہنے والا آفاقی شخص اگر اشہر حج یعنی شوال، ذی القعدہ اور ذی الحجہ کے شروع میں عمرہ کر کے حج سے پہلے اپنے وطن لوٹ جائے تو = فلو لم يحج حتى مات فعليه الإيصاء به. (غنية الناسك: (ص: ۳۲، ۳۳) باب شرائط الحج، فصل: فيما إذا وجد شرائط الوجوب فقط، ط: إدارة القرآن)

✍ إرشاد الساری: (ص: ۸۹) باب شرائط الحج، النوع الرابع: شرائط وقوع الحج عن الفرض، فصل: فيمن يجب عليه الوصية، ط: الإمدادية مكة المكرمة.

✍ البحر الرائق: (۲/۳۱۰) کتاب الحج، ط: سعید.

(۱) ﴿وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مِنْ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا﴾ (آل عمران: ۹۷) فرض مرہ علی الفور بشرط حرية، وبلوغ، وعقل، وصحة، وقدرة زاد وراحلة فضلت عن مسكنه و عما لا يد له منه ونفقة ذهابه وإيابه وعياله..... (كنز الدقائق مع البحر: (۲/۳۰۹، ۳۱۱) کتاب الحج، ط: سعید)

✍ شامی: (۲/۲۵۸، ۲۵۹) کتاب الحج، ط: سعید.

(۲) ويكره الخروج إلى الحج إذا كره أحد أبويه إن كان الوالد محتاجاً إلى خدمة الولد وإن كان مستغنياً فلا بأس..... في الملتقط: حج الفرض أولى من طاعة الوالدين، وطاعتهمما أولى من حج النفل..... (الهندية: (۱/۲۲۰، ۲۲۱) کتاب المناسك، الباب الأول: في تفسير الحج، ط: رشيدية) فتح القدير مع الكفاية: (۲/۲۱۹) کتاب الحج، ط: رشيدية.

✍ غنية الناسك: (ص: ۳۳) باب ما ينبغي لمريد الحج من آداب سفره، ط: إدارة القرآن.

دوبارہ اس کو حج یا عمرہ کے لئے آنا ضروری نہیں۔ (۱)

☆ اور اگر یہ شخص اسی سال دوبارہ وطن سے واپس آ کر حج کرے گا تو اس پہلے عمرہ کی وجہ سے تمتع کرنے والا نہیں ہوگا، اور اس کی وجہ سے تمتع کا دم دینا لازم نہیں ہوگا۔ (۲)

☆ اگر ایسا شخص تمتع کرنا چاہے تو اس کو دوبارہ عمرہ کا احرام باندھ کر آنا ہوگا۔ (۳)

☆ ایسے لوگ دوبارہ وطن سے آ کر حج کرنا چاہیں تو حج افراد، حج تمتع اور حج

قرآن میں سے کوئی بھی ایک حج کر سکتے ہیں۔ (۴)

(۱) السابع: الوقت وهو أشهر الحج وهي عندنا شوال و ذو القعدة و عشرة أيام من ذى الحجة أو وقت خروج أهل بلدهم إن كانوا يخرجون قبلها ، فلا يجب إلا على القادر فيها أو في وقت خروجهم . (إرشاد السارى : (ص : ٦٤) باب شرائط الحج ، النوع الأول : شرائط الوجوب ، السابع : الوقت ، ط : الإمدادية مكة المكرمة)

☆ فقير آفاقي قدم مكة قبل أشهر أو صبي مكى بلغ قبل أشهر الحج هل يجب عليهم الحج في الحال أم لا يجب مالم يدر كوا الأشهر وهم بمكة ، فعلى القول بأن الوقت شرط الوجوب لا يجب . (غنية الناسك : (ص : ۲۲) باب شرائط الحج ، فصل : أما شرائط الوجوب ، ط : إدارة القرآن)

☆ الدر مع الرد : (۲/ ۲۶۵) كتاب الحج ، ط : سعيد .

(۳، ۲) السادس: عدم الإلزام أى النزول بالأهل إلزاماً صحيحاً، وهو أن يرجع إلى وطنه حالاً فإن حل من عمرته أى فى الأشهر ورجع إلى أهله ثم حج أى ولو من عامه لم يكن متمتعاً السابع: أن يكون طواف العمرة كله أو أكثره والحج فى سفر واحد، فلو رجع إلى أهله قبل إتمام الطواف ثم عاد وحج، فإن كان أكثر الطواف فى السفر الأول لم يكن متمتعاً وإن كان أكثره فى الثانى أى من سفره كان متمتعاً . (إرشاد السارى : (ص : ۳۸۱، ۳۸۲) باب التمتع ، فصل : فى شرائطه ، ط : الإمدادية مكة المكرمة)

☆ غنية الناسك : (ص : ۲۱۲، ۲۱۳) باب التمتع ، فصل : فى ماهية التمتع و شرائطه ، ط : إدارة القرآن .

☆ الدر مع الرد : (۲/ ۵۳۵، ۵۳۷) كتاب الحج ، باب التمتع ، ط : سعيد .

(۴) السادس: أن يكون آفاقياً ولو حكماً فلا قرآن للمكى أى الحقيقى إلا إذا خرج إلى الآفاق قبل أشهر الحج ، قيل : ولو فيها فيصح منه القران لصيرورته آفاقياً حكماً (إرشاد السارى : (ص : ۳۶۳) باب القران ، فصل : فى شرائط صحة القران ، ط : الإمدادية مكة المكرمة)

☆ الحادى عشر: أن يكون من أهل الآفاق، والآفاقى كل من كان داره خارج الميقات . =

حج کے مہینے میں عمرہ کرنا

”اشہرج حج میں عمرہ کرنا“ عنوان کو دیکھیں۔

حج کے واجبات

☆ حج کے واجبات چھ ہیں:

①.....مزدلفہ میں وقوف کے وقت ٹھہرنا۔

②.....صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرنا۔

③.....رمى جمار یعنی شیطان کو کنکریاں مارنا۔

④.....قارن اور متمتع کا قربانی کرنا۔

⑤.....سر کے بال منڈوانا یا کتر وانا۔

⑥.....آفاقی یعنی میقات سے باہر رہنے والے کا طواف وداع کرنا۔ (۱)

= (إرشاد السارى : (ص : ۳۸۴) باب التمتع ، فصل : فى شرائطه ، ط : الإمدادية مكة المكرمة)

☆ غنية الناسك : (ص : ۲۰۳) باب القران ، فصل : فى شرائط صحة القران ، و :

(ص : ۲۱۳، ۲۱۴) باب التمتع ، فصل : فى ماهية التمتع و شرائطه ، ط : إدارة القرآن .

☆ الدر مع الرد : (۲/ ۵۳۱) كتاب الحج ، باب القران ، و : (۲/ ۵۳۹) باب التمتع ، ط : سعيد .

(۱) وأما واجباته فستة : وقوف جمع فى وقته ولو لحظة ، والسعى بين الصفا والمروة ، ورمى الجمار ، والذبح للقران والمتمتع ، والحلق أو التقصير فى أوانه و مكانه ، وطواف الصدر للآفاقي غير الحائض والنفساء إذا استوطن بمكة قبل النفر الأول . (غنية الناسك : (ص : ۴۵) باب فرائض الحج و واجباته و سنته فصل : وأما واجباته ، ط : إدارة القرآن)

☆ و واجبه نيف و عشرون : وقوف جمع والسعى بين الصفا والمروة ورمى الجمار وطواف الصدر أو الوداع للآفاقي غير الحائض والحلق أو التقصير وفى الشامية: قلت : لكن

واجبات الحج فى الحقيقة : الخمسة الأول المذكورة فى المتن والذبح ، أما الباقي فهى واجبات له بواسطة ؛ لأنها واجبات الطواف ونحوه (الدر مع الرد : (۲/ ۲۶۷، ۲۶۸) كتاب الحج ، مطلب فى فروع الحج و واجباته ، ط : سعيد)

☆ إرشاد السارى : (ص : ۹۴، ۹۵، ۹۶) باب فرائض الحج ، فصل فى واجباته ، ط : الإمدادية مكة المكرمة .

☆ واجبات کا حکم یہ ہے کہ اگر ان میں سے کوئی واجب ترک ہو جائے گا تو حج ہو جائے گا، خواہ قصد ترک کیا ہو یا بھول کر، لیکن اس کی جزاء لازم ہوگی خواہ دم کی صورت میں ہو یا صدقہ کی صورت میں، البتہ اگر کوئی فعل کسی معتبر عذر کی وجہ سے ترک ہو گیا ہو تو دم یا صدقہ لازم نہیں ہوگا۔ (۱)

حج مبرور

”حج مبرور“ حج مقبول کو کہتے ہیں، اور مقبول حج وہ ہے کہ جس میں گناہوں سے توبہ و استغفار کرے، اور حج کو تمام فرائض، واجبات، سنن اور مستحبات کے ساتھ ادا کرے اور احرام کی حالت میں ممنوعات سے اجتناب کرتا رہے، ریا، نام و نمود اور حرام مال سے بچے اور جملہ اخراجات، کھانا پینا وغیرہ حلال مال سے ہوں، اور حج کے بعد دینی حالت بہتر ہو تو یہ حج مقبول اور حج مبرور ہے۔ (۲)

(۱) وحکم الواجبات لزوم الجزاء (أى الدم.....) بترك واحد منها، وجواز الحج، سواء تركه عمدًا أو سهوًا، لكن العامد آثم، ويستثنى من هذا الكلى ترك ركعتي الطواف، وترك الحلق لعذر والبيتوتة بمزدلفة عند وجهه، وترك يأخير المغرب إلى العشاء، وترك الواجب بعذر قال: فى البدائع: إن الواجبات كلها إن تركها لعذر لا شئ عليها..... (مناسك الملا على القارى مع إرشاد السارى: (ص: ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳) باب فرائض، فصل: فى واجباته، ط: الإمدادية مكة المكرمة) غنية الناسك: (ص: ۲۶) باب فرائض الحج و واجباته، فصل: وأما واجباته، ط: إدارة القرآن.

الدر مع الرد: (۲/ ۴۷۰) كتاب الحج، مطلب: فى فروع الحج و واجباته، ط: سعيد.

(۲) المبرور: المقبول، وقال غيره الذى لا يخالطه شئ من الإثم، وقال القرطبي: الأقوال التى ذكرت فى تفسيره متقاربة المعنى. (فتح البارى: (۳/ ۳۸۲) باب فضل الحج المبرور، ط: دار المعرفة)

والمبرور: الذى لا يخالطه إثم، وقيل: المتقبل، وقيل: الذى لا رياء فيه ولا سمعة ولا رفث ولا فسوق، وقيل: الذى لا معصية بعده، وقال الحسن البصرى: هو أن يرجع زاهدًا فى الدنيا راغبًا فى العقبى. (إرشاد السارى: (ص: ۳۹) باب شرائط الحج، ط: الإمدادية مكة المكرمة)

مراقه المفاتيح شرح مشكوة المصابيح: (۵/ ۲۲۲) كتاب المناسك، الفصل الأول، ط: رشيديه.

حج مقبول

☆ حج بہت بڑی عبادت ہے، اس سے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

حدیث شریف میں ہے کہ حج کرنے والا ایسا ہے گویا وہ آج اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے، یہ گناہوں سے پاک ہونے کو سمجھانے کے لئے ہے کہ جس طرح نو مولود بچہ گناہوں سے پاک و صاف ہوتا ہے اسی طرح حج مقبول کے بعد آدمی گناہوں سے پاک صاف ہو جاتا ہے۔ (۱)

☆ ”حج مقبول“ وہی ہے جس سے زندگی کی لائن بدل جائے، آئندہ کے لئے گناہوں سے بچنے کا اہتمام ہو، اور اطاعت کی پابندی کی جائے، حج کے بعد جس شخص کی زندگی میں خوش گوار انقلاب نہیں آتا اس کا معاملہ مشکوک ہے۔ (۲)

(۱) وعنه صلی اللہ علیہ وسلم أنه قال لابن عمر: أما علمت أن الإسلام يهدم ما كان قبله، وأن الهجرة تهدم ما كان قبلها، وأن الحج يهدم ما كان قبله، رواه مسلم، وعنه صلی اللہ علیہ وسلم: تابعوا بين الحج والعمرة، فإنهما ينفيان الفقر والذنوب كما ينفي الكير خبث الحديد والذهب والفضة، رواه الترمذى وغيره، وعنه صلی اللہ علیہ وسلم: إن الحاج إذا قضى آخر طواف بالبيت خرج من ذنوبه كيوم ولدته أمه، رواه ابن حبان. (إرشاد السارى: (ص: ۳۹، ۴۰) باب شرائط الحج، ط: الإمدادية مكة المكرمة)

من حج لله فلم يرفث ولم يفسق رجع كيوم ولدته أمه، متفق عليه..... العمرة إلى العمرة كفارة لما بينهما والحج المبرور ليس له جزاء إلا الجنة. متفق عليه. (مشكوة المصابيح: (ص: ۲۲۱) كتاب المناسك، الفصل الأول، ط: قديمي)

قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم تابعوا بين الحج والعمرة فإنها ينفيان الفقر والذنوب كما ينفي الكير خبث الحديد والذهب والفضة، وليس للحجة المبرورة ثواب إلا الجنة. (مشكوة المصابيح: (ص: ۲۲۲) كتاب المناسك، الفصل الثاني، ط: قديمي)

سنن ابن ماجه: (ص: ۲۰۷) أبواب المناسك، باب فضل الحج والعمرة، ط: قديمي

(۲) وينبغي أن يجتهد فى محاسنه أى فى زيادة تحسين مكارم أخلاقه فى باقى عمره أى ليحسن ختام أمره، وأن يزداد خيره بعد العود، كما قيل: والعود أحمد، فعلمة الحج المبرور وقبول زيارة خير مزرور أن يعود خيرًا مما كان فى جميع الأمور، فإن رأى فى نفسه نزوعًا عن الأباطيل أى من الخوض فى الضلال والتضليل، وتجافيًا عن دار الغرور وإنابة إلى دار الخلود، أى وجوار المعبود، فليحترز أن يدنس ذلك أن يخلط عمله ويوشخ أملة بطلب الفضول..... =

حج مقدم ہے یا بچے کی شادی

☆ اگر کسی آدمی پر حج فرض ہے اور بچوں کی شادی بھی سامنے ہے تو پہلے حج ادا کرے اس سے فارغ ہونے کے بعد بچوں کی شادی کی فکر کرے، بچوں کی شادی کی وجہ سے حج کو مؤخر کرنا جائز نہیں ہے۔ (۱)

فقہاء کرام نے مکہ مکرمہ تک آمد و رفت کا کرایہ اور جن کا خرچہ ضروری ہے ان کے خرچہ کا انتظام کرنے پر قادر ہونا بیان کیا ہے، بچوں کی شادی کا خرچہ بیان نہیں کیا، یہاں تک کہ مدینہ منورہ کے مبارک سفر کا خرچہ بھی حج کی فرضیت کے لئے ضروری قرار نہیں دیا ہے۔ (۲)

= ويستبشر بحصول خلة القبول، وهو غاية المطلوب والمسؤول ونهاية المقصود والمأمول.
(إرشاد الساری: (ص: ۷۴) باب زیارة سید المرسلین ﷺ، فصل: فی آداب الرجوع من سفر الحج، ط: الإمدادیة مکتة المکرمة)
غنية الناسک: (ص ۳۸۹) خاتمة فی زیارة قبر الرسول ﷺ، فصل فی آداب الرجوع، ط: إدارة القرآن.
الفقه الإسلامی وأدلته: (۲۴۱۶/۳) الباب الخامس: الحج والعمرة، الفصل الثالث، آداب السفر للحج وغيره وآداب الحاج العائد، المبحث الثاني: آداب رجوع الحاج من سفره، ط: مکتبه رشیدیہ کوئٹہ.

(۱) وإذا وجد ما يحج به وقد قصد التزوج بحج به ولا يتزوج؛ لأن الحج فريضة أو جبهها الله تعالى على عبده كذا في التبيين. (الهندية: (۲۱۷/۱) كتاب المناسك، الباب الأول: في تفسير الحج وفرضيته، ط: رشیدیہ)

الدر مع الرد: (۲۶۲/۲) كتاب الحج، ط: سعيد.
غنية الناسک: (ص: ۲۰) باب شرائط الحج، فصل: وأما شرائط الوجوب، ط: إدارة القرآن والعلوم الإسلامية.

(۲) حج کو اس انتظار میں مؤخر نہ کرے کہ جب مدینہ کا خرچہ بھی پاس ہوگا تب حج کرے گا۔ (فتاویٰ محمودیہ: (۱۰/۳۱۸) کتاب الحج، باب فرضیہ الحج وشرائطه وأرکانه، فرضیت حج کے لئے مدینہ طیبہ کا خرچہ ہونا ضروری نہیں، ط: إدارة القرآن) =

☆ اگر کسی آدمی پر حج فرض تھا اور اس نے حج نہیں کیا بلکہ اولاد کی شادی میں وہ رقم خرچ کردی اور اب وہ غریب ہو گیا اور وہ پوری عمر غریب رہا تو وہ حج چھوڑنے والا ہے اور حج نہ کرنے کی وجہ سے گنہگار ہوگا۔ (۱)

☆ آج کل رسم و رواج نے شادی کے لئے جو پابندیاں لازم کردی ہیں وہ اکثر ایسی ہیں جو شرعاً لازم نہیں بلکہ اکثر شرعاً ناجائز ہیں، اگر مسنون طریقہ سے شادی کی جائے تو حج کو ملتی یا مؤخر کرنے کی ضرورت پیش نہیں آئے گی۔ (۲)

حج مقدم ہے یا نکاح

اگر کسی کے پاس اتنا مال ہے کہ وہ حج کر سکتا ہے مگر اس کی شادی نہیں ہوئی، تو وہ پہلے نکاح کرے یا حج؟ اس بارے میں تفصیل یہ ہے کہ اگر حج کا فارم بھرنے کا زمانہ ہو اور لوگ حج کی تیاری کر رہے ہوں، اور زنا میں مبتلا ہونے کا اندیشہ نہ ہو تو پہلے حج کرے، اور اگر اپنے اوپر قابو نہیں ہے اور زنا میں مبتلا ہونے کا خطرہ ہے تو پہلے = ونصاب الوجوب أى مقدار ما يتعلق به وجوب الحج من الغنى..... بل هو ملك مال يبلغه..... إلى مكة بل إلى عرفة ذاهباً أى إليها وجائياً أى راجعاً عنها إلى وطنه راکبا فى جميع السفر لا ماشياً أى فى جميعه. (إرشاد الساری: (ص: ۷۷) باب شرائط الحج، النوع الأول: الشرط السادس: الاستطاعة، ط: الإمدادیة مکتة المکرمة)

غنية الناسک: (ص: ۱۹) باب شرائط الحج، فصل: أما شرائط الوجوب، ط: إدارة القرآن.
(۱) وهو فرض على الفور وهو الأصح فلا يباح له التأخير بعد الإمكان إلى العام الثاني..... عنده دراهم يبلغ بها الحج أو يبلغ ثمن مسكن و خادم و طعام و قوت، فعليه الحج، فإن جعلها فى غير الحج أثم. (الهندية: (۲۱۷/۱) كتاب المناسك، الباب الأول: فى تفسير الحج وفرضيته، ط: رشیدیہ)

غنية الناسک: (ص: ۱۱) مقدمة فى تعريف الحج وما يتعلق بفرضيته، ط: إدارة القرآن.
حاشية الطحطاوى على المراقى: (ص: ۷۷) كتاب الحج، ط: قديمى.
(۲) فتاویٰ محمودیہ: (۲۹۲، ۲۹۱/۱۰) كتاب الحج، باب فرضیة الحج، وشرائطه وأرکانه، لڑکی شادی مقدم ہے یا حج؟ ط: إدارة الفاروق، کراچی.
وانظر الحاشية السابقة، رقم: ۱ أيضاً. (وهو فرض على الفور وهو الأصح)

نکاح کرے بعد میں اگر اللہ توفیق دے تو حج کرے۔ (۱)

حج میں بے احتیاطیاں

بیت اللہ شریف کا حج کرنا بے شمار برکتوں کا ذریعہ اور حیرت انگیز نعمتوں کا وسیلہ ہے، موجودہ دور میں جدید سہولیات کی وجہ سے سابقہ زمانہ کی مشکلات ختم ہو گئی ہیں، بہت کچھ آسانیاں پیدا ہو گئی ہیں لیکن دور دراز کا سفر ہے، لاکھوں روپے خرچ ہوتے ہیں، اکثر لوگوں کو زندگی میں ایک ہی مرتبہ جانا نصیب ہوتا ہے، اور اب بھی بہت کچھ مشکلات اٹھانی پڑتی ہیں، ایسی صورت میں حج کرنے والے خواتین و حضرات پر بے حد ضروری ہے کہ اس مقدس فریضہ کی ادائیگی میں بے انتہا احتیاط کریں، حج کے مسائل کو اچھی طرح سیکھیں، حج کے موضوع پر لکھی گئی کتابوں کو پڑھیں، علماء کرام اور دارالافتاء سے رجوع کریں، اور تربیتی کیمپ، اور تربیتی پروگرام میں پابندی سے شرکت کریں جو بات سمجھ میں نہ آئے اس کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ (۲)

تاکہ شرعی قانون کے مطابق صحیح طور پر حج ادا ہو سکے اور اللہ اور اس کے رسول ﷺ راضی

(۱) له ألف وخاف العزوبة، إن كان قبل خروجه أهل بلده فله التزوّج، ولو وقته لزمه الحج؛ لأنه إذا خاف الزنا، فالتزوّج واجب عليه لا فرض، فيقدم عليه الحج الفرض، بخلاف ما إذا تحقق الزنا وتيقنه؛ لأنّ التزوّج فرض حينئذٍ فيقدم على الحج. (غنية الناسك: (ص: ۲۰) باب شرائط الحج، فصل: أمّا شرائط الوجوب، ط: إدارة القرآن)

✓ الدر مع الرد: (۲/۲۶۲) كتاب الحج، ط: سعيد.

✓ منحة الخالق مع البحر الرائق: (۲/۳۱۴) كتاب الحج، ط: سعيد.

(۲) ولتعلّم ما يحتاج إليه في سفره من أمر الصلاة، ولذلك يتعلّم كيفية الحج وصفة المناسك، وأن يستصحب معه كتابًا واضحًا في المناسك جامعًا لمقاصدها. (إرشاد الساري: (ص: ۹) مقدّمة في آداب مريد الحج، ط: الإمدادية مكيّة المكرّمة)

✓ غنية الناسك: (ص: ۳۶) باب ما ينبغي لمريد الحج من آداب سفره، ط: إدارة القرآن.

✓ البحر العميق: (۱/۴۴۷) الباب الرابع، في مقدمات السفر وآدابه، الأمر العاشر: تعليم الصلاة وكيفية الحج، ط: مؤسسة الريان المكتبة المكيّة.

ہو جائیں اور تمام گناہ معاف ہو جائیں لیکن افسوس کی بات یہ ہے کہ مخلوق خدا کا یہ عظیم سمندر پوری دنیا کے ہر گوشہ سے آتا ہے اکثر و بیشتر لوگ حج کے مسائل و احکام اور طریقہ سے بے خبر ہوتے ہیں، سنن و مستحبات تو دور کی بات ہے فرائض و واجبات سے بھی غافل ہوتے ہیں، اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ حج کے دوران جن چیزوں سے منع کیا گیا ہے مستقل وہ کرتے رہتے ہیں، اور گناہوں سے بچنے کا بالکل اہتمام نہیں کرتے، وقت پر نماز ادا کرنے میں کوتاہی کرتے ہیں، اور مرد حضرات حرم شریف کی جماعت کی پابندی نہیں کرتے ہیں، حالانکہ ایک فرض نماز کی اہمیت حج سے بھی زیادہ ہے۔ (۱)

اگر شرعی عذر کے بغیر ایک نماز بھی قضا کرے گا تو حج قبول ہونے کی توقع رکھنا

مشکل ہے۔ (۲)

(۱) وأن يستصحب معه كتابًا واضحًا في المناسك أو يصحب عالمًا يوثق بدينه، يعلمه جميع ذلك في موضعه؛ لأنّه لا عمل إلا عن علم قال: عمر بن عبد العزيز: من عمل على غير علم، كان ما يفسد أكثر ما يصلح، وقال بعض العلماء: أعمال الجوارح في الطاعات مع أهمال شروطها ضحكة للشيطان. وروى عن عطاء عن النبي ﷺ: "تعلموا المناسك فإنها من دينكم" ومن العجب أن كثيرًا من أبناء الدنيا الذين لا علم عندهم بالمناسك، يسهل عليهم إنفاق الأموال الكثير في سفر الحج، من غير حاجة مع سرف محرم، ولا يسهل عليهم إنفاق اليسير في سفر من يعلمهم ما يحتاجون إليه في سفرهم، ليحصل لهم التعلم والأجر بإحجاجه، وكثير من العامة يرجع بغير حج، إمّا لكونه لا يصح إحرامه، أو لكونه يترك شرطًا، أو يتعاطى شيئًا من الأمور المبطلّة (البحر العميق: (۱/۴۴۷، ۴۴۸) الباب الرابع: في مقدمات السفر وآدابه، الأمر العاشر: تعليم الصلاة وكيفية الحج، ط: مؤسسة الريان المكتبة المكيّة)

(۲) اختلف في الحج المبرور، فقال النووي رحمه الله: الأصح أنّ المبرور هو الذي لا يخالطه إثم، وقيل: هو المقبول. (إرشاد الساري: (ص: ۵۴) باب زيارة سيد المرسلين ﷺ، فصل في آداب الرجوع من سفر الحج، ط: الإمدادية مكيّة المكرّمة)

✓ البحر العميق: (۶/۵۷، ۵۸) الباب الأوّل، في الفضائل، فصل: في فضل الهج والعمرة، ودم تارك الحج، ط: مؤسسة الريان المكتبة المكيّة.

✓ الثالث: الخوف من ركوب الخطايا والذنوب بها، أمّا الكبائر والصغائر مثل الاشتغال بالسمر وحكايات الدنيا في الطواف والمسجد وغير ذلك، ففي الكبائر يتولّد منه مقت الله =

سفر میں احرام باندھنے کے بعد تبلیہ پڑھنے اور اللہ کا ذکر کرنے کی جگہ پر عام طور پر غیبتیں کرتے ہیں، نامناسب باتیں زبان سے نکالتے ہیں، زبان، نگاہ اور ہاتھ پاؤں پر قابو نہیں رکھتے، بلکہ بسا اوقات مسجد حرام میں بیٹھے ہوئے نماز کے انتظار کے دوران، فضولیات اور غیبت میں مبتلا ہو جاتے ہیں، حالانکہ زندگی کے اس عظیم مرحلے پر پہنچ کر تمام اوقات عبادت میں گزارنے چاہئیں، گناہوں سے پاک صاف ہو کر ایسے واپس ہونا چاہیے جیسے آج ہی ماں کے پیٹ سے ولادت ہوئی ہے اور دنیا میں دوبارہ آئے ہیں۔

بعض حضرات مستحبات اور آداب کی بہت ہی زیادہ پابندی کرتے ہیں لیکن فرائض اور واجبات میں کوتاہی کرتے ہیں، موجودہ دور میں بعض حاجیوں کو دیکھ کر یہ شبہ ہوتا ہے کہ شاید کسی میلہ یا تماشے کے لئے اکٹھے ہوئے ہیں، یا آرام کرنے کے لئے آئے ہوئے ہیں۔

عورتوں پر پردہ فرض ہے۔ (۱) مگر حرمین شریفین میں پہنچ کر اکثر عورتیں بلکہ بہت ساری برقع پوش عورتیں بھی برقع پھینک کر بے حجاب ہو جاتی ہیں، اس طرح وہ

= وسخطه، وفيه إطفاء نور المعرفة بالكلية، وفي الصغائر يورث تقليل نور المعرفة، ولهذا قال ابن عباس رضي الله عنه حين اختار المقام بالطائف وحواليه على مكة؛ لأن أذن سبعين ذنبا بركية أحب إلي من أن أذن ذنبا واحدا بمكة..... وقال بعض العلماء: إن السيئات تضاعف بها كما تضاعف الحسنات. (البحر العميق: ۱/ ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵) الباب الأول: في الفضائل، فصل: في حكم الجواز بمكة شرفها تعالى وعظمتها، ط: مؤسسة الريان المكتبة المكية

وليحذر كل الحذر من إخراج الصلوات المكتوبات عن وقتها، فإنها أكد من الحج، وقد يسر الله أمرها على المسافرين، والعجب من قوم يأخذون أنفسهم، بحج التطوع مع كونهم لا يسلمون فيه من إخراج الصلاة المفروضة عن وقتها وغير ذلك من المعاصي، وهذه خسارة وجهالة. (البحر العميق: ۱/ ۳۱۱) الباب الثاني في الرقائق المتعلقة بالحج وأسراؤه، الفصل الأول: في العزم على الحج وما يتعلق بالسفر، ط: مؤسسة الريان المكتبة المكية

(۱) انظر الى الحاشية السابقة رقم: ۲، على الصفحة رقم: ۲۱۵. (اختلف في الحج المبرور)

کبیرہ گناہ کی مرتکب ہوتی ہیں، نہ صرف بے حجاب ہوتی ہیں بلکہ بسا اوقات نیم عریاں لباس میں بیت اللہ شریف کا طواف کرتی ہیں، ان کے شوہر اور محرم حضرات ان کو اس بے حجابی سے روکتے بھی نہیں اور روکنے کی تدبیر بھی نہیں کرتے، اور حکومت کی طرف سے اس پر کوئی پابندی بھی عائد نہیں کی جاتی، بلا خوف مردوں کے درمیان گھس جاتی ہیں، حجر اسود کو بوسہ دینے کے لئے مردوں کی بھیڑ میں جان بوجھ کر گھس جاتی ہیں، اور پھنستی ہیں، اجنبی مردوں کے ساتھ شدید قبیح اختلاط میں مبتلا ہوتی ہیں، یہ سب حرام اور کبیرہ گناہ ہیں۔ (۱)

ایسا حج جس میں اول سے اخیر تک ناجائز، حرام اور کبیرہ گناہوں سے احتراز نہیں کیا جائے گا وہ حج کیسے قبول ہوگا، حج مقبول کا بدلہ جنت ہے لیکن یہ حج مقبول کیسے ہوگا؟ نبی کریم ﷺ نے حج مقبول کے بارے میں بیان فرمایا کہ ”حج کرے اور اس میں کوئی بھی بے حیائی کا کام نہ کرے، کوئی گناہ نہ کرے، تب گناہوں سے پاک و صاف ہوگا جیسے ماں کے پیٹ سے آج ہی پیدا ہوا ہے۔ (۲)

(۱) قال ابن الحاج في المدخل: وليحذر مما يفعله بعضهم أن الرجال والنساء يتزاحمون على الحجر الأسود فيقع الانضغاط بينهم، فقد يأتي فم الرجال على فم المرأة وبالعكس. (البحر العميق: ۱/ ۱۸۳) الباب العاشر: في دخول مكة وفي الطواف والسعي، فصل: في بيان أنواع الأطفوة، ط: مؤسسة الريان المكتبة المكية

(۲) والمبرور الذي لا يخالطه إثم، مأخوذ من البر وهو الطاعة، وقيل: المتقبل..... وقيل: المبرور الذي لا رياء فيه ولا سمعة، ولا رفث ولا فسوق وقيل: الذي لا معصية بعده..... وعن أبي هريرة رضي الله عنه أن رسول الله ﷺ قال: العمرة إلى العمرة كفارة لما بينهما والحج المبرور ليس له جزاء إلا الجنة..... وعن جابر رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: ”من جاء هذا البيت حاجا فطاف به أسبوعا ثم أتى مقام إبراهيم عليه السلام فصلى عنده ركعتين ثم أتى زمزم ثم شرب من مائها أخرجه الله من ذنوبه كيوم ولدته أمه..... (البحر العميق: ۱/ ۵۷، ۵۸، ۶۰، ۶۵) الباب الأول: في الفضائل، فصل: في فضائل الحج والعمرة وذم تارك الحج، ط: مؤسسة الريان المكتبة المكية

وعنه قال: قال رسول الله ﷺ من حج لله فلم يرفث ولم يفسق رجع كيوم ولدته أمه. متفق عليه، وعنه قال: قال رسول الله ﷺ: العمرة إلى العمرة كفارة لما بينهما، والحج المبرور =

ایشیاء کی بعض عورتیں مصر و شام وغیرہ بعض ملکوں کی عورتوں کو دیکھ کر کہ وہ بے پردہ ہیں خود بھی پردہ اٹھا کر حرم میں اس طرح آتی ہیں جیسے دنیا کے تمام مردان کے محرم ہیں، یا وہ اپنے گھر کے صحن میں پھر رہی ہیں، یہ انتہائی حماقت کی بات ہے، اگر دنیا کی کوئی قوم کسی گناہ میں مبتلا ہے تو اس سے وہ گناہ جائز نہیں ہو جاتا۔

نیز یہ کہ مصر اور شام وغیرہ کی عورتیں چہرہ کھلا رکھ کر بے پردگی کرتی ہیں لیکن ایک خاص سنجیدگی اور وقار کے ساتھ ہوتی ہیں، لباس بھی ان کا سر سے پاؤں تک با حجاب ہوتا ہے، پاؤں تک موزے ہوتے ہیں، لیکن ہمارے ممالک کی بعض خواتین کا لباس انتہائی بے حیائی کا ہوتا ہے، تمام نسوانی اعضاء نمایاں ہوتے ہیں، بے محاسبینہ تان کر چلتی ہیں، اس وجہ سے یہ خواتین اس مقدس مقام میں گناہ اور معصیت میں مبتلا ہو جاتی ہیں، اور ان کے شوہر اور والدین بھی ان کی اس بے حجابی پر گنہگار ہوتے ہیں، کیونکہ یہ لوگ ان کو بے پردگی سے منع نہیں کرتے، روکتے اور ٹوکتے نہیں اصلاح کی کوشش نہیں کرتے، یہ کھلی بے حیائی اور بے غیرتی ہے۔ (۱)

= ليس له جزاء إلا الجنة، متفق عليه. (مشکوٰۃ المصابيح: (ص: ۲۲۱، ۲۲۲) کتاب المناسک، الفصل الأول، والثانی، ط: قدیمی)

☞ مرقاة المفاتیح: (۵/۲۶۵، ۲۶۶) کتاب الحج، باب القرآن، ط: سعید.

☞ حاشیہ ابن عابدین: (۲/۵۲۹) کتاب الحج، باب القرآن، ط: سعید.

(۱) أن للمرأة أن تلبس ما بدلتها..... لأن عورة مستورة بالنص، فيجب عليها فعل ما هو أستر لها وهو الأصح..... واعلم أن سدل الشيء على وجهها واجب عليها..... ودلت المسئلة: على أن المرأة منهية عن إظهار وجهها للرجال من غير ضرورة. (البحر العميق: (۲/۷۱۳) الباب السابع: في الإحرام، الفصل الثامن: إحرام المرأة، والخشني مشكل، ط: مؤسسة الريان المكتبة المكيّة)

☞ غنية الناسك: (ص: ۹۴) باب الحرام، فصل: في إحرام المرأة، ط: إدارة القرآن.

☞ عن عبد الله بن عمر أن رسول الله قال: الا كلکم راع وكلکم مسؤول عن رعيته، فالأمر الذي على الناس راع عليهم وهو مسؤول عنهم، والرجل راع على أهل بيته وهو مسؤول عنهم، والمرأة راعية على بيت بعلها وولده، وهي مسؤولة عنهم والعبد راع على مال سيده وهو مسؤول عنه، فكلکم راع وكلکم مسؤول عن رعيته. (سنن أبي داود: (۵۸/۲) کتاب الخراج،

باب ما يلزم الإمام من حق الرعية، ط: رحمانيه)

ان سب سے بڑھ کر ایک بات یہ ہے کہ اکثر خواتین پانچ وقت کی نمازوں میں مردوں کی طرح حرم میں پہنچتی ہیں، عورتوں کے مخصوص دروازے اور متعینہ جگہوں کو چھوڑ کر عام جگہوں میں جا کر مردوں کے درمیان صفوں میں کھڑی ہو کر نماز پڑھنا شروع کر دیتی ہیں حالانکہ جماعت کی نماز میں ایک عورت کی وجہ سے تین مردوں کی نماز فاسد ہو جاتی ہے یعنی دائیں بائیں کے دو نمازی اور بالکل پیچھے کے ایک نمازی کی نماز فاسد ہو جاتی ہے۔ (۱) اور کسی کی نماز فاسد کرنا خاص طور پر حرم شریف میں بہت ہی بڑا گناہ ہے۔

اس لئے خواتین کو چاہیے کہ خواتین کی متعینہ جگہوں میں نماز پڑھیں ورنہ جماعت ہونے کے بعد پڑھیں۔

حج میں تصویر

حج میں جانے کے لئے ضرورت کی وجہ سے تصویر بنانا جائز ہے، تصویر لازم کرنے کے قانون بنانے والے گنہگار ہیں، حج پر جانے والا نہیں، کیونکہ وہ قانون کے سامنے مجبور ہے۔ (۲)

(۱) (وإذا حادثته) ولو بعضو واحد..... (امرأة) ولو أمة (مستبهة)..... ولا حائل بينهما..... (فسدت صلاته) وقال المحقق الشامي تحت قوله: وخصه الزيلى الخ..... وقد صرحوا بأن المرأة الواحدة تفسد صلاة ثلاثة إذا وقفت في الصف من عن يمينها، ومن عن يسارها، ومن خلفها فالتفسير الصحيح للمحاذاة ما في المجتبى: المحاذاة المفسدة أن تقوم بجانب الرجل من غير حائل أو قدامه. (الدر مع الرد: (۱/۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۵) کتاب الصلاة، باب الإمامة، ط: سعید)

☞ البحر الرائق: (۱/۳۵۴، ۳۵۵) کتاب الصلاة، باب الإمامة، ط: سعید.

☞ الهداية: (۱/۷۸) کتاب الصلاة، باب الإمامة، ط: مكتبة البشري.

(۲) بأن كان الحاج لا يتوصل إلى الحج إلا بالرشوة..... فالإثم في مثله على الآخذ لا المعطى على ما عرف من تقسيم الرشوة في كتاب القضاء، ولا يترك الفرض لمعصية عاص..... (البحر الرائق: (۲/۳۱۴) کتاب الحج، ط: سعید)

حج میں رشوت

حج میں جانے کے لئے رشوت دینے کی ضرورت پڑے تو ضرورت کی وجہ سے جائز ہوگا، قانون بنانے والے اور رشوت لینے والے گنہگار ہوں گے، دینے والا نہیں کیونکہ وہ مجبور ہے۔ (۱)

حج نبی کریم ﷺ کی طرف سے کرنا

”نبی کریم ﷺ کی طرف سے حج کرنا“ عنوان کو دیکھیں۔ (۲۶۴/۴)

حج نفل کے لئے والدین سے اجازت لینا

اگر والدین خدمت کے محتاج ہیں، اور ان کی خدمت کے لئے کوئی اور اولاد نہیں ہے تو والدین کی اجازت کے بغیر نفل حج کے لئے جانا مکروہ تحریمی ہے۔

مع أمن الطريق بغلبة السلامة ولو بالرشوة..... ويتقديروهم فالإثم في مثله على الآخذ على ما عرف من تقسيم الرشوة في كتاب القضاء. (الدر مع الرد: ۲/۲۶۳) كتاب الحج، مطلب في قولهم يقدم حق العبد على حق الشرع، ط: سعيد

إرشاد الساری: (ص: ۷۵) باب شرائط الحج، النوع الثاني: شرائط الأداء، الثاني: أمن الطريق، ط: المكتبة الإمدادية مكة المكرمة.

غنية الناسك: (ص: ۲۵) باب شرائط الحج، فصل: وأما شرائط وجوب الأداء، الثالث: أمن الطريق، ط: إدارة القرآن.

(۱) بأن كان الحاج لا يتوصل إلى الحج إلا بالرشوة..... فالإثم في مثله على الآخذ لا المعطى على ما عرف من تقسيم الرشوة في كتاب القضاء، ولا يترك الفرض لمعصية عاص..... (البحر الرائق: ۲/۳۱۲) كتاب الحج، ط: سعيد

شامی: (۲/۲۶۳) كتاب الحج، مطلب في قولهم يقدم حق العبد على حق الشرع، ط: سعيد.

إرشاد الساری: (ص: ۷۵) باب شرائط الحج، النوع الثاني: شرائط الأداء، الثاني: أمن الطريق، ط: المكتبة الإمدادية مكة المكرمة.

غنية الناسك: (ص: ۲۵) باب شرائط الحج، فصل: وأما شرائط وجوب الأداء، الثالث: أمن الطريق، ط: إدارة القرآن.

اور اگر والدین بیٹے کی خدمت کے محتاج نہیں ہیں تو نفل حج کے لئے والدین سے اجازت لینا ضروری نہیں بہتر ہے۔ (۱)

حدود حرم کے نشانات

حدود حرم کے تمام اطراف میں حدود حرم کے نشانات موجود ہیں، اس سے معلوم ہو جاتا ہے کہ یہ جگہ حدود حرم کے اندر ہے یا نہیں۔

حضرت جبرئیل علیہ السلام نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو یہ مقامات دکھائے ہیں اور حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ان مقامات پر نشانات لگائے ہیں، پھر اس کے بعد نبی کریم ﷺ نے اس کی تجدید کی، پھر اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پھر اس کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے پھر اس کے بعد حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان نشانات کی تجدید کی، اور وہ نشانات اب تک حدود حرم کے اطراف میں موجود

(۱) هكذا كله في الحج الفرض، أما في النفل فطاعة الوالدين أولى مطلقاً احتاجا إلى خدمته أولاً، وسواء كان الطريق مخوفاً أولاً، كما صرح به في الملتقط. (غنية الناسك: (ص: ۳۳) باب ما ينبغي لمريد الحج من آداب سفره، ط: إدارة القرآن)

حج الفرض أولى من طاعة الوالدين فطاعتهم أولى من حج النفل. (عالمگیری: ۱/۲۲۱) كتاب المناسك، الباب الأول في تفسير الحج..... ط: رشيدية

إرشاد الساری: (ص: ۹) مقدمة في آداب مريد الحج، فصل: ويكره الخروج إلى الحج النفل، ط: الإمدادية مكة المكرمة.

كالحج بمال حرام، وبالكراهة كالحج بلا إذن ممن يجب استئذانه. الدر المختار. (قوله: ممن يجب استئذانه) كأحد أبويه المحتاج إلى خدمته والأجداد والجدة كالأبوين عند فقدهما، وكذا الغريم لمديون لا مال له يقضى به، والكفيل لو بالإذن فيكره خروجه بلا إذنهم كما في الفتح. وظاهره أن الكراهة تحريمية، ولذا عبر الشارح بالوجوب، وزاد في البحر عن السير وكذا أن كرهت خروجه زوجته ومن عليه نفقته اهـ والظاهر أن هذا إذا لم يكن له ما يدفعه للنفقة في غيبته. قال في البحر: وهذا كله في حج الفرض، أما حج النفل، فطاعة الوالدين أولى مطلقاً كما صرح به في الملتقط. (شامی: ۲/۵۶۲) كتاب الحج، مطلب فيمن حج بمال حرام، ط: سعيد

ہیں، البتہ جعرانہ کے اطراف میں نشان اور علامت نصب نہیں ہے۔ (۱)

حرام آمدنی والے کو حج گروپ میں شامل کرنا

☆ حرام آمدنی والے آدمی کی رقم کو گروپ والے کھانے پینے میں شامل نہ کریں، بلکہ ایسے آدمی کو گروپ والے اپنی حلال رقم سے کھلائیں پلائیں، یا اس کو حلال رقم قرض دیں تاکہ وہ اس رقم کو کھانے پینے میں شامل کرے۔ (۲)

حرام پیسے سے حج کرنا

حج حلال رقم سے کرنا چاہیے، ورنہ حج اللہ کے دربار میں قبول نہیں ہوگا حرام رقم سے حج نہ کرنا چاہیے وہ حج اللہ کے دربار میں قبول نہیں ہوگا اگرچہ حج کی فرضیت

(۱) ونقل عن شرح المذهب للنووی ان ناظم الابیات المذكورة القاضي ابو الفضل النویری ان على الحرم علامات منصوبة في جميع جوانبه نصبها ابراهيم الخليل عليه الصلاة والسلام، وكان جبرئیل یریه مواضعها ثم أمر النبي ﷺ بتجديدها، ثم عمر ثم عثمان ثم معاوية، وهي إلى الآن ثابتة في جميع جوانبه الا من جهة جده وجهة جعرانة فإنها ليس فيها انصاب اهد ملخصاً. (شامی: ۴۷۹/۲) كتاب الحج، قبل فصل في الإحرام، مطلب في المواقيت، ط: سعيد. غنية الناسك: (ص: ۵۹) باب المواقيت، تنمة: في حدود الحرم زادها الله أمناً و شرفاً، ط: إدارة القرآن.

(۲) وفي الذخيرة: سئل أبو جعفر عن اكتسب ماله من أمر السلطان والغرامات المحرمة وغير ذلك. هل يحل لمن عرف ذلك أن يأكل من طعامه؟ قال: أحب إلى في دينه أن لا يأكل، ويسعه حكماً، إن لم غصباً أو رشوة. (شامی: ۳۸۶/۲) كتاب الحظر والإباحة، فصل: في البيع، ط: سعيد)

آكل الربا وكاسب الحرام أهدى إليه أو أضافه وغالب ماله حرام، لا يقبل ولا يأكل ماله يخبره أن ذلك المال أصله حلال ورثه، أو استقرضه. (الهندية: ۳۴۳/۵) كتاب الكراهية، الباب الثاني عشر في الهدايا والضيافات، ط: رشيدية)

خلاصة الفتاوى: (۳۴۸/۴، ۳۴۹) كتاب الكراهية، الفصل الرابع: في المال من الهداء والميراث وغير ذلك، ط: رشيدية.

ساقط ہو جائے گی۔ (۱)

حرام حلال مخلوط ہے

اگر حلال اور حرام مال مخلوط ہے تو حرام مال کو حلال مال سے منہا کرنے کے بعد اگر حلال مال حج کیلئے کافی ہے تو حج فرض ہوگا ورنہ حج فرض نہیں ہوگا، اور جو حرام مال جمع کیا ہے اس کو اس کے اصل مالک کو واپس کر دے، اگر وہ مرچکا ہے تو اس کے وارثوں کو واپس کر دے، اور اگر مالک اور اس کے ورثاء موجود نہیں تو ثواب کی نیت کے بغیر مستحق زکوٰۃ لوگوں کو صدقہ کر دے۔ (۲)

(۱) وقد يتصف بالحرمه كالحج بمال حرام..... (قوله: كالحج بمال حرام)..... فإن الحج في نفسه مأمور به، وإنما يحرم من حيث الانفاق، وكأنه أطلق عليه الحرمه؛ لأن للمال دخلا فيه، فإن الحج عبادة مركبة من عمل البدن والمال كما قدمناه، ولذا قال في البحر: ويجتهد في تحصيل نفقة حلال، فإنه لا يقبل بالنفقة الحرام، كما ورد في الحديث، مع أنه يسقط الفرض عنه معها، ولا تنافي بين سقوطه وعدم قبوله، فلا يثبت لعدم القبول، ولا يعاقب تارك الحج، أي لأن عدم الترك يبتني على الصحة: وهي الاتيان بالشرائط والأركان والقبول المرتب عليه الثواب يبتني على أشياء كحل المال والإخلاص..... (الدر مع الرد: ۳۵۶/۲) كتاب الحج، مطلب: فيمن حج بمال حرام، ط: سعيد. غنية الناسك: (ص: ۲۱) باب شرائط الحج، فصل: وأما شرائط الوجوب، ط: إدارة القرآن. إرشاد الساري: (ص: ۶۹۰، ۶۹۱) باب المتفرقات، مسئلة: من حج بمال حرام، ط: الإمدادية مكة المكرمة.

ويجتهد في تحصيل نفقة حلال، فإنه لا يقبل بالنفقة الحرام، مع أنه يسقط الفرض معها وإن كانت مغصوبة كذا في فتح القدير. (الفتاوى العالمية: ۲۲۰/۱) كتاب المناسك، الباب الأول في تفسير الحج وفرضيته، ط: رشيدية)

وقدرة زاد و راحلة..... فلا تجب بإباحة، ولا بمال حرام لكن لو حج به جاز؛ لأن المعاصي لا تمنع الطاعات، فإذا أتى بها لا يقال: أنها غير مقبولة، كما في مكروهات صلاة الخزانة، ذكره القهستاني.

(مجمع الأنهر شرح ملتقى الأبحر: ۲۶۱/۱) كتاب الحج، ط: دار إحياء التراث العربي، بيروت)

(۲) وإذا عزم على الحج ينبغي لله له البداية بالتوبة بشروطها من رد المظالم إلى أهلها عند الإمكان..... والاستحلال من ذوى الخصومات والمعاملات، فإن ماتوا فلاستغفار لهم، وإن عنده مظلمة مالية مات أهلها ولا وارث لها، أو جهل أربابها، فالتصدق بها بنية خصمائه. ولا يرجو به الثواب لنفسه، وفي الكبير: فالتصدق بقدرها على الفقراء على غريمة القضاء إن وجدهم، =

حرام کمائی سے حج کرنا

حرام کمائی سے حج کرنے سے حج قبول نہیں ہوتا، اس لئے حلال کمائی یا رقم کے علاوہ حرام کمائی یا رقم سے حج نہیں کرنا چاہیے ورنہ گناہ ہوگا۔ (۱)

حرام مال سے حج کرنا

☆..... حرام مال سے حج کرنا صحیح نہیں، (بلکہ حرام مال کے بارے میں حکم یہ ہے کہ اگر مالک معلوم ہے اور واپس کرنا ممکن ہے تو واپس کر دینا ضروری ہے ورنہ ثواب کی نیت کے بغیر کسی مستحق زکوٰۃ آدمی کو صدقہ کر دینا ضروری ہے) تاہم اگر حرام مال سے حج کر لیا تو حج کا فرض ادا ہو جائے گا لیکن حج مقبول کا ثواب نہیں ملے گا۔ (۲)

= ولا يشترط التصديق ما عليه. وفي الخاتمة: رجل تناول مال إنسان في حال حياته، ثم رده إلى ورثته بعد موته، يراى عن الدين، ويبقى حق الميت في مظلمته إياه، ولا يرجى له الخروج عنها إلا بالتوبة والاستغفار للميت. (غنية الناسك: (ص: ۳۴) باب ما ينبغي لمريد الحج من آداب سفره، ط: إدارة القرآن)

الدر مع الرد: (۹۹/۵) كتاب البيوع، باب البيع الفاسد، مطلب: في من ورث مالا حراماً، و: (۱۸۹/۶) كتاب الغصب، و: (۳۸۶/۶) كتاب الحظر والإباحة، فصل: في البيع، ط: سعيد.

البحر الرائق: (۲۰۱/۸) كتاب الكراهية، فصل: في البيع، ط: سعيد.

ومعنى القدرة على زاد وراحلة، ملك مال يبلغه إلى مكة، بل إلى عرفة ذاهباً و جائياً راكباً في جميع السفر بثمان المثل أو أجرة المثل بنفقة وسط، لا إسراف فيها ولا تقصير، ولا تثبت الاستطاعة بالعارية والإباحة ولا بمال حرام (غنية الناسك: (ص: ۱۹، ۲۱) باب شرائط الحج، فصل: أما شرائط الوجوب، ط: إدارة القرآن)

إرشاد السارى: (ص: ۵۷) باب شرائط الحج، النوع الأول: شرائط الوجوب، ط: الإمدادية مكة المكرمة.

الدر مع الرد: (۲/۲۶۰) كتاب الحج، ط: سعيد.

والحاصل أنه ان علم أرباب الأول وجب رده عليهم، وإلا فإن علم عين الحرام لا يحل له، ويتصدق به بنية صاحبه. (شامى: (۹۹/۵) باب البيع الفاسد، مطلب: فيمن ورث مالا حراماً، ط: سعيد)

انظر الحاشية السابقة رقم: ۱، على الصفحة رقم: ۲۲۳. (وقد يتصرف بالحرمه كالحج)

(۱) انظر الحاشية السابقة رقم: ۱، على الصفحة رقم: ۲۲۳. (وقد يتصرف بالحرمه كالحج)

(۲) انظر الحاشية السابقة رقم: ۲، على الصفحة رقم: ۲۲۳. (وإذا عزم على الحج ينبغي لله)

مزید 'مال حرام سے حج کرنا' عنوان کو دیکھیں۔

☆..... حرام مال سے حج کرنے سے ذمہ داری ساقط ہو جائے گی، اور آخرت میں حج نہ کرنے کی سزا نہیں ملے گی، لیکن ایسا حج اللہ کے دربار میں قبول نہیں ہوگا، اور حج کرنے کا ثواب بھی نہیں ملے گا، کیونکہ حج اسلام کے ارکان میں سے ایک رکن ہے اور یہ اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہے اور اللہ پاک ہے اور پاک چیز کو قبول کرتا ہے، حرام چیز کو قبول نہیں کرتا، اس لئے حج پاک اور حلال مال سے کرنا ضروری ہے، ہاں اگر کسی نے حرام مال سے حج کر لیا اور بعد میں اتنا حلال مال صدقہ کر دیا یا جس جس سے ناجائز طور پر رقم لی ہے حلال رقم سے اس کو اس کی رقم واپس کر دی تو حج قبول ہو جائے گا۔ (۱)

حرام مال کی وجہ سے حج فرض ہوتا ہے یا نہیں

حرام مال کی وجہ سے حج فرض نہیں ہوتا، بلکہ حرام مال کے بارے میں حکم یہ ہے کہ اگر اس کا اصل مالک یا اس کے ورثاء موجود ہیں تو ان کو واپس کر دیا جائے اگر واپس کرنا ممکن ہے ورنہ ثواب کی نیت کے بغیر کسی مستحق زکوٰۃ آدمی کو صدقہ کر دیا جائے۔ (۲)

(۱) ويجهت في تحصيل نفقة حلال، فإنه لا يقبل بالنفقة الحرام كما ورد في الحديث مع أنه يسقط الفرض عنه معها، ولاتنافي بين سقوطه، وعدم قبوله فلا يثاب لعدم القبول، ولا يعاقب عقاب تارك الحج، أى لأن عدم الترك يثبت على الصحة وهي الاتيان بالشرائط، والاركان والقبول المترتب عليه الثواب يثبت على أشياء كحل المال والإخلاص، كما لو صلى مراتب أو صام واغترب فإن الفعل صحيح لكنه بلا ثواب، والله تعالى أعلم! (شامى: (۳۵۶/۲) كتاب الحج، مطلب: فيمن حج بمال حرام، ط: سعيد)

البحر الرائق: (۳۰۹/۲) كتاب الحج، ط: سعيد.

فتح القدير: (۳۱۹/۲) كتاب الحج، هذه المقدمة الموعودة، ط: رشيدية.

(۲) انظر الحاشية السابقة رقم: ۲، على الصفحة رقم: ۲۲۳. (وقد يتصرف بالحرمه كالحج)، (وإذا عزم على الحج ينبغي لله).

حرم

مکہ مکرمہ کے چاروں طرف کچھ دور تک زمین حرم کہلاتی ہے، اس کی حدود پر نشانات لگے ہوئے ہیں، اس میں شکار کھیلنا، درخت کاٹنا، گھاس میں جانور کو چرانا حرام ہے۔ (۱)

مزید ”حرم کی حدود“ عنوان کے تحت بھی دیکھیں۔ (۲/۲۲۷)

حرم سے باہر حلق کیا

☆ عمرہ یا حج کے احرام سے حلال ہونے کے لئے حرم کی حدود کے اندر حلق یا

(۱) عن ابن عباس قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم فتح مكة لاهجرة، ولكن جهاد و نية، وإذا استنفرتم فأنفروا، وقال يوم فتح مكة، إن هذا البلد حرمة الله يوم خلق السموات والأرض، فهو حرام بحرمة الله إلى يوم القيامة وإنه لم يحل القتال فيه لأحد قبله ولم يحل له إلا ساعة من نهار فهو حرام بحرمة الله إلى يوم القيامة، لا يعضد شوكة ولا ينفر صيده، ولا يلتقط لقطته إلا من عرفها، ولا يختلي خلاها..... (مشکوٰۃ المصابيح: (ص: ۲۳۸) كتاب المناسك، باب حرم مكة حرّسها الله تعالى، الفصل الأول، ط: قديمي)

سنن الترمذی: (۱/۶۷۷) أبواب الحج، باب ماجاء في حرمة مكة، ط: قديمي.

البحر العميق: (۲/۱۰۰۷، ۱۰۰۸) الباب التاسع: فيما يتعلق بحرمة مكة المعظمة، ط: مؤسسة الريان، المكتبة المكيّة.

فحد الحرم من طريق المدينة إلى التنعيم على ثلاثة أميال من مكة، ومن طريق اليمن إلى "أضاعة لبن"، في ثنية لبن على سبعة أميال من مكة، ومن طريق العراق إلى "ثنية خل" بالمقطع على سبعة أميال من مكة، ومن طريق الجعرانة إلى "شعب آل عبد الله بن خالد"، على تسعة أميال من مكة، وبينها وبين الحرم نحو ثلاثة أميال، وحده من هذه الجهة لا يعرف موضعه، قاله ابن حجر: ومن طريق الطائف إلى "عرنة" على سبعة أميال، ومن طريق جده إلى "الحديبية" على عشرة أميال من مكة، قال في الميسر: نصف الحديبية من الحرم ونصفها من الحل،..... وعلى الحرم علامات منصوبة في جميع جوانبه..... (غنية الناسك: (ص: ۵۹) باب المواقيت، تنمة في حدود الحرم زادها الله أمناً و شرفاً، ط: إدارة القرآن)

البحر العميق: (۲/۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲) الباب التاسع: فيما يتعلق بحرم مكة المعظمة، حد الحرم، ط: مؤسسة الريان، المكتبة المكيّة.

الدر مع الرد: (۲/۴۷۹) كتاب الحج، قبيل: فصل في الإحرام، ط: سعيد.

قصر کرنا ضروری ہے اگر حرم کی حدود سے باہر سرمنڈ وایا یا قصر کیا تو احرام سے نکل جائے گا لیکن حرم کی حدود میں ایک دم دینا لازم ہوگا۔ (۱)

حرم سے باہر قصر کیا

”حرم سے باہر حلق کیا“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۲/۲۲۶)

حرم کی حدود

مکہ شہر کے ارد گرد چاروں طرف حد بندی کی گئی ہے، اور حد بندی کی ان جگہوں کو حضرت جبریل علیہ السلام نے حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام کو دکھایا، اور حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ان جگہوں پر نشان لگا دیے تھے، پھر حضرت سرورِ عالم ﷺ نے ان علامات کو از سر نو بنوایا، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے، پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے پھر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان علامات کی تجدید کی، اور یہ حد جدہ کی طرف سے دس میل ہے، اور کسی طرف سے تین میل، اور کسی طرف سے سات اور کسی طرف سے نو میل ہے، ان حدود کے اندر شکار کرنا اور ہری گھاس اور لکڑی توڑنا حرام ہے، اور ان حدود کے اندر کی زمین کو ”حرم“ کہتے ہیں، اور ان حدود سے باہر باہر کو

(۱) ويختص حلق الحاج بالزمان والمكان عند أبي حنيفة رضي الله عنه، وحلق المعتمر بالمكان، فالزمان أيام النحر الثلاثة والمكان الحرم، والتخصيص للتضمنين لا للتحلل، فلو حلق أو اقتصر في غير ما نوقت به لزومه الدم، ولكن يحصل في أي مكان و زمان أتى به بعد دخول وقته. (غنية الناسك: (ص: ۱۷۵) باب مناسك منى يوم النحر، فصل في الحلق، مطلب يختص حلق الحاج، ط: إدارة القرآن)

إرشاد الساري: (ص: ۳۲۵) باب مناسك منى، فصل: في زمان الحلق ومكانه، ط: الإمدادية مكة المكرمة.

بدائع الصنائع: (۲/۱۴۲) كتاب الحج، فصل: وأما حكم تأخيرها عن زمانه ومكانه، ط: سعيد.

”حل“ کہتے ہیں۔ (۱)

حرم کی حدود سے باہر نکل گیا

اگر عمرہ یا حج والا حلق کرنے سے پہلے حرم کی حدود سے باہر نکل گیا پھر حرم کی حدود میں واپس آ کر سر منڈوایا یا قصر کیا تو دم وغیرہ واجب نہیں ہوگا، لیکن اگر حاجی ایام نحر کے بعد حرم کی حدود میں واپس آ کر سر منڈوائے گا تو تاخیر کی وجہ سے ایک دم

(۱) و حد الحرم كما حرره السروجي وغيره من طريق المدينة دون التعميم عند بيوت نفا على ثلاثة أميال من مكة ومن طريق اليمن طرف أضواء لبن على سبعة أميال من مكة ومن طريق الطائف على عرفات من بطن غرة على سبعة أميال ، ومن طريق العراق على ثنية جبل بالمقطع على سبعة أميال ومن طريق الجعرانة على تسعة أميال ، ومن طريق جده على عشرة أميال هذا قول الجمهور في ضبط حدود الحرم ، وهي : توقيف لا يعرف إلا نقلاً وأول من نصب أنصاب الحرم : إبراهيم عليه الصلاة والسلام ، فكان إبراهيم يرضم الحجارة ، وينصب الاعلام ، ويحني عليها التراب ، وكان جبرئيل عليه السلام يوقفه على الحدود .

وروى الزهدي عن عبيد الله بن عبد الله بن عتبة ، قال : نصب إبراهيم أنصاب الحرم يريد جبرئيل عليه السلام ثم لم تحرك حتى كان قصي فجذدها ، ثم لم تحرك حتى كان النبي ﷺ فبعث عام الفتح تميم بن أسد الخزاعي فجذدها ، ثم لم تحرك حتى كان عمر بن الخطاب فبعث أربعة نفر من قريش فجذدوها ، ثم جذدها عثمان بعد عمر بن الخطاب ، ثم جذدها معاوية ، ثم أمر عبد الملك بتجديدها ، ثم جذدها المهدي ، وهي الآن بنية معاوية . (البحر العميق : ۲/۱۰۰۹ ، ۱۰۱۰ ، ۱۰۱۱ ، ۱۰۱۲ ، ۱۰۱۵ ، ۱۰۱۶) الباب التاسع ، فيما يتعلق بحرم مكة المعظمة ، حد الحرم ، مؤسسة الريان ، المكتبة المكية)

✍ اخبار مكة للأزرقی : (۲/۱۲۲) باب حرمة بيت الحرام ، ط : مكتبة الثقافة الدينية .
✍ إرشاد الساری : (ص : ۶۹۳) باب المتفرقات ، فصل : في حدود الحرم ، ط : الإمدادية مكة المكرمة .

✍ أنه لا يحل قتل صيد الحرم للمحرم والحلال جميعاً أن نبات الحرم لا يخلو إما أن يكون مما لا ينبت الناس عادة وإما أن يكون مما ينبت الناس عادة ، فإن كان مما لا ينبت الناس عادة إذا نبت بنفسه وهو رطب فهو محظور القطع والقلع على المحرم والحلال جميعاً (بدائع الصنائع : ۲/۲۰۷ ، ۲۱۰) كتاب الحج ، فصل : ويتصل بهذا بيان ما يعم الحرم والحلال جميعاً ، ط : سعيد

✍ الدر مع الرد : (۲/۴۷۹) كتاب الحج ، قبيل : فصل في الإحرام ، ط : سعيد .

دینا لازم ہوگا۔ (۱)

حرم کی مٹی

حرم کی زیادہ مٹی اور پتھر کو حرم کی حدود سے باہر لے جانا منع ہے اس لئے وہاں سے مٹی وغیرہ نہ لائیں۔ (۲)

حرم کے امام کے پیچھے نماز نہ پڑھنا

”امام حرم کے پیچھے نماز نہ پڑھنا“ عنوان کو دیکھیں۔ (۱۵۲/۱)

حرم کے پتھر

”حرم کی مٹی“ عنوان کو دیکھیں۔ (۱۵۲/۱)

حرم کے جنازے میں عورتوں کی شرکت

”عورتوں کا جنازہ کی نماز میں شریک ہونا“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۲۲۹/۳)

حرم کے حدود کے بورڈ

مکہ مکرمہ کی حدود میں داخل ہوتے وقت جہاں بورڈ میں یہ لکھا ہو ہے کہ غیر

(۱) انظر الى الحاشية رقم: ۱، على الصفحة رقم: ۲۲۷. (ويختص حلق الحاج بالزمان والمكان)
(۲) ولا بأس بإخراج تراب الحرم وأشجاره اليابسة والإذخر مطلقاً إلى الحل (لباب) وكذا قيل في تراب البيت المعظم إذا كان قدراً يسيراً للتبرك به ، بحيث لا تفوت به عمارة المكان ، كذا في الظهيرية ، وصوب ابن الوهبان المنع عن تراب البيت لثلاث تسلط عليه الجهال ، فيفضي إلى خراب البيت والعياذ بالله ؛ لأن القليل من الكثير كثير ومن ذلك أحجار أرض الحرم وحصاها إلا أن يبالغ في ذلك . (غنية الناسك : (ص : ۳۰۶) خاتمة في أحكام الحرم والمسجد الحرام وما فيها ، مطلب : في إخراج تراب الحرم ، ط : إدارة القرآن)

✍ إرشاد الساری : (ص : ۶۹۳ ، ۶۹۵) باب المتفرقات ، فصل : في أحكام تراب وأرض مكة ، ط : الإمدادية ، مكة المكرمة .

✍ شامی : (۲/۲۲۶) كتاب الحج ، قبيل : مطلب في تفضيل مكة على المدينة ، ط : سعيد .

مسلم یہاں سے آگے داخل نہیں ہو سکتے، یا غیر مسلم کے لئے دوسرا راستہ ہے وہاں سے حرم کی حد و شروع ہو جاتی ہیں۔

مکہ مکرمہ کے شمالی جانب مدینہ منورہ کے راستہ میں جاتے ہوئے حرم کی حد تنعیم ہے اور یہ سب سے قریب ترین جگہ ہے، اور مغربی جانب جدہ کی طرف جاتے ہوئے حرم کی حد ”حدیبیہ“ اور جنوب کی جانب یمن کی طرف جاتے ہوئے حرم کی حد ”أضالة لبن“ ہے اور مشرقی جنوبی جانب حرم کی حد ”جعرا نہ“ ہے اور مغربی شمالی جانب وادی عرفہ کے قریب حرم کی حد ہے، اور مشرقی شمالی جانب حرم کی حد ”ثنية جبل المقطع“ ہے۔ (۱)

حرم کے راستہ سے گزرنا

اگر آفاقی تجارت یا اپنے رشتہ دار سے ملنے کے لئے ”حل“ مثلاً جدہ جانا چاہے لیکن جس راستہ سے وہ سفر کرے گا وہ راستہ حرم کے اندر سے ہو کر نکلتا ہے، تو ایسے شخص پر احرام باندھ کر حرم سے گزرنا لازم ہے، حج یا عمرہ کے احرام کے بغیر گزرنے پر دم لازم ہوگا۔ (۲)

حرم کے رہنے والے

جو لوگ ”حرم“ کے علاقے میں رہتے ہیں وہ جب بھی چاہیں مکہ مکرمہ میں

(۱) انظر الى الحاشية رقم: ۱، على الصفحة رقم: ۲۲۶. (عن ابن عباس قال:)

(۲) آفاقی مسلم مکلف أراد دخول مكة أو الحرم ولو لتجارة أو سياحة و جاوز آخر مواقيته غير محرم، ثم أحرم أو لم يحرم أثم ولزمه دم (غنية الناسك: (ص: ۶۰) باب مجاوزة الميقات بغیر إحرام، فصل فی مجاوزة الآفاقی وقته، ط: إدارة القرآن)

إرشاد الساری: (ص: ۱۱۸، ۱۱۹) باب المواقیت، فصل: فی مجاوزة الميقات بغیر إحرام، ط: الإمدادیة مکه المكرمة

الدر مع الرد: (۵۷۹/۲) کتاب الحج، باب الجنایات، ط: سعید.

احرام کے بغیر جاسکتے ہیں، ان پر احرام باندھنا لازم نہیں۔ (۱)

حرم میں داخلہ

☆ حرم شریف میں داخلہ کے وقت بِسْمِ اللّٰهِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ کہہ کر دانا پناؤں اندر رکھے اور یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ

اے اللہ! اپنی رحمت کے دروازے میرے لئے کھول دے۔ (۲)

(۱) وحل لهم دخول مكة بلا إحرام ما لم يردوا نسكا. (غنية الناسك: (ص: ۵۵) باب المواقیت، فصل: وأما ميقات أهل الحل، ط: إدارة القرآن)

إرشاد الساری: (ص: ۱۱۶) باب المواقیت، فصل: فی الصنف الثانی: وهم الذين منازلهم فی نفس الميقات أو داخل الميقات، ط: الإمدادیة مکه المكرمة.

الدر مع الرد: (۴۷۸/۲) کتاب الحج، مطلب فی المواقیت، ط: سعید.

(۲) عن فاطمة بنت حسين عن جدتها فاطمة الكبرى رضى الله عنها قالت: كان النبي ﷺ إذا دخل المسجد صلى على محمد وسلم وقال: رب اغفر لي ذنوبي، وافتح لي أبواب رحمتك، وإذا خرج صلى على محمد، وقال: رب اغفر لي ذنوبي وافتح لي أبواب فضلك، رواه الترمذی وأحمد وابن ماجه، وفي روايتهما: قالت: إذا دخل المسجد وكذا إذا خرج، قال: بسم الله والسلام على رسول الله بدل صلى على محمد وسلم. وقال الترمذی ليس إسناده بمتصل و فاطمة بنت الحسين لم تدرك فاطمة الكبرى.

(مشکوٰۃ المصابیح: (ص: ۷۰) باب المساجد و مواضع الصلاة، الفصل الثانی، ط: قدیمی)

جامع الترمذی: (۱۸۰/۱، ۱۸۱) أبواب الصلاة، باب ما يقول عند دخول المسجد، ط: رحمانیہ.

ويستحب عند الأربعة أن يدخل المسجد من باب بني شيبه ولو دخل من أسفل مكة، فهو مستحب لكل قادم من أي جهة قدم ليكون مستقبلا في دخوله باب البيت تعظيما مقدما رجله اليمنى حافيا، إلا أن يستضر، ملبيا مكبرا مهللا متواضعا ملاحظا لجلالة البقعة داعيا بقوله: بسم الله والصلاة والسلام على رسول الله، رب اغفر لي ذنوبي وافتح لي أبواب رحمتك، وهو سنة عند دخول كل مسجد..... فإذا عاين البيت كبر ثلاثا، وهلل ثلاثا تلقاء البيت لتلايق نوع شرك بتوهم الجاهل أن العبادة للبيت، ثم يرفع يديه كما قيل: ويقول: اللهم زد هذا البيت تشريفا وتعظيما وتكريما ومهابة، وزد من شرفه وكرمه ممن حجه أو اعتمره تشريفا وتكريما وتعظيما وبراً ويضيف إليه. الله أنت السلام ومنك السلام فحينا ربنا بالسلام، ثم صلى على النبي ﷺ، وهي من أهم الأذكار هنا، ودعا بما أحب، فقد جاء أنه تستجاب دعوة المسلم =

☆ مسجد حرم میں داخلہ کے وقت اعتکاف کی نیت کرنا مستحب ہے، جیسا کہ عام حالات میں دوسری مساجد میں داخل ہونے کے وقت اعتکاف کی نیت کرنا مستحب ہے، لہذا یہ کہے کہ یا اللہ! میں اعتکاف کی نیت کرتا ہوں جب تک حرم شریف میں ہوں میرا اعتکاف رہے۔

پھر جب بیت اللہ شریف پر نظر پڑے تو تین مرتبہ ”اللہ اکبر“ اور تین مرتبہ ”لا الہ الا اللہ“ کہے، یا تین مرتبہ یہ تکبیر کہے: ”اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَلِلَّهِ الْحَمْدُ“۔

پھر یہ دعائیں مانگے:

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَ مِنْكَ السَّلَامُ فَحَيِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ (۱)

اے اللہ! تو ہی سلامتی دینے والا ہے، اور تیری ہی طرف سے سلامتی نصیب ہوتی ہے اے ہمارے رب ہمیں سلامتی کے ساتھ زندہ رکھ، اور یہ کہے:

اَللّٰهُمَّ زِدْ هَذَا الْبَيْتَ تَشْرِيفًا وَ تَعْظِيمًا وَ تَكْرِيْمًا وَ مَهَابَةً وَ زِدْ مَنْ شَرَفَهُ وَ كَرَّمَهُ مِمَّنْ حَجَّهٗ اَوْ اَعْتَمَرَهُ تَشْرِيفًا وَ تَعْظِيْمًا وَ تَكْرِيْمًا وَ بَرًّا۔

اے اللہ! اس گھر کی شرافت اور عظمت اور بزرگی اور ہیبت کو بڑھا، اور جو شخص اس گھر کی عزت اور احترام کرنے والا ہو، ان لوگوں میں سے جو اس کا حج یا عمرہ کرنے والے ہیں ان کی بھی شرافت اور عظمت اور بزرگی اور بھلائی کو بڑھا۔

= عند رؤية الكعبة، ومن أهم الأدعية طلب الجنة بلا حساب، ومن المأثور هنا: ”أعوذ برب البيت من الدين والفقر ومن ضيق الصدر وعذاب القبر.....“ (غنية الناسك: (ص: ۹۷) باب دخول مكة وحرمتها، فصل: يستحب عند الأربعة أن يدخل المسجد من باب بني شيبه، ط: إدارة القرآن إرشاد الساري: (ص: ۱۸۰، ۱۸۱) باب دخول مكة، فصل: في آداب دخول المسجد الحرام، ط: الإمدادية مكة المكرمة.

☆ شامی: (۲/۹۲) کتاب الحج، فصل فی الإحرام، مطلب: فی دخول مكة، ط: سعید۔
☆ الہندیہ: (۱/۲۲۵) کتاب المناسک، الباب الخامس فی كيفية أداء الحج، ط: رشیدیہ۔

(۱) انظر الى الحاشية السابقة رقم: ۱، على الصفحة رقم: ۲۳۱. (عن فاطمة بنت حسين)

اس کے بعد درود شریف پڑھے، یہ مقام اور وقت دعا کی مقبولیت کا ہے، حدیث میں ہے کہ بیت اللہ شریف کو دیکھتے وقت مسلمان کی دعا قبول ہوتی ہے، ایمان پر خاتمہ کی دعا مانگے، بلا حساب جنت الفردوس مانگے، شریعت پر مکمل طور پر چلنے کی دعا مانگے اور اس کے علاوہ جو دعائیں چاہے مانگے۔

ایک دعا یہ ہے:

أَعُوذُ بِرَبِّ الْبَيْتِ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ وَمِنْ ضَيْقِ الصَّدْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ
میں کفر و فقر اور سینہ کی تنگی اور قبر کے عذاب سے اس گھر کے رب کی پناہ چاہتا ہوں۔ (۱)

☆ بیت اللہ شریف کو دیکھتے وقت دونوں ہاتھ اٹھا کر دعا مانگے، کھڑے ہو کر دعا مانگنا مستحب ہے، پھر اس کے بعد ہر دفعہ کی زیارت کے وقت ہاتھ نہ اٹھائے۔ (۲)

حرم میں دو کام کرنا منع ہیں

حرم میں دو کام کرنا منع ہیں، خواہ احرام کی حالت میں ہو یا نہ ہو:

① حرم کے جانور کو چھیڑنا یعنی شکار کرنا اور تکلیف پہنچانا۔

(۱) انظر الى الحاشية السابقة رقم: ۱، على الصفحة رقم: ۲۳۱. (عن فاطمة بنت حسين)
(۲) ويستحب أن يكون في دعائه واقفاً..... وإنما يرفع القدام يديه عند رؤية البيت؛ لأنه ثبت عنه ﷺ: أنه كان إذا رأى البيت رفع يديه، وقال: اللهم زد هذا البيت إلى قوله: وبراً واستحبه المحققون من أهل المذهب منهم الكرمانى والبصروى، وابن الهمام وعلى القارى، وهو مذهب الشافعى وأحمد رضى الله عنهم. (غنية الناسك: (ص: ۹۸) باب دخول مكة وحرمتها، فصل: يستحب عند الأربعة أن يدخل المسجد من باب بني شيبه، ط: إدارة القرآن إرشاد الساري: (ص: ۱۸۱) باب دخول مكة، فصل: في آداب دخول المسجد الحرام، ط: الإمدادية مكة المكرمة.

☆ الہندیہ: (۱/۲۲۵) کتاب المناسک، الباب الخامس فی كيفية أداء الحج، ط: رشیدیہ۔

(۲) - حرم کا درخت اور گھاس کا ٹٹا۔ (۱)

حرمین میں عورتوں کا نماز پڑھنا

”عورتوں کیلئے مسجد حرام کی جماعت میں شامل ہونا“ عنوان کو دیکھیں۔ (۳/ ۲۳۰)

حرم والے

حرم کی حدود کے اندر رہنے والوں کو ”حرم والے“ یا ”مکی“ کہتے ہیں، ان پر بیت اللہ میں جانے آنے کیلئے احرام کی پابندی نہیں ہے، جب بھی چاہیں بیت اللہ میں آسکتے ہیں جب یہ لوگ عمرہ کرنا چاہیں تو حرم کی حدود سے باہر جا کر احرام باندھ

(۱) عن أبي هريرة رضي الله عنه قال : لما فتح الله على رسول الله مكة قام النبي ﷺ فيهم ، فحمد الله وأثنى عليه ثم قال : إن الله حبس عن مكة الفيل ، وسلط عليها رسوله والمؤمنون ، وأنها أحلت لي ساعة من النهار ، ثم بقي حراماً إلى يوم القيامة ، لا يعصده شجرها ، ولا ينفر صيدها ، ولا يخلى خلاها ولا تحل ساقطها إلا لمنشد ، فقال العباس : إلا الإذخر ، فإنه لقبورنا وبيوتنا ، فقال عليه الصلاة والسلام : إلا الإذخر ، أخرجه الستة . (إعلاء السنن : ۱۰ / ۴۰۳) كتاب الحج ، أبواب جزاء الصيد ، باب حرمة صيد الحرم ، ونباته وشجره ، وحشيشه إلا الإذخر قبيل : مسائل شتى تتعلق بالحج ، ط : إدارة القرآن

﴿أما حكم الصيد فنقول : قتل صيد الحرم حرام إلا ما استثناه رسول الله ﷺ في قوله : ”خمس من الفواسق“ هذا لأن الصيد يستفيد الأمن بسبب الحرم وأما حكم الشجر ، فنقول : قطع شجر الحرم حرام ، قال عليه الصلاة والسلام في الحديث المعروف ، ”ولا يقطع شجرها“ وأما حكم الحشيش ، قال محمد رحمه الله في الأصل : لا يختلى حشيش الحرم ولا يقطع إلا الإذخر ، بلا خلاف ، فإنه بلغنا أن رسول الله ﷺ رخص في الإذخر ، فكان يحرم قطع الحشيش ، وهو القطع بالمنجل ، يحرم إرسال البهيمة على الحشيش في الرعى ، ولهذا قول أبي حنيفة ومحمد رحمهما الله (المحيط البرهاني : ۵۳/ ۵۶ ، ۵۷) كتاب المناسك ، الفصل السادس : في صيد الحرم ، وشجره وحشيشه وحكم أهل مكة ، ط : مكتبة رشيدية كوئٹہ

﴿الفتاوى التاتارخانية : ۵۰۸/ ۵۱۲ ، ۵۱۳) كتاب المناسك ، الفصل السادس ، في صيد الحرم وشجره وحشيشه ، وحكم أهل مكة ، ط : إدارة القرآن.

لیں ، اور جب حج کرنا چاہیں تو حرم شریف ہی سے احرام باندھ لیں۔ (۱)

حرم والے احرام کہاں سے باندھیں

☆ حرم والے عمرہ کا احرام حدود حرم سے باہر جا کر باندھیں پھر بیت اللہ میں آکر طواف اور صفا، مروہ کی سعی کرنے کے بعد حلق یا قصر کر کے عمرہ سے فارغ ہو جائیں۔

☆ حرم والے حج کا احرام حرم شریف ہی سے باندھیں پھر اس کے بعد حج مکمل کریں۔ (۲)

مزید ”مکہ والے احرام کہاں سے باندھیں“ عنوان کے تحت بھی دیکھیں۔

حطیم

بیت اللہ شریف کی شمالی جانب بیت اللہ سے متصل قد آدم دیوار سے کچھ حصہ زمین کا ہلالی شکل میں گھرا ہوا ہے، اس کو ”حطیم“ اور ”خزیرۃ اسماعیل“ کہتے ہیں، جناب رسول اللہ ﷺ کو نبوت ملنے سے ذرا پہلے جب خانہ کعبہ کو قریش نے تعمیر کرنا چاہا سب نے یہ اتفاق کیا کہ حلال کمائی کا مال اس میں صرف کیا جائے لیکن سرمایہ کم تھا اس وجہ سے شمال کی جانب اصل قدیم بیت اللہ میں سے تقریباً چھ گز شرعی جگہ چھوڑ دی، اس چھٹی ہوئی جگہ کو حطیم کہتے ہیں۔

(۲، ۱) من كان منزله في الحرم ، كسكان مكة ومنى فوقته الحرم للحج ، والحل للعمرة ، ليحصل لهم نوع من السفر وكذلك كل من دخل الحرم من غير أهله وإن لم ينو الإقامة به كالمفرد بالعمرة والمتمتع (إرشاد الساري : (ص : ۱۱۷) باب المواقيت ، فصل : في الصنف الثالث ، ط : الإمدادية ، مكة المكرمة)

﴿غنية الناسك : (۵۷ ، ۵۸) باب المواقيت ، فصل : وأما ميقات أهل الحرم ، ط : إدارة القرآن .
﴿الدر مع الرد : (۴۷۸/ ۲) كتاب الحج ، مطلب : في المواقيت ، ط : سيعد .

﴿ولهم دخول مكة بغير إحرام إذا لم يريدوا نسكا . (إرشاد الساري : (ص : ۱۱۶) باب المواقيت ، فصل : في الصنف الثاني : وهم الذين منازلهم في نفس الميقات أو داخل الميقات إلى الحرم ، ط : الإمدادية ، مكة المكرمة)

اصل حطیم چھ گز شرعی کے قریب ہے، اب کچھ احاطہ زائد بنا ہوا ہے۔ (۱)

حطیم کے اندر سے گزر کر طواف کیا

”طواف میں حطیم کے اندر سے گزر گیا“ عنوان کو دیکھیں۔ (۳/۱۳۰)

حفاظت کی دعا

حج کے سفر کے دوران جب بھی کسی منزل پر ٹھہرے تو یہ دعا پڑھے تاکہ وہاں سے نکلنے تک کوئی چیز نقصان نہ پہنچائے، مثلاً انیر پورٹ، جدہ، اور ہوٹلوں میں ٹھہرے تو یہ دعا پڑھے:

أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ. (۲)

(۱) قوله: الركن اليماني الخ، ياء اليماني ليست بمشدة بل عوض عن التنوين وكان في الأصل يمان وأما وجه تخصيص الإسلام بالحجر الأسود والركن اليماني دون الركن العراقي والشامي، فهو أن الأولين باقين على البناء الإبراهيمي، بخلاف الآخرين، وكان بيت الله احترقت في زمان فجمع القریش الأموال الطيبة لبناء بيت الله الكعبة فبنوها وأخرجوا الحطيم؛ لأن الأموال الطيبة كانت قليلة، والحطيم على شكل نصف الدائرة، ودوران الحطيم ستة وثلاثون ذراعاً وأبعد الحطيم عن بيت الله ستة أذرع..... (العرف الشاذي للكشميري: (۱/۷۸، ۷۹) أبواب الحج، باب ماجاء في استلام الحجر الأسود والركن اليماني دون ماسواهما، ط: قديمي)

البحر العميق: (۵/۲۹۹) الباب التاسع عشر: تاريخ مكة وما يتعلق بالكعبة والمسجد الحرام، ذكر بناء قریش الكعبة في الجاهلية، ط: مؤسسة الريان، المكتبة المكية.

أخبار مكة للأزرقي: (۱/۲۴) ماجاء في ذكر بناء قریش الكعبة في الجاهلية، ط: مكتبة الثقافة الدينية.

والمشهور عند الأصحاب: أن الحطيم إسم للموضع الذي فيه الميزاب، وبينه وبين البيت فرجة، فسمى هذا الموضع حطيمًا؛ لأنه محطوم من البيت، أي مكسور منه،..... ويسمى أيضًا حجرًا بكسر الحاء المهملة؛ لأنه حجر من البيت، أي منع منه، ويسمى: حظيرة إسماعيل؛ لأن الحجر - قبل بناء الكعبة - كان زربًا لغنم إسماعيل. (البحر العميق: (۱/۱۸۴) الباب الأول في الفضائل، فصل: الملتزم والدعاء وما جاء في الحطيم، ط: مؤسسة الريان، المكتبة المكية)

(۲) عن خولة بنت حكيم قالت: سمعت رسول الله ﷺ يقول: من نزل منزلاً فقال "أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ" لم يضره شيء حتى يرتحل من منزله ذلك. =

حکومت حج کرنے نہ دے

اگر خدا نخواستہ کسی حکومت کی جانب سے حج کرنے کی اجازت نہ ہو مثلاً ایک عرصہ تک ”برما“ اور ”روس“ کا کوئی آدمی حج کے لئے نہیں جاسکتا تھا تو ایسی حالت میں جس پر حج فرض ہوا اور وہ حج نہ کر سکا تو گنہگار ہوگا یا نہیں؟ اس بارے میں امام اعظم ابو حنیفہؒ اور امام ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ کے درمیان اختلاف ہے امام اعظم ابو حنیفہؒ کے نزدیک ایسی صورت میں حج فرض نہیں ہوگا اور امام ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ کے نزدیک حج فرض ہوگا اور ایسے آدمی کے لئے اپنی طرف سے حج بدل کرانا فرض ہوگا، اگر بعد میں یہ عذر زائل ہو گیا اور حکومت کی طرف سے حج کرنے کی اجازت مل گئی تو دوبارہ خود حج کرے۔ اور فتویٰ امام ابو یوسف رحمہ اللہ اور امام محمد رحمہ اللہ کے قول پر ہے۔

اور یہ اختلاف اس صورت میں ہے کہ حکومت کے منع کرنے سے پہلے حج فرض نہ ہوا ہو، اور اگر حج پہلے سے فرض تھا اس کے بعد حکومت کی پابندی کی وجہ سے عاجز ہو گیا تو بلا اختلاف دوسرے سے حج کرانا فرض ہے۔ (۱)

= (مشکوٰۃ المصابیح: (ص: ۲۱۳) باب الدعوات فی الاوقات، الفصل الأول، ط: قديمي)

سنن أبي داود: (۲/۸۸) كتاب الطب، باب كيف الرقي، ط: رحمانيه.

سنن ابن ماجه: (ص: ۲۵۱) أبواب الطب، باب رقية الحية والعقرب، ط: قديمي.

(۱) الأول: الصحة، وهي سلامة البدن عن الآفات المانعة عن القيام بمالا بد منه في سفر الحج، هذا عندهما، أما ظاهر المذهب عند أبي حنيفة رضي الله عنه فهي شرط الوجوب فلا يجب الحج على المقعد والزم والمفلوج..... وإن ملكوا ما به الاستطاعة فليس عليهم الإحجاج أو الإيصاء وعندهما يجب الحج عليهم إذا ملكوا الزاد والراحلة ومؤنة من يرفعهم ويضعهم ويقودهم إلى المناسك، لكن ليس عليهم الأداء بأنفسهم فعلهم الإحجاج أو الإيصاء به عند الموت، وصححه قاضي خان، واختاره كثير من المشائخ..... والخلاف فيمن ملك ما به الاستطاعة وهو معذور حتى مات، فإن ملكه وهو صحيح، فلم يحج من عامه حتى زالت الصحة فإنه يتقرر ديناً في ذمته بالاتفاق، فيجب عليه الإحجاج أو الإيصاء به عند الموت..... الثاني: عدم الحبس والمنع والخوف من السلطان الذي يمنع الناس من الخروج إلى الحج، والخلاف =

حکومت کی اجازت کے بغیر حج کرنا

حکومت کی اجازت کے بغیر حج کرنے میں قانون کی خلاف ورزی ہونے کی وجہ سے عزت کو خطرہ لاحق ہونے کا امکان ہے، لیکن حج کرنے سے حج ہو جائے گا، اور ثواب بھی ملے گا، اور فرض بھی ادا ہو جائے گا۔ (۱)

حکومت کی طرف سے حج پر پابندی ہو

”حج پر پابندی لگا دی“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱۱۹/۲)

حل

حرم کی حدود کے بعد چاروں طرف میقات تک جو زمین ہے اس کو ”حل“ کہتے ہیں، کیونکہ اس میں وہ چیزیں حلال ہیں جو حرم کے اندر حرام تھیں۔ (۲)

= فیہ الخلاف فی صحة البدن ، فالمحبوس والخائف من السلطان كالمریض لایجب علیہما أداء الحج بأنفسہما ، ولكن یجب علیہما الإحجاج أو الإیضاء به عند الموت عندہما . (غنیۃ الناسک: (ص: ۲۴) باب شرائط الحج، فصل: وأما شرائط وجوب الأداء ، ط: إدارة القرآن) إرشاد الساری: (ص: ۷۵، ۷۶) باب شرائط الحج ، النوع الثانی ، شرائط الأداء ، الشرط الثالث ، عدم الحبس والمنع والخوف ، ط: الإمدادیۃ مکة المکرمۃ .

الدر مع الرد: (۲/۴۵۹) کتاب الحج ، مطلب: فیمن حج بمال حرام ، ط: سعید . (۱) ولو تکلف هؤلاء الحج بأنفسہم سقط عنهم بالاتفاق حتی لو صحوا بعد ذلك لایجب علیہم الأداء . (غنیۃ الناسک: (ص: ۲۴) باب شرائط الحج، فصل: وأما شرائط وجوب الأداء ، ط: إدارة القرآن) إرشاد الساری: (ص: ۸۸) باب شرائط الحج ، النوع الرابع: شرائط وقوع الحج عن الفرض ، ط: الإمدادیۃ مکة المکرمۃ .

التاتارخانیۃ: (۲/۴۳۱) کتاب الحج ، الفصل الأول فی بیان شرائط الوجوب ، ط: إدارة القرآن . (۲) وأما میقات أهل الحل ، وهم أهل داخل المواقیب إلى الحرم ، والمراد بالداخل غیر الخارج ، فشمّل من فیہا نفسہا کالذین بعدہا ، وبأهلہ کل من وجد فی داخلہا سواء کان من أهلہ أو قصده لحاجة..... (غنیۃ الناسک: (ص: ۵۵) باب المواقیب ، فصل: وأما میقات أهل الحل ، ط: إدارة القرآن)

إرشاد الساری: (ص: ۱۱۶) باب المواقیب ، فصل: فی الصنف الثانی ، ط: الإمدادیۃ مکة المکرمۃ . التاتارخانیۃ: (۲/۴۷۴) کتاب المناسک ، الفصل الرابع: فی بیان مواقیب الإحرام ، ط: إدارة القرآن .

حلق

سر کے بال منڈانا۔ (۱)

حلق ایام نحر کے بعد کیا

☆ حج کے احرام سے حلال ہونے کے لئے حرم کی حدود میں ایام نحر یعنی بارہ ذی الحجہ کا سورج غروب ہونے سے پہلے پہلے حلق یا قصر کرنا ضروری ہے، ورنہ ایام نحر کے بعد حلق یا قصر کر کے احرام سے نکلنے کی صورت میں احرام سے تو نکل جائے گا لیکن حرم کی حدود میں ایک دم دینا لازم ہوگا۔ (۲)

حلق حرم سے باہر کیا

”حرم سے باہر حلق کیا“ عنوان کو دیکھیں۔ (۲۲۶/۲)

حلق سعی سے پہلے کر لیا

”عمرہ کرنے والے نے سعی سے پہلے حلق کر لیا“ عنوان کو دیکھیں۔ (۲۰۹/۲)

حلق سے پہلے کپڑا پہن لیا

اگر کسی شخص نے عمرہ کے طواف اور سعی سے فارغ ہونے کے بعد حلق یا قصر

(۱) حلق..... رأسہ: أزال الشعر عنه ، فهو مخلوق و حلیق (المعجم الوسیط: (۱/۱۹۲) باب الحاء ، ط: دار الدعوة)

(۲) ثم الحلق فی حق الحاج موقت بالمکان وهو الحرم ، وبالزمان وهو يوم النحر عند أبی حنیفۃ ، حتی لو أخره عن يوم النحر أو عن الحرم یلزمه الدم . (الفتاوی التاتارخانیۃ: (۲/۵۴۳) کتاب المناسک ، الفصل الرابع عشر: فی الحلق والقصر ، ط: إدارة القرآن)

بدائع الصنائع: (۲/۱۴۲) کتاب الحج ، فصل: وأما حکم تأخره (الحلق) عن زمانه ومکانه ، ط: سعید . غنیۃ الناسک: (ص: ۱۷۵) باب مناسک منی يوم النحر ، فصل فی الحلق ، مطلب: ویختص حلق الحاج بالزمان والمکان ، ط: إدارة القرآن .

سے پہلے احرام کا کپڑا بدل کر عام کپڑا پہن لیا پھر اس کے بعد حلق یا قصر کیا تو اس صورت میں اگر درمیان میں آدھے دن سے کم وقفہ تھا تو دم لازم نہیں ہوگا البتہ صدقہ فطر کی مقدار گندم یا اس کی قیمت صدقہ کرنا لازم ہوگا اور یہ صدقہ دنیا کی کسی بھی جگہ کے غریبوں کو دینا جائز ہے، اور اگر کپڑے پہننے کے بعد حلق یا قصر کے درمیان آدھے دن سے زیادہ وقفہ ہوا ہے تو اس صورت میں دم دینا لازم ہوگا۔ (۱)

حلق کیا احرام کی حالت میں

”احرام کی حالت میں کسی کا حلق کیا“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱۱۹/۱)

حلق کی مختلف صورتیں

”احرام کی حالت میں کسی کا حلق کیا“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱۱۹/۱)

حلق یا قصر سے پہلے ڈارھی کا ٹی

”ڈارھی حلق یا قصر سے پہلے کا ٹی“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۳۰۴/۲)

حل کے رہنے والے

”میقات کے رہنے والے“ عنوان کو دیکھیں۔ (۲۳۸/۴)

حل والوں کی میقات

حل والوں کے لئے حج اور عمرہ دونوں کا احرام حرم کی حدود میں داخل ہونے

(۱) فیذا لبس مخیطاً یوماً کاملاً أو لیلةً كاملةً فعليه دم، وفي أقل من يوم (أى مقدار نهار ولو ينقص ساعة) أو ليلة، صدقة، (وهی نصف صاع من بر) وكذا لو لبس ساعة، (أى نجومية وهی جزء من أجزاء اثني عشر حالة اعتدال الليل والنهار) فصدقة..... (إرشاد الساری: ص: ۴۲۴، ۴۲۵) باب الجنایات، النوع الأول، فی حکم اللبس، ط: الإمدادیه، مگة المکرمة
غنية الناسک: (ص: ۲۵۰، ۲۵۱) باب الجنایات، الفصل الثانی: فی لبس المخیط، ط: إدارة القرآن.
الدر مع الرد: (۵۴۷/۲) باب الجنایات، ط: سعید.

سے پہلے باندھ لینا ضروری ہے۔ (۱)

حل والے

☆ اگر ”حل والے“ کسی تجارتی مقصد یا کسی اور ضرورت سے مکہ مکرمہ جانا چاہیں، تو ان پر حج یا عمرہ کے احرام کی کوئی پابندی نہیں، جب بھی چاہیں احرام کے بغیر مکہ مکرمہ جاسکتے ہیں۔ (۲)

☆ اگر حل والے حج یا عمرہ کے مقصد سے مکہ مکرمہ جانا چاہیں تو اپنے گھر سے یا حرم کی حدود سے یا حرم سے پہلے پہلے احرام باندھ لیں۔ (۳)

حل والے احرام کہاں سے باندھیں

حل والے اگر عمرہ یا حج کرنا چاہیں تو اپنے گھر سے یا حدود حرم سے یا حدود حرم سے پہلے پہلے احرام باندھ لیں، اور اگر عمرہ یا حج کرنے کا ارادہ نہیں تو حل والوں پر احرام باندھنا ضروری نہیں۔ (۴)

(۴، ۳، ۱) وأما من كان أهله في الميقات أو داخل الميقات إلى الحرم، فميقاتهم إلى الحرم والعمره الحل الذي بين المواقيت، حتى لو آخر الإحرام إلى الحرم جاز؛ لأنه جاز لهم الإحرام من دويرة أهلهم، وما وراء الميقات إلى الحرم كشيء واحد، وكان لهم التأخير إلى الحرم. (الساتارخانية: ۴۷۴/۲) كتاب المناسك، الفصل الرابع: في بيان مواقيت الإحرام، ط: إدارة القرآن

الدر مع الرد: (۴۷۸/۲) كتاب الحج، مطلب: في المواقيت، ط: سعید.
الهندية: (۲۲۱/۱) كتاب المناسك، الباب الثاني: في المواقيت، ط: رشيدیه.
(۴، ۲) ومن كان داخل الميقات كالبستاني له أن يدخل مكة لحاجة بلا إحرام، إلا إذا أراد النسك، فالنسك لا يتأذى إلا بالإحرام، ولا حرج فيه، كذا في الكافي. (الهندية: ۲۲۱/۱) كتاب المناسك، الباب الثاني: في المواقيت، ط: رشيدیه.
الساتارخانية: (۴۷۵/۲) كتاب المناسك، الفصل الرابع: في بيان مواقيت الإحرام، ط: إدارة القرآن.
غنية الناسک: (ص: ۵۵) باب المواقيت، فصل: وأما ميقات أهل الحل، ط: إدارة القرآن.

حیض

☆ عورت حیض میں بھی احرام باندھ سکتی ہے۔

☆ عورت کو حیض کی حالت میں احرام باندھنے کے بعد تمام افعال کرنے جائز ہیں، صرف طواف کرنا اور نماز پڑھنا منع ہے، اس لئے احرام کی نیت کرتے وقت جو دو رکعت نماز پڑھی جاتی ہے وہ نہ پڑھے۔ (۱)

☆ چونکہ حیض کی حالت میں نماز پڑھنا جائز نہیں ہے اس لئے غسل یا وضو کر کے قبلہ رو بیٹھ کر احرام کی نیت کر کے تلبیہ پڑھ لے، نماز نہ پڑھے۔

☆ اگر عورت کو احرام باندھنے سے پہلے حیض آجائے تو غسل یا وضو کر کے احرام کی نیت کر کے تلبیہ پڑھ لے، اور سب افعال کرے مگر سعی، طواف اور نماز نہ پڑھے۔ (۲)

حیض اور طواف

حیض اور نفاس کے دوران بیت اللہ کا طواف کرنا جائز نہیں ہے اگر عورت

(۱) عن عائشة عن النبي ﷺ قال: الحائض تقضي المناسك كلها إلا الطواف بالبيت، رواه أحمد وابن أبي شيبة. (إعلاء السنن: (۳۱۷/۱۰) كتاب الحج، أبواب وجوه الإحرام، باب: إذا حاضت المرأة عند الإحرام اغتسلت وأحرمت وصنعت كما يصنعها الحاج غير أن لا تطوف بالبيت حتى تطهر، ط: إدارة القرآن)

فتح القدير مع الكفاية: (۳۳۷/۲) كتاب الحج، باب الإحرام، ط: رشيدية.

الهندية: (۲۲۲/۱) كتاب المناسك، الباب الثالث في الإحرام، ط: رشيدية.

(۲) ثم ذكر أحكامه بقوله: يمنع صلاة مطلقاً ولو سجدة شكر و صوماً و جماعاً ويمنع حل دخول مسجد وحل الطواف ولو بعد دخولها المسجد وشرعها فيه. (الدر المختار: (۲/۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲) كتاب الطهارة، باب الحيض، ط: سعيد)

الهندية: (۳۸/۱) كتاب الطهارة، الباب السادس: في الدماء المختصة بالنساء، ط: الفصل الرابع: في أحكام الحيض والنفس والاستحاضة، ط: رشيدية.

بدائع الصنائع: (۴۴/۱) كتاب الطهارة، فصل: في تفسير الحيض والنفس والاستحاضة، ط: سعيد.

نے صرف حج کا احرام باندھا ہے تو مکہ مکرمہ پہنچ کر طواف قدم نہ کرے اگر منی جانے سے پہلے پاک ہو جائے تو غسل کر کے طواف قدم کر لے اور اگر منی جانے سے پہلے پاک نہیں ہوئی تو طواف قدم چھوڑ دے اور منی چلی جائے، طواف قدم چھوڑنے کی وجہ سے کوئی کفارہ یا دم لازم نہیں ہوگا۔ (۱)

اور ذی الحجہ سے بارہ ذی الحجہ کا سورج غروب ہونے سے پہلے پہلے جو طواف کیا جاتا ہے اس کو ”طواف زیارت“ کہتے ہیں، یہ طواف فرض ہے اگر عورت اس دوران خاص ایام میں ہو تو پاک ہونے تک طواف میں تاخیر کرے، پاک ہونے کے بعد غسل کر کے طواف کرے، اور اس تاخیر کی وجہ سے کوئی کفارہ یا دم واجب نہیں ہوگا۔ (۲)

(۱) سنن الحج طواف القدوم على الصحيح خلافاً لمن قال بوجوبه للآفاقي وحكم السنن المؤكدة الإساءة بتركها أي لو تركها عمداً وعدم لزوم شيء أي دم أو صدقة على فاعلها (على تاركها). (إرشاد الساري: (ص: ۱۰۳، ۱۰۵) باب فرائض الحج، و واجباتها، وسننه فصل: في سنن الحج حكم السنن، ط: الإمدادية مكية المكرمة)

غنية الناسك: (ص: ۴۷) باب فرائض الحج و واجباته وسننه فصل: وأما سننه ط: إدارة القرآن.

الدر مع الرد: (۴۹۶/۲) كتاب الحج، مطلب في طواف القدوم، ط: سعيد.

وانظر الحاشية السابقة، رقم: ۲، أيضاً.

(۲) لو ترك شيئاً من الواجبات بعد لا شيء عليه على ما في البدائع، وأطلق بعضهم وجوبه فيها إلا فيما ورد النص، وهي: ترك الوقوف بالمزدلفة وتأخير طواف الزيارة عن وقته وترك الصدر للحائض والنفساء (مناسك الملا على القاري مع إرشاد الساري: (ص: ۵۰۸) باب الجنائيات وأنواعها، النوع الخامس: الجنائيات في أفعال الحج، فصل: في ترك الواجبات بعد، ط: الإمدادية، مكية المكرمة)

غنية الناسك: (ص: ۱۷۸) باب طواف الزيارة، و (ص: ۲۷۴) باب الجنائيات، الفصل السابع: في ترك الواجب في أفعال الحج، المطلب الأول: في ترك الواجب في طواف الزيارة، ط: إدارة القرآن.

المرأة إذا حاضت في الحج إن حاضت قبل أن تحرم وانتهت إلى الميقات فإنها تغتسل فتحرم، فإذا قدمت مكة وهي حائض تصنع ما يصنع الحاج غير أنها لا يطوف بالبيت ولا تسعى بين الصفا والمروة، وتشهد جميع المناسك، وإن حاضت يوم النحر قبل أن يطوف بالبيت ليس لها أن ينفر حتى تطهر وتطوف بالبيت، وإن حاضت بعدما رأت البيت وطافت جاز لها أن تنفر، وفي الهداية: وإن حاضت بعد الوقوف وطواف الزيارة انصرفت من مكة ولا شيء عليها =

اور اگر پاک ہونے تک وہاں رہنے کی اجازت نہیں ملتی ہے یا محرم واپس آ رہا ہے تو اسی حالت میں طواف زیارت کر لے اور حدود حرم میں ایک بدنہ ذبح کرے، (بدنہ اونٹ، گائے اور بھینس کو کہتے ہیں) (۱)

مکہ مکرمہ سے رخصت ہونے کی وقت جو طواف کیا جاتا ہے یہ طواف وداع ہے اور یہ واجب ہے لیکن اگر عورت رخصت کے وقت حیض میں ہے تو اس طواف کو چھوڑ دے، حیض کی وجہ سے طواف وداع چھوڑنے سے کوئی کفارہ، دم یا قضا لازم نہیں ہوگی۔ (۲)

= لٹر کھا طواف الصدر. (الفتاویٰ التاتاریخانیہ: ۴۷۱/۲) کتاب المناسک، الفصل الثالث: فی تعلیم أعمال الحج، أحكام المرأة، ط: إدارة القرآن
 الدر مع الرد: (۵۵۳/۲) کتاب الحج، باب الجنایات، ط: سعید.
 (۱) ولو هم الركاب على القفول، ولم تطهر، فاستفت هل تطوف أم لا؟ قالوا: يقال لها: لاتحل لك دخول المسجد، وإن دخلت وطفث أثمت، وصح طوافك، وعليك ذبح بدنة. (غنية الناسك: (ص: ۲۷۴) باب الجنایات، الفصل السابع، فی ترك الواجب فی أفعال الحج،..... المطلب الأول: فی ترك الواجب فی طواف زیارة، ط: إدارة القرآن
 شامی: (۵۱۹/۲) کتاب الحج، مطلب فی طواف زیارة، ط: سعید.
 حاشیة إرشاد الساری إلى مناسک الملا علی القاری: (ص: ۴۹۶) باب الجنایات، وأنواعها، النوع الخامس: الجنایات فی أفعال الحج، فصل: فی طواف زیارة للحائض، ط: الإمدادیة مکه المکرمة.

(۲) وهو واجب على الحاج الآفاقي المفرد والمتمتع والقارن، ولا يجب على المعتمر ولا على أهل مكة والحرم والحل والمواقيت..... والحائض والنفساء (لعذرهما)..... وإذا طهرت الحائض قبل أن تفارق بنیان مكة يلزمها طواف الصدر، وإن جاوزت أي جدران مكة ثم طهرت لم يلزمها، أي الطواف أو العود؛ لأنها حين خرجت من العمران صارت مسافرة بدليل جواز القصر، فلا يلزمها العود ولا الدم. (إرشاد الساری: (ص: ۳۵۵، ۳۵۷) باب طواف الصدر، وفصل: فی أحكام الخروج من مكة قبل طواف الوداع، ط: الإمدادیة، مكة المکرمة)
 غنية الناسك: (ص: ۱۹۰، ۱۹۲) باب طواف الصدر، وفصل: فیمن خرج من مكة ولم يطف، ط: إدارة القرآن.

شامی: (۵۲۳/۲) کتاب الحج، مطلب فی طواف الصدر، و (۵۵۳/۲) باب الجنایات، ط: سعید.

حیض اور طواف وداع

”طواف وداع اور حیض“ عنوان کو دیکھیں۔ (۱۴۲/۳)

حیض دوائی سے روکنے کے بعد عمرہ کر لیا پھر خون جاری ہوا
 ”دوائی سے حیض روکنے کے بعد عمرہ کر لیا پھر خون جاری ہوا“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۲۹۵/۲)

حیض روکنے کے لئے دوائی استعمال کرنا

”ماہواری روکنے کی دوائی استعمال کرنا“ کے عنوان کو دیکھیں۔ (۳۱/۴)

حیض سے بارہ ذی الحجہ کو پاک ہوئی

اگر عورت حیض سے ایسے وقت میں پاک ہوئی کہ بارہ ذی الحجہ کا آفتاب غروب ہونے میں اتنی دیر ہے کہ غسل کر کے بیت اللہ میں جا کر پورا طواف زیارت یا طواف زیارت کے صرف چار چکر کر سکتی ہے، اور اس نے طواف زیارت نہیں کیا، تو بعد میں طواف زیارت بھی کرنا پڑے گا اور تاخیر کی وجہ سے ایک دم بھی دینا واجب ہوگا، اور اگر غسل کر کے فارغ ہونے کے بعد بیت اللہ کے چار چکر کرنے کا وقت نہیں تھا تو دم واجب نہیں ہوگا البتہ طواف زیارت ہر حال میں کرنا پڑے گا ورنہ شوہر کے لئے حلال نہیں ہوگی۔ (۱)

(۱) فلو طهرت حائض فی آخر أيام النحر، إن أمكنها طواف زیارة كله، أو أكثره قبل الغروب بأن بقي زمن إلى الغروب يسع أربعة أشواط مع مقدماتها، كالاستقاء والتستبرع عن الأعين، وخلع الثياب والاعتسال و قطع المسافة، فلم تطف حتى غربت، أو حاضت بعد ما قدرت على أربعة أشواط فلم تطف حتى مضى الوقت لزمها دم للتأخير، وإن أمكنها أقله، أو حاضت بعد ما قدرت على أقله، فلم تطف لا شيء عليها. (غنية الناسك: (ص: ۲۷۳، ۲۷۴) باب الجنایات، الفصل السابع فی ترك الواجب فی أفعال الحج،..... المطلب الأول: فی ترك الواجب فی طواف زیارة، ط: إدارة القرآن) =

حیض طواف کے دوران آجائے

”طواف کے دوران حیض آجائے“ عنوان کو دیکھیں۔ (۱۲۲/۳)

حیض کی حالت میں سعی کی

حیض کی حالت میں سعی نہیں کرنی چاہئے، تاہم اگر حیض کی حالت میں سعی کر لی تو سعی ادا ہو جائے گی، دوبارہ سعی کرنا بہتر ہے لازم نہیں۔ (۱)
نفاس اور جنابت کی حالت میں سعی کرنے کا بھی یہی حکم ہے۔

حیض کی حالت میں طواف زیارت کرنے کے بعد وطی کا حکم

”طواف زیارت حیض میں کرنے کے بعد وطی کا حکم“ عنوان کے تحت دیکھیں۔

حیض کی حالت میں طواف زیارت کیا

”جنابت کی حالت میں طواف زیارت کیا“ عنوان کو دیکھیں۔ (۳۱۵/۱)

حیض کی حالت میں طواف کیا

”طواف جنابت کی حالت میں کیا ہے“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۵۵/۳)

حیض کی حالت میں عمرہ ادا کرنے کا حکم

اگر عورت کو احرام کے دوران حیض آ گیا، یا حیض کے دوران احرام باندھنا

= الدر مع الرد : (۵۱۹/۲) کتاب الحج ، مطلب فی طواف الزیارة ، ط: سعید .

إرشاد الساری : (ص: ۴۹۵) باب الجنایات وأنواعها ، النوع الخامس : الجنایات فی أفعال الحج ، فصل فی طواف الزیارة للحائض ، ط: الإمدادیة مکة المکرمة .

(۱) والأفضل أن یعید السعی لأنه تبع للطواف، وإن لم یعدہ فلا شیء علیہ وهو الصحیح؛ لأن الطهارة لیست شرطاً فی السعی . (البحر الرائق: (۲۲/۳) کتاب الحج، باب الجنایات، ط: سعید)

وإن سعى جنباً أو حائضاً أو نفساء ، فسعیہ صحیح . (الفتاوی الهندیة : (۲۴۷/۱) کتاب المناسک ، الباب الثامن فی الجنایات ، الفصل الخامس فی الطواف والسعی ، ط: رشیدیہ)

إرشاد الساری : (ص: ۲۵۱، ۲۵۲) باب السعی بین الصفا والمروة ، فصل فی شرائط صحة السعی ، ط: الإمدادیة مکة المکرمة .

پڑا، مثلاً گھریا مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ کے لئے نکلتے وقت حیض تھا اور احرام باندھنا پڑا تو مکہ مکرمہ جانے کے بعد پاک ہونے کا انتظار کرے، اور پاک ہونے کے بعد غسل کر کے عمرہ کرے، اور اگر واپسی سے پہلے پہلے حیض سے پاک ہو کر عمرہ کرنے کی صورت نہیں، یعنی ویزا بڑھانے کی یا محرم کے ساتھ رہنے کی کوئی صورت نہیں تو مجبوراً عمرہ کر لے، اور حرم کی حدود میں ایک دم دیدے۔ (۱)

نفاس اور جنابت کی حالت میں بھی سعی کرنے کا یہی حکم ہے۔

حیض کی حالت میں عمرہ کیا

حیض کی حالت میں عمرہ کرنا سخت گناہ ہے، اگر حیض کی حالت میں عمرہ کرنے کے بعد پاک ہو کر عمرہ دوبارہ کرنے کا وقت ملا تو دوبارہ عمرہ کرنا لازم ہوگا۔

اور اگر دوبارہ عمرہ کرنے کا وقت نہیں ملا تو اس صورت میں حرم کے حدود میں

ایک دم دینا لازم ہوگا۔ (۲)

جنابت اور نفاس کا بھی یہی حکم ہے۔

(۱) ولو طاف للعمرة كله أو أكثره أو أقله ولو شوطاً جنباً أو حائضاً أو نفساء أو محدثاً فعليه شاة، لافرق فيه بين الكثير والقليل والجنب والمحدث؛ لأنه لامدخل في طواف العمرة للبدنة ولا للصدقة . (شامی: (۵۵۱/۲) کتاب الحج، باب الجنایات، ط: سعید)

الباب مع شرحه (إرشاد الساری): (ص: ۴۹۹) باب الجنایات وأنواعها، النوع الخامس: الجنایات فی أفعال الحج، فصل: فی الجنابة فی طواف العمرة، ط: الإمدادیة مکة المکرمة .

بقوله: أو طاف لعمرته وسعی محدثاً ولم یعد، أى تجب شاة لتركه الواجب وهو الطهارة، قيد بقوله لم یعد؛ لأنه لو أعاد الطواف طاهراً فإنه لا يلزمه شیء لارتفاع النقض بالاعادة، ولا یؤمر بالعود إذا رجع إلى أهله لوقوع التحلل بأداء الركن مع الحلق والنقصان یسیر، ومادام بمكة یعيد الطواف لأنه الأصل..... ولو قال المصنف محدثاً أو جنباً لكان أولى؛ لأنه لافرق بین الحدثین فی طواف العمرة . (البحر الرائق: (۲۲/۳) کتاب الحج، باب الجنایات، ط: سعید)

(۲) قوله: أو طاف لعمرته وسعی محدثاً ولم یعد، أى تجب شاة لتركه الواجب وهو الطهارة، قيد بقوله لم یعد؛ لأنه لو أعاد الطواف طاهراً فإنه لا يلزمه شیء لارتفاع النقض بالاعادة .

(البحر الرائق: (۲۲/۳) کتاب الحج، باب الجنایات، ط: سعید) =

حیض کی حالت میں مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ آئی

☆ اگر عورت مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ واپس آتے ہوئے حیض میں ہو تو وہ ذو الحلیفہ (بیر علی) سے عمرہ کے موسم میں عمرہ کا احرام باندھ کر مکہ مکرمہ واپس آئے اور احرام میں رہے، اور پاک ہونے کے بعد غسل کر کے عمرہ کرے، اور اگر پاک ہونے تک انتظار کرنے کا وقت نہیں ہے، تو مجبوری کی وجہ سے حیض کی حالت میں عمرہ کرے اور حرم کی حدود میں جب بھی موقع ملے ایک دم دیدے۔ (۱)

اور اگر عمرہ کا احرام باندھنے کے بعد عمرہ کئے بغیر احرام کھول لیا تو عمرہ کی قضاء اور دم دینا لازم ہوگا۔ (۲)

= ولو طاف للعمرة كله أو أكثره أو أقله ولو شوطاً جنباً أو حائضاً أو نفساء أو محدثاً فعليه شاة، لافرق فيه بين الكثير والقليل والجنب والمحدث؛ لأنه لا مدخل في طواف العمرة للبدنة ولا للصدقة. (شامی: ۵۵۱/۲) كتاب الحج، باب الجنایات، ط: سعید

☆ إرشاد الساری: (ص: ۵۰۰) باب الجنایات وأنواعها، النوع الخامس، الجنایات فی أفعال الحج، فصل: فی الجنابة فی طواف العمرة، ط: الإمدادية مکتة المکرمة.

(۱) ولو طاف للعمرة كله أو أكثره أو أقله ولو شوطاً جنباً أو حائضاً أو نفساء أو محدثاً فعليه شاة، لافرق فيه بين الكثير والقليل والجنب والمحدث؛ لأنه لا مدخل في طواف العمرة للبدنة ولا للصدقة. (شامی: ۵۵۱/۲) كتاب الحج، باب الجنایات، ط: سعید

☆ قوله: أو طاف لعمرته وسعى محدثاً ولم يعد، أي تجب شاة لتركه الواجب وهو الطهارة، قيد بقوله لم يعد؛ لأنه لو أعاد الطواف طاهراً فإنه لا يلزمه شيء لارتفاع النقصان بالاعادة، ولا يؤمر بالعود إذا رجع إلى أهله لوقوع التحلل بأداء الركن مع الحلق والنقصان يسير، ومادام بمكة يعيد الطواف لأنه الأصل..... الخ. (البحر الرائق: ۲۲/۳) كتاب الحج، باب الجنایات، ط: سعید

☆ غنية الناسك: (ص: ۲۷۶) باب الجنایات، الفصل السابع: فی ترك الواجب فی أفعال الحج، المطلب الرابع: فی ترك الواجب فی طواف العمرة، ط: إدارة القرآن.

(۲) فإن رفضها فعليه دم لرفضها، وقضاؤها لصحة الشروع فيها. (غنية الناسك: ص: ۲۳۲)

باب الجمع بين النسكين أو أكثر، فصل: فی الجمع المكروه بين عمرة وحجة، مطلب فی جمع الأفاقي بينهما، تنبيه، ط: إدارة القرآن

☆ حج فأهل بعمرة يوم النحر أو في ثلاثة أيام بعده لزمته بالشروع لكن مع كراهة التحريم ورفضت وجوباً تخلفاً من الإثم وقضيت مع الدم للرفض، وفي الشامية: قوله بالشروع: لأن الشروع فيها ملزم. (شامی: ۵۸۸/۲) كتاب الحج، باب الجنایات، ط: سعید

☆ اور اگر حج کا موسم ہے تو حج کا احرام باندھ کر بھی آسکتی ہے، اگر مکہ مکرمہ آنے کے بعد پاک ہوگئی تو غسل کر کے طواف قدم کر لے ورنہ اسی حالت میں منیٰ، عرفات، اور مزدلفہ چلی جائے، اور رمی، قربانی اور قصر کرے، پھر پاک ہونے کے بعد غسل کر کے طواف زیارت کے لئے جائے، پھر اس کے بعد سعی کرے۔ (۱)

حیض کی حالت میں وقوف عرفہ کرنا

وقوف عرفہ کیلئے پاک ہونا شرط نہیں ہے، اگر کوئی عورت حیض یا نفاس کی وجہ سے ناپاکی کی حالت میں ہو تو اس حالت میں بھی وقوف عرفات درست ہو جائے گا البتہ اس حالت میں نماز نہ پڑھے اور قرآن مجید کی تلاوت نہ کرے، ذکر واذکار، استغفار اور دعاؤں میں وقت گزارے۔ (۲)

حیض کی وجہ سے طواف زیارت میں تاخیر ہوگئی

☆ اگر عورت حیض کی وجہ سے طواف زیارت دس ذی الحجہ سے بارہ ذی الحجہ تک = وكل شيء رفضه يجب لرفضه دم وقضاؤه، فإن كان عمرة لم يلزمه في قضاؤه سوى عمرة. (فتح القدير: ۱۲۰/۳) كتاب الحج، باب الجنایات، ط: دار الفكر

(۱) وحیضها لا يمنع نسكا الا الطواف فهو حرام من وجهين: دخولها المسجد، وترك الواجب الطهارة فلو حاضت قبل الإحرام اغتسلت وأحرمت وشهدت جميع المناسك الا الطواف والسعي لأنه لا يصح بدون الطواف ولا يلزمها دم لترك الصدور تاخير الزيارة عن وقته لعذر الحيض والنفس. (غنية الناسك: ص: ۹۴، ۹۵) باب الإحرام فصل فی إحرام المرأة، ط: إدارة القرآن

☆ الدر مع الرد: (۵۲۸/۲) كتاب الحج، قبيل باب القرآن، ط: سعید.

☆ إرشاد الساری: (ص: ۱۶۲) باب الإحرام، فصل فی إحرام المرأة، ط: الإمدادية مکتة المکرمة.

(۲) أنه عليه السلام قال: إن النفساء والحائض تغتسل وتحرّم وتقضى المناسك كلها غير أن لا تطوف بالبيت. (فتح القدير مع الكفاية: ۳۳۷/۲) كتاب الحج، باب الإحرام، ط: رشيدیه

☆ الهندية: (۲۲۲/۱) كتاب المناسك، الباب الثالث فی الإحرام، ط: رشيدیه.

☆ إعلاء السنن: (۳۱۷/۱۰) كتاب الحج، أبواب وجوه الإحرام، باب: إذا حاضت المرأة عند الإحرام، ط: إدارة القرآن.

نہ کر سکی تو خون بند ہونے کے بعد غسل کر کے طواف زیارت کرے، اس صورت میں تاخیر کی وجہ سے دم واجب نہیں ہوگا۔ (۱)

حیض کی وجہ سے طواف وداع کے بغیر واپس جا رہی تھی راستہ میں پاک ہوگئی

حیض کی وجہ سے عورت طواف وداع کے بغیر واپس جا رہی تھی کہ مکہ مکرمہ کی آبادی سے نکلنے سے پہلے پاک ہوگئی تو اگر مکہ مکرمہ میں واپس لوٹنا اپنے اختیار میں ہے تو واپس لوٹ کر طواف وداع کرنا واجب ہوگا، اور اگر واپس لوٹ کر آنا اپنے اختیار میں نہیں ہے تو واپس لوٹ کر طواف وداع کرنا واجب نہیں ہوگا۔

اور اگر مکہ مکرمہ کی آبادی سے نکلنے کے بعد پاک ہوئی تو واپس لوٹ کر طواف وداع کرنا واجب نہیں، لیکن اگر میقات سے گزرنے سے پہلے کسی وجہ سے مکہ واپس آئے گی تو طواف وداع کرنا واجب ہوگا۔

نفاس والی عورت کا بھی یہی حکم ہے۔ (۲)

(۱) ولو ترک شیئاً من الواجبات بعذر، لاشئ علیہ علی ما فی البدائع وأطلق بعضهم وجوبه فیہا إلا فیما ورد النص، وہی ترک الوقوف بالمزدلفة، وتأخیر طواف الزیارة عن وقته و ترک الصدر للحائض والنفساء. (إرشاد الساری: (ص: ۵۰۸) باب الجنایات وأنواعها، النوع الخامس: الجنایات فی أفعال الحج، فصل: فی ترک الواجبات بعذر، ط: الإمدادیة، مکة المکرمة) الدر مع الرد: (۵۵۳/۲) کتاب الحج، باب الجنایات، ط: سعید.

(۲) غنیة الناسک: (ص: ۱۷۸) باب طواف الزیارة، و: (ص: ۲۷۴) باب الجنایات، الفصل السابع: فی ترک الواجب فی أفعال الحج، المطلب الأول: فی ترک الواجب فی طواف الزیارة، ط: إدارة القرآن. (۲) وإذا طهرت الحائض قبل أن تفارق بنیان مکة یلزمها طواف الصدر، وإن جاوزت أى جدران مکة، ثم طهرت لم یلزمها..... ولو خرجت أى من البنیان وهی حائض ثم طهرت، فرجعت إلى مکة أى مع أنه لا یجب علیها العود، ولكن عادت باختيارها قبل مجاوزة المیقات لزمها الطواف؛ لأن یعودها صارت كأنها لم تخرج والنفساء كالحائض أى فی هذا الحكم. (إرشاد الساری: (ص: ۳۵۷) باب طواف الصدر، فصل فی أحكام الخروج من مکة قبل طواف الوداع، ط: الإمدادیة، مکة المکرمة) شامی: (۵۲۳/۲) کتاب الحج، مطلب فی طواف الصدر، و: (۵۵۳/۲) باب الجنایات، ط: سعید.

حیض کی وجہ سے عمرہ کا احرام کھول لیا

اگر عورت نے عمرہ کا احرام باندھا پھر حیض کی وجہ سے عمرہ نہیں کیا، گھر واپس آگئی اور احرام کھول دیا تو عمرہ کی قضاء اور ایک دم دینا لازم ہوگا۔ (۱)

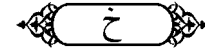
حیض میں سعی کو طواف سے پہلے کرنا

عورت کو حیض میں صفامروہ کی سعی کو بیت اللہ کے طواف سے پہلے کرنا صحیح نہیں خون بند ہونے کے بعد غسل کر کے پاک ہونے کے بعد بیت اللہ کا طواف کرنے کے بعد صفامروہ کی سعی کر کے احرام کھولے، اس وقت تک احرام میں رہے۔ (۲)

حیض میں طواف کے علاوہ باقی تمام افعال کر سکتی ہے

عورت حیض کی حالت میں حج کے افعال میں سے طواف کے علاوہ باقی تمام افعال کر سکتی ہے منی، عرفات اور مزدلفہ جانے کے لئے عورت کا پاک ہونا شرط نہیں ہے، اس لئے حیض کی حالت میں بھی منی، عرفات اور مزدلفہ جائے گی، اور شیطان کو کنٹری بھی مارے گی، البتہ اس حالت میں نماز نہیں پڑھے گی بلکہ تلبیہ، دعا اور ذکر واذکار میں وقت گزارے گی۔ (۳)

= غنیة الناسک: (ص: ۱۹۲) باب طواف الصدر، فصل: فیمن خرج من مکة ولم یطف، إدارة القرآن. (۱) انظر الحاشیة رقم: ۲، علی الصفحة السابقة رقم: ۲۴۸. (۲) الخامس: أن یكون السعی بعد طواف، أى أى طواف کائن علی طهارة عن الجنابة والحیض، وكذا حکم النفساء، فإن لم یکن طاهرًا أى عنهما وقت الطواف لم یجز سعيه رأسًا أى أصلاً، هكذا صرح به صاحب البدائع. (إرشاد الساری: (ص: ۲۵۰، ۲۵۱) باب السعی بین الصفا والمروة، ط: فصل: فی شرائط صحة السعی، الشرط الخامس، ط: الإمدادیة مکة المکرمة) غنیة الناسک: (ص: ۱۳۳) باب السعی بین الصفا والمروة، فصل: فی واجبات السعی، الأول: کونه بعد طواف علی طهارة عن الجنابة والحیض، ط: إدارة القرآن. بدائع الصنائع: (۱۳۴/۲، ۱۳۵) کتاب الحج، فصل: أمّا شرائط جوازه (أى السعی بین الصفا والمروة)، ط: سعید. (۳) انظر الحاشیة رقم: ۲، علی الصفحة السابقة، رقم: ۲۴۸.



خالو

خالو محرم نہیں ہے، عورتوں کے لئے اس کے ساتھ سفر کرنا اور حج عمرہ کے لئے جانا جائز نہیں ہے۔ (۱)

خاموش رہنا طواف میں

طواف کے دوران بالکل خاموش رہنا اور کچھ نہ پڑھنا بھی جائز ہے نیز طواف کرتے وقت دعا پڑھنا یا دعا کرنی ہو تو دعائیں ہاتھ نہ اٹھائیں۔ (۲)

(۱) والمحرّم من لا يجوز له منّا كحتها على التابيد بقراية أو رضاع أو مصاهرة بنكاح فاسد أو سفاح على الأصح . غنية الناسك : (ص: ۲۷) باب شرائط الحج ، فصل : وأما شرائط وجوب الأداء ، ط: إدارة القرآن)

إرشاد السارى : (ص: ۷۶) باب شرائط الحج ، النوع الثانى : شرائط الأداء ، ط: المكتبة الإمدادية مكة المكرمة .

شامى : (۲/۲۶۲) كتاب الحج ، ط: سعيد .

الهندية : (۱/۲۱۹) كتاب المناسك ، الباب الأول : فى تفسير الحج و فرضيته و وقته و شرائطه ، ط: رشيديه .

(۲) ولو ترك الأذكار أى والأدعية المأثورة وغيرها مما يستحب إكثاره حينئذ فسكت فى جميع طوافه ، جاز . (إرشاد السارى : (ص: ۲۳۷) باب أنواع الأظوفه وأحكامها ، فصل : فى مسائل شتى ، ط: الإمدادية مكة المكرمة)

غنية الناسك : (ص: ۱۲۱) باب ماهية الطواف وأنواعه وأركانه ، فصل : وأما مستحبات الطواف ، ط: إدارة القرآن .

وأيضاً فيه : ورفع اليدين للدعاء ووضعهما كالصلاة ، وما يفعله بعض العوام من رفع اليدين فى الطواف عند دعاء جماعة من الأئمة الشافعية أو الحنفية بعد الصلاة ، فلا وجه له . (ص:

۱۲۶) باب فى ماهية الطواف وأنواعه ، فصل : وأما مكروهاته ، ط: إدارة القرآن)

البحر العميق : (۲/۱۲۱۹) الباب العاشر : فى دخول مكة وفى الطواف والسعى ، فصل : فى بيان أنواع الأظوفه ، ط: مؤسسة الريان ، المكتبة المكيّة .

ختنہ

احرام کے دوران ختنہ کرنا جائز ہے۔

خطبہ کے وقت طواف کرنا

جب امام خطبہ کیلئے کھڑا ہو اس وقت طواف شروع کرنا مکروہ ہے۔ (۱)

خفین

احرام کی حالت میں سردی کی وجہ سے بھی خفین استعمال کرنا جائز نہیں۔ (چمڑے کے موزہ کو ”خفین“ کہتے ہیں) (۲)

خشی مشکل

خشی مشکل یعنی جس شخص کا مرد یا عورت ہونا معلوم نہ ہو، وہ تمام احکام میں

(۱) والطواف عند الخطبة أى مطلقاً لإشعاره بالإعراض ولو كان ساكناً ، وإقامة المكتوبة ، فإن ابتداء الطواف حينئذٍ مكروه بلاشبهة ، وأما إذا كان يمكنه إتمام الواجب عليه والتحاقه بالصلاة وإدراك الجماعة ، فالظاهر أنه هو الأولى من قطعه . (إرشاد السارى : (ص: ۳۳۴) باب أنواع الأظوفه وأحكامها ، فصل : فى مكروهات الطواف ، ط: الإمدادية ، مكة المكرمة)

غنية الناسك : (ص: ۱۲۷) باب فى ماهية الطواف وأنواعه وأركانه ، فصل : وأما مكروهاته ، ط: إدارة القرآن .

(۲) ولبس الخفين أى إلا أن لا يجد نعلين فإنه يقطعهما أسفل من الكعبين والجوربين أى ولبسهما سواء كانا منعلين أو غير منعلين وكل ما يوارى الكعب الذى عند معقد شراك النعل ، أى فى المفصل الذى فى وسط القدم لا الكعب المعبر عند غسل الرجلين . (إرشاد السارى : (ص: ۱۲۶) باب الإحرام ، فصل فى محرمات الإحرام ، ط: الإمدادية ، مكة المكرمة)

غنية الناسك : (ص: ۸۶) باب الإحرام ، فصل : فى محرمات الإحرام ، ومحظوراته التى فى غالبيتها الجزاء ، ط: إدارة القرآن .

الساتار خانية : (۲/۴۹۲) كتاب المناسك ، الفصل الخامس : فيما يحرم على المحرم وما لا يحرم ، نوع منه فى لبس المخيط ، ط: إدارة القرآن .

الخُف: ما يلبس فى الرجل من جلد رقيق . (المعجم الوسيط: (۱/۲۴۷) باب الخاء ، ط: دار الدعوة .

عورت کی مانند ہے، اس کا کسی اجنبی عورت یا مرد کے ساتھ تنہائی میں بیٹھنا جائز نہیں ہے۔ (۱)

خنثی مشکل حج کس طرح کرے

خنثی مشکل عورت کی طرح حج کرے۔

خنثی مشکل کے ساتھ محرم ہونا شرط ہے

خنثی مشکل کے ساتھ بھی محرم ہونا شرط ہے (خنثی مشکل اس کو کہتے ہیں جس میں دونوں اعضاء ہوں لیکن کوئی ایک جانب غالب نہ ہو، اور مرد یا عورت ہونا معلوم نہ ہو) (۲)

خواتین کا کسی سے کنکریاں مروانا

ہجوم کے وقت خواتین کا خود کنکریاں مارنے کے بجائے دوسروں سے

(۱) وهو ذو فرج و ذکر أو من عرى عن الأثنين جميعاً لا يخلو به غير محرم ، ولا يسافر بغير محرم ، وإن قال : أنا رجل أو امرأة لا عبرة به . (تنوير الأبصار مع الرد : (۲ / ۷۲۷ ، ۷۲۹) كتاب الخنثى ، ط : سعيد)

البحر الرائق : (۸ / ۷۲۲ ، ۷۲۳) كتاب الخنثى ، ط : سعيد .

بدائع الصنائع : (۷ / ۳۲۷ ، ۳۲۹) كتاب الخنثى ، و فصل : وأما حكم الخنثى المشكل ، ط : سعيد .

(۲) والخنثى أى المشكل ، كالأنثى أى فى الأحكام المختصة بالنساء ، فيشترط فى حقه ما يشترط فى حق المرأة احتياطاً . (إرشاد السارى : (ص : ۸۰) باب شرائط الحج ، النوع الثانى : شرائط الأداء ، الشرط الرابع : المحرم الأمين المرأة ، ط : الإمدادية مگة المکرمة) غنية الناسك : (ص : ۲۹) باب شرائط الحج ، وأما شرائط وجوب الأداء ، ط : إدارة القرآن .

الدر مع الرد : (۲ / ۵۲۸) كتاب الحج ، قبيل : باب القرآن ، وكذا فى كتاب الخنثى ، و : (۷۲۹ / ۷۲۶) ط : سعيد .

کنکریاں مروانا صحیح نہیں ہے بلکہ خود جا کر کنکریاں مارنا ضروری ہے۔

رات کے وقت رش نہیں ہوتا عورتوں کو دن میں رش ہونے کی صورت میں رات میں رمی کرنی چاہیے، البتہ اگر کوئی عورت ایسی بیمار ہے کہ خود پیدل یا سوار ہو کر یا وہیل چیئر پر جہرات تک نہیں جاسکتی تو اس کی جگہ پر اس کی اجازت سے دوسرے آدمی کیلئے رمی کرنا جائز ہے۔ (۱)

خوشبو

☆ احرام کی حالت میں خوشبو چھونا یا سونگھنا، خوشبو والے کی دکان پر خوشبو سونگھنے کیلئے بیٹھنا، خوشبودار میوہ اور خوشبودار گھاس کو سونگھنا اور چھونا مکروہ ہے، اگر بلا ارادہ خوشبو آ جائے تو کچھ حرج نہیں ہے۔ (۲)

(۱) والرجل والمرأة فى الرمي سواء ، إلا أن رميها فى الليل ، أفضل ، وفيه إيماء إلى أنه لا تجوز النيابة عن المرأة بغير عذر . (إرشاد السارى : (ص : ۳۵۱) باب رمى الجمار وأحكامه ، فصل : فى شرائط الرمي و واجباته ، التاسع : إتمام العدد أو أكثره ، ط : الإمدادية ، مگة المکرمة) غنية الناسك : (ص : ۱۸۸) باب رمى الجمار ، فصل : فى شرائط الرمي ، ط : إدارة القرآن . الفقه الإسلامى وأدلته : (۳ / ۲۵۴) الباب الخامس : الحج والعمرة ، الفصل الأول ، المبحث السادس : واجبات الحج ، المطلب الثانى : رمى الجمار فى منى وحكم المبيت فيها ، ثانياً وجوب الرمي ، والإنابة فيه ، ط : رشيدية .

الخامس : أن يرمى بنفسه فلا تجوز النيابة عند القدرة ، وتجوز عند العذر ، فلو رمى عن مريض ، أى لا يستطيع الرمي بأمره جاز . (إرشاد السارى : (ص : ۳۲۹) باب رمى الجمار وأحكامه ، فصل : فى شرائط الرمي و واجباته ، الخامس : أن يرمى بنفسه ، ط : الإمدادية مگة المکرمة) (۲) ولبس الثوب المبخّر وشم الطيب ، ومسّه إن لم يلتزق ، وشم الريحان ، والثمار الطيبة ، وكل نبات له رائحة طيبة والجلوس فى دكان عطار لاشتتام الرائحة . (إرشاد السارى : (ص : ۷۰) باب الإحرام ، فصل : فى مكروهاته ، ط : الإمدادية ، مگة المکرمة)

ومس الطيب إن لم يلتزق شئ من جرمه إلى بدنه بخلاف ما إذا تعلق به ريحه ، وعيق به فوحه فإنه لا يضّر (غنية الناسك : (ص : ۹۱) باب الإحرام ، فصل : فى مكروهات الإحرام ، ومحظوراته الذى لا جزاء فيها سوى الكراهة ، ط : إدارة القرآن) =

☆ احرام کی حالت میں خوشبو دار چیز سوکھنا مکروہ ہے البتہ اس سے دم یا صدقہ میں سے کوئی چیز لازم نہیں ہوتی۔ (۱)

☆ احرام کی حالت میں حجر اسود کا بوسہ نہ لے، اور ہاتھ بھی نہ لگائے کیونکہ اس میں خوشبو لگی ہوئی ہوتی ہے۔ (۲)

☆ احرام باندھنے سے پہلے بدن کو خوشبو لگانا مطلقاً جائز ہے، اور کپڑوں کو ایسی خوشبو لگانا جائز ہے جس کا جسم پر اثر باقی نہ رہے، اور جس خوشبو کا اثر باقی رہے وہ کپڑوں پر لگانا منع ہے۔ (۳)

= التاتارخانیہ: (۵۰۶/۲) کتاب المناسک، الفصل الرابع فی بیان ما یحرم علیا لمحرّم ومالا یحرم، ط: إدارة القرآن.

(۱) فلا یجب شیء بشم الطیب والفواکھ الطیبة وإن کان أى الشم مکروهاً، إذا قصد به الشم لعدم الإلصاق (إرشاد الساری: (ص: ۴۴۱) باب الجنایات وأنواعها، النوع الثانى فی الطیب، ط: الإمدادیة مکة المکرّمة)
☆ غنیة الناسک: (ص: ۲۴۶) باب الجنایات، الفصل الأوّل فی الطیب، مطلب: فی تطییب الثوب، ویدخل فی الفراش، ط: إدارة القرآن.

☆ التاتارخانیہ: (۵۰۶/۲) کتاب المناسک، الفصل الرابع: فی بیان ما یحرم علیا المحرم ومالا یحرم، نوع منه فی الدهن والتطییب والخضاب، ط: إدارة القرآن.
(۲) وإن استلم الرکن، فأصاب فمه أو یده، خلوق کثیر، فعليه دم، وإن کان قلیل فصدقة ولا یمس طیباً بیده وإن کان لا یقصد به التطییب. (غنیة الناسک: (ص: ۲۴۳، ۲۴۵) باب الجنایات، الفصل الأوّل، ط: إدارة القرآن)
☆ إرشاد الساری: (ص: ۴۴۱) باب الجنایات وأنواعها، النوع الثانى فی الطیب، ط: الإمدادیة مکة المکرّمة.

☆ وقال: فی المحرم: إذا مس الطیب أو استلم الحجر فأصاب یده خلوق، إن کان ماأصابه کثیراً فعليه دم. (التاتارخانیة: (۵۰۴/۲) کتاب المناسک، فصل: فی بیان ما یحرم علیا المحرم ومالا یحرم، نوع منه فی الدهن والتطییب والخضاب، ط: إدارة القرآن)

(۳) ویسن بعد الغسل أن یستعمل الطیب فی بدنہ إن کان عنده، وإلا فلا یطلبه یجوز بمالا تبقی عینہ بعد الإحرام اتفاقاً، وكذا بما تبقی عینہ بعده کالمسک والغالية عندهما، وبمالا تبقی عینہ أفضل خروجاً عن الخلاف وأما الثوب فلا یجوز أن یطیب بما تبقی عینہ بعد الإحرام إجماعاً، وقیل: یجوز فی الثوب أيضاً عندهما، والأولی أن لا یطیب ثوبه. (غنیة الناسک: (ص: ۷۰) باب الإحرام، فصل: فیما ینبغی لمیرید الإحرام من کمال التظیف والغسل والإدهان والتطییب، وغیر ذلك، ط: إدارة القرآن =

☆ احرام باندھنے سے پہلے جسم پر عطر لگایا اور احرام باندھنے کے بعد بدن پر اس کی خوشبو باقی ہے تو کچھ حرج نہیں، چاہے کتنی مدت تک باقی رہے۔ (۱)

☆ اگر محرم نے احرام کی حالت میں خوشبو کو دواء کے طور پر لگایا، تو اگر زخم ایک بڑے عضو کے برابر یا اس سے زیادہ نہیں تو صدقہ واجب ہے، اور اگر ایک بڑے عضو کے برابر یا اس سے زیادہ ہے تو دم واجب ہے، عذر کی وجہ سے لگانے کا بھی یہی حکم ہے۔ (۲)

☆ احرام کی حالت میں سردی یا کسی اور وجہ سے خوشبو دار روئی کا ن وغیرہ

= إرشاد الساری: (ص: ۱۲۷، ۱۲۸) باب الإحرام، سننه، ط: الإمدادیة مکة المکرّمة.

☆ الدر مع الرد: (۴۸۱/۲) کتاب الحج، فصل فی الإحرام، ط: سعید.
(۱) ویسن بعد الغسل أن یستعمل الطیب فی بدنہ إن کان عنده، وإلا فلا یطلبه یجوز بمالا تبقی عینہ بعد الإحرام اتفاقاً، وكذا بما تبقی عینہ بعده کالمسک والغالية عندهما، وبمالا تبقی عینہ أفضل خروجاً عن الخلاف وأما الثوب فلا یجوز أن یطیب بما تبقی عینہ بعد الإحرام إجماعاً، وقیل: یجوز فی الثوب أيضاً عندهما، والأولی أن لا یطیب ثوبه. (غنیة الناسک: (ص: ۷۰) باب الإحرام، فصل: فیما ینبغی لمیرید الإحرام من کمال التظیف والغسل والإدهان والتطییب، وغیر ذلك، ط: إدارة القرآن)

☆ إرشاد الساری: (ص: ۱۲۷، ۱۲۸) باب الإحرام، سننه، ط: الإمدادیة مکة المکرّمة.
☆ الدر مع الرد: (۴۸۱/۲) کتاب الحج، فصل فی الإحرام، ط: سعید.

(۲) ولو تداوى بالطیب أو بدواء فیہ طیب غالب ولم یکن مطبوعاً فالزقة بجراحته یلزمه صدقة إذا کان موضع الجراحة لم یستوعب عضواً أو أكثر، إلا أن یفعل ذلك مراراً، فیلزمه دم. (غنیة الناسک: (ص: ۲۴۸) باب الجنایات، الفصل الأوّل: فی الطیب، مطلب فی التداوی بالطیب، ط: إدارة القرآن)

☆ الدر مع الرد: (۵۴۶/۲) کتاب الحج، باب الجنایات، ط: سعید.

☆ إرشاد الساری: (ص: ۴۵۲) باب الجنایات وأنواعها، النوع الثانى فی الطیب، فصل: فی التداوی بالطیب، ط: الإمدادیة، مکة المکرّمة.

میں رکھنا جائز نہیں ہے۔ (۱)

خوشبو و احرام سے پہلے لگانا

”احرام سے پہلے خوشبو لگانا“ عنوان کو دیکھیں۔ (۱۰۸/۱)

خوشبو اور اعضا کی مقدار

حج کی جنایات کے سلسلے میں محرم کا کسی عضو پر خوشبو لگانے کی وجہ سے دم واجب ہونے کا اعتبار کثرت پر ہے، اور قلیل اور کثیر کے درمیان مقدار کے بارے میں مختلف اقوال ہیں، بعض فقہاء نے کثرت کی حد بڑے عضو کو قرار دیا ہے اور بعض فقہاء نے ایک چوتھائی عضو کو کثرت کی حد قرار دیا ہے، اور بعض فقہاء نے نفس خوشبو کو کثرت کی حد قرار دیا ہے۔ ان تین اقوال کے درمیان تطبیق یہ ہے کہ اگر خوشبو کی مقدار کم ہے تو کامل عضو پر خوشبو لگانے سے دم واجب ہوگا، اور کامل عضو پر نہ لگانے کی وجہ سے صدقہ کرنا لازم ہوگا۔

اور اگر خوشبو زیادہ ہے تو ایک چوتھائی عضو کا اعتبار ہے، اور اس صورت میں ایک چوتھائی عضو پر خوشبو لگانے سے دم واجب ہوگا، اور اس سے کم میں صدقہ لازم ہوگا۔

لہذا جہاں بھی بعض اعضا کے ایک چوتھائی حصے کو کل کے قائم مقام قرار نہیں

(۱) فلو أكله أو استعطه أو داوى به جراحة أو شقوق رجله أو أقطر في أذنيه لا يجب الدم ولا صدقة، اتفاقاً بخلاف المسك والعبر والغالية والكافور ونحوها مما هو طيب بنفسه، فإنه يلزمه الجزاء بالاستعمال ولو على وجه التداوى. (الدر مع الرد: ۵۴۶/۲) كتاب الحج، باب الجنایات، ط: سعید

البحر الرائق: (۵/۳) كتاب الحج، باب الجنایات، ط: سعید.

إرشاد الساری: (ص: ۲۵۲) باب الجنایات وأنواعها، النوع الثاني: في الطيب، فصل: في التداوى بالطيب، ط: المدادية، مئة المكرمة.

دیا گیا اور اس کی وجہ سے دم واجب نہیں کیا گیا، وہاں خوشبو کی قلیل مقدار مراد ہے، اور جہاں بھی بعض اعضاء کے ایک چوتھائی کو کل کے قائم مقام قرار دیا گیا ہے وہاں خوشبو کی زیادہ مقدار مراد ہے۔ (۱)

خوشبو بدن پر لگانے کی جنایت

”بدن پر خوشبو لگانے کی جنایت“ عنوان کو دیکھیں۔ (۱۹۸/۱)

خوشبو بستر پر لگائی ہوئی ہو

”بستر میں خوشبو لگائی ہوئی ہو“ عنوان کو دیکھیں۔ (۲۰۲/۱)

خوشبودار چیز

جو چیزیں خوشبودار ہیں مثلاً عنبر، مشک، کافور، عطر وغیرہ ان چیزوں کو احرام کی حالت میں استعمال کرنے سے جزاء واجب ہوتی ہے، اگر چہ دوا کے طور پر ہو۔ (۲)

(۱) فإذا استعمل فإن كان كثيراً فاحشاً ففيه الدم، وإن كان قليلاً ففيه الصدقة كذا في المحيط، واختلف المشائخ في الحد الفاصل بين القليل والكثير، فبعض مشايخنا اعتبروا الكثرة بالعضو الكبير نحو الفخذ والساق، وبعضهم اعتبروا الكثرة بربع العضو الكبير، والشيخ الإمام أبو جعفر اعتبر القلة والكثرة في نفس الطيب إن كان الطيب في نفسه يستكثره الناس ككفين من ماء الورد، وكف من الغالية والمسك بقدر ما استكثره الناس فهو كثير ومالا فلا.

والصحيح أن يوقف ويقال إن كان الطيب قليلاً، فالعبرة للعضو لا للطيب حتى لو طيب به عضو كاملاً يكون كثيراً يلزمه دم، وفيما دونه صدقة، وإن كان الطيب كثيراً فالعبرة للطيب لا للعضو حتى لو طيب به ربع عضو يلزمه دم هكذا في محيط السرخسي والتبيين. (الهندية: ۲۴۰/۱) كتاب المناسك، الباب الثامن، في الجنایات، ط: رشیدیہ

شامی: (۵۴۳/۲، ۵۴۵) كتاب الحج، باب الجنایات، ط: سعید.

البحر: (۲/۳) كتاب الحج، باب الجنایات، ط: سعید.

(۲) انظر الحاشية السابقة، رقم: ۲، على الصفحة السابقة، رقم: ۲۵۷، والحاشية السابقة رقم: ۱، على الصفحة السابقة رقم: ۲۵۸.

خوشبودار شربت

☆ ایسی بوتل، شربت اور پھلوں کا رس جن میں خوشبودار ڈالی گئی ہو احرام کی حالت میں نہ پیئے جائیں اگر کوئی حاجی یا عمرہ کرنے والا احرام کی حالت میں تھوڑی مقدار میں ایک مرتبہ پیئے گا تو پونے دو کلو گرام یا اس کی قیمت صدقہ کرنا واجب ہوگا، اور اگر زیادہ مقدار میں پیا، یا تھوڑا تھوڑا دو تین بار پیا تو دم واجب ہوگا، اور جس شربت میں بالکل خوشبودار ڈالی گئی ہو وہ پینا جائز ہے۔

☆ اگر خوشبودار پینے کی چیز میں ملائی گئی ہے اور خوشبودار کی مقدار، غالب ہے تو ایسی خوشبودار چیز پینے کی صورت میں دم دینا لازم ہوگا، اور اگر خوشبودار مغلوب ہے تو ایسی خوشبودار چیز پینے کی صورت میں صدقہ دینا لازم ہوگا، اور اگر ایسی مغلوب خوشبودار چیز کو بار بار پیا ہے تو دم واجب ہوگا۔ (۱)

خوشبودار صابن

معمولی خوشبودار صابن استعمال کرنے سے دم لازم نہیں ہوگا، البتہ صدقہ دینا لازم ہوگا اور صدقہ تقریباً دو کلو گرام یا آٹھ سو گرام کی قیمت ہے، اور یہ حد و حرم کے اندر اور باہر کہیں بھی ادا کر سکتا ہے، مزید ”صابن“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱)

(۱) ولو خلطه بمشروب كخلط الزعفران أو القرنفل بالقهوة، فإن كان الطيب غالباً أي باعتبار أجزاءه ففيه الدم، وإن كان مغلوباً ففيه الصدقة إلا أن يشرب مراراً فعليه الدم. (إرشاد الساری: (ص: ۴۵۰) باب الجنایات وأنواعها، النوع الثاني في الطيب، فصل: في أكل الطيب و شربه، ط: الإمدادية مكة المكرمة)

☆ غنية الناسك: (ص: ۲۴۷) باب الجنایات، الفصل الأول: في الطيب، مطلب في أكل الطيب و شربه، ط: إدارة القرآن.

☆ شامی: (۵۴۷/۲) كتاب الحج، باب الجنایات، ط: سعيد.

(۱) ولو غسل المحرم بائناً فيه طيب فإن كان من راه سماه أشناناً كان عليه الصدقة وإن كان سماً طيباً كان عليه الدم، والصدقة في كل موضع نصف صاع إلا في الجراد والقمل على ما يذكر في المحرم. (الخانية على هامش الهندية: (۲۸۹/۱، ۲۹۰) كتاب الحج، فصل: فيما يجب لبس المحيط وإزالة النفث، ط: رشديه) =

خوشبودار غذا

☆ جو خوشبودار حقیقی کہلاتی ہیں جیسے مشک، عنبر، زعفران وغیرہ اگر پکے ہوئے کھانے میں ملی ہوئی ہوں اور انہیں احرام کی حالت میں کھایا تو دم یا صدقہ کچھ واجب نہ ہوگا اگرچہ خوشبودار چیزیں غالب ہوں۔

☆ اور جو کھانا پکا ہوا نہ ہو یعنی جو کھانا پکا یا ہی نہیں جاتا، تو اگر اس میں خوشبودار چیز غالب ہے اگرچہ خوشبودار نہ ہو، ایسا کھانا کھانے سے دم واجب ہوگا، اور اگر خوشبودار چیزیں مقدار میں کم ہیں، اگرچہ خوشبودار ظاہر ہو تو ایسا کھانا کھانے سے دم اور صدقہ لازم نہیں ہوگا، البتہ ایسا کھانا کھانا مکروہ ہے۔ (۱)

☆ پلاؤ، بریانی، زردہ وغیرہ پکی ہوئی چیزوں میں زعفران، الائچی، دارچینی وغیرہ خوشبودار چیز ڈالی ہوں تو احرام کی حالت میں ایسی پکی ہوئی چیزیں کھانا جائز ہیں، چاہے جتنی مقدار میں خوشبودار چیز ڈالی گئی ہو، اس کے کھانے سے کچھ واجب نہ ہوگا۔

= غنية الناسك: (ص: ۲۴۹) باب الجنایات، الفصل الأول: في الطيب، مطلب: في غسل يده أو رأسه بالطيب، ط: إدارة القرآن.

☆ التاتارخانية: (۵۰۷/۲) كتاب المناسك، الفصل الخامس: فيما يحرم على المحرم بسبب إحرامه وما لا يحرم، نوع منه في الدهن، والتطيب والخضاب، قبيل الفصل السادس، ط: إدارة القرآن.

(۱) اعلم أن خلط الطيب بغيره على وجهه؛ لأنه إما أن يخلط بطعام مطبوخ أولاً، ففي الأول، لا حكم للطيب سواء كان غالباً أو مغلوباً، وفي الثاني: الحكم للغلبة، إن غلب الطيب وجب الدم، وإن لم تظهر رائحته، كما في الفتح، وإلا فلا شيء عليه، غير أنه إذا وجدت معه الرائحة، كره. (شامی: (۵۴۷/۲) كتاب الحج، باب الجنایات، ط: سعيد)

☆ البحر الرائق: (۵/۳) كتاب الحج، باب الجنایات، ط: سعيد.

☆ غنية الناسك: (ص: ۲۴۶، ۲۴۷) باب الجنایات، الفصل الأول: في الطيب، مطلب: في أكل الطيب و شربه، ط: إدارة القرآن.

خوشبودار کھانا

☆ اگر خوشبودار چیز کسی کھانے والی چیز میں ڈال کر پکائی گئی ہے، تو ایسی چیز احرام کی حالت میں کھانے سے دم یا صدقہ دینا لازم نہیں ہوگا۔

☆ اسی طرح اگر خوشبودار چیز کسی اور کھانے والی چیز میں ڈالی گئی ہے لیکن پکائی نہیں گئی اور خوشبودار چیز کی مقدار دوسری چیزوں سے کم ہے، تب بھی احرام کی حالت میں ایسی چیز کھانے سے دم وغیرہ لازم نہیں ہوگا، البتہ مذکورہ دونوں قسم کا کھانا کھانا احرام کی حالت میں مکروہ ہے اس لئے اس سے بچنا چاہئے۔ (۱)

خوشبو کپڑے میں استعمال کرنے کی جنایت

”کپڑے میں خوشبو استعمال کرنے کی جنایت“ عنوان کو دیکھیں۔ (۳۰۸/۳)

(۱) فلو أكل طيباً كثيراً وهو أن يلتصق بأكثر فمه يجب الدم، وإن كان قليلاً بأن لم يلتصق بأكثر فمه فعليه الصدقة لهذا إذا أكله كما هو من غير خلط أو طبخ، فلو جعله بالطعام وطبخه فلا بأس بأكله؛ لأنه خرج من حكم الطيب، وصار طعاماً، وكذلك كل ما غيرته النار من الطيب فلا بأس بأكله، ولو كان ريح الطيب يوجد منه، وإن لم يغيره النار يكره أكله إذا كان يوجد منه رائحة الطيب وإن أكل فلا شيء عليه كذا في شرح الطحاوي. (غنية الناسك في بغية المناسك: (ص: ۲۴۶) باب الجنایات، الفصل الأول: في الطيب، مطلب في أكل الطيب وشربه، ط: إدارة القرآن)

❏ وأكل طعام أي غير مطبوخ يوجد منه رائحة الطيب بخلاف المطبوخ فإنه لا يكره، وكذا إذا كان المخلوط غير مطبوخ، ولم يوجد منه الريح فإنه حينئذ مغلوب مستهلك، فلا شيء عليه، وكذا حكم الشراب وهذا كله عند أبي حنيفة، وأما عندهما فلا شيء عليه بأكل الزعفران فإنه يستعمل في الأطعمة فالتحقق بها، ولأبي حنيفة أنه طيب حقيقة، ولا تنسقط هذه الحقيقة إلا لضرورة التبعية للطعام، بأن كان في طعام مسته النار أو لم تمسه كذا في الشمني. (لباب المناسك مع شرحه (إرشاد الساري): (ص: ۱۳۴) فصل في مكروهاته، ط: بيروت، و: (ص: ۱۷۱) باب الإحرام، فصل: في مكروهاته، ط: الإمدادية مئة المكرمة)

❏ الهندية: (۲۴۱/۱) كتاب المناسك، الباب الثامن: في الجنایات، ط: رشيدية.

خوشبو کھالی

اگر کسی نے احرام کی حالت میں بہت سی خالص خوشبو کھالی، یعنی اتنی کہ منہ کے اکثر حصہ میں لگ گئی تو دم دینا واجب ہوگا، اور اگر تھوڑی مقدار میں کھائی ہے یعنی منہ کے اکثر حصہ میں نہیں لگی تو صدقہ فطر کی مقدار گندم یا اس کی قیمت صدقہ کرنا واجب ہوگا، اور یہ حکم اس وقت ہے جب کہ خالص خوشبو کھائے، اور اگر اس کو کسی کھانے میں ڈال کر پکایا تو کچھ واجب نہیں، اگرچہ خوشبو کی چیز غالب ہو۔ (۱)

خلاصہ یہ کہ پکانے سے پہلے اور پکانے کے بعد کا حکم الگ الگ ہے۔

خوشبو والی دواء

اگر محرم نے احرام کی حالت میں ایسی دوائی لگائی جس میں خوشبو غالب ہے اور پکی ہوئی نہیں ہے، تو اگر زخم ایک بڑے عضو کے برابر یا اس سے زیادہ نہیں تو صدقہ واجب ہے، اور اگر ایک بڑے عضو کے برابر یا اس سے زیادہ ہے تو دم واجب ہے، عذر کی وجہ سے لگانے کا بھی یہی حکم ہے۔ (۲)

(۱) فلو أكل طيباً كثيراً، وهو أن يلتصق بأكثر فمه يجب الدم، وإن كان قليلاً بأن لم يلتصق بأكثر فمه فعليه الصدقة، لهذا إذا أكله كما هو من غير خلط أو طبخ فلو جعله في الطعام وطبخه، فلا بأس بأكله؛ لأنه خرج من حكم الطيب وصار طعاماً..... (غنية الناسك: (ص: ۲۴۶) باب الجنایات، الفصل الأول: في الطيب، مطلب في أكل الطيب وشربه، ط: إدارة القرآن)

❏ إرشاد الساري: (ص: ۴۴۴، ۴۴۵) باب الجنایات وأنواعها، النوع الثاني: في الطيب، فصل: في أكل الطيب وشربه، ط: الإمدادية مئة المكرمة.

❏ الدر مع الرد: (۵۴۴/۲، ۵۴۵) كتاب الحج، باب الجنایات، ط: سعيد.

❏ البحر الرائق: (۵/۳) كتاب الحج، باب الجنایات، ط: سعيد.

(۲) ولو تداوى بالطيب أو بدواء فيه طيب غالب ولم يكن مطبوخاً فألزقه بجراحته يلزمه صدقة إذا كان موضع الجراحة لم يستوعب عضواً أو أكثر، إلا أن يفعل ذلك مراراً، فيلزمه دم. (غنية الناسك: (ص: ۲۴۸) باب الجنایات، الفصل الأول: في الطيب، مطلب في التداوى بالطيب، ط: إدارة القرآن)=

خوف یا وحشت ہو

جس جگہ خوف یا وحشت ہو وہاں پر ”سورة لا یلف“ پڑھنے سے ہر قسم کی بلا مصیبت سے امن حاصل ہو جاتا ہے۔ (۱)

خون ٹیسٹ کروانا

احرام کی حالت میں خون ٹیسٹ کروانا جائز ہے، اس سے دم یا صدقہ لازم نہیں ہوگا۔ (۲)

خون چڑھانا

اگر کسی آدمی کو احرام کی حالت میں خون چڑھانے کی ضرورت ہے تو خون چڑھانا جائز ہے اس سے دم یا صدقہ دینا لازم نہیں ہوگا۔ (۳)

= الدر مع الرد : (۵۴۶/۲) کتاب الحج ، باب الجنایات ، ط : سعید .

إرشاد الساری : (ص : ۴۵۲) باب الجنایات وأنواعها ، النوع الثانی فی الطیب ، فصل : فی التداوی بالطیب ، ط : الإمدادیة ، مکة المکرمة .

البحر الرائق : (۵/۳) کتاب الحج ، باب الجنایات ، ط : سعید .

(۱) يستحب أن یقرأ سورة ”لایلاف قریش“ إنها أمان من کلّ سوء . (الاذکار للنووی : (ص : ۲۴۷) ، کتاب أذکار المسافر ، باب أذکاره عند إرادته الخروج من بیتہ ، ط : دار البشائر)

فتح القدير : (۲۲۰/۲) کتاب الحج ، المقدمة ، ط : رشیدیہ .

مرقاۃ المفاتیح : (.....) کتاب الدعوات ، باب الدعوات المتفرقة فی الاوقات .

(۲) (والفصد) الإفتصاد (والحجامة) أى الاحتجام (بلاإزالة شعر) أى موضعیهما . (إرشاد الساری : (ص : ۱۷۳) باب الإحرام ، فصل : فی مباحاته ، ط : الإمدادیة مکة المکرمة)

غنیة الناسک : (ص : ۹۲) باب الإحرام ، فصل : فی مباحات الإحرام ، ط : إدارة القرآن .

الدر مع الرد : (۵۴۹/۲) کتاب الحج ، باب الجنایات ، ط : سعید .

(۳) انظر الحاشیة السابقة .

خون دینا

اگر احرام کی حالت میں کسی آدمی کی جان بچانے کے لئے خون دینے کی ضرورت پڑے تو خون دینا جائز ہے، اس سے دم یا صدقہ دینا لازم نہیں ہوگا۔ (۱)

خون مسلسل بہنے کی صورت میں طواف کیسے کرے؟

”ریاحی مریض طواف کیسے کرے؟“ عنوان کو دیکھیں۔ (۲/۳۶۷)

خون مسلسل بہنے کی صورت میں عرفات میں نماز کیسے پڑھے؟

”ریاحی مریض عرفات میں نماز کیسے پڑھے؟“ عنوان کو دیکھیں۔ (۲/۳۶۹)

خیمہ

احرام کی حالت میں خیمے کے اندر داخل ہونا اور اس میں بیٹھنا اور سونا

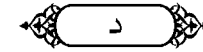
جائز ہے۔ (۲)

(۱) انظر الحاشیة السابقة رقم : ۲ ، علی الصفحة السابقة رقم : ۲۶۴ .

(۲) ولاستظلال ببیت ومحمل وعمارته وفسطاط (بضم الفاء : أى خيمة كبيرة : ولعل المراد بها ما لم یصل رأسه إليها أو فيه تجرید أريد به مطلق الخيمة) و ثوب وغيرها (لباب المناسک مع إرشاد الساری : (۱۷۳) باب الإحرام ، فصل : فی مباحاته ، ط : الإمدادیة ، مکة المکرمة)

غنیة الناسک : (ص : ۹۲) باب الإحرام ، فصل : فی مباحات الإحرام ، ط : إدارة القرآن .

الدر مع الرد : (۴۹۰/۲) کتاب الحج ، فصل فی الإحرام ، مطلب : فیما یحرم بالإحرام وما لا یحرم ، ط : سعید .



داماد

داماد (سگی بیٹی کا شوہر) اپنی ساس کے لیے محرم ہے، ان میں ہمیشہ کے لئے نکاح حرام ہے، لہذا ساس داماد کے ساتھ حج کو جاسکتی ہے، باقی اگر فتنہ کا اندیشہ ہو تو احتیاط ضروری ہے۔ (۱)

داماد محرم ہے، ساس کے لئے اس کے ساتھ حج کے لئے جانا جائز ہے۔ (۲)

(۱) والمحرّم من لا يجوز منّا كحتها على التابيد بقراة أو رضاع أو مصاهرة بنكاح فاسد أو سفاح على الأصح ونقل أبو السعود رحمه الله عن البزازیة : لاتسافر بأخيها رضاعاً في زماننا ، قال في رد المحتار : أى لفساد الزمان ويؤيده كراهة الخلوة بها كالصهرة الشابة ، فينبغي استثناء الصهرة الشابة هنا أيضاً ؛ لأن السفر كالخلوة . (غنية الناسك : (ص : ۲۷) باب شرائط الحج ، فصل : وأما شرائط وجوب الأداء ، الرابع : ط : إدارة القرآن)

(۲) إرشاد الساري : (ص : ۷۶) باب شرائط الحج ، النوع الثاني : شرائط الأداء ، الشرط الرابع : المحرم الأمين للمرأة ، ط : الإمدادية مكة المكرمة .

الهندية : (۲۱۹ / ۱) كتاب المناسك ، الباب الأول في تفسير الحج وفرضيته ، ط : رشيدية .

(۲) والمحرّم الزوج ومن لا يجوز منّا كحتها على التابيد بقراة أو رضاع أو مصاهرة . (الهندية : (۲۱۹ / ۱) كتاب المناسك ، الباب الأول في تفسير الحج ، ط : رشيدية)

التاتارخانية : (۴۳۴ / ۲) كتاب المناسك ، الفصل الأول في بيان شرائط الوجوب ، ط : إدارة القرآن .

شامی : (۴۶۴ / ۲) كتاب الحج ، مطلب في قولهم : يقدم حق العبد على حق الشرع ، ط : سعيد .

غنية الناسك : (ص : ۲۷) باب شرائط الحج ، فصل : وأما شرائط وجوب الأداء ، ط : إدارة القرآن .

درخت

حرم کی حدود میں درخت کا ٹنا محرم اور غیر محرم دونوں کے لئے منع ہے۔ (۱)

درخت کی شاخیں کا ٹنا مزدلفہ اور منیٰ میں

منیٰ اور مزدلفہ کے درختوں کی شاخیں کاٹنے اور تراشنے کی وجہ سے جو نقصان ہوا ہے اس کی بقدر رقم فقراء میں صدقہ کرنا لازم ہوگا، اور اگر کوئی نقصان نہیں ہوا تو کچھ بھی صدقہ کرنا لازم نہیں ہوگا۔ (۲)

(۱) وأما حكم الشجر : فنقول : قطع شجر الحرم حرام ، قال عليه السلام في الحديث المعروف : ” ولا يقطع شجرها “ . (المحيط البرهاني : (۵۶ / ۳) كتاب المناسك ، الفصل السادس : في صيد الحرم وشجره ، وحشيشه ، وحكم أهل مكة ، ط : رشيدية)

الفتاوى التاتارخانية : (۵۱۲ / ۲) كتاب المناسك ، الفصل السادس : في صيد الحرم وشجره وحشيشه وحكم أهل مكة ، ط : إدارة القرآن .

إعلاء السنن : (۴۰۳ / ۱۰) كتاب الحج ، أبواب جزاء الصيد ، باب حرمة صيد الحرم ونباته وشجره ، وحشيشه إلا الإذخر ، قبيل : مسائل شتى تتعلق بالحج ، ط : إدارة القرآن .

إرشاد الساري : (ص : ۵۳۹) باب الجنایات وأنواعها ، النوع السابع : في أشجار الحرم ونباته ، النوع الرابع ، ط : الإمدادية ، مكة المكرمة .

(۲) إذا جنى على نبات الحرم أى بقطعه أو قلعہ أو رعيه فعليه قيمته كبيراً كان الشجر أو صغيراً فيشتري بها أى بقيمته طعاماً من الحبوب الذى يؤكل كل منها ، يتصدق به على الفقراء أى فقراء الحرم أو غيره . (لباب المناسك مع شرحه (إرشاد الساري) (ص : ۴۲۵) باب في جزاء الجنایات وكفارتها ، فصل في جزاء أشجار الحرم ونباته ، ط : بيروت ، و : (ص : ۵۴۵) ط : الإمدادية مكة المكرمة)

ويجوز أخذ الورق من شجر الحرم ولا ضمان فيه إذا كان لا يضر بالشجر كذا في السراج الوهاج . (الهندية : (۲۵۳ / ۱) كتاب المناسك ، الباب التاسع : في الصيد ، اعلم أن شجر الحرم أنواع أربعة ، ط : رشيدية)

قطع ورق الشجر بالمحجن والعصا والسواك ، وقطع الشجر للبناء والسكنى بموضع وقطعه لاصلاح الحوائط والبساتين ، لقوله ﷺ يوم فتح مكة : ” إن هذا البلد حرمة الله يوم خلق السموات والأرض فهو حرام بحرمة الله إلى يوم القيامة ولا يعصده شوكه ، ولا ينفر صيده ولا يلتقط لقطته إلا من عرفها ولا يختلى خلاه ، فقال ابن عباس رضى الله عنهما يا رسول الله ! إلا الإذخر ، فإنه لقينهم وبيوتهم ، فقال : ” إلا الإذخر “ ويجب عند الجمهور ضمانه خلافاً للمالكية . (الفقه الإسلامى وأدلته : (۳۲۸ / ۳) الباب الخامس : الحج والعمرة ، الفصل الثانى : خصائص الحرمین ، المبحث الأول : حرم مكة ، سادساً : الأحكام التى يخالف فيها الحرم غيره من البلاد ، ط : دار الفكر)

درخواست منظور نہ ہونے سے حج ساقط نہیں ہوگا

حج کی درخواست دینے سے فرض حج ساقط نہیں ہوتا، درخواست منظور نہ ہونے یا قرعہ اندازی میں نام نہ نکلنے کی صورت میں مسلسل ہر سال درخواست دیتے رہنا چاہیے حج کرنے کا موقع مل گیا تو حج کرنے سے حج ساقط ہو جائیگا، اور اگر خدا نخواستہ منظوری کی نوبت نہیں آئی تو وارثوں کو حج بدل کے لئے وصیت کر کے جانا لازم ہوگا۔ (۱)

درویش شریف مختصر یہ ہے

☆.....اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ نِ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَسَلَّمَ . (۲)

(۱) کل من قدر علی شرائط الوجوب ، الأولیٰ أن یقال : وهو من وجد فی حقه شرائط الوجوب ، ولم یحجّ أى بنفسه ، فعلیه الإیضاء به ، سواء قدر علی شرائط الأداء أم لا ، أى أم لم یقدر علی شرائط الأداء ، لكن إذا وجد فیہ شرائط الوجوب ولم یوجد شرائط الأداء فعلیہ الإحجاج فی الحال ، أو الإیضاء فی المآل ، بخلاف من وجد فیہ شرائط الأداء أيضاً ولم یحجّ فإنه یتعین فی حقه الإیضاء . (إرشاد الساری : (ص: ۸۹) باب شرائط الحج ، النوع الرابع ، شرائط وقوع الحج عن الفرض ، فصل : فیمن یجب علیہ الوصیة بالحج ، ط: الإمدادیة ، مکة المکرمة)

غنیة الناسک : (۳۲، ۳۳) باب شرائط الحج ، فصل : فیما إذا وجد شرائط الوجوب ، ط: إدارة القرآن .

شامی : (۲/۴۵۹) کتاب الحج ، ط: سعید .

(۲) وفي لفظ عند ابن بشکوال من حدیث أبي هريرة أيضاً : ”من صلی صلاة العصر من يوم الجمعة فقال قبل أن یقوم من مكانه : اللهم صلی علی محمد النبی الأمی وعلی آلہ وسلم تسلیما ثمانین مرة غفرت له ذنوب ثمانین عاماً وکتبت له عبادة ثمانین سنة“ ونحوه عن سهل كما سیأتی . (القول البدیع فی الصلاة علی الحبيب الشفیع (صلی اللہ علیہ وسلم) للإمام الحافظ المورخ محمد بن عبد الرحمن السخاوي ، (ص: ۳۹۹) ۱۳- الصلاة علیہ فی يوم الجمعة وليلتها ، وفيه أحاديث كثيرة . ط: دار اليسر ، دار المنهاج ، المدينة المنورة ، المملكة العربية السعودية) =

☆.....اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ نِ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَسَلَّمَ

تَسْلِيماً . (۱)

۱۱۴ = قال شيخنا أبو القاسم : روينا عن سهل بن عبد الله : من قال في يوم الجمعة بعد العصر اللهم صل على محمد النبي الأمي وعلى آلہ وسلم ثمانين مرة غفرت له ذنوب ثمانين سنة . (القرية إلى رب العالمين والصلاة على محمد سيد المرسلين لابن بشکوال (المتوفى : ۵۷۸ هـ) ، (ص: ۱۱۴) باب فضل الصلاة على النبي صلى الله عليه وسلم عشية الخميس ويوم الجمعة ، ط: دار الكتب العلمية ، الطبعة الأولى ۱۴۲۰ هـ)

حدثنا عمر ، نا الحسين بن اسماعيل الضبي ، واحمد بن عبد الله بن نصر بن بجير ، قالا : نا سعيد بن محمد بن ثواب ، أنا عون بن عمارة ، أنا سكن البرجمي عن حجاج بن سنان ، عن علي بن زيد ، عن سعيد بن المسيب اظنه عن أبي هريرة ، قال : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : ” الصلاة على نور على الصراط فمن صلى على يوم الجمعة ثمانين مرة غفرت له ذنوب ثمانين عاماً . (الترغيب في فضائل الأعمال و ثواب ذلك لأبي حفص عمر بن احمد بن عثمان بن احمد بن محمد بن ايوب بن ازداد البغدادی المعروف بابن شاهين (المتوفى : ۳۸۵) ، (ص: ۱۴) باب مختصر من الصلاة على رسول الله صلى الله عليه وسلم تسليماً ، ط: دار الكتب العلمية ، بيروت لبنان)

۱۱۴ = قال شيخنا أبو القاسم : روينا عن سهل بن عبد الله : من قال في يوم الجمعة بعد العصر اللهم صل على محمد النبي الامي وعلى آلہ وسلم ثمانين مرة غفرت له ذنوب ثمانين سنة . (القرية إلى رب العالمين والصلاة على محمد سيد المرسلين لابن بشکوال (ص: ۱۱۴) باب فضل الصلاة على النبي صلى الله عليه وسلم عشية الخميس ويوم الجمعة ، ط: دار الكتب العلمية ، بيروت)

عن الحجاج بن سنان عن علي بن زيد عن سعيد ابن المسيب اظنه عن أبي هريرة قال : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : ” صلاة على نور على الصراط ، فمن صلى على يوم الجمعة ثمانين مرة غفرت له ذنوب ثمانين عاماً . (القرية إلى رب العالمين (ص: ۱۱۱) فضل الصلاة على النبي صلى الله عليه وسلم عشية الخميس يوم الجمعة ، ط: دار الكتب العلمية بيروت)

۳۸۱۴ = أبو هريرة : الصلاة على نور على الصراط ، ومن صلى على يوم الجمعة ثمانين مرة غفرت له ذنوب ثمانين عاماً . (الفردوس بمانور الخطاب ، (۲/۴۰۸) ذكر الفصول من ذوات الألف واللام ، ط: دار الكتب العلمية ، بيروت)

(۱) وفي لفظ عند ابن بشکوال من حدیث أبي هريرة أيضاً : ”من صلی صلاة العصر من يوم الجمعة فقال قبل أن یقوم من مكانه: اللهم صلی علی محمد النبی الأمی وعلی آلہ وسلم تسلیماً =

درود و سلام پڑھنا

روزانہ پانچوں نمازوں کے وقت یا جس وقت موقع ہو روضہ اقدس پر حاضر ہو کر درود و سلام پڑھنا جائز ہے۔ (۱)

دستار

☆ عورتوں کے لئے احرام کی حالت میں دستار پہننا جائز ہے، البتہ نہ پہننا بہتر ہے۔
☆ مردوں کے لئے احرام کی حالت میں دستار پہننا جائز نہیں ہے، اگر آدھے دن سے زیادہ دیر پہن کر رکھے گا تو دم دینا لازم ہوگا، اور آدھے دن سے کم میں صدقہ دینا لازم ہوگا۔ (۲)

نابالغ بچوں پر دستار پہننے کی وجہ سے دم یا صدقہ واجب نہیں ہوگا۔ (۳)

(۱) ويستحب الإكثار من الصلاة والسلام على النبي ﷺ في المدينة المعظمة أى خصوصاً
(إرشاد السارى) : (ص: ۷۵۲) باب زيارة سيد المرسلين ﷺ ، فصل فى استحباب الإكثار من أعمال البر بالحرمين ، ط: الإمدادية ، مگة المکرمة
☆ غنية الناسك : (ص: ۳۸۳) خاتمة فى زيارة قبر الرسول ﷺ ، قبيل : فصل فى زيارة أهل البقيع ، ط: إدارة القرآن .

☆ الفقه الإسلامى وأدلته : (۳/۳۴۱) الباب الخامس : الحج والعمرة ، الفصل الثانى : خصائص الحرمين ، المبحث الثانى ، حرم المدينة ، ط: دار الفكر .

(۲) قال عز بن جماعة رحمه الله تعالى : ويحرم عليه لبس القفازين فى يديه عند الأربعة ، وأما المرأة : فيندب لها عدمه لقوله ﷺ : ” ولا تلبس القفازين “ . (غنية الناسك : (ص: ۸۶) باب الإحرام ، فصل : فى محرمات الإحرام ومحظوراته التى فى غالبها الجزاء ، ط: إدارة القرآن

☆ وكذا لبس المحرم القفازين ، لما نقل عز الدين بن جماعة من أنه يحرم عليه لبس القفازين فى يديه عند الأربعة فإن المرأة ليست ممنوعة عن لبسهما ، وإن كان الأولى لها أن تلبسهما لقوله ﷺ : ” ولا تلبس القفازين “ جمعاً بين الدلائل . (إرشاد السارى : (ص: ۱۶۲، ۱۶۷) باب الإحرام ، فصل فى محرماته ، ط: الإمدادية ، مگة المکرمة

☆ شامى : (۲/۲۸۹) كتاب الحج ، فصل فى الإحرام ، مطلب : فيما يحرم بالإحرام وما لا يحرم ، ط: سعيد .

(۱) وفى الولوالجية: ولو لبس صبي أحرم عنه أبوه قميصاً لم يلزمه شيء. (التاتارخانية: =

=ثمانين مرة غفرت له ذنوب ثمانين عاماً وكتبت له عبادة ثمانين سنة“ ونحوه سن سهل كما سيأتى . (القول البديع فى الصلاة على الحبيب الشفيع (صلى الله عليه وسلم) للإمام الحافظ المورخ محمد بن عبد الرحمن السخاوي ، (ص: ۳۹۹) ۱۳- الصلاة عليه فى يوم الجمعة وليلتها ، وفيه أحاديث كثيرة . ط: دار اليسر ، دار لامنهاج ، المدينة المنورة ، المملكة العربية السعودية)
☆ قال شيخنا أبو القاسم : روي عن سهل بن عبد الله : من قال فى يوم الجمعة بعد العصر اللهم صل على محمد النبي الأمي وعلى آله وسلم ثمانين مرة غفرت له ذنوب ثمانين سنة . (القرية إلى رب العالمين والصلاة على محمد سيد المرسلين لابن بشكوال (المتوفى : ۵۷۸ هـ) ، (ص: ۱۱۴) باب فضل الصلاة على النبي صلى الله عليه وسلم عشية الخميس ويوم الجمعة ، ط: دار الكتب العلمية ، الطبعة الأولى ۱۴۲۰ هـ)

☆ حدثنا عمر ، نا الحسين بن اسماعيل الضبي ، واحمد بن عبد الله بن نصر بن بجير ، قال : نا سعيد بن محمد بن ثواب ، أنا عون بن عمارة ، أنا سكن البرجمي عن حجاج بن سنان ، عن علي بن زيد ، عن سعيد بن المسيب اظنه عن أبي هريرة ، قال : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : ” الصلاة على نور على الصراط فمن صلى على يوم الجمعة ثمانين مرة غفرت له ذنوب ثمانين عاماً . (الترغيب فى فضائل الأعمال و ثواب ذلك لأبي حفص عمر بن احمد بن عثمان بن احمد بن محمد بن ايوب بن ازداد البكداوى المعروف بابن شاهين (المتوفى : ۳۸۵) ، (ص: ۱۴) باب مختصر من الصلاة على رسول الله صلى الله عليه وسلم تسليمًا ، ط: دار الكتب العلمية ، بيروت لبنان)

☆ قال شيخنا أبو القاسم : روي عن سهل بن عبد الله : من قال فى يوم الجمعة بعد العصر اللهم صل على محمد النبي الامي وعلى آله وسلم ثمانين مرة غفرت له ذنوب ثمانين سنة . (القرية إلى رب العالمين والصلاة على محمد سيد المرسلين لابن بشكوال (ص: ۱۱۴) باب فضل الصلاة على النبي صلى الله عليه وسلم عشية الخميس ويوم الجمعة ، ط: دار الكتب العلمية ، بيروت)

☆ عن الحجاج بن سنان عن علي بن زيد عن سعيد ابن المسيب اظنه عن أبي هريرة قال : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : ” صلاة على نور على الصراط ، فمن صلى على يوم الجمعة ثمانين مرة غفرت له ذنوب ثمانين عاماً . (القرية إلى رب العالمين (ص: ۱۱۱) فضل الصلاة على النبي صلى الله عليه وسلم عشية الخميس يوم الجمعة ، ط: دار الكتب العلمية بيروت)

☆ أبو هريرة : الصلاة على نور على الصراط ، ومن صلى على يوم الجمعة ثمانين مرة غفرت له ذنوب ثمانين عاماً . (الفردوس بمأثور الخطاب ، (۲/۴۰۸) ذكر الفصول من ذوات الألف واللام ، ط: دار الكتب العلمية ، بيروت)

دس ذی الحجہ کی رمی کا وقت

دسویں کوری کا وقت صبح صادق سے گیارہویں کی صبح صادق تک ہے، مسنون وقت سورج نکلنے سے زوال تک ہے، زوال سے غروب تک مباح وقت ہے، غروب کے بعد مکروہ وقت ہے۔

دسویں تاریخ کی رمی

☆ دسویں تاریخ کی رمی اگرچہ عورتوں اور بیماروں کے علاوہ دوسروں کے لئے مغرب کے بعد کرنا مکروہ ہے، مگر رات میں صبح صادق سے پہلے پہلے کرنے سے واجب ادا ہو جاتا ہے۔

☆ اگر دسویں تاریخ کے بعد کی رات گزر گئی اور رمی نہیں کی تو اس کی قضا بھی واجب ہے اور رات کے بعد کرنے سے دم دینا بھی لازم ہے۔ (۲)

= (۲۹۴/۲) کتاب المناسک، الفصل الخامس: فی بیان ما یحرم علی المحرم ومالا یحرم، نوع منه: فی لبس المخیط، ط: إدارة القرآن

☆ (۱۵۹/۱) باب الإحرام، فصل: فی إحرام الصبی، ط: الإمدادیة، مکة المکرمة. (غنية الناسک: (ص: ۸۲) باب الإحرام، فصل فی إحرام الصبی والمجنون والعبد والأمة، ط: إدارة القرآن.

(۲) وله فی هذا اليوم أربعة أوقات، فوقت الجواز أداء من طلوع الفجر، فلا یصح قبله إلى طلوع الفجر من غده فإذا طلع فات وقت الأداء ولزمه الدم والقضاء، ویسن من طلوع الشمس إلى الزوال ثم یباح إلى الغروب، وقیل یکره، ویکره من الغروب إلى الفجر، وكذا قبل طلوع الشمس وهذا عند عدم العذر، فلا إساءة برمی الضعفة قبل الشمس، ولا برمی الرعاة لیلاً. (غنية الناسک: (ص: ۱۶۹، ۱۷۰) باب مناسک منی يوم النحر، فصل فی رمی جمرة العقبة يوم النحر، ط: إدارة القرآن

☆ ولو أخره إلى اللیل کره إلا فی حق النساء وكذا حکم الضعفاء ولا یلزمه شیء من الکفارة ولكن یلزمه الإساءة لتركه السنة، وإن كان بعذر لم یکره أى تأخیره ولو أخره أى رمی اليوم إلى الغد لزمه الدم والقضاء أى فی أيامه. (إرشاد الساری: (ص: ۳۳۳) باب رمی الجمار وأحكامه، فصل: فی رمی جمرة العقبة يوم النحر، ط: الإمدادیة، مکة المکرمة

☆ شامی: (۵۱۵/۲) کتاب الحج، مجلط فی رمی جمرة العقبة، ط: سعید =

☆ مزید ”دسویں ذی الحجہ کو مغرب کے وقت رمی کرنا“ عنوان کو بھی دیکھیں۔
☆ رمی اور قربانی کرنے میں اتنی جلدی کرنا کہ ازدحام کی وجہ سے اپنے نفس کو یا کسی دوسرے کو تکلیف پہنچنے کا اندیشہ ہو حرام ہے، غروب سے کچھ قبل اطمینان سے رمی کریں، اگر اس وقت بھی ہجوم اور ازدحام ہو تو غروب کے بعد رمی کریں، ایسی حالت میں غروب کے بعد رمی کرنے میں کوئی کراہت نہیں ہے۔ (۱)

دسویں ذی الحجہ کو مغرب کے وقت رمی کرنا

اگر دسویں ذی الحجہ کو زوال سے پہلے پہلے رمی کرنے میں دشواری ہے تو مغرب تک رمی میں تاخیر کرنے میں کوئی حرج نہیں، لیکن یہ شرط ہے کہ جب تک رمی نہ کر لیں تب تک تمتع اور قرآن کی قربانی نہیں کر سکتے، اور جب تک قربانی نہ کر لیں، بال نہیں کٹا سکتے اور جب تک بال نہیں کٹوائے تب تک احرام کے کپڑے اتار کر عام

= (۲۹۴/۲) کتاب الحج، مطلب فی دخول مکة، ط: سعید

(۱) وله فی هذا اليوم أربعة أوقات، فوقت الجواز أداء من طلوع الفجر، فلا یصح قبله إلى طلوع الفجر من غده فإذا طلع فات وقت الأداء ولزمه الدم والقضاء، ویسن من طلوع الشمس إلى الزوال ثم یباح إلى الغروب، وقیل یکره، ویکره من الغروب إلى الفجر، وكذا قبل طلوع الشمس وهذا عند عدم العذر، فلا إساءة برمی الضعفة قبل الشمس، ولا برمی الرعاة لیلاً. (غنية الناسک: (ص: ۱۶۹، ۱۷۰) باب مناسک منی يوم النحر، فصل فی رمی جمرة العقبة يوم النحر، ط: إدارة القرآن

☆ ولو أخره إلى اللیل کره إلا فی حق النساء وكذا حکم الضعفاء ولا یلزمه شیء من الکفارة ولكن یلزمه الإساءة لتركه السنة، وإن كان بعذر لم یکره أى تأخیره ولو أخره أى رمی اليوم إلى الغد لزمه الدم والقضاء أى فی أيامه. (إرشاد الساری: (ص: ۳۳۳) باب رمی الجمار وأحكامه، فصل: فی رمی جمرة العقبة يوم النحر، ط: الإمدادیة، مکة المکرمة

☆ شامی: (۵۱۵/۲) کتاب الحج، مجلط فی رمی جمرة العقبة، ط: سعید

☆ (قوله: وترك الإیذاء واجب) أى فلا یترك الواجب لفعل السنة. (الدر مع الرد: (۲۹۴/۲) کتاب الحج، مطلب فی دخول مکة، ط: سعید

سلے ہوئے کپڑے نہیں پہن سکتے، احرام کے کپڑوں میں رہنا لازم ہوگا۔ (۱)

دعا طواف کی

”طواف کی دعا“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱۱۲/۳)

دعا قبول نہیں ہوتی

بعض لوگ کہتے ہیں کہ موجودہ زمانہ میں کسی کا حج قبول نہیں ہو رہا ہے، کیونکہ میدان عرفات میں اسلام کے دشمنوں کے بارے میں بددعا کی جاتی ہے مگر ان کا کوئی نقصان نہیں ہوتا بلکہ وہ اور زیادہ دندناتے پھرتے ہیں، دنیا سے برائی ختم ہونے کی دعا کرتے ہیں لیکن برائیاں ختم نہیں ہو رہی ہیں بلکہ بڑھ رہی ہیں گویا یہ ان کی دعا قبول نہ ہونے کی علامت ہے۔

(۱) ورمی القارن والمتمتع قبل الذبح والهدى عليهما ، وذبحهما قبل الحلق ، لكن هذا الترتيب وما قبله إنما هو واجب عند الإمام ويلحق بالجملة أى بجملة ما ذكرناه من واجبات الحج ، ترك محظورات الإحرام . (إرشاد السارى : (ص : ۱۰۰ ، ۱۰۱) باب فرائض الحج و واجباته وسننه ، ومستحباته ، ومكروهاته ، فصل : فى واجبات الحج ، الواجبات الخاصة لغير المكى ، ط : الإمدادية مكة المكرمة)

غنية الناسك : (ص : ۴۵ ، ۴۶) باب فرائض الحج ، و واجباته ، وسننه ، ومستحباته ، ومكروهاته ، فصل : وأما واجباته ، ط : إدارة القرآن .

الدر مع الرد : (۲/ ۴۷۰) كتاب الحج ، مطلب : فى فروض الحج و واجباته ، ط : سعيد .

وشرط الخروج ، منه أى من إحرام العمرة والحج فى الجملة ، الحلق أو التقصير ، أى قدر ربع شعر الرأس فى وقته . (إرشاد السارى : (ص : ۱۳۱) باب الإحرام ، فصل فى حكم الإحرام ، ط : الإمدادية ، مكة المكرمة)

غنية الناسك : (ص : ۶۶) باب الإحرام ، فصل : فى حكم الإحرام ، ط : إدارة القرآن .

شامى : (۲/ ۵۱۷) كتاب الحج ، مطلب : فى رمى جمرة العقبة ، قبيل : مطلب فى طواف الزيارة ، ط : سعيد .

انظر الحاشية السابقة ، رقم : ۲ ، على الصفحة السابقة : ۲۷۴ ، والحاشية رقم : ۱ ، على الصفحة الابقية رقم : ۲۷۳ . أيضاً .

اس کا جواب یہ ہے کہ حج کس کا قبول ہوتا ہے کس کا نہیں؟ یہ فیصلہ تو قبول کرنے والا اللہ ہی کر سکتا ہے، یہ کام بندہ کے کرنے کا نہیں، اور نہ کوئی بندہ کسی کے بارے میں یہ کہنے کا مجاز ہے کہ اس کی فلاں عبادت قبول ہوئی یا نہیں، البتہ ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ جس نے شرائط کی پابندی کے ساتھ حج کے ارکان صحیح طور پر کئے اس کا حج قبول ہو گیا۔ (۱)

رہا دعاؤں کا قبول ہونا یا نہ ہونا، یہ حج قبول ہونے یا نہ ہونے کی علامت نہیں بعض اوقات نیک آدمی کی دعا بظاہر قبول نہیں ہوتی اور برے آدمی کی دعا ظاہر میں قبول ہو جاتی ہے، اس کی حکمتیں اور مصلحتیں بھی اللہ تعالیٰ ہی کو معلوم ہیں، اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ برائی اور شر کے غلبہ کی وجہ سے نیک لوگوں کی دعائیں بھی قبول نہیں ہوتیں۔

حدیث شریف میں ہے کہ : ایک وقت آئے گا کہ نیک آدمی عام لوگوں کے لئے دعا کرے گا، حق تعالیٰ شانہ فرمائیں گے تو اپنے لئے جو کچھ مانگنا چاہتا ہے مانگ، میں تجھ کو عطا کروں گا لیکن عام لوگوں کے لئے نہیں، کیونکہ انہوں نے مجھ کو ناراض کر لیا ہے۔ (۲)

(۱) والأصح الأشهر أن الحج المبرور الذى لا يخالطه إثم مأخوذ من البر وهو الطاعة ، وقيل هو المقبول المقابل بالبر ، وهو الثواب ، ومن علامة القبول أن يرجع خيراً مما كان ولا يعاود المعاصى ، وقيل هو الذى لارضاء فيه ، وقيل : هو الذى لا يتعقبه معصية ، وهما داخلان فيما قبلهما ، قال القرطبي : الأقوال التى ذكرت فى تفسيره متقاربة وأنه الحج الذى وقت أحكامه و وقع موقعاً لما طلب من المكلف على وجه الأكمل . (حاشية السيوطى على سنن النسائى : (۲/۲) كتاب مناسك الحج ، فضل الحج المبرور ، ط : قديمى)

إرشاد السارى : (ص : ۵۴) باب زيارة سيد المرسلين ﷺ ، فصل : فى آداب الرجوع من سفر الحج ، ط : الإمدادية مكة المكرمة .

البحر العميق : (۱/ ۵۷ ، ۵۸) الباب الأول : فى الفضائل ، فصل : فى فضل الحج والعمرة و ذم تارك الحج ، ط : مؤسسة الريان ، المكتبة المكية .

(۲) يأتى على الناس زمان يدعو فيه المؤمن للعامة فيقول الله ادع لخاصة نفسك استجب لك ، فأما العامة فإنى عليهم ساخط . (جامع الأحاديث : (۲۲۶/۹) رقم الحديث : ۲۸۱۶۵ ، قسم الأقوال ، حرف الياء ، ط : دار الفكر)

ایک اور حدیث میں ہے کہ: تم لوگ نیکی کا حکم کرو اور برائی کو روکو ورنہ وہ دن دور نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ تم کو عام عذاب کی لپیٹ میں لے لیں گے، پھر دعائیں کرو تو تمہاری دعائیں بھی قبول نہیں ہوں گی۔ (۱)

اس وقت امت میں گناہوں کی کھلے بندوں اشاعت ہو رہی ہے بلکہ گناہوں پر جرات اور جوانمردی دکھا رہے ہیں اور اس پر فخر کئے جا رہے ہیں، اور اسلام کے خلاف ”روشن خیالی“ کے نام سے اسلام کی بنیادیں ڈھا کر اللہ اور اس کے رسول کو ناراض کیا جا رہا ہے، اور اللہ تعالیٰ کے بہت کم بندے رہ گئے ہیں جو گناہوں پر روک ٹوک کرتے ہیں۔

اس لئے اگر اس زمانے میں نیک لوگوں کی دعائیں بھی امت کے حق میں قبول نہ ہوں تو اس میں قصور ان نیک لوگوں یا ان کی دعاؤں کا نہیں بلکہ ہماری شامت اعمال کا قصور ہے، اللہ تعالیٰ ہمیں معاف فرمائیں اور ہماری دعاؤں کو قبول فرمائیں آمین۔

دعا قبول ہونے کی جگہ

☆ حج میں جن مقامات پر خاص طور پر دعا قبول ہوتی ہے وہ یہ ہیں:

① بیت اللہ شریف پر پہلی نظر پڑتے وقت دعا قبول ہوتی ہے۔

(۱) عن حذیفة الیمانی عن النبی ﷺ قال : والذی نفسی بیدہ لتأمرن بالمعروف ولتنهون عن المنکر أو لیوشکن الله أن یبعث علیکم عذاباً (عقاباً) منه فتدعونہ فلا یستجیب لکم . (سنن الترمذی : ۴۰/۲) أبواب الفتن ، باب ماجاء فی الأمر بالمعروف والنہی عن المنکر ، ط : قدیمی)

مشکاۃ المصابیح : (ص : ۴۳۶) باب الأمر بالمعروف ، الفصل الثانی ، ط : قدیمی .

مسند أحمد : (۳۸۸/۵) رقم الحدیث : ۲۳۳۴۹ ، مسند الأنصار ، حدیث حذیفة الیمان ، ط : مؤسّسة قرطبة قاہرہ .

② ملتزم (حجر اسود اور خانہ کعبہ کی چوکھٹ کے درمیان کی جگہ کو ملتزم کہتے ہیں یہ حصہ تقریباً دو میٹر ہے) کے پاس دعا قبول ہوتی ہے۔

③ ”میزاب رحمت“ کے نیچے دعا قبول ہوتی ہے (بیت اللہ شریف کی شمالی جانب چھت سے بارش کا پانی گرنے کے لئے سونے کا جو پر نالہ بنایا گیا ہے اس کو ”میزاب رحمت“ کہتے ہیں)

④ بیت اللہ شریف کے اندر دعا قبول ہوتی ہے۔

⑤ زم زم پیتے وقت دعا قبول ہوتی ہے۔

⑥ مقام ابراہیم کے پیچھے دعا قبول ہوتی ہے۔

⑦ صفا اور مروہ پر دعا قبول ہوتی ہے۔

⑧ سعی میں دعا قبول ہوتی ہے۔

⑨ عرفات کے میدان میں دعا قبول ہوتی ہے۔

⑩ منیٰ اور مزدلفہ میں دعا قبول ہوتی ہے۔

⑪ رمی کے وقت دعا قبول ہوتی ہے۔

⑫ جمرات کے پاس دعا قبول ہوتی ہے۔

⑬ حطیم اور رکن یمانی کے درمیان بھی دعا قبول ہوتی ہے۔

حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ رکن یمانی پر ہاتھ رکھ کر دعا کی جائے تو وہ دعا قبول ہوتی ہے۔

⑭ طواف کے دوران دعا قبول ہوتی ہے۔

⑮ زم زم کے کنویں کے پاس دعا قبول ہوتی ہے۔ (۱)

(۱) وهو من مواضع الإجابة وہی بمکّة خمسة عشر ، نظمہما صاحب النہر ، فقال :

دعاء البرایا یستجاب بکعبۃ وملتزم والموقوفین کذا الحجر =

دعا کسی منزل پر ٹھہرنے کی

”کسی منزل پر ٹھہرنے پر یہ دعا پڑھے“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۳۱۰/۳)

دعا معین کرنا

حج کے مقامات میں کوئی دعا خاص طور پر معین کرنا اچھا نہیں ہے، جس دعا میں دل لگے اور جس کی ضرورت سمجھے وہ دعا کرے، کیونکہ معین الفاظ کی پابندی کی صورت میں قلب کی رقت اور خشوع خضوع باقی نہیں رہتا، اور اللہ تعالیٰ سے توجہ ہٹ جاتی ہے، اس لئے جو دعا اچھی طرح یاد ہے اس سے دعا کرے ورنہ اپنی زبان اور اپنے محاورہ میں دعا کرے۔ (۱)

دعوت کرنا

”حاجیوں کی دعوت کرنا“ عنوان کو دیکھیں۔ (۴۳/۲)

= طواف و سعی مروتین و زمزم مقام و میزاب جمارک تعتبر

زاد فی الباب وعند رؤية الكعبة وعند السدرة، والركن اليماني وفي الحجر وفي منى نصف ليلة البد. (الدر مع الرد: ۵۰۸، ۵۰۷/۲) كتاب الحج، مطلب في إجابة الدعاء، ط: سعيد
إرشاد الساري: (ص: ۷۰۲، ۷۰۳) باب المتفرقات، فصل: في أماكن الإجابة، ط:
الإمدادية مكة المكرمة.

غنية الناسك: (ص: ۱۲۳) باب ماهية الطواف وأنواعه وأركانه وشرائطه وأحكامه،
فصل: وأما مستحبات الطواف، تنبيه: في أماكن الإجابة، ط: إدارة القرآن.

(۱) ويدعو بما شاء، وليس عن أصحابنا فيه دعا موقت؛ لأن الإنسان يدعو بما شاء؛ ولأن توقيت
الدعاء يذهب بالرفقة؛ لأنه يجري على لسانه من غير قصد، فيبعد عن الإجابة. (غنية الناسك:

ص: ۱۵۴، ۱۵۵) باب مناسك عرفات، فصل: في صفة الوقوف بعرفة، ط: إدارة القرآن
الهندية: (۲۳۹/۱) كتاب المناسك، الباب الخامس في كيفية أداء الحج، ط: رشيدية.

بدائع الصنائع: (۱۵۴/۲) كتاب الحج، فصل: وأما بيان سنن الحج وبيان ترتبه، ط: سعيد.

دکاندار کے لئے حج کا حکم

جس دکاندار کے پاس دکان میں اتنا سامان موجود ہے کہ: اگر اس میں سے حج کے مصارف کی مقدار سامان فروخت کر کے اتنا سرمایہ دوکان میں باقی رہتا ہے کہ اس میں کاروبار کر کے یہ شخص بال بچوں کے ساتھ درمیانی حیثیت سے گزر بسر کر سکے توجہ کے مصارف کی مقدار سامان بیچ کر ناجائز ہوگا کیونکہ اس پر حج فرض ہے۔ اور اگر باقی سرمایہ سے تجارت کر کے گزر بسر کرنا مشکل ہے توجہ واجب نہیں ہوگا بشرطیکہ اس شخص کا گزر بسر تجارت سے ہو، تجارت کے علاوہ گزر بسر کا کوئی اور ذریعہ نہ ہو۔ (۱)

دل اور زبان میں اختلاف ہو گیا

مثلاً دل میں حج قرآن کرنے کی نیت تھی لیکن زبان سے افراد یا تمتع نکل گیا تو

جودل میں تھا اس کا اعتبار ہوگا، زبان سے جو الفاظ نکلے ان کا اعتبار نہ ہوگا۔ (۲)

(۱) ومعنى القدرة على زاد و راحلة، ملك مال يبلغه إلى مكة بل إلى عرفة ذاهباً و جائباً راکباً في جميع السفر بثمان المثل فاضلاً عن حوائجه الأصلية المذكورة في الزكاة كمسكنه و عبيد خدمته أو رأ س مال التجارة إن كان تاجراً يعيش بالتجارة، والمراد ما يمكنه الاكتساب به قدر كفايته و كفاية عياله، لا أكثر؛ لأنه لا نهاية له وإن كان له من الضياع مالو باع مقدار ما يكفي الزاد والراحلة، يبقى بعد رجوعه من ضيعته قدر ما يعيش بقلته الباقي، يفترض عليه الحج وإلا فلا. كذا في الخانية. (غنية الناسك: (ص: ۱۹، ۲۰، ۲۱) باب شرائط الحج، فصل: أما شرائط الوجوب، السادس: الاستطاعة، ط: إدارة القرآن)
الدر مع الرد: (۲۶۲/۲) كتاب الحج، قبيل: مطلب: في قولهم يقدم حق العبد على حق الشرع، ط: سعيد.

البحر الرائق: (۳۱۳/۲) كتاب الحج، تحت قوله: وعملا لا بد له منه، ط: سعيد.

إرشاد الساري: (ص: ۶۰، ۶۱) باب شرائط الحج، النوع الأول: شرائط الوجوب، الشرط السادس: الاستطاعة، ط: الإمدادية، مكة المكرمة.

(۲) وشرط النية أن تكون بالقلب وإن جرى على لسانه خلاف ما نوى بقلبه فالعبرة بما نوى لا بما جرى فلو لبى بحجة و نوى بقلبه العمرة، أو لبى بعمرة و نوى بقلبه الحج، أو لبى بهما جميعاً نوى أحدهما، أو لبى بأحدهما و نوى كليهما، فالعبرة بما نوى. (لباب المناسك مع إرشاد الساري: (ص: ۱۴۳) باب الإحرام، فصل: وشرط النية أن تكون بالقلب، المكتبة الإمدادية، مكة المكرمة) =

دم

حج یا عمرہ میں غلطی کی وجہ سے حرم کی حدود میں ایک بکرا یا دنبہ وغیرہ ذبح کرنا واجب ہوتا ہے اس کو ”دم“ کہتے ہیں۔ (۱)

☆ احرام کی حالت میں بعض ممنوع افعال کرنے سے بکری وغیرہ ذبح کرنی واجب ہوتی ہے، اس کو ”دم“ کہتے ہیں۔ (۲)

☆ دم کا حدود حرم میں دینا لازم ہے، حرم کی حدود سے باہر دم دینا جائز نہیں اگر کسی نے حرم کی حدود سے باہر دم دیا ہے تو وہ دم دوبارہ حدود حرم میں دینا

لازم ہوگا۔ (۳)

= غنیۃ الناسک : (ص: ۷۸) باب الإحرام ، فصل فی نية الإحرام ، ط: إدارة القرآن .

الدر مع الرد : (۲/ ۲۸۳) کتاب الحج ، فصل : فی الإحرام ، ط: سعید .

(۱) اعلم أنه حیثما أطلق الدم فی عبارات القوم من أصحاب المناسک ، فالمراد الشاة ، فهی تجزئ فی کل موضع أى من مواضع الجنایات . (إرشاد الساری : (ص: ۵۵۳) باب فی جزاء الجنایات وکفاراتها ، فصل فی أحكام الدماء ، وشرائط جوازها ، ط: الإمدادیة ، مکة المکرمة)

= غنیۃ الناسک : (ص: ۲۴۰) باب الجنایات ، مقدمة ، ط: إدارة القرآن .

الدر مع الرد : (۲/ ۵۴۳) کتاب الحج ، باب الجنایات ، ط: سعید .

(۲) اعلم أنه حیثما أطلق الدم فی عبارات القوم من أصحاب المناسک ، فالمراد الشاة ، فهی تجزئ فی کل موضع أى من مواضع الجنایات . (إرشاد الساری : (ص: ۵۵۳) باب فی جزاء الجنایات وکفاراتها ، فصل فی أحكام الدماء ، وشرائط جوازها ، ط: الإمدادیة ، مکة المکرمة)

= غنیۃ الناسک : (ص: ۲۴۰) باب الجنایات ، مقدمة ، ط: إدارة القرآن .

الدر مع الرد : (۲/ ۵۴۳) کتاب الحج ، باب الجنایات ، ط: سعید .

(۳) ویختص أى جواز ذبحه بالمکان هو الحرم فلا يجوز ذبحه فی غیره ، أصلاً (إرشاد الساری :

ص: ۳۶۹) باب القران ، فصل : فی هدی القارن والمتمتع ، ط: الإمدادیة ، مکة المکرمة)

☆ وفيه أيضاً : ولو ذبح شیئاً من الدماء الواجبة أى کدم القران والتمتع والنذر ، فی الحج والعمرة أى مجتمعین أو منفردین خارج الحرم أى عن أرضه المحدودة المعلومة من کل ناحية بالعلم ، لم یسقط عنه أى ذلک الدم وعلیه ذبح آخر بدلاً عما تقدم ، وهذا متفق علیه بین أصحابنا . (إرشاد الساری : (ص: ۵۰۶) باب الجنایات وأنواعها ، النوع الخامس : الجنایات فی أفعال الحج ، فصل فی الجنایة فی الذبح والحلق ، ط: الإمدادیة ، مکة المکرمة) =

☆ جنایت سے واجب ہونے والے دم کا گوشت خود کھانا جائز نہیں صرف غریب لوگ ہی دم کا گوشت کھا سکتے ہیں ، کوئی مالدار نہیں۔ (۱)

☆ قصداً جنایت کر کے دم دینا گناہ ہے ، اس سے عبادت قبول نہ ہونے کا اندیشہ ہے اگر کسی نے ایسا کر لیا تو اس سے توبہ کرنا اور آئندہ اس قسم کی جنایت نہ کرنے کا پختہ ارادہ کرنا ، اور دم بھی دینا لازم ہوگا۔ (۲)

☆ دم کے جانور کو حرم کی حدود میں ذبح کرنا ضروری ہے ، حرم سے باہر ذبح کرنے سے ذمہ داری ادا نہیں ہوگی۔ (۳)

= غنیۃ الناسک : (ص: ۲۷۹) باب الجنایات ، الفصل السابع فی ترک الواجب فی أفعال الحج المطلب التاسع : فی ترک الواجب فی الذبح والحلق ، ط: إدارة القرآن .

الدر مع الرد : (۲/ ۲۱۶) کتاب الحج ، باب الهدی ، ط: سعید .

(۱) ولا يجوز للمکفر أى مکفر الجنایة فی ذبح الهدی أن یأکل شیئاً من الدماء الواجبة علیه للجزاء إلا دم القران و التمتع والتطوع ، استثناء منقطع ؛ لأن دم القران والتمتع وإن کان مما یجب علیه إلا أنه دم شکر و دم التطوع مما لا یجب علیه ، فالمنع : لکن دم القران والتمتع والتطوع له أن یأکل شیئاً منه ، بل یستحب له أن یأکل بعضه کما فی الأضحیة . (إرشاد الساری : (ص: ۵۷۰) باب فی جزاء الجنایات وکفاراتها ، فصل : لا يجوز أن یأکل شیئاً من الدماء الواجبة علیه للجزاء ، ط: الإمدادیة ، مکة المکرمة)

= غنیۃ الناسک : (ص: ۳۵۶) باب الهدایا ، فصل : فی أحكام الهدایا بعد الذبح وأحكام ذبحها ، ط: إدارة القرآن .

الدر مع الرد : (۲/ ۲۱۵ ، ۲۱۶) کتاب الحج ، باب الهدی ، ط: سعید .

(۲) المحرم إذا جنی عمداً بلا عذر یجب علیه الجزاء ، أى جزاء فعله وهو الکفارة والإثم أى وتدارک إثمہ وهو التوبة عن المعصیة . (إرشاد الساری : (ص: ۴۲۱ ، ۴۲۲) باب الجنایات ، ط: الإمدادیة ، مکة المکرمة)

= غنیۃ الناسک : (ص: ۲۴۲) باب الجنایات ، مقدمة ، فی ضوابط ینبغی حفظها لعموم نفعها فی الفصول الآتیة ، قبیل : الفصل الأول : فی الطیب ، ط: إدارة القرآن .

شامی : (۲/ ۵۴۴) کتاب الحج ، باب الجنایات ، ط: سعید .

(۳) الثالث : ذبحه فی الحرم ، بالاتفاق ، سواء وجب شکرًا أو جبرًا السابع : التصدق به علی فقیر فلو أعطاه أى المتصدق لحم هدیہ لغنی لم یجز (إرشاد الساری : (ص: ۵۵۴ ، ۵۵۵) باب جزاء =

☆ پورا منی حرم کی حدود کے اندر ہے، لہذا منی کے اندر کہیں بھی ذبح کرنا درست اور مکہ مکرمہ کے گلی کو چپے میں بھی دم کے جانور کو ذبح کرنا جائز ہے۔ (۱)

دم احصار کا گوشت

احصار کی قربانی کا گوشت محصر کے لئے کھانا جائز نہیں کیونکہ یہ جنایت کی قربانی ہے۔ (۲)

= الجنایات و کفاراتها ، فصل : فی أحكام الدماء و شرائط جوازها ، ط: الإمدادیة ، مگة المکرمة)
 و یجوز ذبح الهدایا فی أى موضع شاء من الحرم ولا یختص بمنی ، ومن الناس من قال : لا یجوز إلا بمنی والصحیح قولنا لما روى عن النبی ﷺ أنه قال : منی کلها منحر و فجاج مگة کلها منحر ، وعن ابن عمر رضی اللہ عنہ أنه قال : الحرم کلہ منحر ، وقد ذکرنا أن المراد من قوله عز وجل ﴿ثم محلها إلى البيت﴾ الحرم . بدائع الصنائع : (۲ / ۲۲۵) کتاب الحج ، فصل : ثم الحج كما هو واجب بإيجاب اللہ تعالیٰ ، ط: سعید)
 تبیین الحقائق : (۲ / ۹۰) کتاب الحج ، باب الهدی ، ط: دار الکتب الإسلامی .

(۱) الثالث : ذبحه فی الحرم ، بالاتفاق ، سواء وجب شکرًا أو جبرًا السابع : التصدق به علی فقیر فلو أعطاه أى المتصدق لحم هدیہ لغنی لم یجز (إرشاد الساری : (ص: ۵۵۴ ، ۵۵۵) باب جزاء الجنایات و کفاراتها ، فصل : فی أحكام الدماء و شرائط جوازها ، ط: الإمدادیة ، مگة المکرمة)
 و یجوز ذبح الهدایا فی أى موضع شاء من الحرم ولا یختص بمنی ، ومن الناس من قال : لا یجوز إلا بمنی والصحیح قولنا لما روى عن النبی ﷺ أنه قال : منی کلها منحر و فجاج مگة کلها منحر ، وعن ابن عمر رضی اللہ عنہ أنه قال : الحرم کلہ منحر ، وقد ذکرنا أن المراد من قوله عز وجل ﴿ثم محلها إلى البيت﴾ الحرم . بدائع الصنائع : (۲ / ۲۲۵) کتاب الحج ، فصل : ثم الحج كما هو واجب بإيجاب اللہ تعالیٰ ، ط: سعید)

تبیین الحقائق : (۲ / ۹۰) کتاب الحج ، باب الهدی ، ط: دار الکتب الإسلامی .
 (۲) ثم الهدی علی نوعین : هدی شکر وهو هدی المتعة والقران وهدی جبر وهو سائر الدماء الواجبة من إحصار أو رفض أو جزاء صید أو کفارة جنایة أخرى أو تجاوز میقات ، ماعدا هذه الثلاثة أى المتقدمة من المتعة أو القران والتطوع وکل دم وجب جبرًا لا یجوز له الأکل منه ولو کان فقیرا ، ولا للأغنیاء ، ويجب التصدق بجمیعہ . (إرشاد الساری : (ص: ۲۲۴ ، ۲۲۵) باب الهدایا ، ط: الإمدادیة ، مگة المکرمة)

البحر الرائق : (۳ / ۷۱) کتاب الحج ، باب الهدی ، ط: سعید .
 الدر مع الرد : (۲ / ۲۱۶) کتاب الحج ، باب الهدی ، ط: سعید .

دم ادا ہونے کے لئے مساکین کا عدد شرط نہیں

دم ادا ہونے کے لئے مسکینوں کا عدد شرط نہیں ہے، اگر ایک مسکین کو سارا گوشت ایک ہی دفعہ دے دیا جائے تب بھی جائز ہے۔ (۱)

دم پیشگی دینا

دم واجب ہونے سے پہلے احتیاطاً دم ادا کرنے سے بعد میں واجب ہونے والا دم ادا نہیں ہوگا، کیونکہ دم واجب ہونے سے پہلے ادا کر دینے سے واجب دم ادا نہیں ہوتا۔ (۲)

دم تمتع کی استطاعت نہیں

”دم شکر کی استطاعت نہیں“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۲/۲۸۷)

دم دینے کی نیت سے جنایت کرنا

دم یا فدیہ دینے کی نیت سے جان بوجھ کر جنایت کرنا سخت گناہ ہے، قصداً

(۱) ولا یشرط فی التصدق به أى بلحمه عدد المساکین فلو تصدق به علی فقیر واحد جاز ولو بدفعه واحدة (إرشاد الساری : (ص: ۵۵۸) باب جزاء الجنایات و کفاراتها ، فصل : فی أحكام الدماء و شرائط جوازها ، ط: الإمدادیة ، مگة المکرمة)
 غنیة الناسک : (ص: ۲۶۳) باب الجنایات ، فصل : فی شرائط کفاراتها الثلاث ، مطلب فی شرائط جواز الدم ، ط: إدارة القرآن .

البحر العمیق : (۲ / ۸۱۱) الباب الثامن : فی الجنایات و کفاراتها ، الفصل الأول : حکم اللبس ، ط: مؤسسه الریان ، المكتبة المکیة .

(۲) الرابع : تاخیره عن الجنایة ، فلو ذبح ثم جنی لم یجزه . (لباب المناسک : (ص: ۵۵۵) باب فی جزاء الجنایات و کفاراتها ، فصل : فی أحكام الدماء و شرائط جوازها ، ط: إمدادیة مگة المکرمة)

غنیة الناسک : (ص: ۲۶۲) باب الجنایات ، فصل : فی شرائط کفاراتها الثلاث ، مطلب : فی شرائط جواز الدم ، ط: إدارة القرآن .

جان بوجھ کر جنایت کر کے دم یا فدیہ دینے سے گناہ معاف نہیں ہوتا، اور اس کا حج قبول نہ ہونے کا اندیشہ رہتا ہے، اور حج مبرور نہیں ہوتا، یہ ایسا ہے جیسے کوئی کہے کہ میں زنا کرتا ہوں، حد کھا کر پاک ہو جاؤں گا، یا ایسا ہے جیسا کہ کسی کے پاس زخم پر لگانے کی پولی فیکس ٹیوب ہے یا جلنے کے بعد لگانے کے لئے ”برنال“ دوائی ہے، اب یہ آدمی خود اپنے آپ کو قصدِ اچھری سے کاٹ کر پولی فیکس لگاتا ہے، یا اپنے آپ کو خود قصدِ آگ میں جلا کر ”برنال“ لگاتا ہے، جس طرح یہ عقلمندی نہیں ہے اسی طرح دم دینے کی نیت سے جنایت کرنا بھی درست نہیں ہے۔

اگر کسی نے ایسا کر لیا تو اس سے توبہ کرنا اور آئندہ اس قسم کی خیانت نہ کرنے کا پختہ ارادہ کرنا اور جنایت کے اعتبار سے دم یا فدیہ دینا بھی لازم ہوگا۔ (۱)

دم شکر

حج تمتع یا حج قرآن کی وجہ سے جو قربانی واجب ہوتی ہے اس کو ”دم شکر“ کہتے

(۱) المحرم إذا جنى عمداً بلا عذر يجب عليه الجزاء أى جزاء فعله وهو الكفارة ، والإثم أى و تدارك إثمه هو التوبة عن المعصية والمقصود أنه إذا جنى عمداً بلا عذر ثم كفر فلا يثوبهم أنه لا يوجب عليه الإثم ولا تجب عليه التوبة ، فقد ذكر ابن جماعة عن الأئمة الأربعة أنه إذا ارتكب محظور الحرام عامداً يأثم ، ولا تخرجه الفدية والعزم عليها عن كونه عاصياً . قال النووي: وربما ارتكب بعض العامة شيئاً من هذه المحرمات و قال : أنا أفندى ، متوهماً أنه بالتزام الفدية يتخلص من وبال المعصية ، وذلك خطأ صريح وجهل قبيح ، فإنه يحرم عليه الفعل ، فإذا خالف أثم ولزمته الفدية ، وليست الفدية مبيحة للإقدام على فعل المحرم ، وجهالة هذا الفعل كجهالة من يقول : أنا أشرب الخمر و أزنى والحد يطهرنى ! ومن فعل شيئاً مما يحكم بتحريمه فقد أخرج حجه عن أن يكون مبروراً . (إرشاد السارى : (ص: ۴۲۲) باب الجنایات ، ط: الإمدادية مگة المکرمة)

غنية الناسك : (ص: ۲۴۲) باب الجنایات ، مقدمة : قبيل الفصل الأول : فى الطيب ، ط: إدارة القرآن .

شامى : (۵۴۴/۲) كتاب الحج ، باب الجنایات ، ط: سعيد .

ہیں، اس کو نئی یا حرم کی حدود میں ذبح کرنا ضروری ہے۔ (۱)
حج افراد میں ”دم شکر“ یعنی حج کی قربانی واجب نہیں خواہ پہلا حج ہو یا دوسرا یا تیسرا، تمتع یا قرآن ہو تو ”دم شکر“ لازم ہے، خواہ پہلا ہو یا دوسرا یا تیسرا ہر دفعہ ”دم شکر“ یعنی حج کی قربانی لازم ہوگی۔ (۲)

دم شکر اور بچہ

اگر نابالغ بچے نے اپنے والد کے ساتھ حج تمتع کیا تو اس کی طرف سے دم شکر یعنی قربانی کرنا لازم نہیں، کیونکہ بچہ جب تک بالغ نہیں ہوتا تب تک وہ کسی شرعی حکم کا مکلف نہیں ہوتا لہذا اس پر حج بھی فرض نہیں، اگر وہ حج کرتا ہے تو نفلی حج ہوگا، اور اگر وہ کسی ممنوع چیز کا ارتکاب کرتا ہے تو اس پر کچھ واجب نہیں ہوگا اور باپ کو بیٹے کی جانب سے دم شکر یعنی قربانی دینا لازم نہیں، اسی طرح نابالغ بچہ پر روزہ بھی واجب نہیں ہوگا، لہذا بالغ ہونے کے بعد قضاء بھی واجب نہیں ہوگی۔ (۳)

(۱) انظر الحاشية رقم : ۳ ، ۴ ، ۵ ، على نفس الصفحة .

(۲) فإذا فرغ من رمى جمرة العقبة يوم النحر انصرف إلى رحله أى منزله ولا يشتغل بشئ آخر ثم إن كان منفرداً أى بالحج يستحب له الذبح أى مرتباً فيذبح ويحلق وإن كان قارناً أو متمتعاً يجب عليه الذبح . (إرشاد السارى : (ص: ۳۱۸) باب مناسك منى ، فصل : فى الذبح ، ط: الإمدادية ، مگة المکرمة)
غنية الناسك : (ص: ۱۷۲) باب مناسك منى يوم النحر ، فصل فى الذبح وأحكامه ، ط: إدارة القرآن .

الدر مع الرد : (۵۱۵/۲) كتاب الحج ، مطلب فى رمى جمرة العقبة ، ط: سعيد .
(۳) فشرائط وجوبه : القدرة عليه ، وصحة القران والتمتع ، والعقل والبلوغ والحرية . (غنية الناسك : (ص: ۲۰۷) باب القران ، فصل فى هدى القارن والتمتع ، فصل : فى شرائط وجوبه ، ومكان ذبحه وزمانه ، ط: إدارة القرآن)

وأيضاً فيه : وينبغى للولى أن يجزّده قبل الإحرام ويلبسه إزار ورداء ، وإذا أحرم له ينبغى أن يجنبه من محظورات الإحرام ، ولو ارتكب محظوراً لا شئ عليهما وإحرام الصبي ينعقد غير =

دم شکر کو عید کی قربانی سمجھ کر کیا

اگر کسی نے ”دم شکر“ کو عید کی قربانی سمجھ کر ادا کیا تو دم شکر ادا نہیں ہوا، اگر ”دم شکر“ ادا کرنے سے پہلے احرام کھول دیا تو اس پر ”دم شکر“ کے علاوہ ایک اور ”دم“ بھی واجب ہو جائے گا، اور اگر ایام نحر (دس سے بارہ ذی الحجہ) کے اندر ”دم شکر“ نہیں دیا تو تاخیر کی وجہ سے تیسرا ”دم“ واجب ہو جائے گا، اس طرح اسے چار جانور ذبح کرنے پڑیں گے۔ (۱)

= لازم، فلا يلزمه المضى عليه، ولو فسخه أو ترك أركان الحج كلها أو بعضها أو ترك واجباته كذلك لا جزاء عليه ولا قضاء (غنية الناسك: (ص: ۸۴) باب الإحرام، فصل: في إحرام الصبي والمجنون والعبد والأمة، ط: إدارة القرآن)

إرشاد الساري: (ص: ۳۶۹) باب القرآن، فصل في هدى القارن والمتمتع، ط: الإمدادية، مكة المكرمة.

(۱) ایک جانور تو قربانی کا ہے جو وہ ذبح کر چکا ہے، دوسرا دم شکر، تیسرا ذبح (دم شکر کی ادائیگی) سے قبل حلق کرانے کا اور چوتھا ایام نحر سے دم شکر کو مؤخر کرنے کا۔

لو أخر القارن أو المتمتع الذبح عن أيام النحر فعليه دم. (لباب المناسك مع إرشاد الساري: (ص: ۵۰۶) باب الجنایات وأنواعها، النوع الخامس: الجنایات في أفعال الحج، فصل: في الجنایة في الذبح والحلق، ط: المكتبة الإمدادية، مكة المكرمة)

غنية الناسك: (ص: ۲۷۹) باب الجنایات، الفصل السابع في ترك الواجب في أفعال الحج، المطلب التاسع: في ترك الواجب في الذبح والحلق، ط: إدارة القرآن.

شامي: (۵۵۵/۲) كتاب الحج، باب الجنایات، ط: سعيد.

لو حلق المفرد أو غيره قبل الرمي أو القارن أو المتمتع قبل الذبح أو ذبحا قبل الرمي فعليه دم عند أبي حنيفة بترك الترتيب وفي الكبير: إذا حلق القارن قبل الذبح وأخر إراقة الدم عن أيام النحر أيضًا، ينبغي أن يجب عليه ثلاثة دماء، دم لحلقه قبل الذبح ودم لتأخير الذبح عن أيام ودم للقران والتمتع. (غنية الناسك: (ص: ۲۷۹، ۲۸۰) باب الجنایات، الفصل السابع: في ترك الواجب في أفعال الحج، المطلب العاشر: في ترك الترتيب بين الرمي ولذبح والحلق، وكذا بينها وبين الطواف، ط: إدارة القرآن)

إرشاد الساري: (ص: ۵۰۷) باب الجنایات وأنواعها، النوع الخامس: الجنایات في أفعال الحج، فصل في ترك الترتيب بين أفعال الحج، ط: الإمدادية، مكة المكرمة.

شامي: (۵۵۵/۲) كتاب الحج، باب الجنایات، ط: سعيد.

دم شکر کی استطاعت نہیں

حج تمتع اور حج قرآن میں جو دم واجب ہوتا ہے اس کو دم شکر کہتے ہیں، اگر تمتع یا قرآن کرنے والے کو دم شکر قربان کرنے کی استطاعت نہیں تو تین روزے ایام تشریق سے پہلے اور سات روزے حج کے بعد رکھے، چاہے گھر واپس آ کر رکھے چاہے تو مکہ مکرمہ میں رکھ لے دونوں صحیح ہے۔ (۱)

اور اگر ان دس روزوں میں سے تین روزے ایام تشریق سے پہلے نہیں رکھے تو حج کے بعد دس روزے رکھنا کافی نہیں ہوگا بلکہ دم دینا واجب ہوگا۔ (۲)

ایسی صورت میں تین دم لازم ہوں گے: ۱۔ دم شکر، ۲۔ دوسرا ذبح سے پہلے حلق کرانے کا دم، ۳۔ تیسرا ذبح کو ایام نحر سے مؤخر کرنے کا دم۔ (۳)

(۱) وإن صامها بمكة بعد فراغه من الحج جاز عندنا كذا في القدوري. (الهندية: (۱/۲۳۹) كتاب المناسك، الباب السابع في القرآن والتمتع، ط: رشيدية)

شامي: (۵۳۳/۲) كتاب الحج، بان القرآن، ط: سعيد.

إرشاد الساري: (ص: ۳۷۶) باب القرآن، فصل: في بدل الهدى، ط: امداديه مكة المكرمة.

(۲) قال أبو حنيفة إن لم يصم ثلاثة فليس عليه صوم سبعة كذا في المحيط السرخسي لو لم يصم الايام الثلاثة لم يجز الصوم، ولا يجزيه الا الدم. (الهندية: (۱/۲۳۹) كتاب المناسك، الباب السابع في القرآن والتمتع، ط: رشيدية)

الدر مع الرد: (۵۳۴/۲) كتاب الحج، باب القرآن، ط: سعيد.

فيان فانت الثلاثة تعين الدم فلو لم يقدر، تحلل وعليه دمان أى دم التمتع، ودم التحلل قبل أو انه بحر. (الدر مع الرد: (۵۳۴/۲) كتاب الحج، باب القرآن، ط: سعيد)

لو حلق المفرد أو غيره أى من القارن والمتمتع قبل الرمي أو القارن والمتمتع قبل الذبح أو ذبحاً قبل الرمي، فعليه دم. (إرشاد الساري: (ص: ۵۰۷) باب الجنایات وأنواعها، النوع الخامس: الجنایات في أفعال الحج، فصل: في ترك الترتيب بين أفعال الحج، ط: امداديه مكة المكرمة)

غنية الناسك: (ص: ۲۷۹، ۲۸۰) باب الجنایات، الفصل السابع: في ترك الواجب في أفعال الحج، المطلب العاشر: في ترك الترتيب بين الرمي والذبح والحلق، ط: إدارة القرآن)

(۳) انظر إلى الحاشية السابقة.

”دم شکر“ کے بجائے روزہ رکھنا

اگر قارن اور متمتع مکہ مکرمہ میں بکرا یا دنبہ یا بڑے جانور کا ساتواں حصہ خریدنے کی استطاعت رکھتا ہے، تو اس صورت میں جانور خرید کر حرم کی حدود میں ذبح کرنا ضروری ہے، استطاعت کی صورت میں جانور ذبح نہ کرنا اور روزہ رکھنا درست نہیں، بلکہ ایسی صورت میں تین دم لازم ہوں گے:

۱۔ ایک دم شکر ۲۔ دوسرا دم ذبح سے پہلے حلق کرانے کا اور ۳۔ ذبح کو ایام نحر سے مؤخر کرنے کا۔ (۱)

دم شکر کے جانور خریدنے کی استطاعت نہیں

☆ اگر متمتع اور قارن کرنے والے کے پاس دم شکر خریدنے کی رقم نہیں تو دس روزے رکھے، ان میں سے تین روزے دس ذی الحجہ سے پہلے رکھ لے، مسلسل رکھنا بہتر ہے اور متفرق وقفے کے ساتھ رکھنا بھی جائز ہے۔ اگر ساتویں، آٹھویں اور نویں ذی الحجہ کو روزے رکھ لے تو بہتر ہے ورنہ اشہر حج میں عمرہ کا احرام باندھنے کے بعد جب بھی چاہے رکھ لے، اور باقی سات روزے ایام تشریق گزرنے کے بعد مکہ میں یا

(۱) یجب علی القارن والمتمتع هدى شكراً لما وفقه الله تعالى للجمع بين النسكين في أشهر الحج بسفر واحد..... وشرائط وجوبه القدرة عليه،..... ويختص بالمكان وهو الحرم والزمان وهو أيام النحر..... إذا عجز القارن أو المتمتع عن الهدى بأن لم يكن في مكة فضل عن كفاف قدر ما يشتري به الدم، ولا هو في ملكه وجب الصيام عليه عشرة أيام..... وشرائط صحة صيام الثلاثة..... وأن يكون عاجزاً عن الهدى في أيام النحر..... ولو صام فقيراً ثم أيسر يوم النحر فإن كان قبل الحلق بطل الصوم، ووجب الدم. (إرشاد الساري: (ص: ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲) باب القران، فصل: في هدى القارن والمتمتع، و فصل: في بدل الهدى، ط: المكتبة الإمدادية، مكة المكرمة) غنية الناسك: (ص: ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹) باب القران، فصل: في بدل الهدى، ط: إدارة القرآن. بدائع الصنائع: (۲/ ۱۷۳، ۱۷۴) كتاب الحج، فصل: وأما ما يجب على المتمتع والقارن، ط: سعيد. وانظر الحاشية السابقة آنفاً، رقم الحاشية: ۲، أيضاً.

وطن میں جہاں بھی چاہے رکھ لے، ان سات روزوں میں بھی بلا وقفہ مسلسل رکھنا افضل ہے اور وقفہ کے ساتھ متفرق طور پر رکھنا بھی جائز ہے اور اگر ایام تشریق میں روزہ رکھے گا تو صحیح نہیں ہوگا۔

اور اگر دس ذی الحجہ سے پہلے تین روزے نہیں رکھ سکا اور نویں تاریخ گزر گئی تو دم دینا ہر حال میں لازم ہوگا۔

اور اگر اس صورت میں پیسہ نہ ہونے کی وجہ سے دم دینے کی قدرت نہیں تو رمی کے بعد حلق یا قصر کر کے حلال ہو جائے اور احرام کی پابندی سے نکل جائے، اب اس پر دو دم دینا واجب ہونگے، ایک دم، دم شکر، دوسرا ذبح سے پہلے حلق یا قصر کر کے حلال ہونے کا۔

☆ اگر شروع سے پیسہ نہ ہونے کی وجہ سے دم شکر کی جگہ پر روزے رکھنا شروع کئے اور دس ذی الحجہ سے پہلے پہلے تین روزے رکھ لئے اور باقی سات روزے بعد میں رکھنے تھے، لیکن ایام نحر دس گیارہ، اور بارہ ذی الحجہ کے غروب سے پہلے پہلے پیسے ملنے کی وجہ سے جانور خریدنے پر قادر ہو گیا تو روزہ کا حکم باطل ہو جائے گا اور جانور ذبح کر کے دم دینا واجب ہوگا۔

اور اگر ایام نحر گزرنے کے بعد، یا ایام نحر میں حلق یا قصر کے بعد جانور خرید کر دم دینے پر قادر ہو تو دم دینا واجب نہیں ہوگا، بلکہ سات روزے رکھنا کافی ہوگا۔ (۱)

(۱) (وإن عجز صام ثلاثة أيام) ولو متفرقة (آخرها يوم عرفة) ندباً رجاء القدرة على الأصل فبعده لا يجزيه. (قوله: ولو متفرقة) أشار إلى عدم لزوم التتابع ومثله في السبعة، وإلى أن التتابع أفضل فيهما). (وسبعة بعد) تمام أيام (حجه) فرضاً أو واجباً وهو بمعنى أيام التشریق (أين شاء) لكن أيام التشریق لا تجزيه لقوله تعالى: ﴿وسبعة إذا رجعت﴾ أي فرغتم من أفعال الحج، فعم من وطنه منى أو اتخذها موطناً (فإن فاتت الثلاثة تعين الدم) فلو لم يقدر تحلل وعليه دمان، ولو قدر عليه في أيام النحر قبل الحلق بطل صومه. (قوله: وعليه دمان) أي دم التمتع ودم التحلل قبل أوانه، بحر عن الهداية. (وقوله: ولو قدر عليه) بخلاف ما لو قدر على الهدى=

دم شکر میں دم جبر کی نیت کرنا

کسی نے حج تمتع یا حج قرآن کی قربانی کے لئے دم شکر کی رقم بینک میں جمع کرائی اور بینک کو اس کا وکیل بنایا، پھر اس کو معلوم ہوا کہ رمی، قربانی اور حلق میں ترتیب ضروری ہے، جب کہ بینک میں اس کا خیال نہیں رکھا جاتا، لہذا اس نے قربانی کے لئے دوسری بکری خرید لی، اور جس بکری کا بینک کو وکیل بنایا تھا اس میں اپنے ذمہ میں آنے والے واجب دم جبر کی طرف سے قربانی کرنے کی نیت کر لی ہے تو یہ نیت بدلنا صحیح ہے اس لئے کہ قربانی کے سلسلہ میں مالدار اپنے غیر کو قائم مقام کر سکتا ہے اور اس تبدیلی کی اطلاع وکیل کو دینی ضروری نہیں اور یہاں موکل کی نیت کا اعتبار ہوتا ہے وکیل کی نیت کا اعتبار نہیں ہوتا۔ (۱)

= بعد الحلق أو قبله لكن بعد أيام النحر (الدر مع الرد : (۵۳۳/۲) كتاب الحج ، باب القران ، ط : سعيد)

غنية الناسك : (ص : ۲۰۸ ، ۲۰۹) باب القران ، فصل : فى بدل الهدى ، ط : إدارة القرآن .

البحر الرائق : (۳۶۰/۲ ، ۳۶۱) كتاب الحج ، باب القران ، ط : سعيد .

(۱) ومنها أن تجزئ فيها النيابة فيجوز للإنسان أن يضحي بنفسه وبغيره بإذنه ؛ لأنها قريبة تتعلق بالمال فتجزئ فيها النيابة كأداء الزكاة و صدقة الفطر حتى لو اشترى شاة للأضحية فجاء يوم النحر فاضجعها وشد قوائمها فجاء إنسان و ذبحها من غير أمره أجزأه استحساناً وعلى هذا إذا غلط رجلان فذبح كل واحد منهما أضحية صاحبه عن نفسه أنه يجزئ كل واحد منهما أضحيته عنه استحساناً ويأخذها من الذابح ، لما بينا أن كل واحد منهما يكون راضياً بفعل صاحبه فيكون مأذوناً فيه دلالة فيقع الذبح ونية صاحبه تقع لغواً (بدائع الصنائع : (۶۷/۵) كتاب الأضحية ، فصل : وأما كيفية الوجوب فأناواع : ط : سعيد)

رجل اشترى شاة للأضحية وأوجها بلسانه ثم اشترى أخرى جاز له بيع الأولى فى قول أبى حنيفة ومحمد رحمهما الله وإن كان الثانية شراً من الأولى وذبح الثانية فإنه يتصدق بفضل ما بين القيمتين قال بعض مشائخنا : هذا إذا كان الرجل فقيراً ، فإن كان غنياً فليس عليه أن يتصدق بفضل القيمة ، قال الإمام شمس الأئمة السرخسى : الصحيح أن الجواب فيهما على =

دم قرآن کی استطاعت نہیں

”دم شکر کی استطاعت نہیں“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۲۸۷/۲)

دم کا گوشت

☆ ”دم شکر“ کے علاوہ باقی دموں کا گوشت صرف فقراء اور مساکین کھا سکتے

ہیں، مالدار نہیں کھا سکتے۔ (۱)

☆ دم ادا ہونے کے لئے مسکینوں کا عدد شرط نہیں ہے، اگر ایک مسکین کو سارا

گوشت ایک ہی دفعہ دے دیا جائے تب بھی جائز ہے۔ (۲)

= السواء يلزمه التصدق بالفضل غنياً كان أو فقيراً ولو اشترى الغنى أضحية فضلت فاشترى أخرى ثم وجد الأولى فى أيام النحر كان له أن يضحي بأيتها شاء . (الهندية : (۲۹۴/۵) كتاب الأضحية ، الباب الثانى : فى وجوب الأضحية بالنذر وما هو فى معناه ، ط : رشيدية)

وهل تتعين الأضحية بالنية ؟ قالوا : إن كان فقيراً وقد اشترىها بنيتها تعينت فليس له بيعها وإن كان غنياً لم تتعين ، والصحيح أنها تتعين مطلقاً فيتصدق بها الغنى بعد أيامها حية ، ولكن له أن يقيم غيرها مقامها قالوا : والهدايا كالضحايا ، قوله : والصحيح الخ ذكر فى الشافى أنه تتعين بالنية ، وعند الجمهور : لا ، إلا أن يقول بلسانه على أن أضحي بها . (الأشباه والنظائر مع شرح الحموى عليه : (۵۲/۱) الفن الأول : القواعد الكلية ، النوع الأول ، القاعدة الأولى : لا ثواب إلا بالنية ، وأما الضحايا ، ط : مكتبة علميه كوئٹہ)

وفى الزكاة قالوا : المعتبر نية المؤكل ، فلو نواها ودفع الوكيل بلانية أجزأته (الأشباه والنظائر مع الحموى : (۱۲۳/۱) الفن الأول ، القواعد الكلية ، تكميل فى النيابة فى النية ، ط : مكتبة علميه كوئٹہ)

(۱) ولا تجوز للمكفر أى مكفر الجنائيات أن يأكل شيئاً من الدماء الواجبة عليه للجزاء إلا دم القران والتمتع والتطوع (إرشاد السارى : (ص : ۵۷۰) باب جزاء الجنائيات و كفارتها ، فصل : لا يجوز أن يأكل شيئاً من الدماء الواجبة عليه للجزاء ، ط : المكتبة الإمدادية ، مكة المكرمة)

الدر مع الرد : (۶۱۵/۲ ، ۶۱۶) كتاب الحج ، باب الهدى ، ط : سعيد .

غنية الناسك : (ص : ۳۵۶) باب الهدايا ، فصل : فى أحكام الهدايا بعد الذبح وأحكام ذبحها ، ط : إدارة القرآن .

(۲) ولا يشترط فى التصدق به عدد المساكين ، فلو تصدق به على فقير واحد جاز . (لباب مع إرشاد السارى : (ص : ۵۵۸) باب فى جزاء الجنائيات و كفارتها ، فصل : فى أحكام الدماء و شرائط جوازها ، ط : الإمدادية ، مكة المكرمة) =

☆ دم کا گوشت ہر فقیر کو دینا جائز ہے، حرم شریف کا فقیر ہونا شرط نہیں اور حرم میں صدقہ کرنا بھی شرط نہیں، اس لئے اگر حرم سے نکل کر فقراء کو دے دیا تو بھی جائز ہے صرف حرم میں ذبح کرنا شرط ہے، البتہ حرم کے فقراء کو دینا افضل ہے، لیکن اگر دوسرے فقراء حرم کے فقراء سے زیادہ محتاج ہوں تو پھر ان کو دینا افضل ہے۔ (۱)

دم کا لفظ

دم کے لفظ سے مراد حرم کے حدود میں بکرا، بھیڑ، دنبہ ذبح کرنا یا اونٹ میں سے ساتواں حصہ مراد ہوتا ہے، بشرطیکہ ان تمام جانوروں میں قربانی صحیح ہونے کی شرائط موجود ہوں۔ (۲)

= غنیۃ الناسک : (ص: ۲۶۳) باب الجنایات ، فصل : فی شرائط کفاراتھا الثلاث ، مطلب : فی شرائط جواز الدم ، ط: إدارة القرآن .

(۱) وخصّ کل بالحرّم لا بفقیهہ ، فلو أخرجه من الحرّم بعد ذبحہ فیہ فتصدق بہ علی فقراء الحرّم أو غیرہم جاز ، لكنہم أفضل إلا أن یكون غیرہم أحوج . (غنیۃ الناسک : (ص: ۳۵۸) باب الهدایا ، فصل : فی أحكام الهدایا بعد الذبح وأحكام ذبحہا ، ط: إدارة القرآن)

الدر مع الرد : (۲ / ۶۱۶) کتاب الحج ، باب الهدایا ، ط: سعید .

الہندیۃ : (۱ / ۲۶۲) کتاب المناسک ، الباب السادس عشر فی الہدی ، ط: رشیدیہ .

(۲) اعلم أنّ حیثما اطلق الدم فالمراد الشاة وہی تجزى فی کل موضع الا فی موضعین وأما شرائط جواز الدماء فالأول منها : أن یكون الہدی ثنیا فمافوقہ الثانی أن یكون سالمًا من العیوب والثالث : ذبحہ فی الحرّم والخامس : أن یكون من النعم المذكورۃ من الشاہ والبعر والبقر فلا یجوز نحو الدجاجة خلافاً لما یبتوہمہ العامة . (إرشاد الساری : (ص: ۵۵۳ ، ۵۵۴ ، ۵۵۵) باب فی جزاء الجنایات وکفاراتھا ، فصل : فی أحكام الدماء وشرائط جوازھا ، ط: الإمدادیۃ مکّة المکرمۃ)

= غنیۃ الناسک : (ص: ۲۶۲) باب الجنایات ، فصل : فی شرائط کفاراتھا الثلاث ، مطلب : فی شرائط جواز الدم ، ط: إدارة القرآن .

الدر مع الرد : (۲ / ۵۴۳) کتاب الحج ، باب الجنایات ، ط: سعید .

دم کہاں ادا کیا جائے

☆ حج اور عمرہ کے سلسلہ میں جو دم واجب ہوتا ہے، اس کا حرم کی حدود میں ذبح کرنا ضروری ہے، حدود حرم سے باہر کسی اور جگہ ذبح کرنا درست نہیں۔

☆ اگر کسی آدمی پر دم واجب ہوا اور اس کو حرم کی حدود میں ذبح کرنے سے پہلے اپنے وطن آ گیا تو کسی حاجی یا عمرہ کرنے والے یا جاننے والے کے ذریعے اتنی رقم بھیج دے، یاد رہے کہ اس دم کا گوشت صرف فقراء اور مساکین کھا سکتے ہیں، مالدار لوگ نہیں کھا سکتے۔ (۱)

دم کی قیمت دینا

☆ دم کے بدلہ میں قیمت دینا جائز نہیں البتہ اگر کسی نے اپنے دم سے کھالیا کہ جس سے کھانا جائز نہیں تھا یا اس کو تلف کر دیا تو اس کھائے ہوئے اور تلف کئے ہوئے کی قیمت کا صدقہ کرنا واجب ہے۔ (۲)

(۱) ویختص جواز ذبحہ بالمكان هو الحرّم فلا یجوز ذبحہ فی غیرہ أصلاً . (إرشاد الساری : (ص: ۳۶۹) باب القران ، فصل : فی ہدی القران والمتمتع ، ط: الإمدادیۃ ، مکّة المکرمۃ)

وأيضاً فیہ : ولو ذبح شیئاً من الدماء الواجبة أى کدم القران والتمتع والنذر فی الحج والعمرة أى مجتمعین أو منفردین خارج الحرّم أى عن أرضہ المحدودة المعلومة من کل ناحية بالعلم لم یسقط عنه أى ذلک الدم وعلیہ ذبح آخر أى بدلاً عما تقدّم وهذا متفق علیہ بین أصحابنا . (إرشاد الساری : (ص: ۵۰۲) باب الجنایات وأنوعہا ، النوع الخامس ، الجنایات فی أفعال الحج ، فصل : فی الجنایۃ فی الذبح والحلق ، ط: الإمدادیۃ ، مکّة المکرمۃ)

= غنیۃ الناسک : (ص: ۲۷۹) باب الجنایات ، الفصل السابع : فی ترک الواجب فی أفعال الحج المطلب التاسع فی ترک الواجب فی الذبح والحلق ، ط: إدارة القرآن .

الدر مع الرد : (۲ / ۶۱۶) کتاب الحج ، باب الہدی ، ط: سعید .

(۲) ولا یجوز عن الدم أى بدلاً عنه أداء القیمۃ أى صرف قیمته ولو حیاً إذا أکل أو أتلّف مما لا یجوز أى لہ الأکل منه ، فعلیہ قیمته أى حیثئذ یتصدق بها أى علی الفقراء . (إرشاد الساری : (ص: ۵۵۸) باب فی جزاء الجنایات وکفاراتھا ، فصل : فی أحكام الدماء وشرائط جوازھا ، ط: الإمدادیۃ ، مکّة المکرمۃ) =

☆ دم شکر کا گوشت خود کھا سکتا ہے باقی دموں کا گوشت خود نہیں کھا سکتا۔ (۱)

دم کے احکام

”حج کی قربانی کے احکام“ عنوان کو دیکھیں۔ (۱۹۴/۲)

دم کے جانور ذبح کرنے کے لئے وقت کی پابندی ہے یا نہیں

قرآن اور ترمذ کے ”دم شکر“ اور عید الاضحیٰ کی قربانی کے علاوہ کسی اور دم کے ذبح کرنے کے لئے وقت کی کوئی پابندی نہیں ہے، لیکن ذبح بہر حال حرم کی حدود میں ضروری ہے، اور عید الاضحیٰ کی قربانی حرم کی حدود میں کرنا ضروری نہیں، باقی منی میں کرنا سنت ہے، البتہ نذر کی قربانی ہو اور اسے حدود حرم میں ذبح کرنے کی نذر نہ مانی ہو، تو اس کو حرم میں ذبح کرنے کی پابندی نہیں ہے۔ (۲)

= غنیۃ الناسک : (ص: ۲۶۳) باب الجنایات ، فص ؛ فی شرائط کفاراتھا الثلاث ، مطلب فی شرائط جواز الدم ، ط: إدارة القرآن .

شامی : (۲۸۶/۲) کتاب الزکاة ، باب زکاة الغنم ، ط: سعید .

(۱) ولا يجوز للمکفر أى مکفر الجنایات أن يأکل من الدماء الواجبة علیه للجزاء إلا دم القرآن والتمتع (إرشاد الساری : (ص: ۵۷۰) باب فی جزاء الجنایات وکفاراتھا ، فصل : لا يجوز أن يأکل شیئاً من الدماء الواجبة علیه للجزاء ، ط: الإمدادیة مکة المکرمة)

غنیۃ الناسک : (ص: ۲۵۶) باب الهدایا ، فصل فی أحكام الهدایا بعد الذبح ، وأحكام ذبحھا ، ط: إدارة القرآن .

الدر مع الرد : (۲۱۵/۲ ، ۲۱۶) کتاب الحج ، باب الهدی ، ط: سعید .

(۲) وخصّ ذبح هدی المتعة والقرآن فقط بیوم النحر . والمراد به وقت النحر وهو الأيام الثلاثة بلیتھا المتوسطتین إلا أنه کره الذبح لیلاً فلا يجوز قبلھا ولو ذبحه بعدها أجزأه إلا أنه تارک للواجب عند الإمام ، ويجوز ذبح بقیة الهدایا وهی هدی الکفارات والنذر والإحصار والتطوع فی أى وقت شاء إلا أن ذبحه فی أيام النحر أفضل إجماعاً ، وخصّ کل بالحرم لا بفقیره (غنیۃ الناسک : (ص: ۳۵۸) باب الهدایا ، فصل : فی أحكام الهدایا بعد الذبح ، وأحكام ذبحھا ، ط: إدارة القرآن)

الدر مع الرد : (۲۱۶/۲) کتاب الحج ، باب الهدی ، ط: سعید .

الهندیة : (۲۶۱/۱) کتاب المناسک ، الباب السادس عشر فی الهدی ، ط: رشیدیہ .

ووقت الأضحیة ثلاثة أيام: العاشر والحادی عشر، والثانی عشر، أولھا أفضل وآخرھا أدونها، =

دوا سے بال صاف کرنا

اگر احرام سے نکلنے کے لئے دوا یا صابن وغیرہ سے سر کے بال کو ختم کر دے تب بھی کافی ہے، احرام سے نکل جائے گا۔ (۱)

دوائی سے حیض روکنے کے بعد عمرہ کر لیا پھر خون جاری ہوا

مثلاً ایک عورت نے حیض کے ایام میں دو تین خون کے قطرے دیکھے اور پھر حیض روکنے والی دوائی کھا کر پاک ہو گئی اور غسل کر کے عمرہ کر لیا اور دس دن پورے ہونے سے پہلے پھر خون دیکھا، تو یہ حیض کی حالت میں عمرہ شمار ہوگا، دواء کی وجہ سے حکم میں کوئی فرق نہیں آئے گا بلکہ یہ مسلسل خون آنے کے حکم میں ہوگا، اس لئے پاک ہونے کے بعد عمرہ دوبارہ کرے، اور اگر عمرہ دوبارہ نہیں کیا تو حرم کی حدود میں ایک

= ویجوز فی نهارھا و لیلھا بعد طلوع الفجر من یوم النحر إلى غروب الشمس من یوم الثانی عشر . (فتح القدیر : (۴۳۲/۸) کتاب الأضحیة ل ط: رشیدیہ)

الهندیة : (۲۹۵/۵) کتاب الأضحیة ، الباب الثالث فی وقت الأضحیة ، ط: رشیدیہ .

البحر الرائق : (۱۷۵/۸) کتاب الأضحیة ، ط: سعید .

البدنة إذا أوجبھا بالنذر فإنه ینحرھا حیث شاء إلا إذا نوى أن ینحر بمکة فلا يجوز نحرھا إلا بمکة . (الہندیة : (۲۶۲/۱) کتاب المناسک ، الباب السادس عشر فی الهدی ، ط: رشیدیہ)

إرشاد الساری : (ص: ۶۷۱) باب الهدی ، فصل : فی وجوب الهدی بالنذر به ، ط: الإمدادیة ، مکة المکرمة .

غنیۃ الناسک : (ص: ۳۵۴) باب الهدایا ، فصل : فی إيجاب الهدی بالنذر ، ط: إدارة القرآن .

(۱) ويستحب الحلق بالموسی ، ولو أزال الشعرة بالنورة ، أو الحرق ، أو النتف بیدہ ، أو أسنانه بفعله أو بفعل غیرہ أجزأ عن الحلق . (غنیۃ الناسک : (ص: ۱۷۴) باب مناسک منی یوم النحر ، فصل : فی الحلق ، ط: إدارة القرآن)

الهندیة : (۲۳۱/۱) کتاب المناسک ، الباب الخامس فی کیفیة أداء الحج ، ط: رشیدیہ .

إرشاد الساری : (ص: ۳۲۴) باب مناسک منی ، فصل : فی الحلق والتقصیر ، ط: الإمدادیة ، مکة المکرمة .

دم دینا لازم ہوگا۔ (۱)

دودھ شریک بھائی

دودھ شریک بھائی محرم ہے، اگر فتنہ اور شہوت کا اندیشہ نہیں ہے تو اس کے ساتھ سفر کرنا اور حج یا عمرہ پر جانا جائز ہوگا، موجودہ دور میں ایسے رشتہ داروں کے ساتھ سفر کرنے سے احتیاط کرنا بہتر ہے۔ (۲)

دودھ کے رشتہ دار

آج کل فتنہ کا زمانہ ہے، دودھ کے (رضاعی) رشتہ والے محرم کے ساتھ حج

(۱) اعلم أنه لا يشترط استمرار الدم فيها بحيث لا ينقطع ساعة؛ لأن ذلك لا يكون إلا نادراً بل انقطاعه ساعة أو ساعتين فصاعداً غير مبطل كذا في المستصفى "بحر" أي لأن العبرة لأوله وآخره. (شامی: (۲۸۴/۱) کتاب الطهارة، باب الحيض، ط: سعيد)
الهندية: (۲۴۷/۱) کتاب المناسك، الباب الثامن في الجنایات، الفصل الخامس في الطواف والسعي، ط: رشیدیہ.

شامی: (۵۵۱/۲) کتاب الحج، باب الجنایات، ط: سعيد.

البحر الرائق: (۲۲/۳) کتاب الحج، باب الجنایات، ط: سعيد.

ولو انقطع دمها أي دم الحائض بدواء أو لا لا بدواء أو لم ينقطع أي بالكلية فاعتسلت أولاً أي أو ما اعتسلت وطافت ثم عاد دمها في أيام عادتھا يصح طوافها ولزمها بدنة و كانت عاصية أي من وجهين: لدخول المسجد ونفس الطواف وعليها أن تعيده طاهرة أي من الحديثين فإن أعادته سقط ما وجب أي من البدنة وعليها التوبة من جهة المعصية ولو مع البدنة. (إرشاد الساري: (ص: ۴۹۶) باب الجنایات وأنواعها، النوع الخامس: في الجنایات في أفعال الحج، فصل: في طواف الزيارة للحائض، ط: الإمدادية مگة المکرمة)

(۲) والمحرّم من لا يجوز منّا كحتها على التأييد بقراءة أو رضاع أو مصاهرة بنكاح فاسد أو سفاح على الأصح ونقل أبو السعود رحمه الله تعالى عن النزاهة: لا تسافر بأخيها رضاعاً في زماننا، قال في رد المحتار: أي لفساد الزمان. (غنية الناسك: (ص: ۲۷) باب شرائط الحج، فصل: وأما شرائط وجوب الأداء، ط: إدارة القرآن.

إرشاد الساري: (ص: ۷۶) باب شرائط الحج، النوع الثاني: شرائط الأداء، ط: الإمدادية، مگة المکرمة.

شامی: (۴۲۴/۲) کتاب الحج، ط: سعيد.

کے سفر کرنے سے بھی احتیاط کی ضرورت ہے، اس لئے ان لوگوں کے ساتھ حج نہ کیا جائے۔ (۱)

دور اور قریب کی مقدار رمی میں

”کنکری شیطان سے دور گرنے کی مقدار“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۳۲۵/۳)

دور کعت نماز طواف کے بعد

”طواف کے بعد دور کعت“ کے عنوان کو دیکھیں۔ (۱۱۷/۳)

دور کعت واجب الطّواف کے بغیر دوسرا طواف شروع کر دیا

”نفل بھول کر دوسرا طواف شروع کر دیا“ عنوان کو دیکھیں۔ (۲۷۱/۴)

دوست کی والدہ

دوست کی والدہ محرم نہیں اس لئے اس کو حج اور عمرہ کے لئے ساتھ لے جانا جائز نہیں۔ (۲)

دوسروں کی طرف سے حج کرنے کا ثواب

دوسروں کی طرف سے حج کرنے کا ثواب بعض اعتبار سے اپنے حج کے

ثواب سے بھی زیادہ ہے۔ (۳)

(۱) انظر الحاشية السابقة رقم: ۲، على الصفحة السابقة، رقم: ۲۰۵.

(۲) والمحرّم من لا يجوز له منّا كحتها على التأييد لقراءة أو رضاع أو مصاهرة بنكاح فاسد على الأصح.

(غنية الناسك: (ص: ۲۷) باب شرائط الحج، فصل: وأما شرائط وجوب الأداء، ط: إدارة القرآن)

شامی: (۴۲۴/۲) کتاب الحج، ط: سعيد،

الهندية: (۲۱۹/۱) کتاب المناسك، الباب الأوّل: في تفسير الحج و فرضيته و وقته و

شرائطه، ط: رشیدیہ.

(۳)

دوسرے کی بیوی ظاہر کر کے حج کرنا

بعض دفعہ کسی عورت کا شوہر مثلاً سعودی عرب میں رہتا ہے اور وہ اپنی بیوی کو حج کرانا چاہتا ہے لیکن کسی قانونی پیچیدگی کی وجہ سے اپنے نام پر بلا نہیں سکتا اس لئے اپنے کسی ساتھی یا دوست کے نام نکاح نامہ بنا کر کاغذی کارروائی کر کے دوسرے کی بیوی ظاہر کر کے بلا لیتا ہیں، اور دوسرا آدمی اتر پورٹ جا کر سیکورٹی والوں کو اقامہ دکھا کر عورت کو لے کر آتا ہے، اس کے بعد عورت اصل شوہر کے پاس ہوتی ہے اور اس کے ساتھ حج بھی کر لیتی ہے تو اس صورت میں حج تو ادا ہو جائے گا لیکن محرم کے بغیر جہاز کا سفر کرنے کی وجہ سے گنہگار ہوگی، اور جعل سازی کی وجہ سے تینوں گنہگار ہوں گے اس لئے اس طرح غلط کاغذات بنا کر حج کے لئے جانا درست نہیں۔ (۱)

دوسرے کے پیسوں سے حج کرنا

دوسروں کے پیسوں سے حج کرنے سے فرض حج ادا ہو جائے گا، بشرطیکہ نفل

حج ادا کرنے کی نیت نہ کی ہو۔ (۲)

(۱) إن الإعانة على المعصية حرام مطلقاً بنص القرآن، أعني قوله تعالى: ﴿وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ﴾. (أحكام القرآن للمفتي محمد شفيع رحمه الله: (۴/۳) سورة المائدة، رقم الآية: ۲، ط: إدارة القرآن).
 ﴿أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا وَمَنْ غَشَّنَا فَلَيْسَ مِنَّا﴾. (الصحيح لمسلم: (۹۵/۱) كتاب الإيمان، باب قول النبي ﷺ من غَشَّنَا فَلَيْسَ مِنَّا، ط: رحمانية)
 ﴿وَلَوْ حَجَّتَ بِلَا مُحَرَّمٍ أَوْ زَوْجٍ جَازٍ حَجَّهَا بِالْإِتِفَاقِ، كَمَا لَوْ تَكَلَّفَ رَجُلٌ مَسْأَلَةَ النَّاسِ، وَحَجَّ، وَلَكِنْ مَعَ الْكَرَاهَةِ التَّحْرِيمِيَّةِ لِلنَّهْيِ. (غنية الناسك: (ص: ۲۹) باب شرائط الحج، فصل: وَأَمَّا شُرَاطُ وَجُوبِ الْأَدَاءِ، الرَّابِعُ: الْمُحَرَّمُ أَوْ الزَّوْجُ، ط: إدارة القرآن)
 ﴿الْجَوْهَرَةُ النَّبِيَّةُ: (۱/۱۸۱) كتاب الحج، ط: قديمي.

شامی: (۲/۲۶۵) كتاب الحج، ط: سعيد.

(۲) (قوله: [للآفاقي] [تنبيه] الفقير الآفاقي إذا وصل إلى ميقات فهو كالمكي ويغني أن يكون الغني الآفاقي كذلك إذا عدم الركوب بعد وصوله إلى أحد المواقيت فالتقييد بالفقير =

دوسرے کے پیسے سے حج کرنا

مالدار لوگ غریب لوگوں کو حج کراتے ہیں، اور پیسے کے سارے انتظامات کر دیتے ہیں، اور غریب لوگ حج کر کے آ جاتے ہیں، ایسی صورت میں غریب لوگوں کا حج ادا ہو جائے گا، بعد میں مالدار ہونے کی صورت میں اپنے پیسے سے دوبارہ حج کرنا لازم نہیں ہوگا کیونکہ حج زندگی میں صرف ایک دفعہ کرنا فرض ہوتا ہے، بار بار کرنا فرض نہیں ہوتا، البتہ ایسے لوگ حج کرتے وقت حج یا فرض حج کی نیت سے حج کریں نفل حج کی نیت سے حج نہ کریں ورنہ بعد میں صاحب استطاعت ہونے کی صورت میں دوبارہ فرض حج ادا کرنا لازم ہوگا۔ (۱)

دومیقات ہیں

”میقات دو ہیں“ عنوان کو دیکھیں۔ (۲۲۴/۴)

= لظہور عجزہ من المركب، وليفيد أنه يتعين عليه أن لا ينوي نفلًا على زعم أنه لا يجب عليه لفقره؛ لأنه كان واجبا وهو آفاقي، فلما صار كالمكي وجب عليه، فلو نواه نفلًا لزمه الحج ثانيًا.
 (الدر مع الرد: (۲/۲۶۰) كتاب الحج، مطلب فيمن حج بمال حرام، تنبيه، ط: سعيد)
 ﴿بدائع الصنائع: (۲/۱۲۰) كتاب الحج، فصل وأما شرائط، ط: سعيد.
 ﴿خانية على هامش الهندية: (۱/۲۸۳) كتاب الحج، ومن شرائط الوجوب، ط: رشيدية.
 ﴿غنية الناسك: (ص: ۱۸) فصل وأما شرائط الوجوب فسبعة على الأصح، السادس: الاستطاعة، ط: إدارة القرآن.
 (۱) ولو تكلف هؤلاء الحج بأنفسهم سقط عنهم بالاتفاق كالفقير إذا حج ثم استغنى وكذا كل من حج ممن لا يجب عليه الحج فإنه يقع عن حجة الإسلام إلا الصبي والمجنون والعبد والكافر).
 غنية الناسك: (ص: ۲۴) باب شرائط الحج، فصل: وأما شرائط الأداء، ط: إدارة القرآن)
 ﴿الفقير الآفاقي إذا وصل إلى ميقات فهو كالمكي وليفيد أنه يتعين عليه أن لا ينوي نفلًا على زعم أنه لا يجب عليه لفقره؛ لأنه ما كان واجبا وهو آفاقي فلما صار كالمكي وجب عليه فلو نواه نفلًا لزمه الحج ثانيًا. (الدر مع الرد: (۲/۲۶۰) كتاب الحج، ط: سعيد)
 ﴿إرشاد الساري: (ص: ۵۶) باب شرائط الحج، النوع الأول: شرائط الوجوب، السادس: الاستطاعة، ط: الإمدادية، مكية المكرمة.

دھاگہ

احرام کی چادر اور تہبند کو دھاگہ سے باندھنا مکروہ ہے۔ (۱)

دھکا دینا طواف کے دوران

”طواف کے دوران ایذا رسانی“ عنوان کو دیکھیں۔ (۱۲۱/۳)

دھونی دیا ہوا کپڑا

احرام باندھنے کے بعد دھونی دیا ہوا کپڑا پہننا مکروہ ہے، البتہ اس سے دم یا صدقہ میں سے کوئی چیز لازم نہیں ہوگی۔ (۲)

دھونی والا مکان

احرام کی حالت میں ایسے مکان میں داخل ہوا جس میں کسی چیز کی دھونی دی

(۱) والأصل : أن لا يكون فيه خياطة أصلاً ، وإن زر أحدهما أو خلله بخلال ، أو ميله أو عقده بأن ربط طرفه الآخر أو شذبه بحبل ونحوه أساء ولا شيء عليه . (غنية الناسك : (ص : ۷۱) باب الإحرام ، فصل : فيما ينبغي لمريد الإحرام من كمال التنظيف والغسل ، ط : إدارة القرآن)

إرشاد الساری : (ص : ۱۶۹ ، ۱۷۰) باب الإحرام ، فصل في مكروهات الإحرام ، ط :

الإمدادية مكة المكرمة .

الدر المختار مع الرد : (۲/۲۸۱) كتاب الحج ، فصل : في الإحرام ، ط : سعيد .

(۲) ولبس الثوب المبخر وكذا لو أجمر أي ثوبه بطيب تبقى رائحته بعد الإحرام (إرشاد الساری : (ص : ۱۷۰) باب الإحرام ، فصل : في مكروهات الإحرام ، ط : الإمدادية ، مكة المكرمة)

غنية الناسك : (ص : ۹۱) باب الإحرام ، فصل في مكروهات الإحرام ومحظوراته التي لاجزاء فيها سوى الكراهة ، ط : إدارة القرآن .

التاتارخانية : (۲/۵۰۶) كتاب المناسك ، الفصل الخامس فيما يحرم على المحرم ومالا يحرم ، نوع منه في الدهن والتطيب والخضاب ، ط : إدارة القرآن .

وقالوا : لو لبس إزاراً مبخرًا لا شيء عليه ؛ لأنه ليس بمستعمل لجزء من الطيب وإنما حصل مجرد الرائحة ومن ثم قال في الخانية : لو دخل بيتاً قد بخر فيه واتصل بثوبه شيء لم يكن عليه شيء ، نهر .

شامی : (۲/۴۸۷) كتاب الحج ، فصل في الإحرام ، مطلب : فيما يحرم بالإحرام ومالا يحرم ، ط : سعيد

گئی تھی ، اور احرام والے کپڑوں میں خوشبو آنے لگی اور خوشبو کپڑوں کو بالکل نہیں لگی تو دم اور صدقہ میں سے کوئی بھی چیز واجب نہیں ہوگی۔ (۱)

دینی بھائی کے ساتھ حج پر جانا

عورتوں کے لئے محرم کے بغیر حج کا سفر کرنا جائز نہیں ہے۔
حقیقی محرم نہ ہونے کی صورت میں کسی مسلمان کو دینی بھائی کہہ کر اس کے ساتھ حج کا سفر کرنا جائز نہیں۔ (۲)

دیور

”دیور“ محرم نہیں ، اس کے ساتھ حج یا عمرہ یا کسی سفر میں جانا جائز نہیں ہے۔ (۳)

(۱) ولو دخل بيتاً قد أبخر فيه واتصل بثوبه شيء من ذلك لا شيء عليه . (التاتارخانية : (۲/۵۰۶) كتاب المناسك ، الفصل الخامس فيما يحرم على المحرم ومالا يحرم ، نوع منه في الدهن والتطيب والخضاب ، ط : إدارة القرآن)

غنية الناسك : (ص : ۹۱) باب الإحرام ، فصل في مكروهات الإحرام ومحظوراته التي لاجزاء فيها سوى الكراهة ، ط : إدارة القرآن .

إرشاد الساری : (ص : ۱۷۰) باب الإحرام ، فصل : في مكروهات الإحرام ، ط :

الإمدادية ، مكة المكرمة

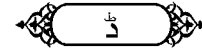
شامی : (۲/۴۸۷) كتاب الحج ، فصل في الإحرام ، مطلب : فيما يحرم بالإحرام ومالا يحرم ، ط : سعيد

(۲) وأما الذي يخص النساء فشرطان : أحدهما : أن يكون معها زوجها أو محرم لها ولنا ما روى عن ابن عباس رضي الله عنه عن النبي ﷺ أنه قال : ألا لاتحجن امرأة إلا ومعها محرم ، وعن النبي ﷺ أنه قال : لاتسافر امرأة ثلاثة أيام إلا ومعها محرم أو زوج . (بدائع الصنائع : (۲/۱۲۳) كتاب الحج ، فصل : وأما شرائط فرضيته فنوعان ، ط : سعيد)

شامی : (۲/۴۶۴) كتاب الحج ، ط : سعيد .

الهندية : (۱/۱۸۱ ، ۱۹) كتاب المناسك ، الباب الأول ، في تفسير الحج ، ط : رشديه .

(۳) والمحرم في حق المرأة شرط ، شابة كانت أو عجوزاً إذا كانت بينها وبين مكة مسيرة ثلاثة أيام والمحرم : الزوج ، ومن لا يجوز مناحتها على التأبید برضاع أو صهرية . وفي الخانية : أو رحم (التاتارخانية : (۲/۴۳۴) كتاب المناسك ، الفصل الأول في بيان شرائط الوجوب ، ط : إدارة القرآن) =



ڈاڑھ نکالنا

احرام کی حالت میں ڈاڑھ نکالنا جائز ہے، اس سے دم وغیرہ لازم نہیں ہوتا۔

ڈاڑھی

☆ اگر احرام کی حالت میں وضو کرتے وقت یا کسی اور طرح ڈاڑھی کے تین بال گر گئے تو ایک مٹھی گندم یا اس کی قیمت صدقہ کر دے، اور اگر خود اکھاڑے تو ہر ایک بال کے بدلے میں ایک مٹھی گندم یا اس کی قیمت صدقہ کر دے، اگر تین بال سے زائد اکھاڑے تو صدقہ فطر کی مقدار گندم یا اس کی قیمت صدقہ کر دے۔ (۱)

☆ احرام کی حالت میں وضو کرتے وقت ڈاڑھی کا خلال کرنا مکروہ ہے، اگر کرے تو اس طرح کرے کہ بال نہ گریں۔ (۲)

= شامی: (۲/۲۶۳) کتاب الحج، ط: سعید.

غنیۃ الناسک: (ص: ۲۷) باب شرائط وجوب الأداء، ط: إدارة القرآن.

عن عقبۃ بن عامر قال: قال رسول اللہ ﷺ: یاکم والدخول علی النساء فقال رجل: یا رسول اللہ! أريت الحموی؟ قال: الحموی الموت. متفق علیہ. (مشکوۃ المصابیح: (ص: ۲۶۸)

کتاب النکاح، باب النظر إلى المخطوبة و بیان العورات، الفصل الأول، ط: قدیمی (۱) وإن تنف من رأسه أو أنفه أو لحيته ثلاث شعرات، ففي كل شعر كف من طعام، وفي خصلة نصف صاع، فتيبين أن نصف الصاع إنما هو في الزائد على الشعرات الثلاث، أما إذا لم يزد تصدق لكل شعرة بكف من طعام، هذا إذا سقط بفعل محظور الإحرام، كالتف، أما إذا سقط بفعل المأمور به كالوضوء، ففي ثلاث شعرات كف واحد من طعام. (غنیۃ الناسک: (ص: ۲۵۶) باب الجنایات، الفصل الرابع: فی الحلق و إزالة الشعر، ط: إدارة القرآن)

التاتارخانیة: (۲/۵۰۱، ۵۰۲) کتاب المناسک، الفصل الخامس: فيما يحرم على المحرم وما لا يحرم، نوع آخر منه: فی حلق الشعر، وقلم الأظفار، ط: إدارة القرآن.

الهندية: (۱/۲۴۳) کتاب المناسک، الباب الثامن فی الجنایات، الفصل الثالث: فی حلق الشعر و قلم الأظفار، ط: رشیدیہ.

(۲) وحک سائر بدنہ حکا شدیداً إن خاف سقوط شعرة أو قملة، وإلا فلا بأس به، وإذا حک رأسه يحكه برفق، وعن أبي حنيفة يحكه بطن الأصابع كيلا يؤذى شيئاً من هوام رأسه ولا يتأثر =

☆ بعض لوگوں میں یہ بات مشہور ہے کہ احرام کی حالت میں سر اور ڈاڑھی کے بال جتنے گریں گے اتنی قربانیاں کرنے کی ضرورت ہوگی، یہ بات غلط ہے، دم لازم نہیں ہوتا البتہ صدقہ کرنا لازم ہوتا ہے۔ (۱)

☆ ہر طرف سے ایک مٹھی ڈاڑھی رکھنا نبی کریم ﷺ بلکہ تمام انبیاء کرام کی سنت ہے، ایک مٹھی سے پہلے کا ٹنا کبیرہ گناہ ہے۔ (۲)

☆ مسجد نبوی ﷺ کی حاضری میں بھی گناہوں سے پاک رہنے کی کوشش کرنی چاہیے، بعض لوگ خوب ڈاڑھی منڈا کر روضہ اطہر پر حاضری دیتے ہیں، اور

= شعرة. (غنیۃ الناسک: (ص: ۹۰) باب الإحرام، فصل فی مکروہات الإحرام، ومحظوراتہ التي لاجزاء فیہا سوى الکراهة، ط: إدارة القرآن)

التاتارخانیة: (۲/۵۰۱) کتاب المناسک، الفصل الخامس: فيما يحرم على المحرم وما لا يحرم، نوع منه فی حلق الشعر، وقلم الأظفار، ط: إدارة القرآن.

إرشاد الساری: (ص: ۱۶۹) باب الإحرام، فصل فی مکروہاتہ، ط: الإمدادیة، مکة المکرمة. (۱) انظر الحاشية، رقم: ۴، على الصفحة السابقة، رقم: ۲۰۸.

(۲) عن النبی ﷺ قال: أحفوا الشوارب واعفوا اللحى عن عائشة رضی اللہ عنہا قالت: قال رسول اللہ ﷺ: عشرة من الفطرة: قص الشارب، وإعفاء اللحية الحديث: (الصحيح لمسلم: (۱/۱۶۲) کتاب الطهارة، باب خصال الفطرة، ط: رحمانیہ)

صحيح البخاری: (۲/۸۷۵) کتاب اللباس، باب إعفاء اللحى، ط: قدیمی.

مرواة المفاتیح: (۲/۹۱) کتاب الطهارة، باب السواك، الفصل الأول، ط: رشیدیہ.

قال محمد رحمه الله تعالى: عن ابن عمر رضي الله عنهما: أنه كان يقبض على لحيته، ثم يقص ما تحت القبضة، قال محمد: وبه نأخذ وهو قول أبي حنيفة. (کتاب الآثار (ص: ۱۹۸)

باب حف الشعر من الوجه، ط: إدارة القرآن)

وأما الأخذ منها (أى من اللحية) وهى دون ذلك أى دون القبضة، كما يفعله بعض المغاربة ومخنة الرجال، فلم يبحه أحد، وأخذ كلها فعل يهود الهند، و مجوس الأعاجم، فتح. (الدر مع الرد: (۲/۴۱۸) کتاب الصوم، مطلب فی الأخذ من اللحية، وفيه أيضاً:

(۲/۴۰۷) کتاب الحظر والإباحة، فصل فی البيع، ط: سعید)

فتح القدير: (۲/۲۷۰) کتاب الصوم، باب ما يوجب القضاء والكفارة، قبيل فصل: ومن كان مريضاً في رمضان ط: رشیدیہ.

ان کو ذرا بھی شرم نہیں آتی کہ وہ آنحضرت ﷺ سے محبت کا دعویٰ کرتے ہیں، مگر شکل آپ ﷺ کے دشمنوں جیسی بناتے ہیں۔ (۱)

☆ حج اور عمرہ کے دوران بھی اپنے آپ کو گناہوں اور غلطیوں سے پاک رکھنا چاہیے ورنہ حج اور عمرہ کا پورا پورا ثواب نہیں ملے گا۔ (۲)

ڈاڑھی حلق یا قصر سے پہلے کاٹ لی

اگر عمرہ کرنے والے نے طواف اور سعی کے بعد حلق یا قصر سے پہلے ڈاڑھی کاٹ لی تو حرم کی حدود میں دم دینا لازم ہوگا۔ (۳)

(۱) فإذا عزم على الزيارة أى قصدها، فعليه أن يخلص نيته ويجرد عزمه أى طويته من رادة الرياء والسمعة وقصد المبهات والفرجة ومن علاماتها الدالة عليها: أن لا يترك شيئاً مما يلزمه من الفرائض والسنن، وإلا فلا يحصل له من الزيارة إلا التعب والخسارة، بل يوجب التوبة والكفارة. (إرشاد السارى: (ص: ۷۰۸) باب زيارة سيد المرسلين ﷺ، فصل فى آداب التوجه والسفر للزيارة، ط: الإمدادية مكة المكرمة)

(۲) فعلى هذا يخرج الحج من أن يكون مبروراً بارتكاب الجناية عمداً مرة بعد أخرى، وإن كفر عنها صاحبها ومن فعل شيئاً مما يحكم بتحريمه، فقد أخرجه عن أن يكون مبروراً. (منحة الخالق على هامش البحر: (۳/ ۱۳) كتاب الحج، باب الجنایات، ط: سعيد)

❏ إلا أن الحج المبرور على ما نقله العسقلانى عن ابن خالويه: المقبول، وهو كما لو ترى أمره مجهول، وقال غيره: هو الذى لا يخالطه شئ من المعاصى، ورجحه النووى، وهذا هو الأقرب وإلى قواعد الفقه أنسب. (حاشية إرشاد السارى: (ص: ۲۸۵) باب المتفرقات، مسئلة: الحج يهدم ما كان قبله من الصغائر. ط: الإمدادية، مكة المكرمة)

❏ فتح البارى: (ص: ۳/ ۳۸۲) كتاب الحج، باب فضل الحج المبرور، ط: دار المعرفة بيروت.

(۳) وفى البدائع: لو وجب عليه الحلق أو التقصير، فغسل رأسه بالخطمى مقام الحلق، لا يقوم مقامه و عليه الدم، لغسل رأسه بالخطمى وليس للمحرم أن يقصّ أظافيره قبل الحلق، وكذا فى منسك الكرماني. (البحر العميق: (۳/ ۱۷۹۰) الباب الثانى عشر: فى الأعمال المشروعة يوم النحر، الحلق، ط: مؤسسة الريان، المكتبة المكيّة)

❏ ولو قصّ أظفاره أو شاربیه أو لحيته أو طيب قبل الحلق فعليه موجب جنائته. (إرشاد السارى: ص: ۳۲۲) باب مناسك منى، فصل: فى الحلق والتقصير، ط: الإمدادية مكة المكرمة)

❏ غنية الناسك: (ص: ۱۷۴) باب مناسك منى يوم النحر، فصل: فى الحلق، ط: إدارة القرآن.

ڈاڑھی کے بال

احرام کی حالت میں چوتھائی ڈاڑھی یا اس سے زیادہ کے بال منڈوائے یا کتروائے یا کسی اور چیز کے ذریعہ دور کرے یا اکھاڑے خواہ اختیار سے ہو یا بلا اختیار ہر حال میں دم دینا لازم ہوگا۔ (۱)

ڈرافٹ پر زیادہ رقم لینا

پاکستان میں پہلے حج کے لئے ڈرافٹ جمع کرانے کی صورت میں قرعہ اندازی کے بغیر حج کے لئے بھیج دیا جاتا تھا، اور ڈرافٹ کے بغیر فارم جمع کرنے کی صورت میں جانا یقینی نہیں ہوتا تھا، اگر قرعہ اندازی میں نام نکل آیا تو جاسکتا تھا ورنہ نہیں اس لئے لوگ حج کے لئے ڈرافٹ خریدتے تھے، ڈرافٹ میں مثلاً ایک لاکھ کی رقم لکھی ہوئی ہے منگوا کر دینے والے یا ڈرافٹ فروخت کرنے والے ایک لاکھ کی جگہ پر مثلاً ایک لاکھ پانچ ہزار لیتے تھے حالانکہ ڈرافٹ میں بھی پاکستانی رقم لکھی ہے اور جو اس کے عوض میں وصول کر رہا ہے وہ بھی پاکستانی رقم ہے تو یہ کمی زیادتی سود ہونے کی وجہ سے ناجائز اور حرام ہے۔

البتہ جائز ہونے کی صورت یہ ہے کہ ایسے ڈرافٹ کو دوسری کرنسی کے عوض میں

(۱) فالواجب دم لو حلق ربع رأسه أو ربع لحيته فصاعداً، أو قصر ربع رأسه أو أكثر. (غنية الناسك: (ص: ۲۵۶) باب الجنایات، الفصل الرابع: فى الحلق وإزالة الشعر، ط: إدارة القرآن)

❏ إرشاد السارى: (ص: ۲۶۱) باب الجنایات وأنواعها، النوع الثالث: فى الحلق وإزالة الشعر، وقلم الأظفار، ط: الإمدادية، مكة المكرمة.

❏ الهندية: (۲/ ۴۳۱) كتاب المناسك، الباب الثامن فى الجنایات، الفصل الثالث، فى حلق الشعر وقلم الأظفار، ط: رشيديه.

لیا جائے مثلاً ڈالر، پونڈ، یورو یا ریال کے عوض میں لیا جائے تو اس صورت میں کرنسی کی جنس مختلف ہونے کی وجہ سے کمی زیادتی کی صورت میں کوئی گناہ نہیں ہوگا۔ (۱)

اور اگر دوسری کرنسی کے عوض میں خریدنے کی کوئی صورت نہیں ہے تو پھر منگوانے کی صورت میں اس طرح معاہدہ کریں کہ ایک لاکھ کے ڈرافٹ کے عوض میں ایک لاکھ ہے البتہ منگوانے کی اجرت یا حق محنت کے طور پر مثلاً مزید پانچ ہزار دینے ہیں تو اس صورت میں گنجائش ہو جائے گی۔ (واضح رہے کہ آج کل پاکستان میں ڈرافٹ کی صورت نہ ہونے کے برابر ہے) (۲)

(۱) عن عبادۃ بن الصامت قال : قال رسول اللہ ﷺ الذهب بالذهب ، والفضة بالفضة ، والبر بالبر ، والشعير بالشعير ، والتمر بالتمر ، والملح بالملح ، مثلاً بمثل سواء يسوئ ، يدا بيد ، فإذا اختلف هذه الأصناف فبيعوا كيف شئتم إذا كان يدا بيد ، رواه مسلم . (مشکوۃ المصابيح : ص : ۲۴۴) باب الربوا ، الفصل الأول ، ط : قديمي

✓ أحدهما أن يكون الجنس بالجنس من غير أن يكون مع أحد الجنسين عرض مثل الذهب بالذهب والفضة بالفضة مفردين فإنه لا يجوز فيه خمسة أشياء : [۱] التفاضل ، [۲] والنسبة ، [۳] والخيار ، [۴] والجهالة ، [۵] والافتراق قبل القبض فإذا كان الجنسان مختلفين كالذهب بالفضة ، والفضة بالذهب ، فلا يجوز فيه ثلاثة أشياء : [۱] النسبة ، [۲] والخيار ، [۳] والافتراق قبل القبض ، وأما إذا كان أحدهما أكثر من الآخر ، جاز ذلك ، وسواء كان مع أحدهما عرض أو لم يكن . (النتف في الفتاوى : ص : ۲۹۸ ، ۲۹۹) كتاب الصرف ، ط : سعيد

✓ الهداية : (۸۱ / ۳) كتاب البيوع ، باب الربو ، ط : مكتبة شرکت علمية ، ملتان .
(۲) تصح الوكالة بأجر و بغير أجر ؛ لأن النبي ﷺ كان يبعث عماله لقبض الصدقات ويجعل لهم عمولة ، ولهذا قال أبناء عمه : لو بعثنا على هذه الصدقات ، فنؤدى الناس ونصيب ما يصب الناس ، أى العمولة ، ولأن الوكالة عقد جائز ، لا يجب على الوكيل القيام ، فيجوز أخذ الأجرة فيها بخلاف الشهادة . (الفقه الإسلامى وأدلته : ۴۰۵۸ / ۵) القسم الثالث : العقود أو التصرفات المدنية المالية ، الفصل التاسع : الوكالة ، المبحث الأول : تعريف الوكالة
الوكالة بأجر ، ط : رشديه

ڈرائیور وغیرہ کے لئے احرام کے بغیر میقات سے تجاوز کرنا

☆ موجودہ دور میں ڈرائیور، تاجر، دفاتر میں کام کرنے والے، ٹیکسی چلانے والے، اور دیگر پیشہ ورانہ کام کرنے والے کبھی ہر روز، کبھی دوسرے تیسرے دن، اور بعض لوگوں کو ایک سے زائد مرتبہ حرم میں داخل ہونا پڑتا ہے، ایسی حالت میں اس طرح کے لوگوں کو ہر بار احرام عمرہ اور احرام کی پابندی بے حد مشکل اور دشوار ہے، اس لئے ان حضرات کے لئے احرام کے بغیر بھی حرم کے حدود میں داخل ہونے کی گنجائش ہوگی، دم دینا یا عمرہ کرنا لازم نہیں ہوگا، اگرچہ احرام باندھ کر آنا بہتر ہوگا۔ (۱)
☆ اور جو لوگ روزانہ نہیں آتے کبھی کبھار آتے ہیں تو ان کے لئے احرام باندھ کر آنا لازم ہے۔ (۲)

☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ میقات کے باہر سے لکڑیاں لانے والے اور عمال اور تجارت اور کمانے والے جو بار بار جاتے آتے ہیں ان کے لئے احرام کے بغیر میقات سے گزرتے رہنے کی اجازت ہے، اس لئے کہ اگر ہر بار ان پر احرام کی پابندی لگائی جائے گی تو مشقت کا خطرہ ہے۔ (۳)

(۱) قال أبو عمر : لا أعلم خلافاً بين فقهاء الامصار في الخطابين ومن يد من الاختلاف إلى مكة ، ويكثره في اليوم والليلة أنهم لا يأمرؤن بذلك لما عليهم فيه من المشقة . (عمدة القارى : ۵۳۵ / ۷)
كتاب المناسك ، أبواب العمرة ، باب دخول الحرم و مكة بغير إحرام ، ط : دار الحديث ملتان
✓ من كان داخل الميقات له أن يدخل مكة بغير إحرام لحاجته لأنه يكثر دخوله مكة ، وفي إيجاب الإحرام في كل مرة حرج بين . (الهداية : ۴۳۴ / ۱) كتاب الحج ، فصل في المواقيت ، ط : مكتبة البشري
(۲) انظر الحاشية السابقة ، رقم : ۱ .

(۳) وأخرج ابن أبي شيبة في مصنفه : ثنا علي بن هاشم ، ووكيع عن طلحة ، عن عطاء ، عن ابن عباس رضي الله عنهما قال : لا يدخل أحد مكة الا بإحرام الا الخطابين ، والعمالين ، وأصحاب منافعها . (نخب الأفكار في تنقيح مباني الأخبار في شرح معاني الآثار للإمام بدر الدين محمود بن أحمد العيني الحنفى : ۵۴۴ / ۱۳ ، ۵۴۵ ، ۵۴۷ ، ۵۴۸) ، كتاب مناسك الحج ، [۱۶۸] من باب : دخول الحرم هل يصلح بغير إحرام ؟ ، ط : دار اليسر ، دار المنهاج ، المدينة المنورة ، حققه و خرج أحاديثه السيد أرشد المدنى =

ڈریا وحشت ہو تو کیا پڑھے

”خوف یا وحشت ہو“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۲/۲۶۴)

ڈیپ ہیٹ (Deep Heat)

”وکس“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۴/۳۱۳)

✍ = مصنف ابن ابی شیبہ : (۲۲۷/۸) ، رقم الحدیث : ۱۳۶۹۱ ، کتاب الحج ، باب من کرہ أن یدخل مکة بغير إحرام ، ط : مؤسسة علوم قرآن ، شركة دار القبلة ، و : (۲/۲۱۱) .

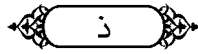
✍ طحطاوی شریف من عطاء (۵۰۸/۱) کتاب مناسک الحج ، باب دخول الحرم هل یصلح بغير إحرام ، ط : سعید . تلخیص الحیر فی تخریج الرافعی الکبیر : (۲/۴۶۳) رقم الحدیث : ۱۰۱۰ ، کتاب الحج ، باب دخول مکة وبقية أعمال الحج ، ط : مؤسسة قرطبة ،

✍ للحطابين أى الذين يحملون الحطب إلى مکة للبيع ، قال أبو عمر ولا علم خلافة بين فقهاء الأمصار فى الحطابين ومن بد من الاختلاف إلى مکة ويكثره فى اليوم والليلة أنهم لا يأمرون بذلك لما عليهم فيه من المشقة ، هذا ما اختصر من كلام العینی . (حاشية الطحطاوی : (۵۰۸/۱) ط : سعید)

(۱) وذات عرق : بكسر العين وسكون الراء ، لجميع أهل المشرق و هى بين المشرق والمغرب من مكة ، قيل : وبينها وبين مكة مرحلتان . (البحر الرائق : (۲/۳۱۷) کتاب الحج ، مواقيت الإحرام ، ط : سعید)

✍ إرشاد السارى : (ص : ۱۱۲) باب المواقيت ، فصل : فى مواقيت الصنف الأول ، ط : الإمدادية ، مكة المكرمة .

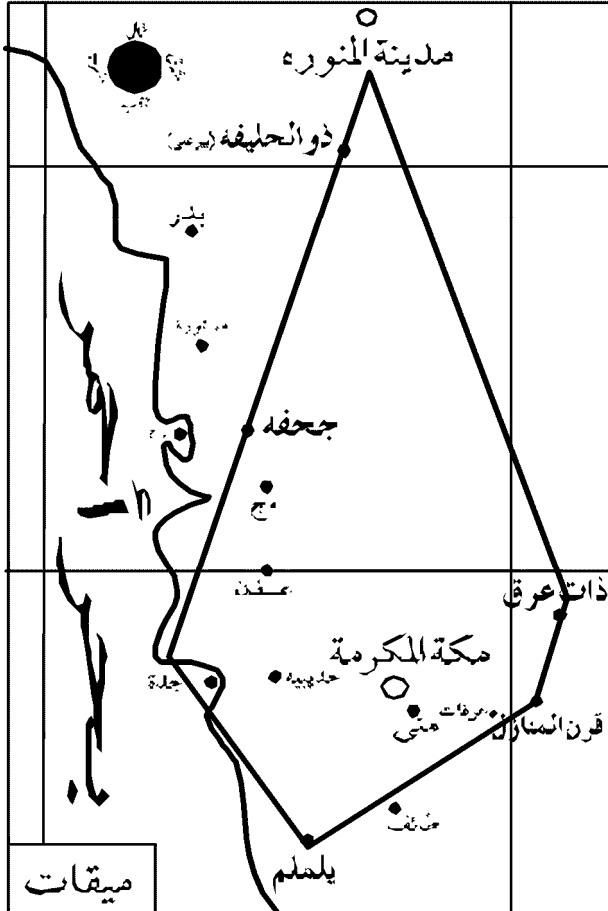
✍ شامى : (۲/۴۷۵) کتاب الحج ، مطلب : فى المواقيت ، ط : سعید .



ذات عرق

مکہ مکرمہ کے مشرقی شمالی جانب مثلاً عراق وغیرہ کی طرف سے آنے والوں کے لئے ”ذات عرق“ میقات ہے، یہ مکہ مکرمہ کے مشرقی شمالی جانب تقریباً پچاس میل کے فاصلے پر ہے۔ (۱)

نقشہ یہ ہے:



ذبح رمی سے پہلے کر لیا

”رمی سے پہلے ذبح کر لیا“ عنوان کو دیکھیں۔ (ر)

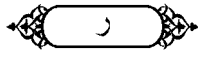
ذوالحلیفہ

مکہ مکرمہ سے سیدھا شمال کی طرف مدینہ منورہ ہے، مدینہ منورہ کی طرف سے مکہ مکرمہ کی طرف آنے والوں کے لئے میقات ”ذوالحلیفہ“ ہے، آج کل اس کو ”بئر علی“ یا ”ابار علی“ کہتے ہیں، اور یہ مدینہ طیبہ سے مکہ مکرمہ کی طرف آتے ہوئے تقریباً چھ میل پر مکہ مکرمہ کے راستہ میں دائیں جانب ہے، اور یہاں ایک شاندار اور خوبصورت مسجد بنی ہوئی ہے اور وضو غسل ہر چیز کا بہترین انتظام ہے، یہاں سے مکہ مکرمہ تقریباً ڈھائی سو میل ہے۔ (۱)

(۱) و ”ذو الحلیفہ“ بضم الحاء المهملة و بالفاء ، بینہ و بین مکّۃ نحو عشر مراحل ، أو تسع ، و بینہ و بین المدینۃ ستۃ أمیال ، كما ذكره النووی و قيل سبعة كما ذكره القاضي عیاض ، میقات أهل المدینة ، وهو أبعد المواقیف و بهذا المكان آبار تسمیہ العوام آبار علی (البحر الرائق : (۳۱۷/۲) كتاب الحج ، مواقیف الإحرام ، ط : سعید)

✍ شامی : (۴۷۲/۲) كتاب الحج ، مطلب فی المواقیف ، ط : سعید .

✍ إرشاد الساری : (ص : ۱۱۰ ، ۱۱۱) باب المواقیف ، فصل : فی مواقیف الصنف الأول ، ط : الإمدادیة ، مکّۃ المکرمۃ .



رات منی سے باہر گزارنا

منی میں رات گزارنا سنت ہے، اس لئے بلا عذر منی سے باہر رات گزارنا مثلاً مکہ مکرمہ میں یا رہائش کی بلڈنگ میں، یہ سنت کے خلاف ہونے کی وجہ سے درست نہیں، البتہ حج ہو جائے گا اور دم وغیرہ لازم نہیں ہوگا۔ (۱)

راستہ پر میقات نہیں

”میقات پر راستہ نہیں“ کے عنوان کو دیکھیں۔ (۲۴/۴)

راستہ میں مرنے پر دوسرے نے حج ادا کیا

ایک شخص فرض حج کے لئے روانہ ہوا، میقات پہنچنے سے پہلے ہی انتقال ہو گیا، اس میت کے باقی ماندہ روپیہ سے دوسرے آدمی نے اس کی طرف سے حج ادا کیا، تو امید ہے کہ میت کی طرف سے حج ادا ہو جائے گا۔ (۲)

(۱) و یکره أن لا یبیت بمنی لیل الرمی ، ولو بات فی غیرہ متعمداً لایلزمه شیء عندنا . (التاتاریخانیة : (۲۶۲/۲) كتاب المناسک ، الفصل الثالث فی تعلیم أعمال الحج ، ط : إدارة القرآن)

✍ إرشاد الساری : (ص : ۱۰۷) باب فرائض الحج ، و واجباتہ فصل فی مکروہاتہ ، ط : الإمدادیة ، مکّۃ المکرمۃ .

✍ غنیۃ الناسک : (ص : ۴۸) باب فرائض الحج و واجباتہ فصل : وأما مکروہاتہ ، ط : إدارة القرآن .

(۲) ولو مات رجل بعد وجوب الحج ولم یوص به ، فحج رجل عنه أو حج عن أبیه أو أمه عن حجة الإسلام من غیر وصیة ، قال أبو حنیفۃ : یجزیہ إن شاء اللہ ؛ لأنه ایصال للثواب وهو لا یختص بأحد من قریب أو بعید . (شامی : (۶۰۰/۲) كتاب الحج ، باب الحج عن الغیر ، قبیل : مطلب : شروط الحج عن الغیر و شرون ، ط : سعید)

✍ البحر الرائق : (۶۹/۲) كتاب الحج ، باب الحج عن الغیر ، ط : سعید .

✍ غنیۃ الناسک : (ص : ۳۲۲) باب الحج عن الغیر ، فصل : شرائط النيابة فی الحج الفرض ، ط : إدارة القرآن .

البتہ اس آدمی پر ضروری ہے کہ میت کا بقیہ روپیہ میت کے وارثوں کو دیدے، کیونکہ مرنے والے نے حج بدل کرنے کے لئے وصیت نہیں کی، اس لئے بقیہ روپیہ میراث میں شامل ہو کر وارثوں کا حق ہو گیا۔ (۱)

”ربنا اتنا فی الدنیا حسنة الخ“

ترجمہ: اس میں لفظ ”حسنة“ میں تمام ظاہری اور باطنی خوبیاں اور ہر قسم کی بھلائیاں داخل ہیں مثلاً دنیا کی حسنة میں بدن کی صحت، اہل و عیال کی صحت، رزق حلال میں وسعت و برکت، دنیاوی سب ضروریات کا پورا ہونا، اچھے اعمال، نیک اخلاق، علم نافع، عزت و جاہت، عقائد کی درستگی، سیدھے اور صحیح راستے کی ہدایت، عبادات میں اخلاص کامل وغیرہ سب داخل ہیں۔

اور آخرت کی ”حسنة“ میں جنت اور اس کی بے شمار اور لازوال نعمتیں اور حق تعالیٰ کی رضا اور اس کا دیدار یہ سب چیزیں شامل ہیں۔ (۲)

(۱) ولا يجوز لأحد أن يتصرف في ملك غيره بلا إذنه أو وكالة منه وإن فعل كان ضامناً. (شرح المجلة لرسنم باز: (۶۱/۱) رقم المادة: ۹۶، المقالة الثانية: في بيان القواعد الفقهية، ط: حنفية كوئٹہ)

(۲) وأظهر الأقوال في تفسير الحسنة في الدنيا أنها العبادات والعافية وفي الآخرة: الجنة والمغفرة، وقيل الحسنة تعم الدنيا والآخرة. (شرح الصحيح لمسلم للنووي على هامش الصحيح لمسلم: (۳۴۳/۲) كتاب الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار، باب كراهة الدعاء بتعجيل العقوبة في الدنيا، ط: قديمي)

عن أنس قال: كان أكثر دعوة يدعو بها، يقول: اللهم آتنا في الدنيا حسنة وفي الآخرة حسنة، وقنا عذاب النار، قال: وكان أنس إذا أراد أن يدعو بدعوة دعا بها، فإذا أراد أن يدعو بدعاء دعا بها فيه. (الصحيح لمسلم: (۳۴۳/۲) كتاب الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار، باب فضل الدعاء باللّٰهم آتنا في الدنيا حسنة ط: قديمي)

عن أنس قال: كان أكثر دعاء النبي ﷺ: اللهم آتنا في الدنيا حسنة وفي الآخرة حسنة وقنا عذاب النار، متفق عليه. (مشکوٰۃ المصابيح: (ص: ۲۱۸) كتاب الدعوات، باب جامع الدعاء، الفصل الأوّل، ط: قديمي) =

خلاصہ یہ کہ یہ دعا ایک ایسی جامع دعا ہے کہ اس میں انسان کی تمام دنیاوی اور دینی میں مقاصد آجاتے ہیں، دنیا و آخرت دونوں جہاں میں راحت و سکون میسر آتا ہے، آخر میں خاص طور پر اس میں جہنم کی آگ سے پناہ کا بھی ذکر ہے، اس وجہ سے نبی کریم ﷺ اس دعا کو کثرت سے مانگا کرتے تھے۔ (۱)

= ﴿ ومنهم من يقول ربنا آتنا في الدنيا حسنة وفي الآخرة حسنة وقنا عذاب النار ﴾، فيه ثلاث مسائل واختلف في تأويل الحسنتين على أقوال عديدة، فروى عن علي بن أبي طالب رضي الله عنه أنّ الحسنة في الدنيا المرأة الحسنة، وفي الآخرة الحور العين وقال قتادة: حسنة الدنيا العافية في الصفحة، وكفاف المال، وقال الحسن: حسنة الدنيا العلم والعبادة، وقيل غير هذا. والَّذِي عليه أكثر أهل العلم أنّ المراد بالحسنتين نعم الدنيا والآخرة وهذا هو الصحيح، فإنّ اللفظ يقتضي هذا كله، فإنّ ”حسنة“ نكرة في سياق الدعاء فهو محتمل لكل حسنة من الحسنات على البدل. (الجامع لأحكام القرآن للقرطبي: (۳۳۲/۲) (۳۳۳) رقم الآية: ۲۰۱، سورة البقرة، ط: دار عالم الكتب رياض)

﴿ فقال: ” ومنهم من يقول ربنا آتنا في الدنيا حسنة وفي الآخرة حسنة وقنا عذاب النار“ فجمعت هذه الدعوة كل خير في الدنيا وصرفت كل شر، فإنّ الحسنة في الدنيا تشمل كل مطلوب دنيوي من عافية، ودار رحمة، و زوجة حسنة، ورزق واسع وعلم نافع، وعمل صالح، ومركب هنيئ وثناء جميل إلى غير ذلك مما اشتملت عليه عبارات المفسرين، ولا منافاة بينها، فإنّها كلها مندرجة في الحسنة في الدنيا، وأمّا الحسنة في الآخرة فأعلى ذلك دخول الجنة، وتوابعه من الأمن من الفزع الأكبر من العرصات، وتيسير الحساب وغير ذلك من أمور الآخرة الصالحة ولهذا وردت السنّة بالترغيب في هذا الدعاء عن أنس قال: كان أكثر دعوة يدعو بها رسول الله ﷺ: اللهم ربنا آتنا في الدنيا حسنة وفي الآخرة حسنة وقنا عذاب النار. (تفسير ابن كثير: (۵۵۸/۱) سورة البقرة، رقم الآية: ۲۰۱، ط: دار طيبة بيروت)

(۱) وأظهر الأقوال في تفسير الحسنة في الدنيا أنها العبادات والعافية وفي الآخرة: الجنة والمغفرة، وقيل الحسنة تعم الدنيا والآخرة. (شرح الصحيح لمسلم للنووي على هامش الصحيح لمسلم: (۳۴۳/۲) كتاب الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار، باب كراهة الدعاء بتعجيل العقوبة في الدنيا، ط: قديمي)

﴿ عن أنس قال: كان أكثر دعوة يدعو بها، يقول: اللهم آتنا في الدنيا حسنة وفي الآخرة حسنة، وقنا عذاب النار، قال: وكان أنس إذا أراد أن يدعو بدعوة دعا بها، فإذا أراد أن يدعو بدعاء دعا بها فيه. (الصحيح لمسلم: (۳۴۳/۲) كتاب الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار، باب فضل الدعاء باللّٰهم آتنا في الدنيا حسنة ط: قديمي) =

رخسار

احرام کی حالت میں رخسار کو کپڑے سے چھپانا مکروہ ہے، ہاتھ سے چھپانا

جائز ہے۔ (۱)

= عن أنس قال : كان أكثر دعاء النبي ﷺ : اللهم آتنا في الدنيا حسنة وفي الآخرة حسنة و قنا عذاب النار ، متفق عليه . (مشکوٰۃ المصابيح : (ص : ۲۱۸) كتاب الدعوات ، باب جامع الدعاء ، الفصل الأول ، ط : قديمي)

ومنهم من يقول ربنا آتنا في الدنيا حسنة وفي الآخرة حسنة وقنا عذاب النار ، فيه ثلاث مسائل واختلف في تأويل الحسنيتين على أقوال عديدة ، فروى عن علي بن أبي طالب رضي الله عنه أن الحسنين في الدنيا المرأة الحسنة ، وفي الآخرة الحور العين وقال قتادة : حسنة الدنيا العافية في الصفحة ، وكفاف المال ، وقال الحسن : حسنة الدنيا العلم والعبادة ، وقيل غير هذا . والذي عليه أكثر أهل العلم أن المراد بالحسنتين نعم الدنيا والآخرة وهذا هو الصحيح ، فإن اللفظ يقتضي هذا كله ، فإن ” حسنة “ نكرة في سياق الدعاء فهو محتمل لكل حسنة من الحسنات على البدل . (الجامع لأحكام القرآن للقرطبي : (۲/۴۳۲ ، ۴۳۳) رقم الآية : ۲۰۱ ، سورة البقرة ، ط : دار عالم الكتب رياض)

فقيل : ” ومنهم من يقول ربنا آتنا في الدنيا حسنة وفي الآخرة حسنة وقنا عذاب النار “ فجمعت هذه الدعوة كل خير في الدنيا وصرفت كل شر ، فإن الحسنين في الدنيا تشمل كل مطلوب دنيوی من عافية ، و دار رحمة ، و زوجة حسنة ، و رزق واسع و علم نافع ، و عمل صالح ، و مرکب هنئ و ثناء جميل إلى غير ذلك مما اشتملت عليه عبارات المفسرين ، و لا منافاة بينها ، فإنها كلها مندرجة في الحسنين في الدنيا ، و أما الحسنين في الآخرة فأعلى ذلك دخول الجنة ، و توابعه من الأمن من الفزع الأكبر من العرصات ، و تيسير الحساب و غير ذلك من أمور الآخرة الصالحة ولهذا وردت السنة بالترغيب في هذا الدعاء عن أنس قال : كان أكثر دعوة يدعو بها رسول الله ﷺ : اللهم ربنا آتنا في الدنيا حسنة وفي الآخرة حسنة وقنا عذاب النار .

(تفسير ابن كثير : (۱/۵۵۸) سورة البقرة ، رقم الآية : ۲۰۱ ، ط : دار طيبة بيروت)

(۱) و لا بأس أن يضع يده على أنفه بلا ثوب ، و الظاهر أنه لو كان الوضع بالثوب ففيه الكراهة التحريمية فقط و على هذا يفرع ما لو دخل تحت ستر الكعبة ، فإن كان يصيب وجهه أو رأسه فمكروه ، لا شيء عليه ، و إلا فلا بأس به . (غنية الناسك : (ص : ۲۵۵) باب الجنائيات ، الفصل الثالث : في تغطية الرأس والوجه ، ط : إدارة القرآن)

شامی : (۲/۵۳۹) كتاب الحج ، باب الجنائيات ، ط : سعيد .

البحر الرائق : (۳/۸) كتاب الحج ، باب الجنائيات ، ط : سعيد .

رخصتی سے پہلے حج کرنا

اگر لڑکی کا نکاح ہو گیا ہے ، اور رخصتی نہیں ہوئی ، اور لڑکا لڑکی کو اس دوران اپنے ساتھ حج کرانا چاہتا ہے ، تو رخصتی سے پہلے بھی شوہر کے ساتھ حج کے لئے بھیجنا جائز ہوگا ، اس سے رخصتی اور حج دونوں کام ہو جائیں گے ، جب نکاح ہو گیا تو دونوں میاں بیوی ہیں ایک دوسرے کے لئے حلال ہیں ، رخصتی ہوئی ہو یا نہ ہوئی ہو اس سے کوئی فرق نہیں آئے گا ، حج سے واپس آنے کے بعد اگر لوگوں کے سامنے باقاعدہ رخصتی کرانا چاہیں تو کر سکتے ہیں ، شرعاً اس میں کوئی قباحت نہیں ہے۔ (۱)

رزائی

احرام کی حالت میں سردی کی وجہ سے رزائی استعمال کر سکتا ہے ، مگر سر اور چہرہ

نہیں ڈھانک سکتا ، البتہ عورتوں کے لئے سر ڈھانکنے کی اجازت ہے۔ (۲)

(۱) (وینعقد) متلبسا (بایجاب) من أحدهما (وقبول) من الآخر (و شرط حضور) شاهدين (حرین) و حر و حرتین (مکلفین سامعین قولهما معا) (الدر المختار مع رد المحتار : (۳/۹ ، ۲۱ ، ۲۲) كتاب النکاح ، ط : سعيد)

النکاح ینعقد بالإيجاب والقبول وضعاً للمضى أو وضع أحدهما للمضى والآخر لغيره مستقبلاً كان كالأمر أو حالاً كالمضارع ، كذا في النهر الفائق ، فإذا قال لها : أتزوجك بكذا ، فقالت قد قبلت يتم النکاح (الهندية : (۱/۲۷۰) كتاب النکاح ، الباب الثاني فيما ینعقد به النکاح وما لا ینعقد به ، ط : رشیدیہ)

الهداية : (۲/۳۰۵ ، ۳۰۶) كتاب النکاح ، ط : مكتبة شركة علمية ملتان .

(۲) وستر الوجه كله أو بعضه كقمه و ذقنه والرأس أى رأس الرجل أما المرأة فتستره بخلاف الميت وبقية البدن ، أى و بخلاف ستر بقية البدن سوى الرأس والوجه فإنه لا شيء عليه . (الدر مع الرد : (۲/۲۸۷ ، ۲۸۸) كتاب الحج ، فصل في الإحرام ، مطلب فيما يحرم بالإحرام وما لا يحرم ، ط : سعيد) غنية الناسك : (ص : ۸۸) باب الإحرام ، فصل في محرمات الإحرام ، ط : و محظوراته التي في غالبها الجزاء ، و : (ص : ۹۴) فصل : في إحرام المرأة ، ط : إدارة القرآن .

بدائع الصنائع : (۲/۱۸۳ ، ۱۸۵) كتاب الحج ، فصل : وأما بيان ما يحظره الإحرام وما لا يحظره وبيان ما يجب بفعل المحذور ، ط : سعيد .

رہی

احرام کی چادر اور تہبند کو رسی سے باندھنا مکروہ ہے۔ (۱)

رشوت دے کر حج پر جانا

اگر کسی پر حج فرض ہے، اور حکومت رشوت کے بغیر حج کے لئے جانے کی اجازت نہیں دیتی تو رشوت دے کر حج کے لئے جانا جائز ہوگا، اور رشوت دینے والا حاجی گنہگار نہیں ہوگا، البتہ رشوت لینے والے گنہگار ہوں گے۔

اور نفل حج یا عمرہ کے لئے رشوت دینا کراہت کے ساتھ جائز ہوگا۔ (۲)

رشوت دے کر ملازمت لی

☆ رشوت دے کر ملازمت حاصل کرنا ناجائز ہے، مگر ملازمت ہو جانے کے بعد صلاحیت، قابلیت اور مہارت کی وجہ سے اپنی محنت سے اس نے جو پیسہ کمایا ہے اور تنخواہ لی ہے وہ حلال ہے اس رقم سے حج کرنا یا اپنے والدین یا ان کے علاوہ کسی اور کو حج کرانا جائز ہے، البتہ رشوت دے کر جو ملازمت لی ہے اس سے توبہ استغفار (۱) وعقد الإزار والرداء بأن يربط طرف أحدهما بطرفه الآخر، وأن يخلله بخلال أو يشده بحبل ونحوه. (غنية الناسك: (ص: ۹۱) باب الإحرام، فصل: في مكروهات الإحرام، ط: إدارة القرآن) البحر الرائق: (۴/۳) كتاب الحج، باب الجنایات، ط: سعيد.

الہندیہ: (۲۴۲/۱) كتاب الحج، الباب الثامن: في الجنایات، الفصل الثاني: في اللبس، ط: رشيديه.

(۲) (من أمن الطريق) بغلبة السلامة ولو بالرشوة على ماحقه الكمال. الدر المختار. وفي الشامية: (قوله: على ماحقه الكمال) وبتقديره فالإثم في مثله على الآخذ على ما عرف من تقسيم الرشوة في كتاب القضاء قلت ويؤيده ما يأتي عن القنية والمجتبي فان المكس والخفارة رشوة، ونقل "ح" عن البحر ان الرشوة في مثل هذا جائزة ولم اره فيه فليراجع. (شامی: (۲/۲۳۳) كتاب الحج، مطلب في قولهم يقدم حق العبد على حق الشرع، ط: سعيد)

البحر: (۳۱۴/۲) كتاب الحج، (قوله: وأمن الطريق) ط: سعيد.

کرنا ضروری ہے۔ (۱)

☆ ظلم کو دفع کرنے اور اپنا جائز حق حاصل کرنے کے لئے رشوت دینی پڑے تو گنجائش ہے مگر دوسرے کی حق تلفی نہ ہو، البتہ رشوت لینے والا گنہگار ہوگا، اس کے لئے کسی حال میں بھی رشوت لینے کی اجازت نہیں کیونکہ اس کا حق کبھی بھی ضائع نہیں ہوتا۔ (۲)

رشوت لینے والے کا حلال کمائی سے حج کرنا

☆ اگر کوئی ملازم یا افسر تنخواہ بھی لیتا ہے، اوپر سے رشوت بھی لیتا ہے، رشوت کی رقم سے کھاتا پیتا ہے اور تنخواہ کی حلال رقم جمع کرتا رہتا ہے، اور تنخواہ کی حلال رقم سے حج کرتا ہے تو حج ہو جائے گا، لیکن حرام کمائی سے کھانا اور حلال کمائی کو جمع کرنے کا جو طرز ہے وہ صحیح نہیں ہے۔ (۳)

(۱) عن عبد الله بن عمرو قال: لعن رسول الله ﷺ الراشي والمرتشي. (مشكوة المصابيح: (ص: ۳۲۶) باب رزق الولاية، وهدايهم، الفصل الثاني، ط: قديمي)

جامع الترمذی: (۲۸/۱) أبواب الأحكام، باب ماجاء في الراشي والمرتشي في الحكم، ط: سعيد.

ثم الرشوة أربعة أقسام: منها ما هو حرام على الآخذ والمعطى، وهو الرشوة على تقليد القضاء والإمارة، الثاني: ارتشاء القاضي ليحكم وهو كذلك ولو القضاء بحق؛ لأنه واجب عليه (شامی: (۳۶۲/۵) كتاب القضاء، مطلب: في الكلام على الرشوة والهدية، ط: سعيد)

(۲) الثالث: أخذ المال ليسوى أمره عند السلطان دفعًا للضرر، أو جلبًا لنفع، وهو حرام على الآخذ، فقط، الرابع: ما يدفع لدفع الخوف من المدفوع إليه على نفسه أو ماله حلال للدافع، حرام على الآخذ؛ لأن دفع الضرر عن المسلم واجب. (شامی: (۳۶۲/۵) كتاب القضاء، مطلب: في الكلام على الرشوة والهدية، ط: سعيد)

مروقة المفاتيح: (۲۴۸/۷) باب رزق الولاية وهدايهم، الفصل الثاني، ط: الإمدادية ملتان.

البحر الرائق: (۴۴۱/۶) كتاب القضاء، ط: سعيد.

(۳) عن أبي هريرة قال: قال رسول الله ﷺ: إن الله طيب لا يقبل إلا طيبًا، وإن الله أمر المؤمنين بما أمر به المرسلين فقال: يَا أَيُّهَا الرسل كلوا من الطيبات واعملوا صالحًا، وقال تعالى: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كلوا من طيبات ما رزقكم﴾ ثم ذكر الرجل يطيل السفر، أشعث، أغبر، يمد يديه إلى السماء، يا رب! يا رب! ومطعمه حرام، ومشربه حرام، وملبسه حرام، وغذى =

حدیث شریف میں ہے کہ ”جس جسم کی غذا حرام کی ہو دوزخ کی آگ اس کی زیادہ مستحق ہے۔“ (۱)

ایسے آدمی پر ضروری ہے کہ حرام کمائی سے توبہ کرے، اور جس جس آدمی سے رشوت کی رقم لی ہے وہ اس کو واپس کرے، اگر وہ مر گیا ہے تو اس کے وارثوں کو واپس کرے، اور اگر وارث بھی نہیں ہیں تو اس کی طرف سے کسی غریب کو صدقہ کر دے، اور ثواب کی نیت بھی نہ کرے۔ (۲)

= بالحرام ، فأنّی يستجاب لذلك ، رواه مسلم . (مشکوٰۃ المصابیح : (ص : ۲۴۱) کتاب البیوع ، باب الکسب وطلب الحلال ، الفصل الأوّل ، ط : قدیمی)

(۱) عن جابر رضی اللہ عنہ قال : قال رسول اللہ ﷺ : لا يدخل الجنة لحم نبت من السحت ، وکل لحم نبت من السحت كانت النار أولى به . رواه أحمد ، والدارمی ، والبیہقی فی شعب الإيمان . (مشکوٰۃ المصابیح : (ص : ۲۴۲) کتاب البیوع ، باب الکسب وطلب الحلال ، الفصل الثانی ، ط : قدیمی)

کنز العمال : (۱۱۹ / ۶) رقم الحدیث : ۱۵۱۰۶ ، کتاب الإمارة والقضاء ، من قسم الأقوال ، الباب الثانی ، فی القضاء ، الفصل الثالث : فی الهدیة والرشوة ، الرشوة من الإكمال ، ط : مؤسّسة الرسالة ، بیروت .

مسند أحمد بن حنبل : (۳۹۹ / ۳) رقم الحدیث : ۱۵۳۱۹ (مسند المکثرین من الصحابة ، مسند جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ ، ط : مؤسّسة قرطبة ، قاهرة .

(۲) أنّ ما وجب التصدق بکله لا یفید التصدق ببعضه ؛ لأنّ المغصوب إن علمت أصحابه ، أو ورثتهم وجب الرد علیهم ، وإلاّ وجب التصدق به . (شامی : (۲۹۱ / ۲) کتاب الزکاة ، باب زکاة الغنم ، قبیل مطلب : فی التصدق بمال حرام ، ط : سعید ، وکذا فی : (۳۸۵ / ۶) کتاب الحظر والإباحة ، فصل : فی البیع ، ط : سعید)

البحر الرائق : (۳۵۹ / ۸) کتاب الکراهیة ، ط : سعید .

تبیین الحقائق : (۳۲۱ / ۶ ، ۳۲۲) کتاب الغصب ، ط : دار الکتب العلمیة بیروت .

إنّما یکفر إذا تصدّق بالحرام القطعی رجل دفع إلى فقیر من المال الحرام شیئاً یرجو به الثواب ، یکفر قوله : إذا تصدّق بالمال الحرام القطعی : (أى مع رجاء الثواب الناشئ عن استحلاله ، كما مرّ فافهم . (الدر مع الرد : (۲۹۲ / ۲) کتاب الزکاة ، با بزکاة الغنم ، مطلب فی التصدق من المال الحرام ، ط : سعید)

الهندیة : (۲۷۲ / ۲) کتاب السیر ، الباب التاسع : فی أحكام المرتدین ، ط : رشیدیہ .

☆ آج کل بعض ممالک میں یہ رواج ہے کہ ملازمین رشوت کے بغیر کوئی کام نہیں کرتے، اس لئے ضرورت مند لوگ ملازمین کو کچھ نہ کچھ رقم ضرور دیتے ہیں، اور دفتر کے تمام ملازمین کا حصہ مقرر ہوتا ہے، جو بھی رقم ملتی ہے جس افسر یا ملازم کو ملتی ہے وہ مقررہ عہدہ کے مطابق تمام ملازمین اور افسران میں تقسیم کی جاتی ہے، اس اعتبار سے تمام ملازمین بلا واسطہ یا بالواسطہ رشوت لینے میں شریک ہیں، ایسی رقم حرام رقم ہے اور حرام رقم سے حج کرنا جائز نہیں ہے بلکہ جن لوگوں سے یہ رقم لی گئی ہے ان کو واپس کر دینا ضروری ہے ورنہ آخرت میں سخت عذاب ہوگا اور وہ برداشت کرنا ممکن نہیں ہوگا۔ (۱)

رضاعی باپ

رضاعی باپ محرم ہے، اگر قننہ فساد کا اندیشہ نہیں تو اس کے ساتھ حج کا سفر کرنا جائز ہے۔ (۲)

(۱) وقد يتصف بالحرمة كالحج بمال حرام فإنّ الحج في نفسه مأمور به ، وإنّما يحرم من حيث الإنفاق ، وكأنّهُ أطلق عليه الحرمة ؛ لأنّ للمال دخلاً فيه ، فإنّ الحج مركبة من عمل البدن والمال كما قدمناه ، ولذا قال في البحر : ويجتهد في تحصيل نفقة حلال ، فإنّه لا يقبل بالنفقة الحرام ، كما ورد في الحديث : مع أنّه يسقط الفرض عنه معها (الدر مع الرد : (۴۵۶ / ۲)

کتاب الحج ، مطلب : فیمن حج بمال حرام ، ط : سعید)

البحر الرائق : (۳۰۹ / ۲) کتاب الحج ، ط : سعید .

غنية الناسك : (ص : ۲۱) باب شرائط الحج ، فصل : أمّا شرائط الوجوب ، ط : إدارة القرآن .

(۲) والمحرم : الزوج ومن لا يجوز مناكحتها على التأييد بقراءة أو رضاع أو مصاهرة ، كذا فی الخلاصة ، ويشترط أن يكون مأموماً عاقلاً بالغاً حرّاً كان أو عبداً (الہندیة : (۲۱۹ / ۱) کتاب المناسک ، الباب الأوّل : فی تفسیر الحج وفرضیته ووقته وشرائطه ط : رشیدیہ)

التتارخانیہ : (۴۳۴ / ۲) کتاب المناسک ، الفصل الأوّل : فی بیان شرائط الوجوب ، ط : إدارة القرآن .

غنية الناسك : (ص : ۲۷) باب شرائط الحج ، فصل : وأمّا شرائط وجوب الأداء ، ط : إدارة القرآن .

رضاعی بھائی

رضاعی بھائی محرم ہے، اگر قننہ و شہوت کا اندیشہ نہیں تو اس کے ساتھ حج کا سفر کرنا جائز ہے، البتہ ایسے رشتہ داروں کے ساتھ سفر کرنے سے احتیاط کرنا بہتر ہے۔ (۱)

رفائند تیل

احرام کی حالت میں رفائند تیل کھانا یا لگانا جائز ہے، اس سے دم یا صدقہ لازم نہیں آتا۔ (۲)

رکن شامی

بیت اللہ شریف کے شمال مغربی گوشہ کو ”رکن شامی“ کہتے ہیں، چونکہ یہ گوشہ ملک شام کی جانب ہے اس لئے اس کو ”رکن شامی“ کہتے ہیں۔ (۳)

رکن عراقی

بیت اللہ شریف کے شمال مشرقی گوشہ کو ”رکن عراقی“ کہتے ہیں چونکہ یہ گوشہ ”عراق“ کی طرف ہے اس لئے اس کو ”رکن عراقی“ کہتے ہیں۔ (۴)

(۱) راجع الحاشیہ، رقم: ۵، علی الصفحۃ السابقۃ، رقم: ۲۰۸۔

(۲) وأما إذا استعمله على وجه الندوى أو الأكل فلا شيء عليه، فلو أكل الزيت الخالص عن الطيب أو الحل أو داوى بهما شقوق رجله أو جراحة أو أقطر في أذنيه أو أسعط فلا شيء عليه ولو أذهن بسمن أو شحم أو ألية أو أكله فلا شيء عليه. ولا فرق بين الشعر والجسد في الذهن (لباب مع إرشاد السارى: (ص: ۴۵۹، ۴۶۰) باب الجنائيات وأنواعها، النوع الثانى فى الطيب، فصل فى الذهن، ط: الإمدادية، مگة المکرمة)

غنية الناسك: (ص: ۲۴۸) باب الجنائيات، الفصل الأول فى الطيب، مطلب: فى الاذهان، ط: إدارة القرآن. الدر مع الرد: (۵۴۶/۲) كتاب الحج، باب الجنائيات، ط: سعيد.

(۳) الركن الشامى: يسمّى بذلك؛ لأنّه إلى جهة الشام والمغرب. (التاريخ القويم: ۱۱۹/۱، ۱۲۰) أركان الكعبة المعظمة، ط: مكتبة النهضة الحديثة، مگة المکرمة)

(۴) الركن العراقى: يسمّى بذلك؛ لأنّه إلى جهة العراق والعراقى: يطلق عليه الركن =

رکن یمانی

بیت اللہ شریف کی جنوبی مغربی گوشہ کو ”رکن یمانی“ کہتے ہیں ”رکن“ کا معنی کونا اور گوشہ ہے، چونکہ یہ گوشہ یمن کی جانب ہے، اور اس طرف ملک یمن ہے، اس لئے اس گوشہ کو ”رکن یمانی“ کہتے ہیں۔ (۱)

رکن یمانی پر دعا کرنا

حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رکن یمانی پر ہاتھ رکھ کر دعا کی جائے تو وہ قبول ہوتی ہے۔ (۲)

رکن یمانی کو بوسہ دینا

☆ رکن یمانی کو بوسہ نہیں دیا جاتا، نہ اس کی طرف اشارہ کیا جاتا ہے بلکہ طواف کے دوران اگر چلتے چلتے اس کو صرف داہنا ہاتھ لگانے کی گنجائش ہو تو ہاتھ لگا دے، اور ہاتھ کو نہ چومے، اور اگر ہاتھ نہ لگا سکے تو کسی قسم کے اشارے کے بغیر گزر جائے۔ (۳)

= الشمالى لوقوعه جهة الشمال. (التاريخ القويم: ۱۱۹/۴، ۱۲۰) أركان الكعبة المعظمة، ط: مكتبة النهضة الحديثة، مگة المکرمة)

(۱) الركن اليماني: يسمّى باليماني؛ لاتجاهه إلى اليمن. (التاريخ القويم: ۱۱۹/۴) أركان الكعبة المعظمة، ط: مكتبة النهضة الحديثة، مگة المکرمة)

(۲) عن مجاهد قال: كان يقال: لقل ما يضع أحد يده على الركن اليماني فيدعو إلا كاد أن يستجاب له. (أخبار مگة للفاكهى: ۱۳۹/۱) رقم الحديث: ۱۵۳، ذكر استلام الركن اليماني وفضله وما جاز فيه، ط: دار خضر، بيروت)

وعن مجاهد: من وضع يده على الركن اليماني ثم دعا استجيب له. (فتح القدير مع الكفاية: ۲۶۶/۲) كتاب الحج، باب الإحرام، ط: رشيديه)

تبين الحقائق: (۱۸/۲) كتاب الحج، باب الإحرام، ط: دار الكتب الإسلامى.

(۱) قوله: واستلم الركن اليماني: أى فى كل شوط، والمراد بالاستلام هنا لمسه بكفيه أو بيمينه دون يساره، بدون تقبيل وسجود عليه ولا نيابة عنه بالإشارة عند العجز عن لمسه للرحمة. (شامى: ۴۹۸/۲) كتاب الحج، مطلب فى طواف القدوم، ط: سعيد =

☆ حجر اسود والے کونے سے طواف شروع ہوتا ہے اور واپس یہیں پر آکر ایک چکر پورا ہوتا ہے، اور طواف ختم بھی یہیں پر ہوتا ہے۔ (۱)

کعبۃ اللہ کے تین کونوں کے چکر لگانے کے بعد جب چوتھے کونے پر پہنچیں گے اس کا نام ”رکن یمانی“ ہے رکن یمانی کو دونوں ہاتھوں سے یا صرف دائیں ہاتھ سے چھونا سنت ہے جب کہ دوسروں کو تکلیف پہنچائے بغیر وہاں تک پہنچنا ممکن ہو ورنہ ہاتھ لگائے بغیر ہی وہاں سے گزر جائے اور اس کی طرف ہاتھ کا اشارہ بھی نہ کرے، جب کہ بعض حضرات اس کا استلام کرتے ہیں اور ہاتھوں کو چومتے ہیں، یہ غلط طریقہ اور خلاف سنت ہے اگر ہاتھ لگانا ممکن نہیں ہے تو وہاں سے گزرتے ہوئے آنحضرت ﷺ کی سنت اور صحابہ کرامؓ کے طریقہ پر عمل کرتے ہوئے صرف ربنا اتنا فی الدنیا حسنة و فی الآخرة حسنة وقنا عذاب النار پڑھتے ہوئے گزر جائے، اس میں سب کچھ مانگ لیا گیا ہے، اور اس کے الفاظ نہایت مختصر ہیں، پس اس مختصر وقفہ کے لئے یہی دعا مناسب ہے، یعنی رکن یمانی سے چل کر حجر اسود تک پہنچنے میں کچھ زیادہ دیر نہیں لگتی، اس لئے اس موقع پر یہی مختصر دعا مناسب ہے۔ (۲)

= (۲۲۶/۱) الهندية: كتاب المناسك، الباب الخامس في كيفية أداء الحج، ط: رشيدية. (۲۲۶) إرشاد الساری: (ص: ۲۲۶) باب أنواع الأظوفة وأحكامها، فصل: في مستحبات الطواف، ط: الإمدادية، مكة المكرمة.

(۱) وإذا دخل مكة بدأ بالمسجد وحین شاهد البيت کبر وهلل ثم (ابتدأ بالطواف فاستقبل الحجر مکبراً مهلاً رافعاً يديه (ولما كان الابتداء من الحجر واجباً كان الابتداء في الطواف من الجهة التي فيها الركن اليماني قريباً من الحجر الأسود متعيناً) وختم الطواف باستلام الحجر استئناً ثم صلى شفعاً (تنوير الأبصار مع الرد على الدر: ۲/۲۹۲، ۲/۲۹۳، ۲/۲۹۵، ۲/۲۹۸) كتاب الحج، مطلب في طواف القدوم، ط: سعيد

ثم الشوط من الحجر الأسود إلى الحجر الأسود. (الهندية: ۲۲۵/۱) كتاب المناسك، الباب الخامس في كيفية أداء الحج، ط: رشيدية

بدائع الصنائع: (۲/۱۴۷) كتاب الحج، فصل: وأما سنن الحج و بيان ترتيبه، ط: سعيد. (۳) وعند الركن اليماني: اللهم إني أسألك العفو والعافية في الدين والدنيا والآخرة، وفيما بين =

رمضان میں عمرہ کر کے مکہ میں رہ گیا

”اشہرج سے پہلے عمرہ کر کے مکہ میں رہ گیا“، عنوان کے تحت دیکھیں۔

رمضان میں عمرہ کرنا

حضرت عبداللہ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا رمضان میں عمرہ کا ثواب ایک حج کے برابر ہے، اور ایک روایت میں ہے کہ اس حج کے برابر ہے جو میرے ساتھ کیا ہو۔ (۱)

= الركنين (أى الركن الذى فيه الحجر الأسود والركن اليماني، ويقال: لهما اليمانيان للتغليب.....) ”ربنا آتنا فى الدنيا حسنة الآلة“، واعلم أنه لا يقف للدعاء فى أثناء الطواف، لا فى الأركان ولا فى غيرها من المطاف، فإن الموالاة بين الأشواط والأجزاء مستحبة..... ويستحب استلام الركن اليماني..... فى كل شوط أى حين وصوله. والمراد بالاستلام أو بيمينه، دون يساره، كما فعله بعض الجهلة والمتكبرة، من دون تقييله والسجود عليه، ثم عند العجز عن التمسك للرحمة ليس فيه النيباء عنه بالإشارة وهذا الذى ذكرناه حسن فى ظاهر الرواية، كما فى رواية الكافى والهداية وغيرهما من كتب الدراية، قال الكرمانى هو الصحيح..... (إرشاد السارى: (ص: ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳) باب دخول مكة، فصل: فى صفة الشروع فى الطواف، ط: الإمدادية مكة المكرمة) شامى: (۲/۲۹۸) كتاب الحج، مطلب: فى طواف القدوم، ط: سعيد. بدائع الصنائع: (۲/۱۴۷، ۱۴۸) كتاب الحج، فصل: وأما سنن الحج، و بيان الترتيب فى أفعال الحج، ط: سعيد.

عن عبد الله بن السائب قال: سمعت رسول الله ﷺ يقول ما بين الركنين: ”ربنا آتنا فى الدنيا حسنة وفى الآخرة حسنة وقنا عذاب النار“. رواه أبو داود. (مشكوة: (ص: ۲۲۷) كتاب المناسك، باب دخول مكة والطواف، الفصل الثانى، ط: قديمى)

(۱) عن ابن عباس أن النبى ﷺ قال: لا امرأة من الأنصار يقال لها: أم سنان: ما منعك أن تكون حججت معنا؟ قالت: ناضحان كانا لأبى فلان زوجها حج هو وابنه على أحدهما، وكان الآخر يسقى عليه غلامنا، قال: فعمرة فى رمضان تقضى حجة أو حجة معى. (وفى رواية) قال: فإذا جاء رمضان فاعتمرى فإن عمرة فيه تعدل حجة. (الصحيح لمسلم: (۱/۴۷۵) كتاب الحج، باب فضل العمرة فى رمضان، ط: رحمانيه لاهور)

صحيح البخارى: (۱/۲۳۹) أبواب العمرة، باب عمرة فى رمضان، ط: قديمى.

إرشاد السارى: (ص: ۲۵۲) باب العمرة، فصل: فى وقتها، ط: الإمدادية مكة المكرمة.

رمل

”رمل“ سے مراد طواف کے شروع کے تین چکروں میں اگر جگہ اور موقع ہو تو پہلوانوں کی طرح کندھے ہلا کر قدرے تیز تیز چلنا۔ (۱)

☆ جس طواف کے بعد سعی ہوتی ہے اس میں شروع کے تین چکروں میں ”رمل“ بھی ہوتا ہے اور جس طواف کے بعد سعی نہیں ہوتی اس میں رمل نہیں ہوتا۔ (۲)

☆ اگر طواف رمل کے ساتھ شروع کیا اور ایک دو چکر کے بعد اتنا ہجوم ہو گیا کہ رمل نہیں کر سکتا تو رمل چھوڑ دے اور طواف پورا کر لے۔ (۳)

(۱) ترمذی فی الثلاثة الأول فقط ، بیان للسنة أى فى الأشواط الثلاثة الأول دون غيرها الرمل : بفتح الميم فى المصدر من باب دخل ، وهو الحمز والإسراع ، قاله القتيبي ، وفى ديوان الأدب : هو ضرب من العدو مشياً على هينتك بكسر الهاء أى على رسلک و وقارک (طلبة الطلبة : (ص : ۱۱۱) كتاب المناسک ، ط : قديمي)

والرمل : أن يهز فى مشيته الكتفين كالمنابر يتختر بين الصفيين ، وقيل : هو إسراع مع تقارب الخطا دون الثوب والعدو ، (البحر الرائق : (۲/ ۳۲۹ ، ۳۳۰) كتاب الحج ، باب الإحرام ، ط : سعيد)

شامى : (۲/ ۴۹۸) كتاب الحج ، مطلب فى طواف القدوم ، ط : سعيد .

الهندية : (۱/ ۲۲۶) كتاب المناسک ، الباب الخامس فى كيفية أداء الحج ، ط : رشيدية .

(۲) والرمل سنة فى كل طواف بعده سعی حتى فى طواف الصدر لو لم يسع إلا بعده والأصل أن كل طواف بعده سعی ، فمن سنته الاضطباع والرمل ، وإلا فلا (غنية الناسک : (ص : ۱۱۹) باب فى ماهية الطواف وأنواعه وأركانه ، فصل : وأما سنن الطواف ، ط : إدارة القرآن)

البحر الرائق : (۲/ ۳۳۰) كتاب الحج ، باب الإحرام ، ط : سعيد .

الهندية : (۱/ ۲۲۶) كتاب المناسک ، الباب الخامس فى كيفية أداء الحج ، ط : رشيدية .

(۳) ولو زحمه الناس وقف : وفى شرح الطحاوى : يمشى حتى يجد الرمل وهو الأظهر ؛ لأن وقوفه مخالف للسنة ، قارى على النقابة ، وفى شرحه على الباب ؛ لأن الموالاة بين الأشواط وأجزاء الطواف سنة متفق عليه ، بل قيل واجبة فلا يترکها لسنة مختلف فيها ، وإن حصلت فى الأثناء فلا يقف لئلا تنفوت الموالاة (الدر مع الرد : ۲/ ۴۹۸) كتاب الحج ، فصل : فى الإحرام ، مطلب : فى طواف القدوم ، ط : سعيد) =

☆ کسی بیماری یا بڑھاپے کی وجہ سے اگر رمل نہیں کر سکتا تو نہ کرے طواف صحیح ہو جائے گا۔ (۱)

☆ طواف کے شروع کے تین چکروں کے علاوہ باقی چار چکروں میں رمل کرنا مکروہ ہے لیکن کرنے سے کوئی جزاء اور دم واجب نہیں ہوگا۔ (۲)

☆ طواف کے شروع میں تین چکروں میں رمل کا حکم صرف مردوں کے لئے ہے عورتوں کے لئے نہیں۔ (۳)

اگر مرد حضرات پہلے چکر میں رمل کرنا بھول جائیں تو صرف دو چکروں میں رمل کریں ، اور اگر دوسرے چکر میں بھی رمل کرنا بھول جائیں تو صرف تیسرے چکر = غنية الناسک : (ص : ۱۱۸ ، ۱۱۹) باب فى ماهية الطواف وأنواعه فصل : وأما سنن الطواف ، ط : إدارة القرآن .

إرشاد السارى : (ص : ۱۸۹ ، ۱۹۰) باب دخول مكة ، فصل : فى صفة الشروع فى الطواف ، ط : الإمدادية مكة المكرمة .

(۱) ولا يطوف بالرمل إلا إذا تعذر لمرض وكذا إذا تعسر لكبر وغيره . (إرشاد السارى : (ص : ۱۸۹) باب دخول مكة ، فصل : فى صفة الشروع فى الطواف ، ط : الإمدادية ، مكة المكرمة)

غنية الناسک : (ص : ۱۰۴) باب دخول مكة وحرمةا ، فصل : فى الأخذ فى الطواف ، ط : إدارة القرآن .

(۲) لا يرمل فى الباقي ؛ لأن ترك الرمل فى الأربعة سنة فلو رمل فيها لكان تاركاً لسنة ولو رمل فى الكل لم يلزمه شيء ، وينبغي أن يكره تنزيهاً لمخالفة السنة (البحر الرائق : (۲/ ۳۳۰) كتاب الحج ، باب الإحرام ، ط : سعيد)

شامى : (۲/ ۴۹۸) كتاب الحج ، فصل : فى الإحرام ، مطلب : فى طواف القدوم ، ط : سعيد .

الهندية : (۱/ ۲۲۶) كتاب المناسک ، الباب الخامس فى كيفية أداء الحج ، ط : رشيدية .

(۳) ولا ترمل ولا تضطبع ولا تسعى بين الميلىن ؛ لأن أصل مشروعيته لإظهار الجلد وهو للرجال ، ولأنه يخل بالستر ، (الدر مع الرد : (۲/ ۵۲۸) كتاب الحج ، قبيل باب القرآن ، ط : سعيد)

غنية الناسک : (ص : ۹۴) باب الإحرام ، فصل : فى إحرام المرأة ، ط : إدارة القرآن .

إرشاد السارى : (ص : ۱۶۲) باب الإحرام ، فصل فى إحرام المرأة ، ط : الإمدادية ، مكة المكرمة .

میں رمل کریں، اور اگر تیسرے چکر میں بھی بھول جائیں تو اب باقی چکروں میں رمل نہ کریں۔ (۱)

☆ جس طرح طواف کے شروع کے تین چکروں میں رمل کرنا مسنون ہے، اسی طریقے سے آخر کے چار چکروں میں رمل نہ کرنا مسنون ہے، اس لئے اگر شروع کے تین چکروں میں رمل نہیں کیا تو ایک سنت چھوٹ گئی، اگر آخری چار چکروں میں رمل کریگا تو دوسری سنت بھی چھوٹ جائے گی۔ (۲)

☆ طواف کے پہلے تین چکروں میں اگر کڑ کر شانہ ہلاتے ہوئے قریب قریب قدم رکھ کر ذرا تیزی سے چلنے کو ”رمل“ کہتے ہیں۔ (۳)

(۱) (فلو ترک الرمل فی الشوط الأول، أو نسيه لايرمل إلا في الشوطين، ولو في الثلاثة لايرمل فيما بعدها). غنية الناسك: (ص: ۱۰۳، ۱۰۴) باب دخول مكة، فصل: في الأخذ في الطواف و كيفية أدائه، ط: إدارة القرآن

☆ شامی: (۲/۹۸) کتاب الحج، فصل فی الإحرام، مطلب فی طواف القدوم، ط: سعید۔
☆ البحر الرائق: (۲/۳۳۰) کتاب الحج، باب الإحرام، ط: سعید۔

(۲) وإن لم يذكر في الثلاثة لايرمل بعد ذلك؛ لأن ترك الرمل في الأربعة سنة، فلو رمل فيها كان تاركًا للسنتين، وترك أحدهما أسهل. شامی: (۲/۹۸) کتاب الحج، فصل فی الإحرام، مطلب: فی طواف القدوم، ط: سعید

☆ البحر الرائق: (۲/۳۳۰) کتاب الحج، باب الإحرام، ط: سعید۔

☆ إرشاد الساری: (ص: ۱۱۸) باب دخول مكة، فصل فی صفة الشروع فی الطواف، ط: الإمدادية، مكة المكرمة۔

(۳) ترمل فی الثلاثة الأول فقط، بیان للسنة أى فی الأشواط الثلاثة الأول دون غيرها الرمل: بفتح الميم فی المصدر من باب دخل، وهو الحمز والإسراع، قاله القتيبي، وفي ديوان الأدب: هو ضرب من العدو مشيًا على هينتك بكسر الهاء أى على رسلک و وقارک (طلبة الطلبة: (ص: ۱۱۱) کتاب المناسک، ط: قديمی)

☆ والرمل: أن يهز في مشيته الكتفين كالمتبارز يتبخر بين الصفيين، وقيل: هو إسراع مع تقارب الخطا دون الثوب والعدو، (البحر الرائق: (۲/۳۲۹، ۳۳۰) کتاب الحج، باب الإحرام، ط: سعید) =

☆ طواف کے پہلے تین چکروں میں رمل کرنا، اور باقی چار چکروں میں رمل نہ کرنا سنت ہے۔ (۱)

☆ طواف کے سات چکروں میں رمل کرنا مکروہ ہے، لیکن اس کی وجہ سے کوئی دم اور جزاء واجب نہیں ہوگی۔ (۲)

☆ رمل صرف اس طواف کے پہلے تین چکروں میں سنت ہے جس کے بعد سعی کی جائے گی، اور جس طواف کے بعد سعی نہیں کرنی ہے تو اس کے کسی چکر میں بھی رمل نہیں کیا جاتا۔ (۳)

☆ اگر ہجوم زیادہ ہونے کی وجہ سے رمل کرنا مشکل ہو، تو ہجوم کم ہونے تک طواف کو موخر کرنا چاہیے، جب ہجوم کم ہو جائے تو اس کے بعد رمل کے ساتھ طواف کرنا چاہیے، لیکن موجودہ دور میں حج کے زمانے میں بہت ہی زیادہ ہجوم ہو جاتا ہے بلکہ انسانوں کا ایک سمندر ہوتا ہے دیکھے بغیر سمجھنا اور سمجھنا مشکل ہے، ایسے ہجوم میں اگر جگہ ہے اور دوسروں کو بھی تکلیف نہ ہو تو رمل کرے ورنہ مجبوراً رمل کے بغیر طواف کر لے۔ (۴)

= شامی: (۲/۹۸) کتاب الحج، مطلب فی طواف القدوم، ط: سعید۔

☆ الهندية: (۱/۲۲۶) کتاب المناسک، الباب الخامس فی كيفية أداء الحج، ط: رشيدیه۔

(۱) ترمل فی الثلاثة الأول فقط، بیان للسنة أى فی الأشواط الثلاثة الأول دون غيرها

لايرمل فی الباقي؛ لأن ترك الرمل فی الأربعة سنة (البحر الرائق: ۲/۳۲۹، ۳۳۰) کتاب الحج، باب الإحرام، ط: سعید

☆ شامی: (۲/۹۸) کتاب الحج، مطلب فی طواف القدوم، ط: سعید۔

☆ الهندية: (۱/۲۲۶) کتاب المناسک، الباب الخامس فی كيفية أداء الحج، ط: رشيدیه۔

(۲) راجع الحاشية رقم: ۲، على الصفحة السابقة، رقم: ۳۲۵. (لايرمل فی الباقي)

(۳) راجع الحاشية، رقم: ۲، على الصفحة السابقة، ۳۲۴. (والرمل سنة)

(۴) فإن زاحمه الناس فی الرمل وقف فإذا وجد مسلکاً رمل؛ لأنه لا بد له، فيقف حتى يقيمه

على الوجه المسنون. (البحر الرائق: ۲/۳۳۰) کتاب الحج، باب الإحرام، ط: سعید

☆ شامی: (۲/۹۸) کتاب الحج، فصل: فی الإحرام، مطلب فی طواف القدوم، ط: سعید۔

☆ اگر طواف رمل کے ساتھ شروع کیا اور ایک یا دو چکروں کے بعد اتنا زیادہ ہجوم ہو گیا کہ رمل کا موقع نہیں، تو رمل کرنا چھوڑ دے اور طواف پورا کرے۔ (۱)

رمل آخری چار چکروں میں کرنا

طواف کے شروع کے تین چکروں میں رمل کرنا سنت ہے، اور آخری چار چکروں میں رمل نہ کرنا سنت ہے، اگر کوئی شخص ساتوں چکروں میں رمل کرے گا تو سنت ترک کرنے کی وجہ سے مکروہ ہوگا۔ (۲)

رمل ترک کرنا مکروہ ہے

جس طواف میں رمل سنت ہے، اس میں عذر کے بغیر رمل کو چھوڑنا مکروہ ہے اگرچہ اس کی وجہ سے دم لازم نہیں ہوگا۔ (۳)

= غنیۃ الناسک : (ص: ۱۰۴) باب دخول مکة وحرمتها ، فصل فی الأخذ فی الطواف ، ط: إدارة القرآن .

(۱) راجع الحاشیة رقم: ۳، علی الصفحة السابقة: ۳۲۴. (ولو زحمه الناس)

(۲) والرمل فی الثلاثة الأول والمشي علی هیئتہ فی الأربعة الباقیة (غنیۃ الناسک : (ص:

۱۱۸) باب فی ماهیة الطواف ، فصل : وأما سنن الطواف ، ط: إدارة القرآن)

إرشاد الساری : (ص: ۲۲۵) باب أنواع الأطفوة وأحكامها ، فصل : فی سنن الطواف ، ط: الإمامیة مکة المکرمة .

الدر مع الرد : (۲/ ۴۹۸) کتاب الحج ، مطلب : فی طواف القدوم ، ط: سعید .

(۳) وحکم السنن أی المؤکدة الإساءة بتركها أی لو ترکها عامداً وعدم لزوم شیء أی من دم أو صدقة علی فاعلها . (تارکها) (إرشاد الساری : (ص: ۱۰۵) باب فرائض الحج و واجباته ، فصل : فی سننه ، ط: الإمامیة ، مکة المکرمة)

غنیۃ الناسک : (ص: ۴۷) باب فرائض الحج و واجباته ، فصل : وأما سننه ، ط: إدارة القرآن .

وأيضاً راجع الحاشیة ، رقم: ۲، علی الصفحة السابقة ، رقم: ۳۲۵.

رمل چھوٹ جائے

رمل نہ کرنا سنت کے خلاف ہے البتہ رمل چھوٹ جانے سے دم وغیرہ لازم نہیں ہوگا۔ (۱)

رمل طواف زیارت میں

”طواف زیارت میں رمل“ عنوان کو دیکھیں۔ (۳/ ۷۷)

رمل کرنا بھول گیا

اگر طواف کے شروع سے رمل کرنا بھول گیا یا ایک چکر کے بعد یاد آیا، تو صرف دو میں رمل کرے، اور اگر شروع کے تین چکروں کے بعد یاد آیا تو پھر رمل نہ کرے کیونکہ جس طرح طواف کے شروع کے تین چکروں میں رمل کرنا سنت ہے اسی طرح آخر کے چار چکروں میں رمل نہ کرنا سنت ہے۔ (۲)

رمی

رمی کا لغوی معنی ہے: کنکریاں پھینکنا، مارنا۔ (۳)

(۱) وحکم السنن أی المؤکدة الإساءة بتركها أی لو ترکها عامداً وعدم لزوم شیء أی من دم أو صدقة علی فاعلها . (تارکها) (إرشاد الساری : (ص: ۱۰۵) باب فرائض الحج و واجباته ، فصل : فی سننه ، ط: الإمامیة ، مکة المکرمة)

غنیۃ الناسک : (ص: ۴۷) باب فرائض الحج و واجباته ، فصل : وأما سننه ، ط: إدارة القرآن .

وأيضاً راجع الحاشیة ، رقم: ۲، علی الصفحة السابقة ، رقم: ۳۲۵.

(۲) لو ترک الرمل فی الشوط الأول لا یرمل إلا فی الشوطین بعده ، وبنسبته فی الثلاثة الأول لا یرمل فی الباقی ؛ لأن ترک الرمل فی الأربعة سنة ، فلو رمل فیها لکان تارکاً للسنن ، وکان ترک أحدهما أسهل . (البحر الرائق : (۲/ ۳۳۰) کتاب الحج ، باب الإحرام ، ط: سعید)

شامی : (۲/ ۴۹۸) کتاب الحج ، فصل فی الإحرام ، مطلب فی طواف القدوم ، ط: سعید .

الهندیة : (۱/ ۶۲۶) کتاب المناسک ، الباب الخامس فی کیفیة أداء الحج ، ط: رشیدیہ .

(۳) (رمی) الشیء وبه : ألقاه . (القاموس المحيط : (۳/ ۳۳۶) باب الواو والباء ، فصل الرء

، ط: المطبعة الحسینیة المصریة ، مصر ، ۱۳۴۴ھ =

رمی

☆ حدث اصغر یا حدث اکبر کی حالت میں رمی کرنا جائز ہے لیکن خلاف اولیٰ ہے۔

☆ اگر رمی کے دوران ہجوم کی وجہ سے انزال ہو جائے تو اسی حالت میں بھی

رمی کرنا جائز ہے، البتہ بہتر نہیں ہے۔ (۱)

رمی بارہ ذی الحجہ کو زوال سے پہلے کرنا

”بارہ ذی الحجہ کو زوال سے پہلے رمی کرنا“ عنوان کو دیکھیں۔ (۱۶۲/۱)

رمی بارہ ذی الحجہ کی رات کو کرنا

”بارہ ذی الحجہ کی رات میں رمی کرنا“ عنوان کو دیکھیں۔ (۱۶۲/۱)

رمی بارہویں ذی الحجہ کی

”رمی گیارہ ذی الحجہ کی“ عنوان کو دیکھیں۔ (۳۵۲/۱)

رمی بے ہوش کی طرف سے کرنا

”بے ہوش کی طرف سے رمی کرنا“ عنوان کو دیکھیں۔ (۲۳۳/۱)

❏ (فصل) وأما تفسير رمى الجمار فرمى الجمار فى اللغة : هو القذف بالأحجار الصغار وهى الحصى إذ الجمار جمع جمرة ، والجمرة هى الحجر الصغير ، وهى الحصاة . بدائع الصنائع : (۱۳۶/۲) كتاب الحج ، فصل : وأما تفسير رمى الجمار ، ط : سعيد

❏ رمى الشيئ وبه من يده : رميا ورمية : هاتھ سے ڈالنا ، پھینکنا . (القاموس الوحيد : ص : ۶۷۲) باب الرء ، ط : إدارة اسلاميات

(۱) ولا يشترط أن يكون الرامى على حالة مخصوصة من قيام واستقبال وطهارة وهى الأكمل . (إرشاد السارى : (ص : ۳۵۱) باب رمى الجمار وأحكامه ، فصل : فى أحكام الرمى وشرائطه وواجباته ، ط : الإمداديه مگہ المکرمة)

❏ غنية الناسك : (ص : ۱۸۶) باب رمى الجمار ، فصل : فى الترتيب بين الجمار الثلاث ، تممة : ، قبيل : فصل : فى شرائط الرمى ، ط : إدارة القرآن .

رمی ترک کردی

☆ اگر کسی نے تینوں دنوں کی رمی بالکل نہیں کی یا ایک دن کی رمی ساری

ترک کردی، یا پہلے دن کی چار کنکریاں ، یا باقی دو دنوں کی گیارہ کنکریاں ترک

کردیں ، تو ان سب صورتوں میں ایک ہی دم واجب ہوگا۔ (۱)

ایسی بات ایک دن کی ہو یا تینوں کی ، ایک ہی دم واجب ہوگا۔ (۲)

☆ اگر دسویں ذی الحجہ کی رمی سے تین یا اس سے کم کنکریاں اور باقی گیارہ اور

بارہ ذی الحجہ کے دنوں کی رمی سے دس یا اس سے کم کنکریاں نہیں ماریں تو ہر کنکری کے

بدلے پورا صدقہ یعنی پونے دو کلو گراموں یا اس کی قیمت صدقہ کرنا واجب ہوگا۔ (۳)

(۱) الواجب دم أو ترك أو الرمي كله ، أو فى يوم واحد ، أو الرمي الأول ، وأكثره ، أى أكثر رمى يوم قال فى الرد : (قوله : وأكثره) كاربع حصيات فما فوقها فى يوم النحر أو إحدى عشرة فيما بعده . (شامى : (۵۵۴/۲) كتاب الحج ، باب الجنایات ، ط : سعيد

❏ البحر الرائق : (۲۳/۳) كتاب الحج ، باب الجنایات ، ط : سعيد .

❏ فتح القدير : (۴۶۸/۲) كتاب الحج ، باب الجنایات ، فصل ومن طاف طواف القدوم الخ ، ط : رشديه .

(۲) وإنما وجب دم واحد بترك الجمار فى الأيام كلها ؛ لأن الجنس متحد ، كما فى الحلق .

البحر الرائق : (۲۳/۳) كتاب الحج ، باب الجنایات ، ط : سعيد

❏ شامى : (۵۵۴/۲) كتاب الحج ، باب الجنایات ، ط : سعيد .

❏ فتح القدير : (۴۶۸/۲) كتاب الحج ، باب الجنایات ، ط : رشديه .

(۳) ترك (أو إحدى الجمار الثلاث) ويجب لكل حصاة صدقة إلا أن يبلغ دمًا فكما مر (تصدق بنصف صاع من بر) كالقطرة . وقال الشامى تحته : (قوله : أو إحدى الجمار أى أتى بعد يوم النحر ، والمراد أن يترك أقل جمار يوم ثلاث من يوم النحر وعشرة مما بعده رحمتى ، . (شامى : (۵۵۷/۲) كتاب الحج ، باب الجنایات ، ط : سعيد

❏ وإن ترك أقل أو آخره كحصاة أو حصاتين أو ثلاث فى اليوم الأول وعشر حصيات فما دونها فيما بعده) أى بعد اليوم الأول (فعليه لكل حصاة صدقة إلا أن يبلغ ذلك دمًا فينقص منه) .

مناسك الملا على القارى : (ص : ۱۸۴) باب الجنایات ، فصل فى الجنایات فى رمى الجمرات ، ط : مطبعة الترقى الماجدية بمكة المحمية ، و : (ص : ۵۰۸) ط : المكتبة الإمدادية مگہ المکرمة

❏ البحر الرائق : (۲۳/۳) كتاب الحج ، باب الجنایات ، ط : سعيد .

رمی جمار

- ☆ ”رمی جمار“ کا معنی لغت میں چھوٹی کنکریوں کا پھینکنا ہے، اور شریعت کی زبان میں چھوٹی کنکریوں کا مخصوص زمانہ میں مخصوص جگہ پر مخصوص تعداد میں پھینکنا ہے۔ (۱)
- ☆ رمی جمار واجب ہے، ترک کرنے سے دم لازم ہوگا۔ (۲)
- ☆ ایک بڑا پتھر توڑ کر رمی کے لئے چھوٹے ٹکڑے بنانا مکروہ ہے۔ (۳)
- ☆ جمرہ کے قریب سے کنکریاں لینا، مسجد سے لینا یا ناپاک جگہ سے لینا بھی مکروہ ہے۔ (۴)

- (۱) رمی الجمار فی اللغة : هو القذف بالأحجار الصغار وهي الحصى ، إذ الجمار جمع جمرۃ ، والجمرۃ : هي الحجر الصغير ، وهي الحصى ، وفي الشرع : هو القذف بالحصى في زمان مخصوص ومكان مخصوص و عدد مخصوص . (الفقه الإسلامي وأدلته : (۱۹۲/۳) الباب الخامس : الحج والعمرة ، الفصل الأول ، المبحث السادس ، المطلب الثاني ، ط : دار الفكر)
- ☆ بدائع الصنائع : (۱۳۷/۲) كتاب الحج ، فصل : وأما تفسير رمي الجمار ، ط : سعيد .
- (۲) اعلم أنّ رمي الجمار واجب ، وإن تركه فعليه دم . (مناسك الملا على القاري : (ص : ۳۳۳) باب رمي الجمار وأحكامه ، ط : المكتبة الإمدادية ، مكة المكرمة)
- ☆ الدر المختار مع رد المحتار : (۲۶۸ ، ۲۶۷/۲) كتاب الحج ، مطلب : في فروض الحج و واجباته ، ط : سعيد .
- ☆ غنية الناسك : (ص : ۴۵) باب فرائض الحج و واجباته ، فصل : وأما واجباته فستة ، ط : إدارة القرآن .
- (۳) ويكره أن يأخذ حجراً كبيراً فيكسره صغراً . (غنية الناسك : (ص : ۱۲۸) باب أحكام المزدلفة ، فصل : في إفاضة من مشعر الحرام ، ورفع الحصى من المزدلفة وقدر الحصى ، ط : إدارة القرآن)
- ☆ الدر المختار : (۵۱۵/۲) كتاب الحج ، مطلب : في رمي جمرۃ العقبة ، ط : سعيد .
- ☆ لباب مع إرشاد الساري : (ص : ۳۱۴) باب أحكام المزدلفة ، فصل : في رفع الحصى ، قبيل : باب مناسك مني ، ط : الإمدادية ، مكة المكرمة .
- (۴) ويجوز أخذها من كل موضع إلا من عند الجمرۃ والمسجد ومكان نجس ، فإن فعل جاز وكره (لباب مع إرشاد الساري : (ص : ۳۱۴) باب أحكام المزدلفة ، فصل : في رفع الحصى ، قبيل : باب مناسك مني ، ط : الإمدادية مكة المكرمة) =

- ☆ کنکریوں کو مارنے سے پہلے دھولینا مستحب ہے۔ (۱)
- ☆ دس ذی الحجہ کو بڑے شیطان کو الگ الگ سات کنکریاں اور گیارہ اور بارہ ذی الحجہ کو ترتیب سے تینوں شیطانوں کو الگ الگ سات سات کنکریاں مارنا ضروری ہے۔ (۲)
- ☆ اگر ایک سے زیادہ یا ساتوں ایک ہی دفعہ مار دے تو ایک ہی شمار ہوں گی ، اگر چہ علیحدہ علیحدہ گری ہوں اور باقی کنکریاں الگ الگ مارنا ضروری ہوگا۔ (۳)

- = غنية الناسك : (ص : ۱۲۸) باب أحكام المزدلفة ، فصل في إفاضة من المشعر الحرام و رفع الحصى من المزدلفة وقدر الحصى ، ط : إدارة القرآن .
- ☆ شامی : (۵۱۵/۲) كتاب الحج ، مطلب في رمي جمرۃ العقبة ، ط : سعيد .
- (۱) وندب غسلها أى يستحب أن يغسل الحصى مطلقاً ، والله اعلم . (إرشاد الساري : (ص : ۳۱۴) باب أحكام المزدلفة ، فصل : في رفع الحصى ، قبيل : باب مناسك مني ، ط : الإمدادية ، مكة المكرمة .
- ☆ غنية الناسك : (ص : ۱۲۹) باب أحكام المزدلفة ، فصل : في إفاضة من مشعر الحرام ، ورفع الحصى من المزدلفة وقدر الحصى ، قبيل : باب مناسك مني يوم النحر ، ط : إدارة القرآن)
- ☆ شامی : (۵۱۵/۲) كتاب الحج ، مطلب : في رمي جمرۃ العقبة ، ط : سعيد .
- (۲) الخامس : تفريق الحصىات ، فلو رمي بسبع حصىات ، أو أكثر جملة واحدة لاتجزيه إلا عن واحدة ، ولو وقعت متفرقة عند الأربعة (غنية الناسك : (ص : ۱۸۷) باب رمي الجمار ، فصل في شرائط الرمي ، ط : إدارة القرآن)
- ☆ إرشاد الساري : (ص : ۳۲۶ ، ۳۲۷) باب رمي الجمار وأحكامه ، فصل : في أحكام الرمي ، و شرائطه و واجباته ، ط : الإمدادية ، مكة المكرمة .
- ☆ شامی : (۵۱۳/۲) كتاب الحج ، مطلب : في رمي جمرۃ العقبة ، ط : سعيد .
- ☆ و رمي الجمار في الأيام الثلاثة . (إرشاد الساري : (ص : ۹۷) باب فرائض الحج ، و واجباته فصل : في واجباته ، ط : الإمدادية ، مكة المكرمة)
- ☆ انظر الحاشية ، رقم : ۲ ، على الصفحة التالية ، رقم : ۳۳۲ ، أيضًا .
- (۳) الخامس : تفريق الحصىات ، فلو رمي بسبع حصىات ، أو أكثر جملة واحدة لاتجزيه إلا عن واحدة ، ولو وقعت متفرقة عند الأربعة (غنية الناسك : (ص : ۱۸۷) باب رمي الجمار ، فصل في شرائط الرمي ، ط : إدارة القرآن)
- ☆ إرشاد الساري : (ص : ۳۲۶ ، ۳۲۷) باب رمي الجمار وأحكامه ، فصل : في أحكام الرمي ، و شرائطه و واجباته ، ط : الإمدادية ، مكة المكرمة . =

☆ سات کنکریوں سے زائد مارنا مکروہ ہے، شک ہو جانے کی وجہ سے زیادہ مارے تو حرج نہیں ہے۔ (۱)

رمی دس ذی الحجہ کی

☆ دس ذی الحجہ کو مزدلفہ سے منی واپس آنے کے بعد پہلے اور دوسرے شیطان کو چھوڑ کر سیدھا تیسرے شیطان کے پاس آجائے، (اس کو جمرہ عقبہ کہتے ہیں) اس پر سات کنکریاں مارے۔ (۲)

☆ اگر آسانی سے ممکن ہے تو انگوٹھے اور شہادت کی انگلی سے کنکری پکڑ کر ہاتھ کو اونچا کرے اور ”بسم اللہ اکبر رغما للشیطن ورضی للرحمن“ پڑھتے ہوئے ایک ایک کنکری مارے، اور اگر انگوٹھے اور شہادت کی

= شامی: (۵/۱۳۲) کتاب الحج، مطلب: فی رمی جمرۃ العقبة، ط: سعید.

☆ ورمی الجمار فی الأيام الثلاثة. (إرشاد الساری: (ص: ۹۷) باب فرائض الحج، و واجباتہ..... فصل: فی واجباتہ، ط: الإمدادیة، مکتۃ المکرمۃ)

☆ انظر الحاشیة الآتیة ایضاً، رقم: ۲.

(۱) رمی بأكثر منها أى السبع جاز أى ويكره. (الدر مع الرد: (۵/۱۳۲) كتاب الحج، مطلب: فی رمی جمرۃ العقبة، ط: سعید)

☆ ولو رمى أكثر من سبع يكره، أى إذا رماه عن قصد، وأما إذا شك في السابع ورماه وتبين أنه الثامن فإنه لا يضره ذلك، هذا. (إرشاد الساری: (ص: ۳۵۳) باب رمی الجمار وأحكامه، فصل فی أحكام الرمی وشرايطه، ط: الإمدادیة، مکتۃ المکرمۃ)

☆ الهندية: (۲۳۱/۱) كتاب المناسك، الباب الخامس فی كيفية أداء الحج، ط: رشيدیه. (۲) فإذا أتى منى..... تجاوز من الجمرۃ الأولى والثانية إلى جمرۃ العقبة التي على حد منى نسبت إلى العقبة لالتصاقها بها من غير أن يشتغل بشئ آخر قبل رميها بعد دخول وقتها؛ لما روى أن رسول الله ﷺ لما أتى لم يعرج على شيء حتى رمى جمرۃ العقبة سبع حصيات. (غنية الناسك: (ص: ۱۶۹) باب مناسك منى يوم النحر، فصل: فی رمی جمرۃ العقبة يوم النحر، ط: إدارة القرآن)

☆ بدائع الصنائع: (۱۵۶/۲) كتاب الحج، فصل: وأما بيان سنن الحج، وبيان ترتيبيه، ط: سعید.

☆ الهندية: (۲۳۱/۱) كتاب المناسك، الباب الخامس فی كيفية أداء الحج، ط: رشيدیه.

انگلی سے پکڑنا مشکل ہے تو جس طرح پکڑنا ممکن ہے اسی طرح پکڑ کر رمی کرے۔ (۱)
☆ بڑے یعنی تیسرے شیطان کو پہلی کنکری مارتے ہی تلبیہ پڑھنا بند کر دے۔ (۲)

☆ بڑے اور تیسرے شیطان کی رمی کا مسنون وقت سورج طلوع ہونے سے شروع ہو کر زوال تک ہے، زوال سے مغرب تک بلا کراہت مباح وقت ہے اور مغرب سے صبح صادق سے پہلے تک مکروہ وقت ہے۔ (۳)

(۱) يأخذ الحصى بطرفي إبهامه وسبائته كأنه عاقد ثلاثين ويرميها..... أنه يكبر عند كل حصاة، فيقول: بسم الله والله أكبر، رغماً للشييان وحزبه ويقول: اللهم اجعل حجى مبروراً وسعي مشكوراً وذنبى مغفوراً. (الهندية: (۲۳۳/۱، ۲۳۴) كتاب المناسك، الباب الخامس فی كيفية أداء الحج، ط: رشيدیه)
☆ يكبر مع كل حصاة ويدعو: فيقول: بسم الله الله أكبر، رغماً للشيطان ورضا للرحمن،..... وكيفية الرمی أى المستحبة وإلا فاختيار مشائخ بخارى أنه كيفما رمى جاز،..... قيل..... أن يضع الحصاة على ظهر إبهامه اليمنى ويستعين عليها أى على رميها بالمسبحة أى بإمساكها، وقيل: يأخذ بطرفي إبهامه وسبائته..... وهو الأصح..... وهذا أى كله بيان الأولوية، وأما الجواز فلا يتقيد بهيئة أى كيفية دون أخرى بل يجوز كيفما كان..... (إرشاد الساری: (ص: ۳۱۶) باب مناسك منى، الإمدادیة، مکتۃ المکرمۃ)

☆ غنية الناسك: (ص: ۱۷۰، ۱۷۱) باب مناسك منى يوم النحر، فصل: فی رمی جمرۃ العقبة، مطلب: فی كيفية وقوف الرمی..... ومطلب فی كيفية الرمی، ط: إدارة القرآن.

(۲) ويقطع التلبية مع أول حصاة يرمى بها جمرۃ العقبة..... (بدائع الصنائع: (۱۵۶/۲) كتاب الحج، فصل: وأما بيان سننه وبيان ترتيبيه، ط: سعید)

☆ غنية الناسك: (ص: ۱۷۰) باب مناسك منى يوم النحر، فصل: فی رمی جمرۃ العقبة، مطلب: فی كيفية وقوف الرمی و موقفه من جمرۃ العقبة وقطع التلبية، ط: إدارة القرآن.

☆ الهندية: (۲۳۱/۱) كتاب المناسك، الباب الخامس فی كيفية أداء الحج، ط: رشيدیه. (۳) وله في هذا اليوم أربعة أوقات، فوقت الجواز من طلوع الفجر، فلا يصح قبله إلى طلوع الفجر من غده، فإذا طلع فات وقت الأداء ولزمه الدم والقضاء، ويسن من طلوع الشمس إلى الزوال، ثم يباح إلى الغروب، وقيل: يكره، ويكره من الغروب إلى الفجر، وكذا قبل طلوع الشمس، وهذا عند عدم العذر، فلا إساءة برمی الضعفة قبل الشمس ولا برمی الرعاة ليلاً..... (غنية الناسك: (ص: ۱۶۹، ۱۷۰) باب مناسك منى يوم النحر، فصل: فی رمی جمرۃ العقبة، ط: إدارة القرآن) =

☆ بلا عذرا گلے دن تک موخر کرنے کی صورت میں دم واجب ہوگا، اور یہ رمی جو رہ گئی ہے اس کو ایام رمی میں سے کسی دن کرنا بھی لازم ہوگا، اگر ایام رمی میں نہیں کی تو ایام رمی گزرنے کے بعد رمی کرنا ساقط ہو جائے گا اور صرف ایک ہی دم لازم ہوگا۔ (۱)

☆ اگر دسویں کی رمی سے تین یا اس سے کم کنکریاں مارنے سے رہ جائیں تو ہر کنکری کے بدلے پورا صدقہ یعنی پونے دو کلو گندم یا اس کی قیمت صدقہ کرنا واجب ہوگا۔ (۲)

= إرشاد الساری : (ص: ۳۳۳) باب رمی الجمار وأحكامه، فصل: في وقت رمی جمره العقبة، ط: الإمدادية، مكة المكرمة.

الهندية : (۲۳۳/۱) كتاب المناسك، الباب الخامس في كيفية أداء الحج، الكلام في الرمي، ط: رشيدية.

(۱) ولو ترك رمي يوم كله أو أكثره كأربع حصيات فما فوقها في يوم النحر، أو إحدى عشرة حصاة فيما بعده وأخره إلى يوم النحر فعليه دم (وفي شرحه) والحاصل: أن الرمي موقت عند أبي حنيفة، وعندهما يجب القضاء لا غير؛ لأن الأيام كلها وقت لها، وإذا خرج وقتها وجب دم أيضاً عندهما لترك الرمي، وهو قول أكثر العلماء، والأصح عند الشافعية. (لباب مع شرحه المعروف بمناسك الملا على القاري: (ص: ۵۰۷، ۵۰۸) باب الجنائيات وأنواعها، النوع الخامس، الجنائيات في أفعال الحج، فصل في الجنابة، في رمي الجمار، ط: الإمدادية، مكة المكرمة)

غنية الناسك : (ص: ۲۷۹) باب الجنائيات، الفصل السابع: في ترك الواجب في أفعال الحج، المطلب الثامن، في ترك الواجب في رمي الجمرات، ط: إدارة القرآن.

الدر مع الرد : (۵۵۴/۲) كتاب الحج، باب الجنائيات، ط: سعيد.

(۲) قوله: وأكثره: كأربع حصيات فما فوقها في يوم النحر أو إحدى عشرة فيما بعده، وكذا لو أخر ذلك، أمّا لو ترك أقل من ذلك، فعليه لكل حصاة صدقة، إلا أن يبلغ دماً فينقص ما شاء. (شامي: (۵۴۴/۲) كتاب الحج، باب الجنائيات، ط: سعيد)

غنية الناسك : (ص: ۲۷۹) باب الجنائيات، الفصل السابع: في ترك الواجب في أفعال الحج، المطلب الثامن، في ترك الواجب في رمي الجمرات، ط: إدارة القرآن.

التاتارخانية : (۲۶۸/۲، ۲۶۹) كتاب المناسك، الفصل الثالث في تعليم الحج، والكلام في الرمي في مواضع، ط: إدارة القرآن.

رمی دوسرے کی طرف سے کرنے کا طریقہ

☆ ہر جمرہ (شیطان) پر اپنی سات کنکریاں پھینکنے کے بعد ہی دوسرے کی طرف سے اسی وقت سات کنکریوں سے رمی کر دے پھر دوسرے اور تیسرے جمرہ (شیطان) پر اسی طرح کیا کرے یعنی پہلے اپنی سات کنکریاں پھینکنے کے بعد پھر دوسرے کی طرف سے سات کنکریاں مارے، آج کل زیادہ رش ہونے کی وجہ سے اس میں سہولت ہے۔ (۱)

☆ اگر معذور کی طرف سے دوسرا آدمی کرنا چاہے تو اس کے لئے شرط یہ ہے کہ معذور آدمی دوسرے آدمی کو اپنا نائب بنا کر خود بھیجے یعنی رمی کرنے کے لئے اجازت اور اختیار دیدے۔

اگر معذور کی اجازت کے بغیر دوسرے آدمی نے اس کی طرف سے رمی کر دی تو اس کا اعتبار نہیں ہوگا البتہ بے ہوش اور چھوٹے بچے اور مجنون کی طرف سے ان کے اولیاء خود اجازت کے بغیر رمی کر دیں تو یہ جائز ہے۔ (۲)

(۱) السادس: أن يرمى بنفسه فلا تجوز النيابة فيه عند القدرة، وتجوز عند العذر، فلو رمى عن مريض بأمره أو مغمى عليه ولو بغير أمره أو صبي أو معتوه أو مجنون جاز، والأولى أن يرمى السبعة أولاً عن نفسه ثم عن غيره "شرح" لكن الظاهر أنه في يوم النحر، وأمّا في الأيام الثلاثة فالأولى أن يرمى الجمار الثلاث عن نفسه أولاً، ثم عن غيره، لثلاثتو الموالاة. (غنية الناسك: (ص: ۱۸۷، ۱۸۸) باب رمي الجمار، فصل في شرائط الرمي، ط: إدارة القرآن)

إرشاد الساری : (ص: ۳۴۹) باب رمي الجمار وأحكامه، فصل في أحكام الرمي وشرائطه، ط: الإمدادية، مكة المكرمة.

الفقه الإسلامي وأدلته : (۲۲۵۹/۳) الباب الخامس: الحج والعمرة، الفصل الأول: أحكام الحج والعمرة، والمبحث السادس: واجبات الحج، المطلب الثاني: رمي الجمار..... خامساً: شروط الرمي، ط: رشيدية.

(۲) السادس: أن يرمى بنفسه فلا تجوز النيابة فيه عند القدرة، وتجوز عند العذر، فلو رمى عن مريض بأمره أو مغمى عليه ولو بغير أمره أو صبي أو معتوه أو مجنون جاز، والأولى أن يرمى =

رمی رات کے وقت کرنا

تندرست طاقتور مردوں کو رات کے وقت رمی کرنا مکروہ ہے البتہ عورتیں اور کمزور مرد اگر عذر کی بنا پر رات کو رمی کریں تو ان کے لئے نہ صرف جائز بلکہ مستحب ہے۔ (۱)

رمی سات کنکریوں سے زیادہ کرنا

جان بوجھ کر سات سے زیادہ کنکریوں کی رمی کرنا مکروہ ہے۔ (۲)

رمی سات کنکریوں سے کم کرنا

اگر رمی سات کنکریوں سے کم کرے گا تو کافی نہیں ہوگا، بلکہ سات پوری کرنا واجب ہوگا، ورنہ جنایت ہونے کی وجہ سے اس کی جزاء دینی پڑے گی۔ (۳)

جنایت اور اس کی جزاء کی تفصیل کے لئے ”رمی ترک کردی“ عنوان کے تحت دیکھیں۔

= السبعة أولاً عن نفسه ثم عن غيره ”شرح“ لكن الظاهر أنه في يوم النحر ، وأما في الأيام الثلاثة فالأولى أن يرمى الجمار الثلاث عن نفسه أولاً ، ثم عن غيره ، لثلاث نفوت الموالاة . (غنية الناسك : (ص: ۱۸۷ ، ۱۸۸) باب رمي الجمار ، فصل في شرائط الرمي ، ط: إدارة القرآن)

إرشاد الساري : (ص: ۳۴۹) باب رمي الجمار وأحكامه ، فصل في أحكام الرمي وشرائطه ، ط: الإمدادية ، مكة المكرمة .

الفقه الإسلامي وأدلته : (۲۵۹ / ۳) الباب الخامس : الحج والعمرة ، الفصل الأول : أحكام الحج والعمرة ، والمبحث السادس : واجبات الحج ، المطلب الثاني : رمي الجمار خامساً : شروط الرمي ، ط: رشيدية .

(۱) والرجل والمرأة في الرمي سواء إلا أن رميها في الليل أفضل ، وفيه إيمان إلى أنه لا تجوز النيابة عن المرأة بغير عذر . (إرشاد الساري : (ص: ۳۵۱) باب رمي الجمار وأحكامه ، فصل : في أحكام الرمي وشرائطه ، ط: الإمدادية ، مكة المكرمة)

والليل وقت مكروه كذا في محيط السرخسي . (الهندية : (۲۳۳ / ۱) كتاب المناسك ، الباب الخامس في كيفية أداء الحج ، الكلام في الرمي ، ط: رشيدية)

غنية الناسك : (ص: ۱۸۸) باب رمي الجمار ، فصل في شرائط الرمي ، ط: إدارة القرآن .

(۳ ، ۲) (فلو رمى بأكثر منها) أي السبع (جاز ، لا لو رمى بالأقل) فالتقييد بالسبع لمنع النقص =

رمی سے پہلے ذبح کر لیا

اگر قارن اور تمتع کرنے والے نے رمی کرنے سے پہلے جانور ذبح کر لیا، تو ترتیب کے خلاف کرنے کی وجہ سے ایک دم دینا واجب ہوگا۔ (۱)

رمی سے پہلے قربانی کرنا

☆ جس شخص کا تمتع یا قران کا احرام ہو، اس کیلئے رمی اور قربانی میں ترتیب واجب ہے، پہلے رمی کرے، پھر قربانی کرے، پھر مرد حلق یا قصر کرے، اور عورت صرف قصر کرے، پھر احرام کھولے۔ (۲)

= لا لزيادة . (قوله : لا لو رمى بالأقل) ؛ لأنه إذا ترك أكثر السبع لزمه دم كما لو لم يرم أصلاً ، وإن ترك أقل منه كثلث فما دونها فعليه لكل حصاة صدقة . (الدر مع الرد : (۵۱۳ ، ۵۱۴) ، كتاب الحج ، مطلب : في رمي جمره العقبة ، ط: سعيد)

ولو رمى أكثر من سبع يكره أي إذا رماه عن قصد (إرشاد الساري : (ص: ۳۵۳) باب رمي الجمار وأحكامه ، فصل : في أحكام الرمي وشرائطه ط: الإمدادية مكة المكرمة)

إرشاد الساري : (ص: ۵۰۷) باب الجنائيات وأنواعها ، النوع الخامس في الجنائيات في أفعال الحج ، فصل : في الجناية ، في رمي الجمار ، ط: الإمدادية مكة المكرمة .

غنية الناسك : (ص: ۲۷۹) باب الجنائيات ، الفصل السابع ، في ترك الواجب في أفعال الحج ، المطلب الثامن : في ترك الواجب في رمي الجمرات ، ط: إدارة القرآن .

(۱) لو حلق المفرد أو غيره قبل الرمي ، أو القارن ، أو المتمتع قبل الذبح ، أو ذبحا قبل الرمي ، فعليه دم عند أبي حنيفة بترك الترتيب . (غنية الناسك : (ص: ۲۷۹ ، ۲۸۰) باب الجنائيات ، الفصل السابع في ترك الواجب في أفعال الحج ، المطلب العاشر في ترك الترتيب ، ط: إدارة القرآن)

إرشاد الساري : (ص: ۵۰۷) باب الجنائيات وأنواعها ، النوع الخامس : الجنائيات في أفعال الحج ، فصل في ترك الترتيب بين أفعال الحج ، ط: الإمدادية ، مكة المكرمة .

الدر مع الرد : (۵۵۵ / ۲) كتاب الحج ، باب الجنائيات ، ط: سعيد .

(۲) لو حلق المفرد أو غيره قبل الرمي ، أو القارن ، أو المتمتع قبل الذبح ، أو ذبحا قبل الرمي ، فعليه دم عند أبي حنيفة بترك الترتيب . (غنية الناسك : (ص: ۲۷۹ ، ۲۸۰) باب الجنائيات ، الفصل السابع في ترك الواجب في أفعال الحج ، المطلب العاشر في ترك الترتيب ، ط: إدارة القرآن) =

اگر کسی عورت نے تمتع یا قرآن کیا ہے، اور وہ ہجوم کی وجہ سے رات تک رمی کر کے فارغ نہ ہو سکی تو قربانی کو بھی رمی سے فارغ ہونے تک موخر کرنا لازم ہوگا، جب تک وہ رمی نہ کر لے اس کے حصہ کی قربانی نہیں ہو سکتی، اور جب تک قربانی کرنے کے بعد قصر نہیں کرے گی تو احرام سے نہیں نکل سکے گی۔ (۱)

اور مرد کا بھی یہی حکم ہے۔ (۲)

☆ اگر کسی نے رمی سے پہلے قربانی کی تو دم دینا واجب ہوگا۔ (۳)

رمی کا وقت

”بارہ ذی الحجہ کو زوال سے پہلے رمی کرنا“ عنوان کو دیکھیں۔ (۱۶۲/۱)

= إرشاد الساری : (ص : ۵۰۷) باب الجنایات وأنواعها ، النوع الخامس : الجنایات فی أفعال الحج ، فصل فی ترک الترتیب بین أفعال الحج ، ط : الإمدادیة ، مکة المکرمة .

الدر مع الرد : (۵۵۵/۲) کتاب الحج ، باب الجنایات ، ط : سعید .

(۱) ثم یدبح بعد رمی جمرة العقبة إن أحب ثم یحلق أو یقصر لما روى أن النبی ﷺ قال : إن أول نسکنا فی یومنا هذا أن نرمی ثم ندبح ثم نحلق ولأن الحلق من أسباب التحلل وكذا الذبح حتی یتحلل به المحصر ، فیکدم الرمی علیها ، ثم الذبح ثم الحلق من محظورات الإحرام ، أى من ممنوعاته بلغ . فیکدم علیه الذبح أى علی الحلق ، فأخر لذلك (البنایة شرح الهدایة : (۱۳۶/۴ ، ۱۳۷) کتاب الحج ، باب الإحرام ، ط : رشیدیہ)

البحر الرائق : (۲۴/۳) کتاب الحج ، باب الجنایات ، ط : سعید .

وشروط الخروج منه أى من إحرام العمرة والحج فی الجملة ، الحلق أو التقصیر أى قدر ربع شعر الرأس ، فی وقته ، (إرشاد الساری : (ص : ۱۳۱) باب الإحرام ، فصل فی حکم الإحرام ، ط : الإمدادیة ، مکة المکرمة)

(۲) والرجل والمرأة فی الرمی سواء (إرشاد الساری : (ص : ۳۵۱) باب رمی الجمار وأحكامه ، فصل : فی أحكام الرمی وشرائطه ، ط : الإمدادیة مکة المکرمة)

غنية الناسک : (ص : ۱۸۸) باب رمی الجمار ، فصل فی شرائط الرمی ، ط : إدارة القرآن . (۳) راجع الحاشیة السابقة ، رقم : ۵ ، ۴ ، علی الصفحة السابقة ، رقم : ۲۱۵ .

رمی کا وقت حکومت بدل دے تو کیا کرے

سننے میں آرہا ہے کہ سعودی حکومت آئندہ زمانے میں شیطان کو کنکریاں مارنے کا وقت ہر مکتب والوں کے لئے الگ الگ مقرر کرے گی، سابقہ زمانے کی طرح سب کو ایک ساتھ جانے کی اجازت نہیں ہوگی، اور ہر حاجی کو ہاتھ میں پہننے کے لئے ایک ایک ”کڑا“ یا ”پٹا“ دیا جائے گا، اور وہ کمپیوٹر سے منسلک ہوگا، اور اس میں مکتب کا نمبر اور شیطان کو کنکریاں مارنے کا وقت وغیرہ درج ہوگا۔

اور ہر مکتب کے گیٹ بند رکھیں گے، اور پولیس گیٹ پر ہوں گے، اور مقررہ وقت پر گیٹ کھولیں گے، اور آگے راستے میں بھی ”کڑا“ یا ”پٹا“ دیکھ کر چیک بھی کریں گے، اگر مقررہ وقت پر نہیں آیا، آگے پیچھے ہوا تو جرمانہ بھی لگائیں گے، ہو سکتا ہے اس ”جگ گروپ کے اجازت نامہ“ کو بھی منسوخ کر دیں۔

ایسی صورت میں اگر پہلے دن یعنی دس ذی الحجہ کی رمی کا وقت زوال کے بعد یا رات کو مغرب کے بعد دیا ہے، تو رات کو صبح صادق ہونے سے پہلے پہلے رمی کر لیں اس طرح رمی کرنے سے واجب بھی ادا ہو جائے گا اور دم بھی واجب نہیں ہوگا اور حکومت کے شیڈول کی بنا پر مجبور ہونے کی وجہ سے مکروہ بھی نہیں ہوگا۔

گیارہ اور بارہ ذی الحجہ کی رمی کا وقت زوال کے بعد سے شروع ہو کر رات کو صبح صادق سے پہلے پہلے تک باقی رہتا ہے، اگر حکومت نے گیارہ یا بارہ ذی الحجہ کی رمی کا وقت زوال سے پہلے دیا ہے، تو زوال سے پہلے رمی کا وقت شروع نہ ہونے کی وجہ سے رمی کرنے سے واجب ادا نہیں ہوگا اس لئے زوال سے پہلے رمی نہ کریں، ایسی صورت میں اگر زوال کے بعد رمی کرنے کا موقع ملتا ہے تو زوال کے بعد رمی کریں ورنہ رات کو صبح صادق ہونے سے پہلے پہلے جب بھی موقع ملے رمی کر لیں تو رمی کا واجب ادا ہو جائے گا اور دم واجب نہیں ہوگا۔

اور اگر گیارہ ذی الحجہ کی رمی گیارہ اور بارہ ذی الحجہ کی درمیانی رات میں صبح صادق سے پہلے پہلے نہ کر سکیں تو بارہویں ذی الحجہ کو زوال کے بعد رمی کرتے وقت گیارہ ذی الحجہ کی کنکری بھی ماریں، یعنی بارہ ذی الحجہ کو زوال کے بعد سے رات کو صبح صادق ہونے سے پہلے پہلے جب بھی موقع ملے ہر شیطان کو چودہ چودہ کنکریاں ماریں، اور حرم کے حدود میں ایک دم بھی دیں۔ (۱)

اور اگر بارہ ذی الحجہ کی رمی کا وقت زوال سے پہلے دیا ہے، تو رمی کا وقت شروع نہ ہونے کی وجہ سے زوال سے پہلے رمی نہ کریں، اس سے کوئی فائدہ نہیں ہوگا اور رمی کرنے کا واجب بھی ادا نہیں ہوگا، اس لئے یا تو زوال کے بعد رمی کریں ورنہ پوری رات صبح صادق سے پہلے پہلے جب بھی موقع ملے رمی کریں، رمی کا واجب ادا ہو جائے گا دم واجب نہیں ہوگا، اور اگر صبح صادق تک بھی رمی نہیں کر سکے تو حرم کی حدود میں ایک دم دینا واجب ہوگا۔ (۲)

اندازہ یہی ہے کہ رات کو گیارہ بجے کے بعد رمی کرنے کی عام اجازت ہوگی اس وقت رمی کر لیا کریں، دم ساقط ہو جائے گا، اور مجبوری کی وجہ سے مکروہ بھی نہیں ہوگا۔ (تاہم یاد رہے کہ حکومت کو مناسک حج میں مداخلت کا حق نہیں)

نیز یہ کہ بارہ ذی الحجہ اور تیرہ ذی الحجہ کی درمیانی رات رمی کر کے صبح صادق سے پہلے پہلے منیٰ کی حدود سے باہر نکل جانے کی صورت میں تیرہ ذی الحجہ کی رمی لازم نہیں ہوگی۔ (۳)

مزید ”رمی گیارہ ذی الحجہ کی“ اور ”بارہ ذی الحجہ کی رات میں رمی کرنا“ عنوانات کے تحت بھی دیکھیں۔

(۱) ”رمی معین وقت پر نہ ہو سکی“ عنوان کے تحت تخریج دیکھیں۔

(۲) ”بارہ ذی الحجہ کی رات میں رمی کرنا“ عنوان کے تحت تخریج دیکھیں۔

(۳)

رمی کرانے کے بعد عذر ختم ہو گیا

اگر معذور آدمی کا عذر دوسرے سے رمی کرانے کے بعد رمی کا وقت رہتے ہوئے زائل ہو جائے تو دوبارہ خود رمی کرنا لازم نہیں ہوتا، اور اس پر کوئی دم یا صدقہ بھی لازم نہیں ہوتا۔ (۱)

رمی کرتے وقت کیا پڑھے

”رمی کے ساتھ تکبیر کہنا“ کے عنوان کو دیکھیں۔ (۳۴۸/۲)

رمی کر کے دعا کرنا

☆ جمرہ اولی (چھوٹا شیطان) اور جمرہ وسطی (درمیانہ شیطان) کو سات سات کنکریاں مارنے کے بعد قبلہ رو ہو کر بیس آیات کی تلاوت کی مقدار کھڑے ہو کر دعا مانگنا مسنون ہے، آخری جمرہ یعنی بڑے شیطان کو رمی کرنے کے بعد دعا نہ کرے بلکہ وہاں سے واپس آ جائے۔ (۲)

(۱) ولورمی عنہم یجزیہم ذلک، ولا یعاد إن زال العذر فی الوقت، ولا فدیة علیہم وإن لم یرموا إلا المریض (غنیۃ الناسک: (ص: ۱۸۷) باب رمی الجمار، فصل: فی شرائط الرمی، ط: إدارة القرآن) إرشاد الساری: (ص: ۳۴۹، ۳۵۰) باب رمی الجمار وأحكامه، فصل فی أحكام الرمی وشرائطه، ط: الإمدادیة، مکة المکرمة.

الفقه الإسلامی وأدلته: (۲/۲۵۹) الباب الخامس: الحج والعمرة، الفصل الأول: المبحث السادس: واجبات الحج، المطلب الثاني: رمی الجمار، خامساً: شروط الرمی، ط: رشیدیہ.

(۵) ثم (أی بعد الفراغ منها) يتقدم عنها قليلاً وينحرف عنها قليلاً وعبارة بعضهم: وينحدر أمامها، فيقف بعد تمام الرمی، لا عند كل حصاة، مستقبل القبلة، فيحمد الله، ويكبر ويهتل، ويستبّح، ويصلى على النبي ﷺ، ويدعو، ويرفع يديه كما للدعاء بسطاً مع حضور وخشوع وتضرع واستغفار، ويمكث كذلك قدر قراءة سورة البقرة، أو ثلاثة أحزاب أو عشرين آية (يعنى وهو أقل المراتب، واختارة صاحب الحاوى، والمضمرات) ويدعو، ويستغفر لأبويه وأقاربه ومعارفه وسائر المسلمين ثم يأتي الجمره الوسطی فيصنع عندها كما صنع عند الأولى =

رمی کرنے کا حکم

اگر کسی نے کسی دن رمی کے معین وقت میں رمی نہیں کی تو تیرہویں ذی الحجہ تک اس کی قضاء کر سکتا ہے، ایسے آدمی پر قضا اور دم دونوں واجب ہیں، تیرہویں تاریخ کے بعد قضا نہیں ہے اور دم کے بارے میں تفصیل یہ ہے کہ اگر تینوں دن رمی نہیں کی یا ایک دن پوری یا نصف سے زائد کنکریاں چھوڑ دیں تو دم واجب ہے، اور اگر ایک دن کی نصف سے کم چھوڑ دیں تو ہر کنکری کے عوض نصف صاع تقریباً دو کلو گندم یا آٹا یا اس کی قیمت کے برابر صدقہ کرنا واجب ہے، اگر صدقہ کا مجموعہ دم کی قیمت کے برابر ہو جائے تو اس سے کچھ کم دے۔ (۱)

= ثم يأتي الجمرۃ القصوى، وهي جمرۃ العقبة فيرميها من بطن الوادي، كما مر في اليوم الأول، ولا يقف عندها في جميع أيام الرمي للدعاء ويدعو بلا وقوف، والوقوف عند الأولين سنة في الأيام كلها (لباب المناسك مع إرشاد الساري: (ص: ۳۴۱، ۳۴۲) باب رمي الجمار وأحكامه، فصل: في صفة الرمي في هذه الأيام، ط: الإمدادية مئة المكرمة) غنية الناسك: (ص: ۱۸۲، ۱۸۳) باب رمي الجمار، فصل: في صفة الرمي في اليوم الثاني، ط: إدارة القرآن.

الدر مع الرد: (۵۲۰/۲، ۵۲۱) كتاب الحج، مطلب في رمي الجمرات الثلاث، ط: سعيد. (۱) ولو ترك رمي يوم كلبه، أو أكثره كأربع حصيات، فما فوقها في يوم النحر، أو إحدى عشر حصاة فيما بعده، فعليه دم بالاتفاق، وإنما يتحقق الترك بغروب الشمس من آخر أيام الرمي وهو الرابع، وإن أخره إلى يوم آخر، فعليه القضاء مع الدم عند أبي حنيفة، وعندهما يجب القضاء لا غير، وإن أخره إلى الليل فلا شيء عليه، وإن ترك الأقل كحصاة أو حصاتين، أو ثلاث في اليوم الأول، أو عشر حصيات، فما دونها فيما بعده، فعليه لكل حصاة صدقة إلا أن يبلغ ذلك دمًا، فينقص منه ماشاء ولو ترك رمي الجمار الثلاث في يوم واحد، أو في يومين أو في الأيام كلها، فعليه دم واحد لإتحاد الجنس. (غنية الناسك: (ص: ۲۷۹) باب الجنایات، الفصل السابع: في ترك الواجب في أفعال الحج المطلب الثامن: في ترك الواجب في رمي الجمرات، ط: إدارة القرآن)

إرشاد الساري: (ص: ۵۰۷، ۵۰۸) باب الجنایات وأنواعها، النوع الخامس، الجنایات في أفعال الحج، فصل في الجنایة في رمي الجمار، ط: الإمدادية، مئة المكرمة =

رمی کرنے کے لئے کوئی خاص ہیئت شرط نہیں

☆ رمی کرنے کے لئے کوئی خاص حالت اور ہیئت شرط نہیں بلکہ جس حالت میں اور جس جگہ کھڑے ہو کر رمی کرے گا صحیح ہو جائے گی۔ (۱)

البتہ مندرجہ ذیل امور کی رعایت کرنا مسنون ہے:

۱۔ رمی ہاتھ سے کرنا ضروری ہے، اگر کمان، تیر اور بندوق وغیرہ سے رمی کی تو صحیح نہیں ہوگی۔ (۲)

۲۔ سات کنکریاں علیحدہ علیحدہ مارنا، اگر ایک سے زائد یا ساتوں ایک دفعہ مارے تو ایک ہی شمار ہوگی اگرچہ سب الگ الگ گری ہوں، باقی چھ پوری کرنی ضروری ہوں گی۔ (۳)

= الدر مع الرد: (۵۵۴/۲) كتاب الحج، باب الجنایات، ط: سعيد. (۱) ولا يشترط أن يكون الرامي على حالة مخصوصة من قيام واستقبال وطهارة (إرشاد الساري: (ص: ۲۵۱) بارمي الجمار وأحكامه، فصل في أحكام الرمي وشرائطه وواجباته، ط: الإمدادية، مئة المكرمة) غنية الناسك: (ص: ۱۸۶) باب رمي الجمار، فصل في الترتيب بين الجمار الثلاث، تنمة، قبيل: فصل في شرائط الرمي، ط: إدارة القرآن.

الفقه الإسلامي وأدلته: (۲۲۵۹/۳) الباب الخامس: الحج والعمرة، الفصل الأول، المبحث السادس: واجبات الحج، المطلب الثاني: رمي الجمار، خامسًا: شروط الرمي، ط: رشيدية. (۲) والثاني: الرمي باليد، فلا يجزئ الرمي بالقوس ونحوه، ولا الرمي بالرجل (غنية الناسك: (ص: ۱۸۶) باب رمي الجمار، فص: في شرائط الرمي، ط: إدارة القرآن) البحر العميق: (۱۶۷۲/۳) الباب الثاني عشر: في الأعمال المشروعة يوم النحر، مطلب: موضع وقوع الحصى، ط: مؤسسة الريان، المكتبة المكية.

(۳) الرابع: تفريق الرميات فلو رمي بسبع حصيات جملة لم يجزه إلا عن حصاة واحدة (لباب مع إرشاد الساري: (ص: ۳۴۶) باب الجمار وأحكامه، فصل: في أحكام الرمي وشرائطه وواجباته، ط: الإمدادية، مئة المكرمة)

البحر الرائق: (۳۴۳/۲) كتاب الحج، باب الإحرام، ط: سعيد. غنية الناسك: (ص: ۱۸۷) باب رمي الجمار، فص: في شرائط الرمي، ط: إدارة القرآن.

۳۔ ہر جمرہ (شیطان) پر سات کنکری سے زیادہ قصد مارنا مکروہ ہے شک ہو جانے کی وجہ سے سات سے زیادہ مارے تو کوئی حرج نہیں۔ (۱)

☆ کم عقل، مجنون، بچہ اور بے ہوش اگر بالکل رمی نہ کریں تو ان پر دم یا صدقہ واجب نہیں، البتہ اگر عاقل بالغ مریض رمی نہیں کرے گا تو رمی ترک کرنے کی وجہ سے دم دینا لازم ہوگا۔ (۲)

☆ عورت اور مرد کے لئے رمی احکام کے برابر ہیں کوئی فرق نہیں، البتہ عورت کے لئے رات میں رمی کرنا افضل ہے۔ (۳)

(۱) ولو رمی أكثر من سبع بكره أى إذا رماه عن قصد ، وأما إذا شك فى السابع ورماه وتبين أنه الثامن فإنه لا يضره ذلك (إرشاد السارى : (ص: ۵۳) باب رمى الجمار وأحكامه ، فصل: فى أحكام الرمي وشرائطه وواجباته ، ط: الإمدادية ، مگة المکرمة)
 (۲) منحة الخالق على البحر الرائق : (۳۴۳/۲) كتاب الحج ، باب الإحرام ، ط: سعيد .
 (۳) الهندية : (۳۴۳/۱) كتاب المناسك ، الباب الخامس فى كيفية أداء الحج ، ط: رشيدية .
 (۴) ولو ارتكب محظورا لا شئى عليهما فلو فسخه أو ترك أركان الحج كلها أو بعضها أو ترك واجباته ، كذلك لأجزاء عليه ولا قضاء غنية الناسك : (ص: ۸۴) باب الإحرام ، فصل : فى إحرام الصبي والمجنون ، ط: إدارة القرآن)
 (۵) إرشاد السارى : (ص: ۱۵۹) باب الإحرام ، فصل فى إحرام الصبي ، ط: الإمدادية مگة المکرمة .

☆ وإن لم يرم حتى غابت الشمس من اليوم الرابع سقط عنه الرمي لفوات الوقت ، وعليه دم واحد بالإجماع ؛ لأن الرمي كله نسك واحد (التاتارخانية: (۲/۲۶۹) كتاب المناسك ، الفصل الثالث : فى تعليم أعمال الحج ، والكلام فى الرمي ، ط: إدارة القرآن)
 (۶) غنية الناسك : (ص: ۲۷۹) باب الجنایات ، الفصل السابع فى ترك الواجب فى أفعال الحج ، المطلب الثامن فى ترك الواجب فى رمي الجمرات ، ط: إدارة القرآن .
 (۷) إرشاد السارى : (ص: ۵۰۷) باب الجنایات وأنواعها ، النوع الخامس : الجنایات فى أفعال الحج ، فصل : فى الجنایة فى رمي الجمار ، ط: الإمدادية ، مگة المکرمة .
 (۸) راجع الحاشية السابقة ، رقم : ۱ ، على الصفحة السابقة ، رقم : ۳۳۸ .

رمی کرنے والے اور جمرہ کے درمیان فاصلہ

رمی کرنے والے اور جمرہ (شیطان) کے بیچ میں پانچ ہاتھ سے کم فاصلہ نہ ہو، زیادہ فاصلہ میں کوئی قباحہ نہیں، یعنی کم سے کم پانچ ہاتھ کا فاصلہ ہونا چاہئے۔ (۱)

رمی کی قضا کا وقت

رمی کی قضا کا وقت تیرہویں ذی الحجہ کا آفتاب غروب ہونے تک ہے غروب کے بعد رمی کا وقت ختم ہو جاتا ہے اور قضا کا وقت نہیں رہتا، صرف دم واجب ہوتا ہے۔ (۲)

رمی کے دوران انزال ہو جائے

اگر رمی کے دوران ہجوم کی وجہ سے انزال ہو جائے، تو ایسی حالت میں رمی (۱) ويستحب أن يكون بينه أى بين الرامى وبين الجمره أى موضع وقوع الحصى خمسة أذرع فأكثر لأن ما دونها وضع وهو غير جائز أو طرح وهو خلاف السنة . (إرشاد السارى : (ص: ۳۱۷) باب مناسك منى ، ط: الإمدادية مگة المکرمة)
 (۲) الدر مع الرد : (۵۱۳/۲) كتاب الحج ، مطلب فى رمي جمره العقبة ، ط: سعيد .
 (۳) غنية الناسك : (ص: ۱۷۰) باب مناسك منى يوم النحر ، فصل : فى رمي جمره العقبة يوم النحر ، مطلب فى كيفية وقوف الرمي ، ط: إدارة القرآن .
 (۴) ولو ترك رمي الجمار كلها فى سائر الأيام إلى يوم الرابع ، قضاها على التأليف فى اليوم الرابع ، وفى شرح الطحاوى : قبل غروب الشمس ؛ لأن وقت الرمي باق والجنس واحد ، يعنى يبدأ بجمره العقبة ، ثم يرمى التى تلى مسجد الخيف ثم تليها ثم جمره العقبة ، وفى الهداية : ثم بتأخيرها يجب عند أبى حنيفة خلافاً لهما ، وإن لم يرم حتى غابت الشمس من اليوم الرابع سقط عنه الرمي لفوات الوقت وعليه دم واحد بالإجماع ؛ لأن الرمي كله نسك واحد (التاتارخانية: (۲/۲۶۹) كتاب المناسك ، الفصل الثالث فى تعليم أعمال الحج ، ط: إدارة القرآن)
 (۵) البحر الرائق : (۳۴۸/۲) كتاب الحج ، باب الإحرام ، ط: سعيد .
 (۶) إرشاد السارى : (ص: ۳۴۴) باب رمي الجمار وأحكامه ، فصل : فى رمي اليوم الرابع ، ط: الإمدادية مگة المکرمة .

کرنے سے رمی ہو جائے گی، البتہ ایسی حالت میں رمی کرنا بہتر نہیں۔ (۱)

رمی کے ساتھ تکبیر کہنا

رمی کے ساتھ تکبیر کہنا مسنون ہے، اس لئے جب شیطان کو نکتری مارے تو ہر نکتری مارتے وقت یہ پڑھتا رہے: ”بسم اللہ اللہ اکبر رغما للشیطان ورضی للرحمن“ (میں اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں، اللہ سب سے بڑا ہے، یہ نکتری شیطان کو ذلیل کرنے اور اللہ پاک کو راضی کرنے کے لئے مارتا ہوں) (۲)

رمی کیسے کرے

☆ رمی کرتے وقت نکتری کو انگوٹھے اور شہادت کی انگلی سے پکڑنا مستحب ہے، اور رمی کرتے وقت ہاتھ کو اتنا اونچا کرنا کہ بغل کی سفیدی نظر آئے مستحب ہے، باقی جیسے بھی سہولت ہو رمی کرنے سے رمی ہو جائے گی۔ (۳)

(۱) ارجع الحاشیة السابقة رقم: ۱، علی الصفحة السابقة: ۳۳۰. تحت عنوان ”رمی“.

(۲) یکبر مع کل حصاة ویدعو، فيقول: بسم الله، الله أكبر، رغماً للشيطان ورضاً للرحمن.

(إرشاد الساری: (ص: ۳۱۶) باب مناسک منی، ط: الإمدادیة، مکة المکرمة)

غنية الناسک: (ص: ۱۷۰) باب مناسک منی يوم النحر، فصل: فی رمی جمرة العقبة، مطلب: فی کیفیة رمی جمرة العقبة، ط: إدارة القرآن.

الهندیة: (۲۳۳/۱، ۲۳۴) کتاب المناسک، الباب الخامس فی کیفیة أداء الحج، ط: رشیدیہ.

(۳) ويرفع الرجل يديه حتى يرى بياض إبطه وکیفیة الرمی أن یضع طرف إبهامه الیمنی علی وسط السبابة ویضع الحصة علی ظهر الإبهام کأنه عاقد سبعین وقیل: أن یأخذ الحصى بطرفی إبهامه وسبابته کأنه عاقد ثلاثین فیرمیها، هذا هو الأصح؛ لأنه الأيسر المعتاد، ثم هذا بیان الأولویة، وأما بیان الجواز فلا یتقید بهیئة، بل یجوز کیف ما وجد الرمی. (غنية الناسک: (ص: ۱۷۰، ۱۷۱) باب مناسک منی يوم النحر، فصل فی جمرة العقبة، مطلب فی کیفیة وقوف الرمی وموقفه، ط: إدارة القرآن)

المنحة الخالق: علی البحر الرائق: (۲/۳۴۳) کتاب الحج، باب الإحرام، ط: سعید.

إرشاد الساری: (ص: ۳۱۶، ۳۱۷) باب مناسک منی يوم النحر، ط: الإمدادیة، مکة المکرمة.

رمی کے لئے پاک ہونا شرط نہیں

شیطان کی رمی کرنے کے لئے عورت کا حیض ونفاس سے پاک ہونا شرط نہیں ہے، اسی حالت میں رمی کرے گی۔ (۱)

رمی کے لئے جمرہ کے قریب ہونا ضروری نہیں

رمی کیلئے جمرہ (شیطان) کے قریب یا دور ہونا ضروری نہیں، جس جگہ سے بھی رمی کرے گا اس کی رمی ہو جائے گی، لیکن سنت یہ ہے کہ جمرہ سے پانچ ہاتھ یا اس سے زیادہ فاصلہ پر رمی کرے اس سے کم فاصلہ پر رمی کرنا مکروہ ہے۔ (۲)

رمی کے لئے کنکریاں دوسرے کو دے کر چلے جانا

☆ جمرات (شیطان) کی رمی واجب ہے، اور اس کو چھوڑنے پر دم لازم آتا ہے اس لئے اپنی کنکریاں کسی دوسرے کے حوالے کر کے خود چلے آنا جائز نہیں ہے حج

(۱) ولا یشرط أن یكون الرامی علی حالة مخصوصة من قیام واستقبال وطهارة، (وهی الأكمل). (لباب مع إرشاد الساری: (ص: ۳۵۱) باب رمی الجمار وأحكامه، فصل: فی أحكام الرمی وشرائطه وواجباته، ط: الإمدادیة، مکة المکرمة)

غنية الناسک: (ص: ۱۸۶) باب رمی الجمار، فص: فی الترتیب بین الجمار الثلاث، تشمة، قبیل: فص؛ فی شرائط الرمی، ط: إدارة القرآن.

(۲) فإذا أتى جمرة العقبة یقف فی بطن الوادی حیث یرى موضع حصیاته والتقدیر بخمسة أذرع تقدیر بأقل ماسن فیہ (غنية الناسک: (ص: ۱۷۰) باب مناسک منی يوم النحر، فصل فی رمی جمرة العقبة، مطلب: فی کیفیة وقوف الرامی، ط: إدارة القرآن)

وستقبل القبلة أی القبلة الی هی جھتها ویجعل بینہ أی بین نفسه و بین مجتمع الحصى، خمسة أذرع أو أكثر لا أقل أی بطریق الاستحباب (إرشاد الساری: (ص: ۳۴۱) باب رمی الجمار وأحكامه، فصل فی صفة الرمی، ط: الإمدادیة، مکة المکرمة)

الدر مع الرد: (۲/۵۱۳) کتاب الحج، فصل فی الإحرام، مطلب: فی رمی جمرة العقبة، ط: سعید.

ناقص رہے گا، دم لازم آئے گا، اور قصد حج کا واجب چھوڑنے کی وجہ سے گنہگار ہوگا۔ (۱)

اتنا خرچ کر کے حج کیلئے آئے اور پھر حج کو ادھورا اور ناقص چھوڑ کر واپس چلا جائے یہ عقل مندی کی بات نہیں ہے۔

(۱) ورمی الجمار لكل من حج آفاقيا أو غيره قارناً أو متمتعاً أو مفرداً (الدر مع الرد : كتاب الحج ، مطلب : في فروض الحج وواجباته ، ط: سعيد)
 أو إحدى الجمار الثلاث ، ويجب لكل حصاة صدقة إلا أن يبلغ دماً (الدر المختار : ۵۵۷/۲) كتاب الحج ، باب الجنایات ، ط: سعيد .
 التاتارخانية : (۲/۲۶۹) كتاب المناسك ، الفصل الثالث في تعليم أعمال الحج ، ط: إدارة القرآن .

البحر الرائق : (۲/۳۲۸) كتاب الحج ، باب الإحرام ، ط: سعيد .
 السادس : أن يرمى بنفسه ، فلا يجوز النيابة فيه عند القدرة ، وتجوز عند العذر ، فلو رمى عن مريض بأمره أو مغنى عليه ، ولو بغير أمره ، أو صبي أو معتوه أو مجنون جاز وحد المريض أن يصير بحيث يصلى جالساً ؛ لأنه لا يستطيع الرمي راكباً ، ولا محمولاً ، أما لأنه تعذر عليه الرمي أو يلحقه بالرمي ضرر ، فإن كان مريض له قدرة على حضور المرمي محمولاً ، ويستطيع الرمي كذلك من غير أن يلحقه ألم شديد ، ولا يخاف زيادة المرض ، ولا بقاء البرء ، لا يجوز النيابة عنه إلا أن لا يجد من يحمله غنية الناسك : (ص: ۱۸۷ ، ۱۸۸) باب رمي الجمار ، فص: في شرائط الرمي ، ط: إدارة القرآن)
 إرشاد الساري : (ص: ۳۴۹) باب رمي الجمار وأحكامه ، فص: في أحكام الرمي و شرائطه و واجباته ، ط: الإمدادية ، مگة المکرمة .

المحرم إذا جنى عمداً بلا عذر يجب عليه الجزاء والإثم ولا بد من التوبة في كل حال . (لباب المناسك مع إرشاد الساري : (ص: ۲۲۲) باب الجنایات ، وأنواعها ، ط: الإمدادية ، مگة المکرمة)

شامی : (۲/۵۴۳) كتاب الحج ، باب الجنایات ، ط: سعيد .
 ترك رمي يوم أي من أيام النحر كله أي سبع حصيات في اليوم الأول وإحدى وعشرين في بقية الأيام أو أكثره كأربع حصيات فما فوقها في يوم النحر أو إحدى عشر حصاة فيما بعده أو آخره إلى يوم آخر ، فعليه دم أي لتركه أو تأخيره (إرشاد الساري : (ص: ۵۰۷) باب الجنایات وأنواعها ، النوع الخامس : الجنایات في أفعال الحج ، فصل : في الجنایة في رمي الجمار ، ط: الإمدادية ، مگة المکرمة)

☆ اگر کوئی شخص خود رمی کرنے پر قادر ہے، تو اس کی طرف سے کسی دوسرے آدمی کا رمی کر دینا کافی نہیں بلکہ اس کے ذمہ بذات خود رمی کرنا لازم ہے، البتہ اگر کوئی مرد یا عورت ایسا بیمار یا معذور ہو کہ خود جمرات (شیطان) تک آنے کی طاقت نہیں رکھتا، اس کی طرف سے نیابت جائز ہے کہ اس کے حکم سے دوسرا شخص اس کی طرف سے رمی کر دے۔ (۱)

(۱) ورمی الجمار لكل من حج آفاقيا أو غيره قارناً أو متمتعاً أو مفرداً (الدر مع الرد : كتاب الحج ، مطلب : في فروض الحج وواجباته ، ط: سعيد)
 أو إحدى الجمار الثلاث ، ويجب لكل حصاة صدقة إلا أن يبلغ دماً (الدر المختار : ۵۵۷/۲) كتاب الحج ، باب الجنایات ، ط: سعيد .
 التاتارخانية : (۲/۲۶۹) كتاب المناسك ، الفصل الثالث في تعليم أعمال الحج ، ط: إدارة القرآن .

البحر الرائق : (۲/۳۲۸) كتاب الحج ، باب الإحرام ، ط: سعيد .
 السادس : أن يرمى بنفسه ، فلا يجوز النيابة فيه عند القدرة ، وتجوز عند العذر ، فلو رمى عن مريض بأمره أو مغنى عليه ، ولو بغير أمره ، أو صبي أو معتوه أو مجنون جاز وحد المريض أن يصير بحيث يصلى جالساً ؛ لأنه لا يستطيع الرمي راكباً ، ولا محمولاً ، أما لأنه تعذر عليه الرمي أو يلحقه بالرمي ضرر ، فإن كان مريض له قدرة على حضور المرمي محمولاً ، ويستطيع الرمي كذلك من غير أن يلحقه ألم شديد ، ولا يخاف زيادة المرض ، ولا بقاء البرء ، لا يجوز النيابة عنه إلا أن لا يجد من يحمله غنية الناسك : (ص: ۱۸۷ ، ۱۸۸) باب رمي الجمار ، فص: في شرائط الرمي ، ط: إدارة القرآن)
 إرشاد الساري : (ص: ۳۴۹) باب رمي الجمار وأحكامه ، فص: في أحكام الرمي و شرائطه و واجباته ، ط: الإمدادية ، مگة المکرمة .

المحرم إذا جنى عمداً بلا عذر يجب عليه الجزاء والإثم ولا بد من التوبة في كل حال . (لباب المناسك مع إرشاد الساري : (ص: ۲۲۲) باب الجنایات ، وأنواعها ، ط: الإمدادية ، مگة المکرمة)
 شامی : (۲/۵۴۳) كتاب الحج ، باب الجنایات ، ط: سعيد .

لو ترك رمي يوم أي من أيام النحر كله أي سبع حصيات في اليوم الأول وإحدى وعشرين في بقية الأيام أو أكثره كأربع حصيات فما فوقها في يوم النحر أو إحدى عشر حصاة فيما بعده أو آخره إلى يوم آخر ، فعليه دم أي لتركه أو تأخيره (إرشاد الساري : (ص: ۵۰۷) باب الجنایات وأنواعها ، النوع الخامس : الجنایات في أفعال الحج ، فصل : في الجنایة في رمي الجمار ، ط: الإمدادية ، مگة المکرمة)

☆ رمی میں کنکریاں پے در پے مارنا مسنون ہے، تاخیر کرنا اور کنکریوں میں فاصلہ کرنا مکروہ ہے۔ (۱)

رمی گیارہ ذی الحجہ کی

☆ گیارہ اور بارہ ذی الحجہ کو تینوں شیطانوں پر رمی کرنے کا مسنون وقت زوال آفتاب سے غروب آفتاب تک ہے، اور غروب آفتاب سے صبح صادق تک مکروہ وقت ہے، اگر بلا عذر اگلے دن تک مؤخر کیا تو دم واجب ہوگا۔ (۲)

☆ اگر کسی نے گیارہ اور بارہ ذی الحجہ کو زوال سے پہلے رمی کی تو رمی نہیں ہوگی، زوال کے بعد دوبارہ کرنا لازم ہوگا ورنہ دم دینا واجب ہوگا۔ (۳)

(۱) لا یشترط الموالاة بین الرمیات ، بل یسن فیکرہ ترکہا ، لباب . (شامی : ۵۱۴/۲) کتاب الحج ، مطلب : فی رمی جمرة العقبة ، ط: سعید)

(۲) إرشاد الساری : (ص : ۳۵۱) باب رمی الجمار وأحكامه ، فصل : فی أحكام الرمی و شرائطه و واجباته ، ط: الإمدادیة ، مگة المکرمة .

(۳) غنية الناسک : (ص : ۱۸۶) باب رمی الجمار ، فصل فی الترتیب بین الجمار الثلاث ، تمتة ، ط: إدارة القرآن .

(۲) وقت رمی الجمار الثلاث فی اليوم الثانی والثالث من أيام النحر : بعد الزوال ، فلا یجوز قبله فی المشهور ، والوقت المسنون فی الیومین یمتد من الزوال إلى غروب الشمس ومن الغروب إلى طلوع الفجر ، وقت مکروه ، وإذا طلع الفجر فقد فات وقت الأداء ، وبقي وقت القضاء إلى آخر أيام التشريق ، فلو أخره عن وقته فعليه القضاء والجزاء (لباب مع إرشاد الساری : (ص : ۳۳۲ إلى ۳۳۹) باب رمی الجمار وأحكامه ، فصل : فی وقت الرمی فی الیومین المتوسطین ، ط: الإمدادیة ، مگة المکرمة)

(۳) غنية الناسک : (ص : ۱۸۱) باب رمی الجمار ، فصل : فی أوقات الرمی فی الأيام الأربعة ، ط: إدارة القرآن .

(۳) الدر مع الرد : (۵۲۱/۱) کتاب الحج ، فصل فی الإحرام ، مطلب : فی رمی الجمار الثلاث ، ط: سعید .

(۳) وقت رمی الجمار الثلاث فی اليوم الثانی والثالث من أيام النحر : بعد الزوال ، فلا یجوز قبله فی المشهور ، والوقت المسنون فی الیومین یمتد من الزوال إلى غروب الشمس ومن =

☆ کمزور، بیمار اور خواتین کے لئے رات میں رمی کرنا مکروہ نہیں ہے، اس لئے جو لوگ رات کے وقت میں رمی کرنے پر قادر ہوں ان کی طرف سے دوسرے کی رمی درست نہیں ہوگی۔ (۱)

☆ اگر حقیقی عذر کے بغیر رمی خود نہیں کی بلکہ کسی اور سے نیابت کے طور پر کرائی گئی تو رمی معتبر نہیں ہوگی، اور ایسے لوگوں پر رمی ترک کرنے کی وجہ سے دم واجب ہوگا۔ (۲)

= الغروب إلى طلوع الفجر ، وقت مکروه ، وإذا طلع الفجر فقد فات وقت الأداء ، وبقي وقت القضاء إلى آخر أيام التشريق ، فلو أخره عن وقته فعليه القضاء والجزاء (لباب مع إرشاد الساری : (ص : ۳۳۲ إلى ۳۳۹) باب رمی الجمار وأحكامه ، فصل : فی وقت الرمی فی الیومین المتوسطین ، ط: الإمدادیة ، مگة المکرمة)

(۱) غنية الناسک : (ص : ۱۸۱) باب رمی الجمار ، فصل : فی أوقات الرمی فی الأيام الأربعة ، ط: إدارة القرآن .

(۲) الدر مع الرد : (۵۲۱/۱) کتاب الحج ، فصل فی الإحرام ، مطلب : فی رمی الجمار الثلاث ، ط: سعید .

(۱) لو لم یرم یوم النحر أو الثانی ، أو الثالث ، رماه فی اللیلة المقبلة أى الآتیة لكل من الأيام الماضية ، ولا شیء علیه سوى الإساءة ما لم یکن بعذر . (شامی : (۵۲۱/۲) کتاب الحج ، فصل فی الإحرام ، مطلب : فی رمی الجمار الثلاث ، ط: سعید)

(۲) إرشاد الساری : (ص : ۳۴۰) باب رمی الجمار وأحكامه ، فصل : فی وقت الرمی فی الیوم الرابع ، ط: الإمدادیة ، مگة المکرمة .

(۳) غنية الناسک : (ص : ۱۷۰) باب مناسک منی یوم النحر ، فصل : فی رمی جمرة العقبة ، ط: إدارة القرآن .

(۲) الخامس : أن یرمی بنفسه ، فلا یجوز نیابة عند القدرة ، وتجوز عند العذر (إرشاد الساری : (ص : ۳۳۹) باب رمی الجمار وأحكامه ، فصل فی أحكام الرمی و شرائطه و واجباته ، ط: الإمدادیة ، مگة المکرمة)

(۳) غنية الناسک : (ص : ۱۸۷) باب رمی الجمار ، فصل فی شرائط الرمی ، ط: إدارة القرآن .

(۳) الفقه الإسلامی وأدلته : (۲۲۵۹/۳) الباب الخامس : الحج والعمرة ، الفصل الأول : أحكام الحج والعمرة ، المبحث السادس : واجبات الحج ، المطلب الثانی : رمی الجمار خامسًا : شروط الرمی ، ط: رشیدیہ .

☆ بعض حجاج بارہویں کے روز زوال سے پہلے رمی کر کے مکہ مکرمہ آجاتے ہیں، یہ عمل درست نہیں، ایسے لوگوں کی رمی نہیں ہوگی اور ان کو دم دینا لازم ہو جائے گا۔ (۱)

گیارہ اور بارہ ذی الحجہ کو (اور اگر تیرہ ذی الحجہ کو منی میں رہا) تو چھوٹے اور درمیانی شیطان کو سات سات کنکریاں مارنے کے بعد جمع سے ہٹ کر کم از کم بیس آیتیں پڑھنے کی مقدار قبلہ رو کھڑے ہو کر دعا کرنا سنت ہے لیکن بڑے شیطان کو کنکریاں مارنے کے بعد کسی دن بھی دعا کے لئے ٹھہرنا سنت نہیں ہے۔ (۱)

(۱) وأما وقت الرمي من اليوم الأول والثاني من أيام التشريق وهو اليوم الثاني والثالث من أيام الرمي فبعد الزوال حتى لا يجوز الرمي فيهما قبل الزوال في الرواية المشهورة عن أبي حنيفة ووجه الرواية المشهورة ما روى عن جابر رضي الله عنه أن رسول الله ﷺ رمى الجمرة يوم النحر ضحى ورمى في بقية الأيام بعد الزوال ، وهذا باب لا يعرف بالقياس ، بل بالتوقيف . (بدائع الصنائع : (۱۳۸/۲) كتاب الحج ، وأما وقت الرمي من اليوم الأول والثاني ، ط : سعيد) غنية الناسك : (ص : ۱۸۱) باب رمي الجمار ، فصل في أوقات الرمي في الأيام الأربعة ، ط : إدارة القرآن . إرشاد الساري : (ص : ۳۳۴ إلى ۳۳۹) باب رمي الجمار وأحكامه ، فصل في وقت الرمي في اليومين المتوسطين ، ط : الإمدادية ، مكة المكرمة .

(۲) (ثم بعد الفراغ منها) يتقدم عنها قليلاً وينحرف عنها قليلاً ، وعبارة بعضهم : وينحدر أمامها ، فيقف بعد تمام الرمي ، لا عند كل حصاة مستقبل القبلة ، فيحمد الله ويكبر ويهلل ، ويسبح ويصلي على النبي ﷺ ، ويدعو ، ويرفع يديه كما للدعاء بسطاً مع حضور وخشوع وتضرع واستغفار ، ويمكث كذلك قد قراء سورة البقرة ، أو ثلاثة أحزاب أو عشرين آية (يعنى وهو أقل المراتب واختاره صاحب الحاوى والمضمرات) ويدعو ويستغفر لأبويه ، وأقاربه ومعارفه وسائر المسلمين ، ثم يأتى الجمرية الوسطى فيصنع عندها كما صنع عنى الأولى ثم يأتى الجمرية القصوى وهى جمرية العقبة فيرميها من بطن الوادى كما مر فى اليوم الأول ، ولا يقف عندها فى جميع أيام الرمي للدعاء ويدعو بلاوقوف ، والوقوف عند الأولين سنة ، فى الأيام كلها (لباب مع إرشاد الساري : (ص : ۳۴۱ ، ۳۴۲) باب رمي الجمار وأحكامه ، فصل فى صفة الرمي فى هذه الأيام ، ط : الإمدادية ، مكة المكرمة)

غنية الناسك : (ص : ۱۸۲ ، ۱۸۳) باب رمي الجمار ، فصل فى صفة رمي الجمار فى اليوم الثاني ، ط : إدارة القرآن .

الدر مع الرد : (۲/۵۲۰ ، ۵۲۱) كتاب الحج ، مطلب فى رمي الجمرات الثلاث ، ط : سعيد .

رمی معین وقت پر نہ ہو سکی

☆ اگر کسی دن کی رمی اس کے معین وقت میں نہیں ہو سکی تو قضاء واجب ہوگی اور دم بھی واجب ہوگا، اسی طرح اگر کسی دن کی رمی بالکل نہیں کی اور رمی کا وقت گزر گیا، تب بھی ایک ہی دم واجب ہوگا، اور یہ حرم کے حدود میں دینا ہوگا۔ (۱)

☆ رمی کی قضاء کا وقت تیرہویں ذی الحجہ کے آفتاب غروب ہونے تک ہے غروب کے بعد رمی کا وقت ختم ہو جاتا ہے اور قضاء کا وقت نہیں رہتا، صرف دم واجب ہوتا ہے۔ (۲)

(۱) ولو ترك رمي يوم كله ، أو أكثره كأربع حصيات ، فما فوقها في يوم النحر ، أو إحدى عشر حصاة فيما بعده ، فعليه دم بالاتفاق ، وإنما يتحقق الترك بغروب الشمس من آخر أيام الرمي ، وهو الرابع ، وإن أخره إلى يوم آخر فعليه القضاء مع الدم عند أبي حنيفة وعندهما يجب القضاء لاغير ، وإن أخره إلى الليل ، فلا شيء عليه . (غنية الناسك : (ص : ۲۷۹) باب الجنائيات ، الفصل السابع : فى ترك الواجبات فى أفعال الحج المطلب الثانى : فى ترك الواجب فى رمي الجمرات ، ط : إدارة القرآن) لباب مع شرحه : (ص : ۵۰۷ ، ۵۰۸) باب الجنائيات وأنواعها ، النوع الخامس : الجنائيات فى أفعال الحج ، فصل : فى الجنابة فى رمي الجمار ، ط : الإمدادية ، مكة المكرمة .

الدر مع الرد : (۲/۵۵۴) كتاب الحج ، باب الجنائيات ، ط : سعيد . ويتخص جواز ذبحه بالمكان هو الحرم فلا يجوز ذبحه فى غيره أصلاً (إرشاد الساري : (ص : ۳۲۹) باب القرآن ، فصل : فى هدى القارن والمتمتع ، وكذا : (ص : ۵۰۶) باب الجنائيات وأنواعها ، النوع الخامس : الجنائيات فى أفعال الحج ، فصل : فى الجنابة فى الذبح والحلق ، ط : الإمدادية ، مكة المكرمة) غنية الناسك : (ص : ۲۷۹) باب الجنائيات ، الفصل السابع : فى ترك الواجب فى أفعال الحج المطلب التاسع : فى ترك الواجب فى الذبح والحلق ، ط : إدارة القرآن .

الدر مع الرد : (۲/۶۱۶) كتاب الحج ، باب الهدى ، ط : سعيد . (۳) ولو ترك رمي يوم كله ، أو أكثره كأربع حصيات ، فما فوقها في يوم النحر ، أو إحدى عشر حصاة فيما بعده ، فعليه دم بالاتفاق ، وإنما يتحقق الترك بغروب الشمس من آخر أيام الرمي ، وهو الرابع ، وإن أخره إلى يوم آخر فعليه القضاء مع الدم عند أبي حنيفة وعندهما يجب القضاء لاغير ، وإن أخره إلى الليل ، فلا شيء عليه . (غنية الناسك : (ص : ۲۷۹) باب الجنائيات ، الفصل السابع : فى ترك الواجبات فى أفعال الحج المطلب الثانى : فى ترك الواجب فى رمي الجمرات ، ط : إدارة القرآن) =

☆ اگر کسی نے دسویں یا گیارہویں یا بارہویں کو رمی نہیں کی، تو اس دن کے بعد والی رات میں کر سکتا ہے، مثلاً دسویں ذی الحجہ کو رمی نہیں کی تو دسویں اور گیارہویں کی درمیانی رات میں رمی جائز ہے، کیونکہ حج کے ایام میں بعد والی رات پہلے دن کی شمار ہوتی ہے۔ (۱)

رمی میں ترتیب بدل گئی

☆ دوسرے اور تیسرے دن تینوں شیطانوں کو ترتیب سے کنکری مارنا سنت ہے، یعنی پہلے پہلے شیطان کو پھر درمیانی شیطان کو اور آخر میں بڑے شیطان کی رمی کرنا سنت ہے، اور سنت کے خلاف کرنا برا ہے اس لئے جان بوجھ کر ترتیب کے خلاف رمی نہ

= (لباب مع شرحہ: (ص: ۵۰۷، ۵۰۸) باب الجنایات وأنواعها، النوع الخامس: الجنایات فی أفعال الحج، فصل: فی الجنایة فی رمی الجمار، ط: الإمدادیه، مکة المکرمة.

(الدر مع الرد: (۲/۵۵۴) کتاب الحج، باب الجنایات، ط: سعید.

(و یختص جواز ذبحه بالمكان هو الحرم فلا يجوز ذبحه فی غیره أصلاً..... (إرشاد الساری:

(ص: ۳۶۹) باب القران، فصل: فی هدی القارن والمتمتع، وكذا: (ص: ۵۰۶) باب

الجنایات وأنواعها، النوع الخامس: الجنایات فی أفعال الحج، فصل: فی الجنایة فی الذبح والحلق، ط: الإمدادیه، مکة المکرمة)

(غنیة الناسک: (ص: ۲۷۹) باب الجنایات، الفصل السابع: فی ترک الواجب فی أفعال الحج..... المطلب التاسع: فی ترک الواجب فی الذبح والحلق، ط: إدارة القرآن.

(الدر مع الرد: (۲/۶۱۶) کتاب الحج، باب الهدی، ط: سعید.

(۱) إذا أخر الرمی عن یومه، أو قدم أو لم یرم، لو لم یرم یوم النحر أو الثاني أو الثالث، رماه فی

اللیلة المقبلة، ولا شیء علیه سوى الإساءة إن لم یکن بعذر، ولو رمی لیلة الحادی عشر، أو

غیرها من غدها لم یصح؛ لأنّ اللیالی فی الحج فی حکم الأيام الماضية..... (غنیة الناسک: (

(ص: ۱۸۲) باب رمی الجمار، فصل فی أوقات الرمی فی الأيام الأربعة، ط: إدارة القرآن)

(بدائع الصنائع: (۲/۱۳۸) کتاب الحج، فصل: وأما وقت الرمی، ط: سعید.

(إرشاد الساری: (ص: ۳۴۰) باب رمی الجمار وأحكامه، فص: فی وقت الرمی فی الیوم

الرابع من أيام الرمی، ط: الإمدادیه، مکة المکرمة.

کرے۔ (۱)

تاہم اگر کسی نے غلطی یا بھول کی وجہ سے ترتیب بدل دی مثلاً سب سے پہلے بڑے شیطان کی رمی اور آخر میں چھوٹے شیطان کی رمی کی تو سنت کے خلاف کرنے کی وجہ سے برا تو ہوگا لیکن حج ہو جائے گا اور دم وغیرہ لازم نہیں ہوگا۔

اور اگر دوبارہ ترتیب سے رمی کی تو سنت کے مطابق ہو جائے گا اور اساءت

اور برائی ختم ہو جائے گی۔ (۲)

(۱) وما ذکرنا من الترتیب فی الجمار الثلاث سنة عند الأكثر، هو المختار، وقیل: شرط کما قاله

الثلاثة، فلو بدأ بجمرة العقبة، ثم الوسطی، ثم بالأولی، ثم تذاکر ذلك فی یومه، فإنه یبعد الوسطی

والعقبة سنة أو حتماً..... رمی فی الیوم الثاني أو الثالث أو الرابع: الوسطی والثالثة، ولم یرم الأولی،

فعند القضاء إن رمی الكل بالترتیب فحسن، وإن قضی الأولی جاز، لسنیة الترتیب..... (غنیة

الناسک: (ص: ۱۸۵) باب رمی الجمار، فصل فی الترتیب بین الجمار الثلاث، ط: إدارة القرآن)

(إرشاد الساری: (ص: ۳۵۲) باب رمی الجمار وأحكامه، فصل: فی أحكام الرمی او

شرائطه واجباته، ط: الإمدادیه، مکة المکرمة.

(و حکم السنن أى المؤکدة الإساءة بترکها، أى لو ترکها عامداً وعدم لزوم شیء أى من دم أ

صدقة علی فاعلها، (تارکها). (إرشاد الساری: (ص: ۱۰۵) باب فرائض الحج..... فصل فی

سننہ، حکم السنن، ط: الإمدادیه، مکة المکرمة)

(غنیة الناسک: (ص: ۲۷۷) باب فرائض الحج..... فصل: وأما سننہ..... ط: إدارة القرآن.

(۲) وما ذکرنا من الترتیب فی الجمار الثلاث سنة عند الأكثر، هو المختار، وقیل: شرط کما قاله

الثلاثة، فلو بدأ بجمرة العقبة، ثم الوسطی، ثم بالأولی، ثم تذاکر ذلك فی یومه، فإنه یبعد الوسطی

والعقبة سنة أو حتماً..... رمی فی الیوم الثاني أو الثالث أو الرابع: الوسطی والثالثة، ولم یرم الأولی،

فعند القضاء إن رمی الكل بالترتیب فحسن، وإن قضی الأولی جاز، لسنیة الترتیب..... (غنیة

الناسک: (ص: ۱۸۵) باب رمی الجمار، فصل فی الترتیب بین الجمار الثلاث، ط: إدارة القرآن)

(إرشاد الساری: (ص: ۳۵۲) باب رمی الجمار وأحكامه، فصل: فی أحكام الرمی او

شرائطه واجباته، ط: الإمدادیه، مکة المکرمة.

(و حکم السنن أى المؤکدة الإساءة بترکها، أى لو ترکها عامداً وعدم لزوم شیء أى من دم أ

صدقة علی فاعلها، (تارکها). (إرشاد الساری: (ص: ۱۰۵) باب فرائض الحج..... فصل فی

سننہ، حکم السنن، ط: الإمدادیه، مکة المکرمة)

(غنیة الناسک: (ص: ۲۷۷) باب فرائض الحج..... فصل: وأما سننہ..... ط: إدارة القرآن.

رمی میں عورت مرد کے احکام برابر ہیں

عورت اور مرد کے لئے رمی کے احکام برابر ہیں، کوئی فرق نہیں البتہ عورتوں کے لئے رات میں رمی کرنا افضل ہے۔ (۱)

رمی میں کنکریاں لگاتار مارنا

رمی میں کنکریاں پے درپے لگاتار مارنا مسنون ہے، ایک کنکری مارنے کے بعد دوسری کنکری مارنے میں تاخیر کرنا اور فاصلہ کرنا مکروہ ہے نیز ایک شیطان کی رمی کے بعد دوسرے شیطان کی رمی میں دعا کے علاوہ تاخیر کرنا بھی مکروہ ہے۔ (۲)

رمی میں مجبوری میں نیابت

اگر بارہ ذی الحجہ کو قافلہ چل رہا تھا، اور رش کی وجہ سے عورتوں کے لئے رمی کرنا بہت دشوار تھا اس لئے کسی مرد نے ان کی طرف سے نیابت کر کے رمی کی تو عذر کی بنا پر رمی ہو جائیگی اور دم لازم نہیں ہوگا۔

ہاں اگر عورتوں نے عذر کے بغیر رمی نہیں کی کسی اور سے کروائی تو اس صورت میں رمی صحیح نہیں ہوگی اور دم دینا واجب ہوگا۔

(۱) والرجل والمرأة فی الرمی سواء إلا أن رمیها فی اللیل أفضل (إرشاد الساری : (ص: ۳۵۱) ، باب رمی الجمار وأحكامه ، فصل فی أحكام الرمی و شرائطه ، ط: الإمدادیة ، مگة المکرمة)
(۲) غنیة الناسک : (ص: ۱۸۸) ، باب رمی الجمار ، فصل : فی شرائط الرمی ، ط: إدارة القرآن .
(۳) لا یشرط الموالاة بین الرمیات بل یسن فیکره ترکها ، ”لباب“ . (شامی : (۵۱۴/۲) کتاب الحج ، مطلب فی رمی جمرة العقبة ، ط: سعید)
(۴) غنیة الناسک : (ص: ۱۸۶) ، باب رمی الجمار ، فصل فی الترتیب بین الجمار الثلاث ، تنمة ، ط: إدارة القرآن .

(إرشاد الساری : (ص: ۳۵۱) ، باب رمی الجمار وأحكامه ، فصل : فی أحكام الرمی و شرائطه و واجباته ، ط: الإمدادیة ، مگة المکرمة .

اور اگر ان عورتوں نے وقت کے اندر اندر خود جا کر رمی کی تو دم ساقط ہو جائے گا۔ (۱)

رمی میں معذور کی تعریف

☆ جو شخص کھڑے ہو کر نماز پڑھنے پر قادر نہ ہو یا جمرات تک پیدل یا سوار ہو کر آنے میں سخت تکلیف ہو، یا مرض بڑھ جانے یا مرض پیدا ہو جانے کا قوی اندیشہ ہو تو وہ معذور ہے۔ (۲)

(۱) الخامس : أن یرمی بنفسه ، فلا تجوز النيابة عند القدرة وتجوز عند العذر فلو رمی عن مریض أى لا یستطیع الرمی بأمره أو مغمی علیه ولو بغیر أمره أو صبی أى غیر ممیز ، أو مجنون جاز ، (إرشاد الساری : (ص: ۳۴۹) ، باب رمی الجمار وأحكامه ، فصل فی أحكام الرمی و شرائطه و واجباته ، ط: الإمدادیة مگة المکرمة)

والرجل والمرأة فی الرمی سواء إلا أن رمیها فی اللیل أفضل ، وفيه إیماء إلى أنه لا تجوز النيابة عن المرأة بغیر عذر . (إرشاد الساری : (ص: ۳۵۱) ، باب رمی الجمار وأحكامه ، فصل : فی أحكام الرمی و شرائطه و واجباته ، ط: الإمدادیة مگة المکرمة)

غنیة الناسک : (ص: ۱۸۷) ، باب رمی الجمار ، فصل فی شرائط الرمی ، ط: إدارة القرآن .
الفقه الإسلامی وأدلته : (۲۲۵/۳) ، الباب الخامس ، الفصل الأول ، ، المبحث السادس : واجبات الحج ، المطلب الثانی : رمی الجمار خامساً : شروط الرمی ، ط: رشیدیہ .

قد تبین ممّا قدمنا أنهم جعلوا خوف الزحام عذراً للمرأة وللمن به علة أو ضعف فی تقدیم الرمی قبل طلوع الشمس أو تأخیره إلى اللیل ، لا فی جواز النيابة عنهم لعدم الضرورة ، فلو لم یرموا بأنفسهم لخوف الزحام ، تلزمهم القدیة ، واللّه سبحانه و تعالی أعلم . (إرشاد الساری : (ص: ۱۸۸) ، باب رمی الجمار ، فصل : فی شرائط الرمی ، ط: الإمدادیة ، مگة المکرمة)

(۳) وحد المریض أن یصیر یحیث یصلی جالساً ؛ لأنه لا یستطیع الرمی راکباً ، ولا محمولاً ، أما لأنه تعذر علیه الرمی ، أو یلحقه بالرمی ضرر ، فإن کان مریض له قدرة علی حضور المرمی محمولاً ، ویستطیع الرمی كذلك من غیر أن یلحقه ألم شدید ، ولا یخاف زیادة المرض ، ولا بطء البرء لا یجوز النيابة عنه إلا أن لا یجد من یحمله (غنیة الناسک : (ص: ۱۸۷ ، ۱۸۸) ، باب رمی الجمار ، فصل فی شرائط الرمی ، ط: إدارة القرآن)

(إرشاد الساری : (ص: ۳۴۹) ، باب رمی الجمار وأحكامه ، فصل : فی أحكام الرمی و

شرائطه ، ط: الإمدادیة ، مگة المکرمة . =

☆ ایسے مریض کمزور، بوڑھے اور پانچ وغیرہ کی طرف سے رمی جمرات میں نیابت جائز ہے جو از خود جمرات پہنچ کر رمی کرنے پر قدرت نہیں رکھتے، اور رمی کرنے والا نائب رمی کے وقت ان کی طرف سے رمی کی نیت کرے گا۔

☆ اگر معذور کا عذر دوسرے سے رمی کرانے کے بعد رمی کے وقت کے اندر زائل ہو جائے تو بھی دوبارہ خود رمی کرنا ضروری نہیں رہتا، اور نہ ہی ان پر کوئی دم یا فدیہ لازم ہے۔ (۱)

روپیہ حج کے لئے تھا اس سے مکان بنالیا

اگر کسی کے پاس حج کے اخراجات کے برابر یا اس سے زائد رقم تھی اور اس سال حکومت کی جانب سے حج کے لئے رقم جمع کرنے کے اعلان آنے سے پہلے اس نے اس رقم سے ضرورت کی بنا پر مکان بنالیا تو اس کے ذمہ حج فرض نہیں ہوگا۔

اور اگر اس سال حکومت کی جانب سے حج کے لئے پیسے جمع کرنے کے اعلان آنے کے بعد اس رقم سے مکان بنالیا ہے تو اس کے ذمہ حج فرض ہے، اور ہر = الفقه الإسلامی وأدلته: (۲۲۵۹/۳) الباب الخامس: الحج والعمرة، الفصل الأول، المبحث السادس، المطلب الثاني: خامساً: شروط الرمي، ط: رشيديه.

(۱) السادس: أن يرمى بنفسه، فلا يجوز النيابة فيه عند القدرة وتجوز عند العذر، فلو رمى عن مريض بأمره، أو مغمى عليه ولو بغير أمره أو صبي أو معتوه أو مجنون جاز ولو رمى عنهم يجزئهم ذلك، ولا يعاد إن زال العذر في الوقت ولا فدية عليهم، وإن لم يرموا إلا المريض (غنية الناسك: (ص: ۱۸۷) باب رمي الجمار، فصل: في شرائط الرمي، ط: إدارة القرآن) (إرشاد الساري: (ص: ۳۴۹) باب رمي الجمار وأحكامه، فصل: في أحكام الرمي و شرائطه و واجباته، ط: الإمدادية، مكة المكرمة).

الفقه الإسلامی وأدلته: (۲۲۵۹/۳) الباب الخامس: الحج والعمرة،

الفصل الأول، المبحث السادس: واجبات الحج، المطلب الثاني: رمي الجمار، شروط الرمي، ط: رشيديه.

حال میں حج کرنا لازم ہوگا۔ (۱)

روضہ اقدس کا طواف کرنا

روضہ اقدس کا طواف کرنا حرام ہے، اور روضہ کے سامنے جھکنا اور سجدہ کرنا حرام ہے۔ (۲)

روضہ اقدس کی زیارت میں بدلیت

حج بدل میں روضہ اقدس کی زیارت داخل نہیں ہے، اگر حج بدل کے لئے

(۱) فإن ملكه أى المال قبل الوقت أى قبل الأشهر أو قبل أن يتأهب أهل بلد له فله صرفه أى فهو فى سعة من صرف المال حيث شاء من شراء مسكن و خادم و تزوج و نحو ذلك، ولا حج عليه أى وجوباً؛ لأنه لا يلزمه التأهب فى الحال، وإن ملكه فيه أى فى الوقت فليس له صرفه إلى غير الحج، فلو صرفه لم يسقط الوجوب عنه (إرشاد الساري: (ص: ۶۷) باب شرائط الحج، النوع الأول: شرائط الوجوب، السابع: الوقت، ط: الإمدادية، مكة المكرمة) غنية الناسك: (ص: ۲۲) باب شرائط الحج، فصل: وأما شرائط الوجوب، السابع: الوقت، ط: إدارة القرآن.

بدائع الصنائع: (۲/۱۲۵) كتاب الحج، فصل: وأما شرائط فرضيته فنوعان، قبيل: فصل: وأما ركن الحج، ط: سعيد.

(۲) ولا يطوف أى لا يدور حول البقعة الشريفة؛ لأن الطواف من مختصات الكعبة المنيفة، فيحرم حول قبور الأنبياء، والأولياء، ولا عبرة فيما يفعله العامة الجهلة، ولو كانوا فى صورة المشائخ والعلماء ولا ينحنى ولا يقبل الأرض، وإنه أى كل واحد بدعة أى غير مستحسنة فتكون مكروهة، وأما السجدة فلا شك أنها حرام، فلا يغتر الزائر بما يرى من فعل الجاهلين، بل يتبع العلماء العاملين. (إرشاد الساري: (ص: ۷۲۵) باب زيارة سيد المرسلين ﷺ، فصل: فى آداب المجاورة فى المدينة المنورة، ط: الإمدادية، مكة المكرمة) غنية الناسك: (ص: ۳۸۲) خاتمة: فى زيارة قبر الرسول ﷺ، ومن آداب الزائر، ط: إدارة القرآن.

الفقه الإسلامی وأدلته: (۲۴۰۳/۳) الباب الخامس: الحج والعمرة، الفصل الثاني: خصائص الحرمين، المبحث الثاني: حرم المدينة النورة، خامساً: زيارة المسجد النبوى وقبر النبى ﷺ، ط: رشيديه.

جانے والا آدمی روضہ اقدس کی زیارت کرے گا تو اس کے لئے بہت ہی اچھا ہوگا اور اس کو اس پر اجر و ثواب ملے گا، مگر اس میں نیابت اور بدلیت نہیں ہے، جو کوئی زیارت کرے گا اس کو ثواب ملے گا اور جس نے حج بدل کے لئے روپیہ دیا اس کو صدقہ کا ثواب ملے گا۔ (۱)

روضہ شریف کی زیارت کی نیت سے سفر کرنا

روضہ اقدس کی زیارت کی نیت سے سفر کرنا جائز ہے بلکہ جمہور اکابر امت کے نزدیک روضہ شریف کی زیارت کی نیت ضرور کرنی چاہئے۔ (۲)

(۱) (ونصاب الوجوب) أى مقدار ما يتعلق به وجوب الحج من غنى، ليس له حد من نصاب شرعى على ما فى الزكاة، بل هو (ملك مال يبلغه) (إلى مكة) بل إلى عرفة (ذاهباً و جائباً) (راكباً فى جميع السفر لا ماشياً) أى فى جميعه. (إرشاد السارى: (ص: ۵۷) باب شرائط الحج، النوع الأول: شرائط الوجوب، السادس: الاستطاعة، ط: الإمدادية، مكة المكرمة) (۲) (وإن وسع عليه الأمر) وهو الموصى أو الوصى (الأمر) أى أمر المصروف (فله أن يفعل ذلك) أى جميع ما ذكر (بلا خلاف) (إرشاد السارى: (ص: ۶۴۴) باب الحج عن الغير، فصل: فى النفقة، ط: الإمدادية، مكة المكرمة)

(۳) (البحر العميق: (۳۷۷/۱) الباب الثالث: فى مناسك الحج، شرائط وجوب الأداء، النوع الثانى: الاستطاعة، ط: مؤسسة الريان المكتبة المكية.

(۲) والأولى فيما يقع عند العبد الضعيف تجريد النية لزيارة قبره عليه السلام ؛ لأن فى ذلك زيادة تعظيمه ﷺ وإجلاله، ويوافقه ظاهر ما ذكرناه من قوله ﷺ ”من جاء نى زائراً لاتحمله حاجة إلا زيارتى كان حقاً على أن أكون شفيعاً له يوم القيامة“ (شامى: (۶۲۷/۲) كتاب الحج، مطلب: فى تفضيل قبره المكرم ﷺ، ط: سعيد)

(۳) حاشية الطحطاوى على المراقى: (ص: ۷۴۵) كتاب الحج، باب فصل زيارة النبي ﷺ، ط: قديمى.

(۴) غنية الناسك: (ص: ۳۷۴، ۳۷۵) خاتمة فى زيارة قبر سيد المرسلين ﷺ، ط: إدارة القرآن.

روضہ کی طرف پشت کرنا

شدید ضرورت کے بغیر روضہ اقدس کی طرف پشت نہ کرے، نہ عام نفل نماز میں اور نہ اس کے علاوہ دوسری حالت میں، اس کا احترام سب پر ضروری ہے، البتہ جماعت کی نماز کے دوران ضرورت کی وجہ سے منع نہیں ہے۔ (۱)

روضہ کے سامنے جھکنا

روضہ اقدس کے سامنے جھکنا حرام ہے۔ (۲)

روضہ کے سامنے سجدہ کرنا

روضہ اقدس کے سامنے سجدہ کرنا حرام ہے۔ (۳)

روضہ مبارک کی زیارت کے بغیر آنا

☆ اگر کوئی شخص حج کے لئے جائے اور روضہ اقدس کی زیارت کے بغیر آجائے تو

(۱) ولا يستدبر القبر المقدس أى فى صلاة ولا غيرها، إلا لضرورة ملحجة إليه. (إرشاد السارى: (ص: ۷۲۵) باب زيارة سيد المرسلين ﷺ، فصل فى آداب المجاورة فى المدينة المنورة، ط: الإمدادية، مكة المكرمة) (۲) غنية الناسك: (ص: ۳۸۲) خاتمة فى زيارة قبر الرسول ﷺ، ط: إدارة القرآن.

(۳) البحر العميق: (۲۸۹۸/۵) الباب العشرون: فى تاريخ المدينة وما يتعلق بمسجدها النبوى، كيفية زيارته ﷺ، و زيارة ضجيعيه، ط: مؤسسة الريان، المكتبة المكية.

(۴) وأما الانحناء بالكوع فهو حرام كالسجدة. (غنية الناسك: (ص: ۳۸۲) خاتمة فى زيارة قبر الرسول ﷺ، ط: إدارة القرآن)

(۵) إرشاد السارى: (ص: ۷۲۵) باب زيارة سيد المرسلين ﷺ، فصل فى آداب المجاورة فى المدينة المنورة، ط: الإمدادية، مكة المكرمة.

(۶) وأما الانحناء بالكوع فهو حرام كالسجدة. (غنية الناسك: (ص: ۳۸۲) خاتمة فى زيارة قبر الرسول ﷺ، ط: إدارة القرآن)

(۷) إرشاد السارى: (ص: ۷۲۵) باب زيارة سيد المرسلين ﷺ، فصل فى آداب المجاورة فى المدينة المنورة، ط: الإمدادية، مكة المكرمة.

اس کا حج تو مکمل ہو جائے گا لیکن اس نے زیارت کے بغیر واپس آنے کی وجہ سے بے مروتی سے کام لیا، اور زیارت کی برکت سے محروم رہا۔

حدیث شریف میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ”جس نے بیت اللہ شریف کا حج کیا اور میری زیارت کو نہ آیا اس نے مجھ سے بے مروتی کی۔“

☆ اگر کوئی حاجی پیسے نہ ہونے کی وجہ سے مدینہ منورہ جا کر روضہ اقدس کی زیارت نہ کر سکا تو اس کا حج کامل اور پورا ہو گیا البتہ پیسے ہونے کے باوجود مدینہ منورہ نہ جانا، روضہ اقدس کی زیارت نہ کرنا برا ہے اور بد قسمتی اور محرومی کی بات ہے۔ (۱)

روضہ مبارک کی طرف دیکھنا

روضہ مبارک کی طرف دیکھنا ثواب ہے، اور اگر مسجد کے باہر ہو تو قبہ کو بھی دیکھنا ثواب ہے۔ (۲)

(۱) اعلم أن زيارة سيد المرسلين صلى الله عليه وسلم أي وعليهم أجمعين بإجماع المسلمين أي من غير عبرة بما ذكره بعض المخالفين من أعظم القربات وأفضل الطاعات وأنجح المساعي أي أرجى الوسائل والدواعي لنيل الدرجات، قريبة من درجة الواجبات..... لمن له سعة أي وسعة واستطاعة وتركها غفلة عظيمة وجفوة كبيرة، أي غلظة جسيمة، وفيه إشارة إلى حديث استدلل به على وجوب الزيارة وهو قوله ﷺ: ”من حج البيت ولم يزرني فقد جفاني“. رواه ابن عدي بسند جيد حسن. (إرشاد الساري: (ص: ۷۰۷، ۷۰۸) باب زيارة سيد المرسلين ﷺ، ط: الإمدادية مكة المكرمة)

البحر العميق: (۵/ ۲۸۸) الباب العشرون: في تاريخ المدينة وما يتعلق بمسجدها النبوي، الفصل السابع: حكم زيارته ﷺ وفضلها وكيفيتها، ط: مؤسسة الريان، المكتبة المكية. غنية الناسك: (ص: ۳۷۴) خاتمة في زيارة قبر الرسول ﷺ، ط: إدارة القرآن. (۲) ويدم النظر إلى الحجرة الشريفة، فإنه عبادة قياساً على الكعبة، وإن كان خارج المسجد أدام النظر إلى قبته المنيفة مع المهابة والحضور،..... (غنية الناسك: (ص: ۳۸۲) خاتمة في زيارة قبر الرسول ﷺ، ط: إدارة القرآن)

إرشاد الساري: (ص: ۷۲۲) باب زيارة سيد المرسلين صلى الله عليه وسلم وعليهم أجمعين، فصل: في آداب المجاورة في المدينة المنورة، ط: الإمدادية، مكة المكرمة.

روضہ مبارک کے برابر سے جب گزر رہو

جب کبھی روضہ مبارک کے برابر سے گزر رہو، حسب موقع تھوڑا بہت ٹھہر کر سلام پڑھے اگرچہ مسجد سے باہر ہو۔ (۱)

روضہ مبارک کے سامنے حاضری کے لئے دھکا بازی کرنا

حضور ﷺ کے روضہ مبارک کے سامنے حاضری کے لئے دھکا بازی کرنا خاص طور پر عورتوں کا غیر محرموں کے ہجوم میں داخل ہونا حرام ہے، ایسی حالت میں دور سے درود سلام پڑھیں۔ (۲)

روغن بادام

احرام کی حالت میں ”روغن بادام“ کھانا یا لگانا جائز ہے، اس سے دم یا صدقہ لازم نہیں ہوتا۔ (۳)

(۱) ولا يمر به حتى يقف ويسلم ولو من خارج المسجد وجداره. (غنية الناسك: (ص: ۳۸۲) خاتمة في زيارة قبر الرسول ﷺ، ط: إدارة القرآن) إرشاد الساري: (ص: ۷۲۶) باب زيارة سيد المرسلين، فصل: في آداب المجاورة في المدينة المنورة، ط: الإمدادية، مكة المكرمة.

(۲) ومن المنكر الفاحش: ما يفعله الآن نسوان بمكة في تلك البقعة من الاختلاط بالرجال، ومزاحمتهم لهم في تلك الحالة. (إرشاد الساري: (ص: ۲۴۰) باب أنواع الأظوفة وأحكامها، فصل: في مسائل شتى عن الطواف، ط: الإمدادية، مكة المكرمة) وليحذر مما يفعله بعضهم أن الرجال والنساء يتزاحمون علياً لحجر الأسود فيقع الانضغاط فقد يأتي فم الرجل على فم المرأة وبالعكس..... (البحر العميق: (۲/ ۱۱۸۳) الباب العاشر: في دخول مكة وفي الطواف والسعي، فصل: في بيان أنواع الأظوفة، ط: مؤسسة الريان المكتبة المكية) الدر مع الرد: (۲/ ۵۲۸) كتاب الحج، قبيل: باب القران، ط: سعيد.

(۳) لو أدهن بزيت بحت أو خل بحت غير مطبوخ كل منهما أو أكثر فعليه دم..... هذا إذا استعملها على وجه التطيب..... أما إذا استعملها على وجه التداوي أو الأكل فلا شيء عليه =

روغن گلاب

اگر کسی تیل میں گلاب کے پھول ڈال دیئے جائیں تو اس کو ”روغن گلاب“ کہتے ہیں اگر ایسے تیل کو احرام کی حالت میں ایک پورے عضو پر لگایا جائے گا تو دم دینا لازم اور اگر اس سے کم ہے تو صدقہ دینا لازم ہوگا۔ (۱)

رومال عضو پر لپیٹنا

”قطرہ آتا ہے“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۲۹۲/۳)

رہن

جائیداد وغیرہ رہن رکھ کر قرض لے کر حج کے لئے جانا جائز ہے، البتہ رہن میں رکھی ہوئی چیز کا نفع مرتہن کے لئے لینا جائز نہیں، اور اگر منافع مرتہن نہ لے تو درست ہے۔ (۲)

= بالاجماع، فلو أكلها، أو استعظمها، أو داوى بهام جراحته أو شقوق رجله أو أقطر في أذنيه فلا شيء عليه. (۲۴۸/۲) غنية الناسك: (ص: ۲۴۸) باب الجنایات، الفصل الأول: في الطيب، مطلب: في الادهان، ط: إدارة القرآن) إرشاد الساری: (ص: ۴۵۹) باب الجنایات وأنواعها، النوع الثاني: في الطيب، فصل: الدهن، ط: الإمدادية، مگة المکرمة.

البحر العمیق: (۸۴۲/۲، ۸۴۵، ۸۴۶) الباب الثامن: في الجنایات وکفاراتها، الفصل الثاني: الطيب والدهن، ط: مؤسسه الريان، المكتبة المکیة.

(۱) ولو أدهن بتشديد الدال بدهن مطيب وهو ما ألقى فيه الأنوار، كدهن البنفسج والورد والياسمين والبان والخيرى..... عضوًا كاملاً على ما في البدائع فعليه دم أى اتفاقاً وفي الأقل من عضو صدقة..... (إرشاد الساری: (ص: ۴۵۸، ۴۵۹) باب الجنایات وأنواعها، النوع الثاني: في الطيب، فصل: في الدهن، ط: الإمدادية، مگة المکرمة)

البحر العمیق: (۸۴۲/۲) الباب الثامن: في الجنایات وکفاراتها، الفصل الثاني: التطيب والدهن، ط: مؤسسه الريان، المكتبة المکیة.

غنية الناسك: (ص: ۲۴۸، ۲۴۹) باب الجنایات، الفصل الأول: في الطيب، مطلب: في الادهان، ط: إدارة القرآن.

(۲) ووسعاه أن يستقرض ويحج، وإن كان غير قادر على قضائه، وإن مات قبل قضائه، قالوا: =

ریاحی مریض طواف کیسے کرے؟

☆ اگر ریحی مریض سے مسلسل ریح رگیس خارج ہوتی رہتی ہے، علاج کے باوجود افاقہ نہیں ہوتا تو وہ معذور ہے (اور مسلسل سے مراد یہ ہے کہ وضو کرنے کے بعد فرض نماز ادا کرنے کا وقت بھی نہیں ملتا اس دوران دوبارہ ریح خارج ہو جاتی ہے تو یہ معذور ہے) ایسا آدمی وقت داخل ہونے کے بعد وضو کر لے پھر اس وضو سے وقت کے اندر اندر جتنی نمازیں پڑھنا چاہے پڑھ سکتا ہے اور جتنے طواف کرنا چاہے کر سکتا ہے، نماز یا طواف کے دوران ریح خارج ہونے سے وضو نہیں ٹوٹے گا اور وہ شخص کبھی کبھی نہیں ہوگا البتہ وقت نکل جانے کے بعد وضو ٹوٹ جائے گا اس کے بعد دوبارہ وضو کرنا پڑے گا۔ (۱)

= یرجى أن لا يؤاخذہ اللہ تعالیٰ بذلك، ولا یكون أثماً إذا كان من نیتہ قضاء الدين إذا قدر، لكن المراد: وإن كان غير قادر على قضائه في الحال، وغلب على ظنه أنه لو اجتهد قدر على القضاء..... (غنية الناسك: (ص: ۳۳) باب شرائط الحج، فصل فيما إذا وجد شرائط الوجوب والأداء أو الوجوب فقط، ط: إدارة القرآن)

إرشاد الساری: (ص: ۹۱) باب شرائط الحج، فصل: وجوب الحج على الفور، ط: الإمدادية، مگة المکرمة.

شامی: (۲۶۲/۲) کتاب الحج، مطلب: في قولهم يقدم حق العبد على حق الشرع، ط: سعيد.

أنه يكره للمرتهن أن ينتفع بالرهن وإن أذن له الراهن، قال المصنف: وعليه يحمل ما عن محمد بن أسلم من أن لا يحل للمرتهن ذلك ولو بالإذن لأنه ربا، قلت: وتعليقه يفيد أنها تحريمية فتأمل. (الدر المختار: (۵۲۲/۶، ۵۲۳) كتاب الرهن، فصل: في مسائل متفرقة، ط: سعيد، و أيضاً فيه: (۳۸۲/۶) كتاب الرهن، ط: سعيد)

الهداية: (۵۱۸/۴) كتاب الرهن، ط: مكتبة شركة علمية ملتان.

أشهر المجلة لخالد الأتاسي: (۱۹۶/۳، ۱۹۷) المادة رقم: ۷۵۰، الكتاب الخامس: في الرهن، الباب الرابع: في بيان أحكام الرهن، الفصل الثاني: في تصرف الراهن والمرتهن في الرهن، ط: رشديه.

(۱) وصاحب عذر، من به سلس بول لا يمكنه إمساكه أو استطلاق بطن أو انفلات ریح (هو من لا يملك جمع مقعده لاسترخاء فيها، نهر) أو استحاضة..... إن استوعب عذره تمام وقت =

اگر طواف کے دوران نماز کا وقت نکل گیا تو دوبارہ وضو کرے، اگر طواف کے چار چکروں کے بعد وقت نکل گیا تو دوبارہ وضو کر کے طواف کے بقیہ چکروں کو پورا کرے، اور اگر چار چکر پورا ہونے سے پہلے وقت نکل گیا تو بھی دوبارہ وضو کر کے طواف کے بقیہ چکروں کو پورا کر سکتا ہے، لیکن چار چکر سے کم کی صورت میں طواف کو شروع سے کرنا افضل ہے۔ (۱)

= صلاة مفروضة بأن لا يجعد في جميع وقتها زمنًا يتوضأ ويصلي فيه خاليًا عن الحدث ولو حكما..... وحكمه الوضوء لا غسل ثوبه ونحوه لكل فرض، ”اللام للوقت كما في لدلوک الشمس“ ثم يصلي به فيه فرضًا ونفلًا فدخل الواجب بالأولى فإذا خرج الوقت بطل أي ظهر حدثه السابق؛ حتى لو توضأ على الانقطاع و دام إلى خروجه لم يبطل بالخروج ما لم يطرأ حدث آخر أو يسيل، كمسألة مسح خفه، (أي فإنه بعد الخروج لو طرأ: أي عرض له حدث آخر أو سال حدثه يبطل وضوءه بذلك الحدث، فهو كالصحيح في ذلك، فتدبر. (الدر مع الرد: ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷) كتاب الطهارة، باب الحيض، مطلب في أحكام المعذور، ط: سعيد الهندي: (۴۰/۱، ۴۱) كتاب الطهارة، الباب السادس في الدماء المختصة بالنساء، الفصل الرابع: في أحكام الحيض والنفاس والاستهاضه، ومما يتصل بذلك أحكام المعذور، ط: رشديه.

والجمهور على أن الطواف كالصلاة في اعتبار الشرائط كلها إلا ما استثنى بفعله عليه الصلاة والسلام من ترك الاستقبال وجواز المشي ونحو ذلك. (إرشاد الساري: ص: ۲۱۳) باب الأتوفة وأحكامها، فصل في واجبات الطواف، ط: الإمدادية، مكة المكرمة (۱) لو خرج من الطواف أو من السعي إلى جنازة أو مكتوبة أو تجديد وضوء، ثم عاد، بنى لو كان ذلك بعد إتيان أكثره، ولو استأنف لا شيء عليه، فلا يلزمه إتمام الأول؛ لأن هذا الاستئناف للإكمال بالموالاة بين الأشواط، ويستحب الاستئناف في الطواف إذا كان قبل إتيان أكثره..... وصاحب العذر الدائم إذا طاف أربعة أشواط، ثم خرج الوقت، توضأ و بنى، ولا شيء عليه، وكذا إذا طاف أقل منها إلا أن الإعادة حينئذ أفضل. (غنية الناسك: ص: ۱۲۷) باب في ماهية الطواف وأنواعه..... فصل: وأما مكروهاته، ط: إدارة القرآن

إرشاد الساري: (ص: ۲۳۶) باب الأتوفة وأحكامها، فصل: في مسائل شتى، ط: الإمدادية مكة المكرمة.

الدر مع الرد: (۲/۹۷) كتاب الحج، فصل في الإحرام، مطلب في القدوم، ط: سعيد.

واضح رہے کہ وضو کرنے کے بعد وقت کے اندر ریا ح خارج ہونے کی وجہ سے تو ریا حی مریض کا وضو نہیں ٹوٹے گا لیکن اگر اس کے علاوہ وضو ٹوٹنے والی اور کوئی چیز پیش آئے گی تو وضو ٹوٹ جائے گا مثلاً ریا حی مریض نے وضو کیا پھر وقت کے اندر پیشاب پاخانہ کیا یا خون نکلا تو وضو ٹوٹ جائے گا اس وقت نماز اور طواف کے لئے دوبارہ وضو کرنا لازم ہوگا۔ (۱)

☆ اگر کسی آدمی کے ناک یا زخم سے مسلسل خون نکلتا رہتا ہے، علاج کے باوجود افاقہ نہیں ہوتا تو اس کا حکم بھی یہی ہے۔ (۲)

ریا حی مریض عرفات میں نماز کیسے پڑھے

☆ اگر ریا حی مریض معذور ہے اور اس میں معذور ہونے کی تمام شرائط

(۱) وصاحب عذر، من به سلس بول لا يمكنه إمساكه أو استطلاق بطن أو انفلات ریح (هو من لا يملك جمع مقعده لاسترخاء فيها، نهر) أو استحاضة..... إن استوعب عذره تمام وقت صلاة مفروضة بأن لا يجعد في جميع وقتها زمنًا يتوضأ ويصلي فيه خاليًا عن الحدث ولو حكما..... وحكمه الوضوء لا غسل ثوبه ونحوه لكل فرض، ”اللام للوقت كما في لدلوک الشمس“ ثم يصلي به فيه فرضًا ونفلًا فدخل الواجب بالأولى فإذا خرج الوقت بطل أي ظهر حدثه السابق؛ حتى لو توضأ على الانقطاع و دام إلى خروجه لم يبطل بالخروج ما لم يطرأ حدث آخر أو يسيل، كمسألة مسح خفه، (أي فإنه بعد الخروج لو طرأ: أي عرض له حدث آخر أو سال حدثه يبطل وضوءه بذلك الحدث، فهو كالصحيح في ذلك، فتدبر. (الدر مع الرد: ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷) كتاب الطهارة، باب الحيض، مطلب في أحكام المعذور، ط: سعيد الهندي: (۴۰/۱، ۴۱) كتاب الطهارة، الباب السادس في الدماء المختصة بالنساء، الفصل الرابع: في أحكام الحيض والنفاس والاستهاضه، ومما يتصل بذلك أحكام المعذور، ط: رشديه.

والجمهور على أن الطواف كالصلاة في اعتبار الشرائط كلها إلا ما استثنى بفعله عليه الصلاة والسلام من ترك الاستقبال وجواز المشي ونحو ذلك. (إرشاد الساري: ص: ۲۱۳) باب الأتوفة وأحكامها، فصل في واجبات الطواف، ط: الإمدادية، مكة المكرمة

(۲) راجع الحاشية رقم: ۲، ۳، ۴ على الصفحة السابقة رقم: ۲۳۳.

موجود ہیں تو وہ عرفات کے میدان میں ظہر کے وقت وضو کر کے مسجد نمبرہ کے امام کے پیچھے ظہر کی نماز کے ساتھ عصر کی نماز پڑھ سکتا ہے، ظہر کی نماز کے بعد عصر کی نماز پڑھنے کیلئے دوبارہ وضو کرنے کی ضرورت نہیں ہوگی، کیونکہ شرعی معذور آدمی کا وضو نماز کا وقت خارج ہونے سے ٹوٹتا ہے، اور عرفات میں مسجد نمبرہ کے امام کے پیچھے عصر کی نماز ظہر کے وقت میں پڑھی جاتی ہے، ظہر کا وقت خارج نہیں ہوتا، لہذا شرعی معذور کا وضو نہیں ٹوٹے گا۔ (۱)

☆ اور اگر ریاحی مریض عرفات میں ظہر اور عصر کی نماز خیمہ میں اپنے اپنے وقت پر ادا کرے گا تو ظہر کی نماز کے لئے ظہر کے وقت اور عصر کی نماز کے لئے عصر کے وقت وضو کرنا لازم ہوگا، کیونکہ ظہر کے وقت میں جو وضو کیا تھا وہ ظہر کا وقت نکلنے سے ٹوٹ گیا لہذا عصر کا وقت داخل ہونے سے دوبارہ وضو کرنا لازم ہے۔ (۲)

☆ اگر کسی آدمی کے ناک یا زخم سے مسلسل خون نکلتا رہتا ہے، علاج کے باوجود افاقہ

(۱) راجع الحاشیہ رقم: ۲، ۴ علی الصفحة السابقة رقم: ۲۳۳۔
 (۲) راجع الحاشیہ رقم: ۲، ۴ علی الصفحة السابقة رقم: ۲۳۳۔
 (۳) وصلى بهم الظهر والعصر بأذان وإقامتين (وقراءة سرية..... في وقت الظهر). (الدر مع الرد: ۵۰۴/۲) كتاب الحج، مطلب في الرواح إلى عرفات، ط: سعيد
 (۴) إرشاد الساري: (ص: ۲۷۴) باب الوقوف بعرفات وأحكامه، فصل: في الجمع بين الصلاتين بعرفة، ط: الإمدادية، مكة المكرمة.
 (۵) غنية الناسك: (ص: ۱۵۰) باب مناسك عرفاته، باب الجمع بين الصلاتين بعرفة، ط: إدارة القرآن.

(۲) راجع الحاشیہ رقم: ۲، ۴ علی الصفحة السابقة رقم: ۲۳۳۔
 (۳) وصلى بهم الظهر والعصر بأذان وإقامتين (وقراءة سرية..... في وقت الظهر). (الدر مع الرد: ۵۰۴/۲) كتاب الحج، مطلب في الرواح إلى عرفات، ط: سعيد
 (۴) إرشاد الساري: (ص: ۲۷۴) باب الوقوف بعرفات وأحكامه، فصل: في الجمع بين الصلاتين بعرفة، ط: الإمدادية، مكة المكرمة.
 (۵) غنية الناسك: (ص: ۱۵۰) باب مناسك عرفاته، باب الجمع بين الصلاتين بعرفة، ط: إدارة القرآن.

نہیں ہوتا تو اس کا بھی یہی حکم ہے۔ (۱)

ریاض الجنہ

مسجد نبوی ﷺ کا وہ حصہ جو منبر اور قبر شریف کے درمیان ہے وہ ”ریاض الجنہ“ کہلاتا ہے، اس مقام کے متعلق حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے ”جو جگہ میرے گھر اور منبر کے درمیان ہے وہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے“ یعنی یہ جگہ حقیقت میں جنت کا ایک ٹکڑا ہے جو اس دنیا میں منتقل کر دیا گیا ہے اور قیامت کے دن یہ ٹکڑا جنت میں شامل ہو جائے گا۔ (۲)

ریاض سے مکہ مکرمہ آئے

ریاض سے مکہ مکرمہ آنے کی صورت میں میقات سے احرام باندھ کر آنا

(۱) راجع الحاشیہ رقم: ۲، ۴ علی الصفحة السابقة رقم: ۲۳۳۔
 (۲) وصلى بهم الظهر والعصر بأذان وإقامتين (وقراءة سرية..... في وقت الظهر). (الدر مع الرد: ۵۰۴/۲) كتاب الحج، مطلب في الرواح إلى عرفات، ط: سعيد
 (۳) إرشاد الساري: (ص: ۲۷۴) باب الوقوف بعرفات وأحكامه، فصل: في الجمع بين الصلاتين بعرفة، ط: الإمدادية، مكة المكرمة.
 (۴) غنية الناسك: (ص: ۱۵۰) باب مناسك عرفاته، باب الجمع بين الصلاتين بعرفة، ط: إدارة القرآن.
 (۵) في الصحيح: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمَنْبَرِي رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ، وَمَنْبَرِي عَلَى حَوْضِي، وَقَوْلُهُ: ”مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمَنْبَرِي رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ“ يَحْتَمِلُ أَنْ يَكُونَ ذَلِكَ الْمَوْضِعُ يَنْتَقِلُ بَعْدَهُ إِلَى الْجَنَّةِ، وَرَجَّحَهُ الشَّيْخُ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الطَّبْرِيُّ..... (البحر العميق: ۲۵۲/۱) الباب الأول: في الفضائل، فضل الروضة الشريفة والمنبر، وأيضاً: (۲۷۷/۵)
 الباب العشرون: في تاريخ المدينة وما يتعلق بمسجدها النبوي، ذكر منبري النَّبِيِّ ﷺ، وروضته الشريفة، وأما الروضة الشريفة، ط: مؤسسة الريان، المكتبة المكيّة
 (۶) صحيح البخاري: (۳۱۹/۱) كتاب التهجد، باب فضل ما بين القبر والمنبر، قبيل: أبواب العمل في الصلاة، ط: الطاف ايند سنز، كراچی.
 (۷) جامع الترمذی: (۷۱۰/۲) أبواب المناقب، باب ماجاء في فضل المدينة ط: رحمانيه لاهور.

ضروری ہے ورنہ احرام کے بغیر مکہ مکرمہ آنے کی صورت میں دم دینا لازم ہوگا، ایسے لوگوں کے مسجد عائشہؓ میں آکر احرام باندھنے سے دم ساقط نہیں ہوگا، ہاں اگر ایسے لوگ میقات پر واپس لوٹ کر دوبارہ احرام باندھ کر آئیں گے تو دم ساقط ہو جائے گا۔ (۱)

ریٹائرمنٹ کی رقم

ملازمین کو ریٹائرمنٹ کے وقت یکمشت کافی رقم ملتی ہے، اگر یہ رقم حج کے لئے اور اس عرصہ تک اہل و عیال کے خرچ کے لئے کافی ہوتی ہے تو اس پر حج کرنا فرض ہوگا ورنہ نہیں۔ (۲)

(۱) أَنَّهُ لَا يَجُوزُ مَجَاوِزَةُ آخِرِ الْمَوَاقِيتِ إِلَّا مُحَرَّمًا فَإِذَا جَاوَزَهُ بِلَا إِحْرَامٍ لَزِمَهُ الدَّمُ وَأَحَدُ النَّسَكِينَ إِمَّا الْحَجَّ أَوْ عُمْرَةً مَنْ جَاوَزَ آخِرَ الْمَوَاقِيتِ بِغَيْرِ إِحْرَامٍ ثُمَّ عَادَ إِلَيْهِ وَهُوَ مُحَرَّمٌ وَلَبِيَ فِيهِ فَقَدْ سَقَطَ عَنْهُ الدَّمُ الَّذِي لَزِمَهُ بِالْمَجَاوِزَةِ بِغَيْرِ إِحْرَامٍ ؛ لِأَنَّهُ قَدْ تَدَارَكَ مَا فَاتَهُ . (البحر الرائق : ۴۸/۳) كتاب الحج ، باب مجاوزة الميقات بغير إحرام ، ط : سعيد

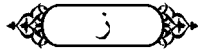
❏ بدائع الصنائع : (۱۶۵/۲) كتاب الحج ، فصل : وأما مكان الإحرام ، ط : سعيد .

❏ الهندية : (۲۵۳/۱) كتاب المناسك ، الباب العاشر : في مجاوزة الميقات بغير إحرام ، ط : رشيديه .

(۲) ومنها القدرة على الزاد والراحلة بطريق الملك وتفسير ملك الزاد والراحلة أن يكون مال فاضل عن حاجته وهو ما سوى مسكنه ولبسه وخدمه وأثاث بيته قدر ما يبلغه إلى مكة ذاهباً وجائياً راكباً لا ماشياً ، وسوى ما يقضى به ديونه ويمسك لنفقة عياله ومرة مسكنه ونحوه إلى وقت انصرافه . (الهندية : ۲۱۷/۱) كتاب المناسك ، الباب الأول : في تفسير الحج وأما شرائط وجوبه ، ط : رشيديه

❏ إرشاد السارى : (ص : ۵۵ — ۵۹) باب شرائط الحج ، النوع الأول : شرائط الوجوب ، السادس : الاستطاعة ، ط : الإمدادية ، مكة المكرمة .

❏ غنية الناسك : (ص : ۱۶ ، ۱۷ ، ۱۸ ، ۱۹) باب شرائط الحج ، فصل : وأما شرائط الوجوب ، ط : إدارة القرآن .



زخم

☆ اگر تیل خوشبودار نہیں ہے تو احرام کی حالت میں زخم یا ہاتھ پاؤں کی پھٹن میں لگانا جائز ہے۔ (۱)

☆ زیتون یا تیل کا تیل زخم پر یا ہاتھ پاؤں کی پھٹن پر لگایا، یا ناک یا کان میں ٹپکایا تو دم اور صدقہ نہیں ہے۔ (۲)

(۱) وَإِنْ أَذْهَنَ غَيْرَ مَطِيبٍ كَالزَّيْتِ الْخَالِصِ وَ الْحَلِّ وَهُوَ دَهْنُ السَّمْسَمِ وَأَكْثَرُ مِنْهُ فَعَلَيْهِ دَمٌ وَهَذَا إِذَا اسْتَعْمَلَهُ عَلَى وَجْهِ التَّطْيِيبِ . وَأَمَّا إِذَا اسْتَعْمَلَهُ عَلَى وَجْهِ التَّدَاوِي أَوْ الْأَكْلِ فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ ، فَلَوْ أَكَلَ الزَّيْتِ الْخَالِصَ عَنِ الطَّيِّبِ أَوْ الْحَلِّ أَوْ دَاوَى بِهِمَا شَقُوقَ رَجْلَيْهِ أَوْ جِرَاحَةَ أَوْ أَقْطَرَ فِي أَذْنَيْهِ أَوْ اسْتَعْطَ فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ . (لباب مع شرحه إرشاد السارى : (ص : ۴۵۹) باب الجنائيات وأنواعها ، النوع الثانى : فى الطيب ، فصل : فى الدهن ، ط : الإمدادية ، مكة المكرمة)

❏ غنية الناسك : (ص : ۲۴۸) باب الجنائيات ، الفصل الأول : فى الطيب ، مطلب : فى الادهان ، ط : إدارة القرآن .

❏ الهندية : ۲۴۰/۱) كتاب المناسك ، الباب الثامن فى الجنائيات ، الفصل الأول : فيما يجب بالتطيب والتدهن ، ط : رشيديه .

(۲) وَإِنْ أَذْهَنَ غَيْرَ مَطِيبٍ كَالزَّيْتِ الْخَالِصِ وَ الْحَلِّ وَهُوَ دَهْنُ السَّمْسَمِ وَأَكْثَرُ مِنْهُ فَعَلَيْهِ دَمٌ وَهَذَا إِذَا اسْتَعْمَلَهُ عَلَى وَجْهِ التَّطْيِيبِ . وَأَمَّا إِذَا اسْتَعْمَلَهُ عَلَى وَجْهِ التَّدَاوِي أَوْ الْأَكْلِ فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ ، فَلَوْ أَكَلَ الزَّيْتِ الْخَالِصَ عَنِ الطَّيِّبِ أَوْ الْحَلِّ أَوْ دَاوَى بِهِمَا شَقُوقَ رَجْلَيْهِ أَوْ جِرَاحَةَ أَوْ أَقْطَرَ فِي أَذْنَيْهِ أَوْ اسْتَعْطَ فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ . (لباب مع شرحه إرشاد السارى : (ص : ۴۵۹) باب الجنائيات وأنواعها ، النوع الثانى : فى الطيب ، فصل : فى الدهن ، ط : الإمدادية ، مكة المكرمة)

❏ غنية الناسك : (ص : ۲۴۸) باب الجنائيات ، الفصل الأول : فى الطيب ، مطلب : فى الادهان ، ط : إدارة القرآن .

❏ الهندية : ۲۴۰/۱) كتاب المناسك ، الباب الثامن فى الجنائيات ، الفصل الأول : فيما يجب بالتطيب والتدهن ، ط : رشيديه .

زخمی سر

اگر سر میں زخم ہے اور بال لمبے نہیں ہیں یعنی ایک پور تک کا ٹٹا ممکن نہیں ہے تو زخمی سر پر بھی استرہ چلانا واجب ہے اور اگر زخم اتنا زیادہ ہے یا گہرا ہے کہ اس پر استرہ چلانا بھی ممکن نہیں تو یہ واجب ساقط ہو جائے گا، اور یہ بھی منڈوانے والے کے مانند ہو جائے گا، مگر ایسے آدمی کے لئے بہتر یہ ہے کہ بارہ ذی الحجہ کے آخر تک حلال نہ ہو۔ (۱)

زردہ

”پلاؤ“ کے عنوان کو دیکھیں۔ (۲۴۲/۱)

زکوٰۃ میں ملی ہوئی رقم

اگر زکوٰۃ کے مستحق فقیر و غریب کے پاس زکوٰۃ میں ملی ہوئی رقم موجود ہے تو اس رقم سے حج کرنا درست ہے۔ (۲)

زکوٰۃ نہ نکالنے والے کا حج

جو شخص صاحب نصاب ہے مگر زکوٰۃ ادا نہیں کرتا ہے اور حج کے لئے جاتا ہے، تو حج

(۱) ومن لا شعر له على رأسه يجزى الموسى على رأسه وجوباً وهو المختار ولو تعذر الحلق لعارض تعين التقصير أو التقصير تعين الحلق، وإن تعذر جميعاً لعله في رأسه بأن يكون شعره قصيراً أو برأسه قد وح يضره الحلق سقطاً عنه وحل بلا شيء أى بلا وجوب دم عليه؛ لأنه ترك الواجب بعذر والأحسن أى يؤخر أى هذا الشخص الإحلال إلى آخر أيام النحر، أى إن كان يرجو زوال العذر، وإن لم يؤخره فلا شيء عليه لحلول وقته وتحقق عذره وتوهم زواله. (إرشاد السارى: (ص: ۳۲۴) باب مناسك منى، فصل فى الحلق والتقصير، ط: الإمدادية مكة المكرمة) غنية الناسك: (ص: ۱۷۴، ۱۷۵) باب مناسك منى يوم النحر، فصل: فى الحلق، ط: إدارة القرآن. الدر مع الرد: (۵۱۶/۲) كتاب الحج، مطلب فى رمى جمرة العقبة، ط: سعيد. (۲) راجع الحاشية رقم: ۳، على الصفحة السابقة رقم: ۳۷۲.

کرنے سے حج ادا ہو جائے گا اور فرض ساقط ہو جائے گا۔ (۱)

اور حج کرنے کا ثواب بھی ملے گا مگر زکوٰۃ نہ دینے کی وجہ سے گناہ ہوگا اور

آخرت میں عذاب ہوگا۔ (۲)

(۱) من عليه زكاة ماله ألف وحج، وفي يده ألف، يصرفه إلى الزكاة إلا أن يكون الألف من غير مال الزكاة، فتصرف إلى الحج إن أصابها فى أو ان الحج، أما إذا أصابها فى غير أو أنه فتصرف إلى الزكاة (غنية الناسك: (ص: ۳۳) باب شرائط الحج، فصل: فيما إذا وجد شرائط الوجوب والأداء أو الوجوب فقط، ط: إدارة القرآن)

❏ وإذا وجد مالا وليه حج وزكاة، الأولى: وعليه زكاة وحج، يحج به، وذلك؛ لأنهم ما اعتبروا فى الفاضل أن يكون عن دين الله، بل اقتصروا على دين العباد قيل: إلا أن يكون المال من جنس ما يجب فيه الزكاة أى من النقود والسوائف فيصرف إليها، وهو قيد حسن. (إرشاد السارى: (ص: ۹۱) باب شرائط الحج، النوع الرابع: شرائط وقوع الحج عن الفرض، فصل: وجوب الحج على الفور، ط: الإمدادية، مكة المكرمة)

❏ شامى: (۲/۲۶۱) كتاب الحج، قبيل: المطلب فى قولهم يقدم حق العبد على حق الشرع، ط: سعيد.

(۲) هل الحج يكفر الكبائر؟ قيل: نعم كحربى أسلم، وقيل: غير المتعلقة بالآدمى كذمى أسلم، وقال عياض: أجمع أهل السنة أن الكبائر لا يكفرها إلا التوبة، ولا قاتل بسقوط الدين ولو حقاً لله تعالى كدين صلاة وزكاة، نعم إثم المطل وتأخير الصلاة ونحوها يسقط، وهذا معنى التكفير على القول به، وحديث ابن ماجة أنه عليه الصلاة والسلام استجيب له حتى الدماء والمظالم ضعيف. (الدر المختار مع رد المختار: (۲/۲۶۲-۲۶۳) كتاب الحج، فروع، مطب: فى تكفير الحج الكبائر، ط: سعيد) ❏ الذخيرة الكثيرة فى رجاء مغفرة الكبيرة لعل القارى على هامش شرحا للباب: (ص: ۲۸۳-۲۹۰) باب المتفرقات، مسألة: الحج يهدم ما كان قبله من الصغائر، ط: الإمدادية، مكة المكرمة.

❏ غنية الناسك: (ص: ۱۹۴) خاتمة: فى فضائل الحج، ط: إدارة القرآن. ❏ عن أبى هريرة عن النبى ﷺ أنه قال فى هذه الآية: ﴿سبحان الذى أسرى بعبده ليلاً من المسجد الحرام إلى المسجد الأقصى﴾ قال: أتى بفرس فحمل عليه قال كل خطوة منتهى أقصى بصره فسار وسار معه جبرئيل عليه السلام ثم أتى على قوم على أقبالهم رقايع وحجارتها قال ما هؤلاء يا جبرئيل؟ قال هؤلاء الذين لا يؤدون صدقات أموالهم وما ظلمهم الله وما الله بظلام للعبيد. (دلائل النبوة للبيهقى: (۲/۳۹۸)، رقم الحديث: ۲۷۹، باب الدليل على أن النبى ﷺ خرج به إلى السماء، ط: دار الكتب العلمية، بيروت)

واضح رہے کہ زکوٰۃ اور حج الگ الگ فرض ہیں، ایک فرض کا ادا کرنا دوسرے فرض کے ادا کرنے پر موقوف نہیں ہے، البتہ جو فرض ادا کیا جائے گا وہ ادا ہو جائے گا اور جو فرض ادا نہ ہوگا اس کا گناہ ذمہ میں باقی رہے گا۔ (۱)

زکوٰۃ نہ نکالی گئی رقم سے حج کرنا

جس رقم سے زکوٰۃ نہیں نکالی گئی اس سے حج کرنا جائز ہے، البتہ زکوٰۃ ادا نہ کرنے کی وجہ سے گناہ ہوگا، زکوٰۃ ادا کر کے توبہ استغفار کرنے کی صورت میں گناہ معاف ہو جائے گا، اس لئے ضروری ہے کہ پہلے زکوٰۃ ادا کر دے پھر اس کے بعد جو رقم باقی رہے اس سے حج کیا جائے۔ (۲)

(۱) هل الحج يكفر الكبائر؟ قيل: نعم كحرمي أسلم، وقيل: غير المتعلقة بالآدمي كذمي أسلم، وقال عياض: أجمع أهل السنة أن الكبائر لا يكفرها إلا التوبة، ولا قاتل بسقوط الدين ولو حقاً لله تعالى كدين صلاة وزكاة، نعم إنهم المطل وتأخير الصلاة ونحوها يسقط، وهذا معنى التكفير على القول به، وحديث ابن ماجة أنه عليه الصلاة والسلام استجيب له حتى الدماء والمظالم ضعيف. (الدر المختار مع رد المحتار: (۲/۲۲۲-۲۲۳) كتاب الحج، فروع، مطب: في تكفير الحج الكبائر، ط: سعيد) الذخيرة الكثيرة في رجاء مغفرة الكبيرة لعلي القاري على هامش شرحا للباب: (ص: ۲۸۳-۲۹۰) باب المتفرقات، مسألة: الحج يهدم ما كان قبله من الصغائر، ط: الإمدادية، مكة المكرمة. غنية الناسك: (ص: ۱۹۳) خاتمة: في فضائل الحج، ط: إدارة القرآن.

عن أبي هريرة عن النبي ﷺ أنه قال في هذه الآية: ﴿سبحان الذي أسرى بعبده ليلاً من المسجد الحرام إلى المسجد الأقصى﴾ قال: أتى بفرس فحمل عليه قال كل خطوة منتهى أقصى بصره فسار وسار معه جبرئيل عليه السلام..... ثم أتى على قوم على أقبالهم رقاع وحجارتها قال ما هؤلاء يا جبرئيل؟ قال هؤلاء الذين لا يؤدون صدقات أموالهم وما ظلمهم الله وما الله بظلام للعبيد. (دلائل النبوة للبيهقي: (۲/۳۹۸)، رقم الحديث: ۶۷۹، باب الدليل على أن النبي ﷺ خرج به إلى السماء، ط: دار الكتب العلمية، بيروت)

(۲) من عليه زكاة ماله ألف وحج، وفي يده ألف، يصرفه إلى الزكاة إلا أن يكون ألف من غير مال الزكاة، فتصرف إلى الحج إن أصابها في أو ان الحج، أما إذا أصابها في غير أو انه فتصرف إلى الزكاة..... (غنية الناسك: (ص: ۳۳) باب شرائط الحج، فصل: فيما إذا وجد شرائط الوجوب والأداء أو الوجوب فقط، ط: إدارة القرآن)

زمزم

مسجد حرام میں بیت اللہ شریف کی مشرقی جانب دروازہ سے تھوڑے سے فاصلہ پر ایک مشہور چشمہ ہے، جو اب کنویں کی شکل میں فرش کے نیچے مخفی ہے مطاف میں صرف اس کا ڈھکن نظر آتا ہے اس کے علاوہ اور کچھ نظر نہیں آتا ۲۰۰۴ء تک مطاف سے اندر جانے کی جگہ تھی اور راستہ بھی تھا اور اب سب بند ہے، باقی پانی کا انتظام مطاف وغیرہ ہر جگہ موجود ہے۔ (۱)

اس کنویں کو اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت سے اپنے پیارے نبی حضرت اسماعیل علیہ السلام اور ان کی والدہ محترمہ کے لئے جاری کیا تھا۔ (۲)

= وإذا وجد مالاً وليه حج وزكاة، الأولى: وعليه زكاة وحج، يحج به، وذلك؛ لأنهم ما اعتبروا في الفاضل أن يكون عن دين الله، بل اقتصروا على دين العباد..... قيل: إلا أن يكون المال من جنس ما يجب فيه الزكاة أي من النقود والسواهم فيصرف إليها، وهو قيد حسن. (إرشاد الساري: (ص: ۹۱) باب شرائط الحج، النوع الرابع: شرائط وقوع الحج عن الفرض، فصل: وجوب الحج على الفور، ط: الإمدادية، مكة المكرمة)

شامي: (۲/۲۶۱) كتاب الحج، قيل: المطلب في قولهم يقدم حق العبد على حق الشرع، ط: سعيد. (۱) زمزم: بئر مشهور بمكة بجوار الكعبة يتبرك بها ويشرب مائها وينقل إلى الجهات. (المعجم الوسيط: (۱/۴۰۰) باب الزاء، ط: دار الدعوة، استانبول)

وبينها وبين الكعبة - زادها الله شرفاً - ثمان وثلاثون ذراعاً. (البحر العميق: (۱/۲۰۱) الباب الأول: في الفضائل، فضل زمزم، والشرب منها وذكر آدابها وأسمائها، ط: مؤسسة الريان، المكتبة المكية)

(۱) وغمر بعقبه على الأرض، قال: فانبثق الماء، فدهشت أم إسماعيل، فجعلت تحفر، قال: فقال أبو القاسم ﷺ: لو تركته، كان الماء ظاهراً، قال: فجعلت تشرب من الماء ويدل لبنها على صبيها. صحيح البخاري: (۱/۴۷۳) كتاب الأنبياء، باب قول الله: ﴿واتخذ الله إبراهيم خليلاً﴾، (قديمي)

عن سعيد بن جبيرة قال: حدثنا عبد الله بن عباس أنه حين كان بين أم إسماعيل بن إبراهيم وبين سارة امرأة إبراهيم ما كان أقبل إبراهيم نبي الله بأم إسماعيل وإسماعيل، وهو صغير ترضعه حتى قدم بها مكة ومع أم إسماعيل شنة فيها ماء تشرب منه وتدر على ابنها وليس معها زاد، يقول سعيد بن جبيرة، قال ابن عباس: فعمد بها إلى دوحه فوق زمزم في أعلى المسجد =

زم زم اپنے ساتھ لانا

☆ حدیث شریف میں ہے ”ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ اپنے ساتھ زم زم لے جاتی تھیں اور فرماتی تھیں کہ رسول اللہ ﷺ زم زم شریف لے جاتے تھے۔“

اس سے ثابت ہوا کہ حجاج کرام کا زم زم ساتھ لانا جائز ہے، اور برکت کا باعث ہے اس پر اعتراض کرنا صحیح نہیں ہے۔

☆ آب زم زم کو دوسرے شہروں کی طرف برکت کے لئے لے جانا اور لوگوں کو پلانا مستحب ہے اور مریضوں پر چھڑکنا بھی جائز ہے۔ (۱)

= شیر لسان البئر و بین الصفة، يقول: فوضعهما تحتها..... فخرج لها جبرئيل عليها السلام فاتبعته حتى ضرب برجله مكان البئر، فظهر ماء فوق الأرض حيث فحص جبرئيل..... (أخبار مكة للأزرقي: ۳۶/۲) باب ذكر زمزم، باب ماجاء في إخراج جبرئيل زمزم بأمر إسماعيل عليهما السلام، ط: مكتبة الثقافة الدينية (تاريخ مكة المشرفة والمسجد الحرام والمدينة الشريفة، والقبر الشريف: (ص: ۳۳) فصل: ماجاء في إسكان إبراهيم ابنه إسماعيل وأمه في بدء أمره عند البيت، ط: دار الكتب العلمية، بيروت. (۲) عن عائشة رضي الله عنها أنها كانت تحمل ماء زمزم، وتخير أن رسول الله ﷺ كان يحمله. رواه الترمذی. (البحر العميق: (۲۱۰/۱، ۲۱۱) الباب الأول: في الفضائل، فضل زمزم، والشرب منها، ط: مؤسسة الريان، المكتبة المكية) جامع الترمذی: (۳۱۵/۱) أبواب الحج عن رسول الله ﷺ، باب: قبيل: أبواب الجنائز، ط: رحمانيه.

☆ ويستحب حمله إلى البلاد أي تبركا للعباد، فقد روى الترمذی عن عائشة رضي الله عنها أنها كانت تحمله وتخير أن رسول الله ﷺ كان يحمله، وفي غير الترمذی: أنه كان يحمله وكان يصبه على المرضى ويسقيهم، وأنه حنك به الحسن والحسين رضي الله عنهما. (إرشاد الساري: (ص: ۶۹۹) باب المتفرقات، فصل: في أحكام زمزم، ط: الإمدادية، مكة المكرمة)

☆ البحر العميق: (۲۰۲/۱، ۲۰۵، ۲۰۶) الباب الأول: في الفضائل، فضل زمزم والشرب منها، ط: مؤسسة الريان، المكتبة المكية.

☆ ويستحب حمله إلى البلاد، ويسقيه للعباد، ويصبه على المرضى ويسقيهم فإنه شفاء سقم. (غنية الناسك: (ص: ۱۴۱) باب السعي بين الصفا والمروة، فصل: فيما ينبغي له الاعتناء به بعد الفراغ..... مطلب: في شرب ماء زمزم، ط: إدارة القرآن)

زم زم پینے کا طریقہ

☆ زم زم کا پانی کھڑے ہو کر اور قبلہ رخ ہو کر پینا مستحب ہے، اور حج اور عمرہ کے ساتھ خاص نہیں ہے۔ (۱)

☆ زم زم پیتے ہوئے یہ دعا پڑھے

اللهم إني أسألك علماً نافعاً و رزقاً واسعاً و شفاءً من كل داءٍ (۲)

(۱) قوله: ثم شرب من ماء زمزم أي قائماً مستقبلاً القبلة متضلعاً منه متنفساً فيه مراراً ناظرًا في كل مرة إلى البيت ماسحاً به وجهه ورأسه وجسده صاباً منه على جسده إن أمكن كما في البحر..... (شامی: (۵۲۳/۲) كتاب الحج، فصل: في الإحرام، مطلب: في طواف الصدر، قبيل: مطلب في حكم المجاورة بمكة والمدينة، ط: سعيد)

☆ ثم يأتي زمزم فيشرب منه أي مستقبل البيت الحرام قائماً أو قاعداً..... قائلاً في أول كل مرة ”بسم الله والحمد لله والصلوة والسلام على رسول الله“ وفي المرة الأخيرة: ”اللهم إني أسألك رزقاً واسعاً و علماً نافعاً و شفاءً من كل داءٍ..... (إرشاد الساري: (ص: ۳۵۸) باب طواف الصدر، فصل: في صفة طواف الوداع، ط: الإمدادية، مكة المكرمة)

☆ عن ابن عباس رضي الله عنهما أن النبي ﷺ شرب من زمزم وهو قائم،..... هذا حديث حسن. (جامع الترمذی: (۳۵۲/۲) أبواب الأشربة، باب ماجاء في الرخصة في الشرب قائماً، ط: رحمانيه) فكان ابن عباس: إذا شرب ماء زمزم قال: ”اللهم إني أسألك علماً نافعاً و رزقاً واسعاً و شفاءً من كل داءٍ“، رواه الحاكم في المستدرک، وهذا لفظه، والدارقطني. (البحر العميق: (۲۰۲/۱) الباب الأول: في الفضائل، فضل زمزم والشرب منها، ط: مؤسسة الريان، المكتبة المكية)

☆ عمدة القاری شرح صحيح البخاری: (۳۹۸/۹) كتاب الحج، باب ماجاء في زمزم، [رقم الباب: ۷۶] ط: دار الكتب العلمية.

(۲) قوله: ثم شرب من ماء زمزم أي قائماً مستقبلاً القبلة متضلعاً منه متنفساً فيه مراراً ناظرًا في كل مرة إلى البيت ماسحاً به وجهه ورأسه وجسده صاباً منه على جسده إن أمكن كما في البحر..... (شامی: (۵۲۳/۲) كتاب الحج، فصل: في الإحرام، مطلب: في طواف الصدر، قبيل: مطلب في حكم المجاورة بمكة والمدينة، ط: سعيد)

☆ ثم يأتي زمزم فيشرب منه أي مستقبل البيت الحرام قائماً أو قاعداً..... قائلاً في أول كل مرة ”بسم الله والحمد لله والصلوة والسلام على رسول الله“ وفي المرة الأخيرة: ”اللهم إني أسألك رزقاً واسعاً و علماً نافعاً و شفاءً من كل داءٍ..... (إرشاد الساري: (ص: ۳۵۸) باب=

زم زم پینے کے لئے مکہ مکرمہ جانا

اگر میقات سے باہر رہنے والا آدمی صرف زم زم پینے کے ارادہ سے مکہ مکرمہ جائے گا تو اس پر عمرہ کا احرام باندھ کر عمرہ کرنا لازم ہوگا۔
اگر ایسا آدمی احرام کے بغیر مکہ مکرمہ آئے گا تو اس پر ایک دم اور عمرہ لازم ہوگا۔ (۱)

زم زم سے استنجا کرنا

آب زم زم سے استنجا کرنا مکروہ ہے، اس لئے اس سے پرہیز کرنا ضروری ہے۔ (۲)

= طواف الصدر ، فصل : فی صفة طواف الوداع ، ط : الإمدادیة ، مکة المکرمة)

عن ابن عباس رضی اللہ عنہما أنّ النبی ﷺ شرب من زمزم وهو قائم ، هذا حدیث حسن . (جامع الترمذی : (۲ / ۳۵۲) أبواب الأشربة ، باب ماجاء فی الرخصة فی الشرب قائماً ، ط : رحمانیہ)
فكان ابن عباس : إذا شرب ماء زمزم قال : ” اللهم إني أسألك علماً نافعاً و رزقاً واسعاً و شفأً من كل داء “ ، رواه الحاكم في المستدرک ، و هذا لفظه ، و الدار قطنی . (البحر العمیق : (۱ / ۲۰۲)
الباب الأول : فی الفضائل ، فضل زمزم و الشرب منها ، ط : مؤسّسة الریان المكتبة المکیّة)
عمدة القاری شرح صحیح البخاری : (۹ / ۳۹۸) کتاب الحج ، باب ماجاء فی زمزم ، [رقم الباب : ۷۶] ط : دار الكتب العلمیة .

(۱) و حکمها : وجوب الإحرام منها لأحد النسکین (أى بالاجماع) و تحریم تأخیره عنها لمن أراد دخول مکة أو الحرم وإن كان لقصد التجارة أو غیرها ولم یرد نسکاً و لزوم الدم بالتأخیر و وجوب أحد النسکین . (لباب مع شرحه : (ص : ۱۱۳) باب المواقیف ، فصل : فی مواقیف الصنف الأول (وهم أهل الآفاق) حکمها ، ط : الإمدادیة ، مکة المکرمة)
غنیة الناسک : (ص : ۶۰) باب مجاوزة المیقات بغير إحرام ، فصل : فی مجاوزة الآفاق و قته ، ط : إدارة القرآن .

بدائع الصنائع : (۲ / ۱۶۴) کتاب الحج ، فصل : وأما بیان مکان الإحرام ، ط : سعید .
(۲) و يجوز الاغتسال و الوضوء و التوضؤ بماء زمزم علی وجه التبرک إلاّ أنّه ینبغی أن يستعمله علی قصد التبرک بالمسح أو الغسل أو التجدید فی الوضوء ، ولا يستعمل إلاّ علی =

زم زم سے غسل کرنا

”زم زم سے وضو کرنا“ عنوان کو دیکھیں۔ (۲ / ۳۸۲)

زم زم سے ناپاک چیز دھونا

کسی ناپاک چیز یا کپڑے وغیرہ کو زم زم کے پانی سے دھونا منع ہے اور جنبی یعنی ناپاک شخص کو اس سے غسل کرنا منع ہے۔ (۱)

زم زم سے ناپاک کپڑا دھونا

زم زم کا پانی برکت والا پانی ہے اس سے ناپاک کپڑا یا ناپاک چیزیں دھونا جائز نہیں ہے البتہ برکت کے لئے پاک کپڑے کو اس میں بھگو کر لانا جائز ہے۔ (۲)

= شیئ طاهر فلا ینبغی أن یغسل به ثوب نجس ولا أن یغتسل به جنب ولا محدث ولا فی مکان نجس ، و یکره الاستنجاء به ، و کذا إزالة النجاسة الحقیقیة من ثوبه أو بدنه حتی ذکر بعض العلماء تحریم ذلك (إرشاد الساری : (ص : ۶۹۹) باب المتفرقات ، فصل : فی أحكام ماء زمزم ، ط : الإمدادیة ، مکة المکرمة)

شامی : (۲ / ۲۲۵) کتاب الحج ، فروع ، مطلب فی کراهیة الاستنجاء بماء زمزم ، ط : سعید .
البحر العمیق : (۳ / ۱۳۶۲) الباب العاشر : فی دخول مکة و فی الطواف و السعی ، فصل : ما يستحب للحاج فی مدة مقامه بمکة ، ط : مؤسّسة الریان ، المكتبة المکیّة .

(۱) و يجوز الاغتسال و الوضوء و التوضؤ بماء زمزم علی وجه التبرک إلاّ أنّه ینبغی أن يستعمله علی قصد التبرک بالمسح أو الغسل أو التجدید فی الوضوء ، ولا يستعمل إلاّ علی شیئ طاهر فلا ینبغی أن یغسل به ثوب نجس ولا أن یغتسل به جنب ولا محدث ولا فی مکان نجس ، و یکره الاستنجاء به ، و کذا إزالة النجاسة الحقیقیة من ثوبه أو بدنه حتی ذکر بعض العلماء تحریم ذلك (إرشاد الساری : (ص : ۶۹۹) باب المتفرقات ، فصل : فی أحكام ماء زمزم ، ط : الإمدادیة ، مکة المکرمة)

شامی : (۲ / ۲۲۵) کتاب الحج ، فروع ، مطلب فی کراهیة الاستنجاء بماء زمزم ، ط : سعید .
البحر العمیق : (۳ / ۱۳۶۲) الباب العاشر : فی دخول مکة و فی الطواف و السعی ، فصل : ما يستحب للحاج فی مدة مقامه بمکة ، ط : مؤسّسة الریان ، المكتبة المکیّة .

(۲) و يجوز الاغتسال و الوضوء و التوضؤ بماء زمزم علی وجه التبرک إلاّ أنّه ینبغی أن =

زم زم سے وضو کرنا

برکت کے لئے آب زم زم سے وضو یا غسل کرنا مکروہ نہیں ہے بلکہ مستحب

ہے۔ (۱)

زم زم کا پانی کھڑے ہو کر پینا

”آب زم زم کھڑے ہو کر پینا“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۷۳/۱)

زم زم کا کنواں

زم زم کا کنواں مسجد کے اندر ہے، اس کے چاروں طرف کی زمین مسجد ہے، اس لئے اس میں ناپاکی کا غسل کرنا جائز نہیں ہے، نیز تھوکنے، ناک کی ریش ڈالنا یا جنابت کی حالت میں داخل ہونا بھی جائز نہیں ہے۔ (۲)

= يستعمله على قصد التبرك بالمسح أو الغسل أو التجديد في الوضوء، ولا يستعمل إلا على شيء طاهر فلا ينبغي أن يغسل به ثوب نجس ولا أن يغتسل به جنب ولا محدث ولا في مكان نجس، ويكره الاستنجاء به، وكذا إزالة النجاسة الحقيقية من ثوبه أو بدنه حتى ذكر بعض العلماء تحريم ذلك (إرشاد الساري : ص: ۶۹۹) باب المتفرقات، فصل: في أحكام ماء زمزم، ط: الإمدادية، مكة المكرمة) شامی: (۲۲۵/۲) كتاب الحج، فروع، مطلب في كراهية الاستنجاء بماء زمزم، ط: سعيد. البحر العميق: (۱۳۶۲/۳) الباب العاشر: في دخول مكة وفي الطواف والسعي، فصل: ما يستحب للحاج في مدة مقامه بمكة، ط: مؤسسة الريان، المكتبة المكية.

(۱) ويجوز الاغتسال والتوضؤ بماء زمزم، ولا يكره عند الثلاثة خلافاً لأحمد، على وجه التبرك، أى لأبأس بما ذكر، إلا أنه ينبغي أن يستعمله على قصد التبرك بالمسح أو الغسل أو التجديد في الوضوء. (إرشاد الساري: ص: ۶۹۹) باب المتفرقات، فصل: في أحكام ماء زمزم، ط: الإمدادية، مكة المكرمة) البحر العميق: (۱۰۴۶/۲) الباب التاسع: فيما يتعلق بحرم مكة المعظمة، مسائل منتورة، ط: مؤسسة الريان، المكتبة المكية.

شامی: (۲۲۵/۲) كتاب الحج، فروع، مطلب: في كراهية الاستنجاء بماء زمزم، ط: سعيد. (۲) ويحرم بالحدث الأكبر دخول المسجد. وفي الشامية: عن عائشة رضي الله عنها قالت: جاء رسول الله ﷺ وبيوت أصحابه شاردة في المسجد، فقال: وجهوا هذه البيوت =

موجودہ دور میں زم زم کا کنواں مطاف کے فرش کے نیچے ہے عام آدمی کے لئے دروازہ کھلا ہوا نہیں ہے اس لئے وہاں تک پہنچنا ممکن نہیں ہے۔

زم زم کی فضیلت

☆ بیت اللہ شریف سے مشرق کی جانب دروازہ اور مقام ابراہیم کے درمیان ایک تاریخی کنواں ہے، جس کو زم زم کہتے ہیں، حدیث شریف میں اس کنوئیں کی بڑی فضیلت آئی ہے، اور اس کے پانی کی بھی بڑی برکت اور فضیلت بیان کی گئی ہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے جب حضرت اسماعیل علیہ السلام اور ان کی والدہ حضرت ہاجرہ علیہا السلام کو مکہ مکرمہ کے بے آب و گیاہ ریگستان میں لا کر چھوڑ دیا تو اللہ تعالیٰ نے ان پر رحم کھا کر اس چٹیل میدان میں ان کے لئے زمین کا یہ چشمہ جاری فرمایا۔ (۱)

= فيأني لأحلّ المسجد لحائض ولا جنب بلا اغتسال (الدر مع الرد: ۱/۱۷۱) كتاب الطهارة، قبيل: مطلب: يطلق الدعاء على ما يشمل الشاء، ط: سعيد. حاشية الطحطاوى على الدر: (۹۷/۱) كتاب الطهارة، قبيل: باب المياه، ط: رشيدية. الهندية: (۳۸/۱) كتاب الطهارة، الباب السادس في الدماء المختصة بالنساء، الفصل الرابع في أحكام الحيض والنفاس والاستحاضة، ط: رشيدية. وكذا راجع الحاشية السابقة رقم: ۱، ۲، ۳ على هذه الصفحة.

ولا يبرق على حيطان المسجد، ولا بين يديه على الحصى ولو فوق البواري ولا تحتها، وكذا المخاط. (الهندية: ۱/۱۰۰) كتاب الصلاة، فصل: كره غلق باب المسجد الخ، ط: رشيدية. خلاصة الفتاوى: (۲۲۹/۱) كتاب الصلاة، الفصل السادس والعشرون في المسجد، ط: رشيدية. (۱) عن ابن عباس رضي الله عنهما قال: قال رسول الله ﷺ ماء زمزم لما شرب له إن شربته تستشفى به شفاك الله، وإن شربته لشبعك أشبعك الله، وإن شربته لقطع ظمأك قطع الله، وهى هزيمة جبرئيل وسقيا الله إسماعيل. (سنن الدار قطنی: ۲/۲۸۹) كتاب الحج، باب المواقيت، رقم الحديث: ۲۳۸، ط: دار المعرفة

1 مصنف عبد الرزاق: (۱۱۸/۵) كتاب الحج، باب زمزم وذكرها، رقم الحديث: ۹۱۲۴، ط: المكتب الإسلامي، بيروت.

حدیث شریف میں ہے:

”ہی ہزمة جبریل و سقیا اسمعیل“ (دارقطنی)

یہ جبریل علیہ السلام کا کھودا ہوا کنواں اور اسماعیل علیہ السلام کا سقاہ

ہے۔ (۱)

☆ طواف کے بعد یا صفا مروہ کی سعی اور بال کٹوانے سے فارغ ہو کر زمزم کا

پانی خوب پیٹ بھر کر پینا چاہئے۔ (۲)

= موسوعة أطراف الحديث : ۱ / ۲۵۳۶۵ ، حرف الميم ، ط: دار النشر بيروت .

البحر العميق : (۱ / ۲۰۲) الباب الأول : في الفضائل ، فصل : زمزم والشرب منها ، ط: موسوعة الريان ، المكتبة المكية .

(۱) عن ابن عباس رضي الله عنهما قال : قال رسول الله ﷺ ماء الزمزم لما شرب له إن شربته تستشفى به شفاك الله ، وإن شربته لشبعك اشبعك الله ، وإن شربته لقطع ظمأك قطع الله ، وهي هزمة جبريل وسقيا الله إسماعيل . (سنن الدار قطنی : ۲ / ۲۸۹) كتاب الحج ، باب المواقيت ، رقم الحديث : ۲۳۸ ، ط: دار المعرفة)

مصنف عبد الرزاق : (۵ / ۱۸۸) كتاب الحج ، باب زمزم وذكرها ، رقم الحديث : ۹۱۲۴ ، ط: المكتب الإسلامي ، بيروت .

= موسوعة أطراف الحديث : ۱ / ۲۵۳۶۵ ، حرف الميم ، ط: دار النشر بيروت .

البحر العميق : (۱ / ۲۰۲) الباب الأول : في الفضائل ، فصل : زمزم والشرب منها ، ط: موسوعة الريان ، المكتبة المكية .

(۲) ويستحب الإكثار من من شرب ماء زمزم ، فإنه لما شرب له ، كما رواه الأعيان ، وأن إكثار من علامة الإيمان ، وأنه من الأشربة المفرحة المزيلة للأحزان . (إرشاد الساری : (ص : ۲۹۶) باب المتفرقات ، فصل : ويستحب الإكثار من شرب ماء زمزم ، ط: الإمدادية ، مكة المكرمة)

(و ختم الطواف باستلام الحجر استئنا ثم صلى شفعا) في وقت مباح (ثم التزم الملتزم وشرب من ماء زمزم . (قوله : ثم التزم الملتزم الخ) ويستحب أن يأتي زمزم بعد الركعتين ثم يأتي الملتزم ، قبل الخروج إلى الصفاء وقيل يأتي الملتزم ، ثم يصلي ، ثم يأتي زمزم ثم يعود إلى الحجر ، والثاني هو الأسهل والأفضل وعليه العمل . (الدر مع الدر : ۲ / ۴۹۹ ، ۵۰۰) كتاب الحج ، مطلب في طواف القدوم ، قبيل : مطلب في السعي بين الصفا والمروة ، ط: سعيد)

غنية الناسك : (ص : ۱۴۰) باب السعي بين الصفا والمروة ، مطلب في شرب ماء زمزم ، ط: إدارة القرآن .

☆ زمزم کا پانی اس حد تک زیادہ پینا چاہئے کہ پسلیاں تن جائیں ، یہ ایمان کی

علامت ہے ، ایمان سے محروم منافق اتنا نہیں پی سکتا کہ اس کی پسلیاں تن جائیں ۔ (۱)

ابن ماجہ میں نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ ”ہمارے اور منافق کے درمیان

ایک امتیازی علامت یہ ہے کہ منافق زمزم کا پانی اتنا پیٹ بھر کر نہیں پیتے کہ ان کی

پسلیاں تن جائیں“۔ (۲)

آب زمزم کی فضیلت و برکت بیان کرتے ہوئے نبی کریم ﷺ نے بیان

فرمایا ہے ”آب زمزم جس مقصد سے پیا جائے ، وہ اسی مقصد کے لئے مفید ہو جاتا

ہے ، شفاء کے لئے پیو تو اللہ تعالیٰ شفاء بخشے گا ، پیٹ بھرنے اور آسودہ ہونے کے لئے

پیو تو خدا تمہیں آسودہ کر دے گا ، پیاس بجھانے کے لئے پیو تو اللہ تعالیٰ تمہاری پیاس

بجھا دے گا یہ وہ کنواں ہے ، جس کو جبرائیل علیہ السلام نے اپنی ٹھوکر کی قوت سے ”اللہ

(۱) عن محمد بن عبد الرحمن بن أبي بكر قال : كنت عند ابن عباس جالسا فجاءه رجل ، فقال: من أين جئت ؟ قال : من زمزم ، قال : فشربت منها كما ينبغي ، قال : وكيف قال : إذا

شربت منها فاستقبل القبلة ، واذكر اسم الله ، وتنفس ثلاثا وتضع منها ، فإذا فرغت فاحمد الله

عز وجل ، فإن رسول الله ﷺ قال : إن آية ما بيننا وبين المنافقين أنهم لا يتصلعون من زمزم .

(سنن ابن ماجه : (ص : ۲۱۹ ، ۲۲۰) أبواب المناسك ، باب الشرب من زمزم ، ط: قديمي)

انظر الحاشية رقم : ۱ ، على الصفحة رقم : ۳۸۴ .

البحر العميق : (۱ / ۲۰۲) الباب الأول ، في الفضائل ، فصل : زمزم والشرب منها ، ط: مؤسسة الريان ، المكتبة المكية .

(۲) عن محمد بن عبد الرحمن بن أبي بكر قال : كنت عند ابن عباس جالسا فجاءه رجل ، فقال: من أين جئت ؟ قال : من زمزم ، قال : فشربت منها كما ينبغي ، قال : وكيف قال : إذا

شربت منها فاستقبل القبلة ، واذكر اسم الله ، وتنفس ثلاثا وتضع منها ، فإذا فرغت فاحمد الله

عز وجل ، فإن رسول الله ﷺ قال : إن آية ما بيننا وبين المنافقين أنهم لا يتصلعون من زمزم .

(سنن ابن ماجه : (ص : ۲۱۹ ، ۲۲۰) أبواب المناسك ، باب الشرب من زمزم ، ط: قديمي)

انظر الحاشية رقم : ۱ ، على الصفحة رقم : ۳۸۴ .

البحر العميق : (۱ / ۲۰۲) الباب الأول ، في الفضائل ، فصل : زمزم والشرب منها ، ط: مؤسسة الريان ، المكتبة المكية .

کے حکم سے، کھودا تھا، اور یہ اسماعیل علیہ السلام کی سبیل ہے۔ دارقطنی۔ (۱)

حضرت عبداللہ بن عباسؓ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”روئے زمین کے ہر پانی سے زیادہ افضل زمزم کا پانی ہے، یہ بھوکے کے لئے عذاء ہے اور بیمار کے لئے شفا ہے۔ (۲)

☆ آب زمزم کثرت سے پینا مستحب اور ایمان کی علامت ہے، نیز زمزم کو قربت (ثواب) کی نیت سے دیکھنا بھی عبادت ہے جیسے کعبہ کو دیکھنا عبادت ہے۔ (۳)

زمزم لانا مستحب ہے

والیسی میں آب زمزم اپنے وطن لانا مستحب ہے، حضرت عائشہ صدیقہ رضی

(۱) انظر الحاشیة رقم: ۱، ۲، علی الصفحة السابقة، رقم: ۲۳۹.

(۲) عن قیس قال: سمعت ابن عباس یقول: زمزم خیر ما یعلم طعام طعم وشفاء سقم. هذا موقوف. (شعب الإيمان للبیہقی: (۳/۲۸۲) رقم الحديث: ۴۱۳۰، الباب الخامس والعشرون من شعب الإيمان، وهو باب فی المناسک، فضل الحج والعمرة، ط: دار الكتب العلمية، بیروت) عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال: قال رسول اللہ ﷺ خیر ماء علی وجه الأرض ماء زمزم فیہ طعام من الطعم وشفاء من السقم..... (المعجم الكبير للطبرانی: (۱۱/۹۸) رقم الحديث: ۱۱۹۷، باب العين، أحادیث عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما، مكتبة العلوم والحكم)

✍ إرشاد الساری: (ص: ۲۹۶) باب المتفرقات، فصل: ويستحب الإكثار من شرب زمزم، ط: الإمدادية مکتة المکرمة.

(۳) ويستحب الإكثار من شرب زمزم، فإنه لما شرب له، كما رواه الأعيان، وأن إكثاره من علامة الإيمان..... والنظر فی زمزم عبادة أى إذا قصد به القربة لا بطريق العادة، كما ورد أن النظر إلى الكعبة عبادة. (إرشاد الساری: (ص: ۲۹۶، ۲۹۹) باب المتفرقات، فصل: ويستحب الإكثار من شرب ماء زمزم، ط: الإمدادية، مکتة المکرمة)

✍ البحر العمیق: (۱/۲۰۹) الباب الأول، فضل زمزم والشرب منها، ط: مؤسسه الريان، المكتبة المكية.

✍ غنية الناسک: (ص: ۱۴۰) باب السعی بین الصفا والمروة، مطلب: فی شرب ماء زمزم، ط: إدارة القرآن.

اللہ عنہا بھی واپسی کے وقت آب زم زم لے جایا کرتی تھیں، اور فرماتی تھیں کہ آنحضرت ﷺ بھی لے جایا کرتے تھے اور اسے بیماروں پر چھڑکا کرتے تھے اور انہیں پلاتے بھی تھے۔ (۱)

زمین

☆ اگر کسی آدمی کے پاس نقد رقم نہیں لیکن اتنی زیادہ زمین ہے کہ اس کا ایک ٹکڑا حج کے خرچہ کے لئے فروخت کرنے کے بعد بھی اتنی زمین باقی رہتی ہے جو اس کے اور اس کے اہل و عیال کے گزر بسر کے لئے کافی ہے تو ایسے شخص کے ذمہ اپنی زمین کا حصہ حج کے لئے فروخت کرنا لازم ہے، اور اس پر حج فرض ہے۔ (۲)

(۱) عن عائشة رضی اللہ عنہا: أنها كانت تحمل ماء زمزم فی القواریر، وتذكر أن رسول اللہ ﷺ فعل ذلك، وزاد فیہ غیره، عن أبی کریب: وكان یصب علی المرطی ویسقیهم. (شعب الإيمان للبیہقی: (۳/۲۸۲) رقم الحديث: ۴۱۲۹، الباب الخامس والعشرون من شعب الإيمان، وهو باب فی المناسک، فضل الحج والعمرة، ط: دار الكتب العلمية، بیروت) سنن البیہقی الکبری: (۵/۲۰۲) رقم الحديث: ۹۷۸، کتاب الحج، باب الرخصة فی الخروج بماء زمزم، ط: مكتبة دار الباز مکتة المکرمة)

✍ عن عائشة رضی اللہ عنہا: أنها كانت تحمل ماء زمزم، وتخبر أن رسول اللہ ﷺ كان یحمله، رواه الترمذی. (البحر العمیق: (۱/۲۱۱) الباب الأول: فی الفضائل، فضل زمزم والشرب منها، ط: مؤسسه الريان، المكتبة المكية)

(۲) وإن كان له مسکن فاضل، أو عبد أو متاع، أو كتب أو ثياب، أو أرض، أو كرم أو حوانیت أو نحو ذلك مما لا یحتاج إليها یجب بیعها إن كان به وفاء الحج. (لباب مع شرحه: (ص: ۶۰، ۶۱) باب شرائط الحج، النوع الأول: شرائط الوجوب، السادس: الاستطاعة، ط: المكتبة الإمدادية مکتة المکرمة)

✍ وإن كان له من الضیاع ما لو باع مقدار ما یكفی الزاد والراحلة، یبقى بعد رجوعه من ضیعته قدر ما یعیش بغلته الباقی، یفترض علیه الحج، وإلا فلا. (غنية الناسک: (ص: ۲۰، ۲۱) باب شرائط الحج، فصل: وأما شرائط الوجوب، ط: إدارة القرآن)

1 البحر العمیق: (۱/۳۸۵) الباب الثالث: فی مناسک الحج، شرائط وجوب الأداء، ط: مؤسسه الريان، المكتبة المكية.

☆ اور اگر حج کے خرچہ کے لئے ایک ٹکڑا زمین فروخت کرنے کے بعد باقی زمین اس کے اور اہل و عیال کے گزر بسر کے لئے کافی نہیں ہوتی تو اس حالت میں اس پر حج فرض نہیں ہوگا اور زمین فروخت کرنا لازم نہیں ہوگا۔ (۱)

☆ جو زمین گزر اوقات سے زیادہ نہ ہو اس کو فروخت نہ کرنے کی وجہ یہ ہے کہ دوسرے کی ملکیت سے بسر اوقات کرنا شرعاً معتبر نہیں، اپنی آمدنی کا لحاظ کیا جاتا ہے، اور شریعت میں جائز آمدنی کا لحاظ ہے۔ (۲)

☆ کسی کے پاس ضرورت سے زائد زمین ہے، اور وہ اس کی آمدنی کا محتاج نہیں ہے اور اس کی مالیت اتنی ہے کہ اس کو بیچ کر حج کر سکتا ہے، تو اس کو حج کے لئے بیچنا واجب ہے۔

☆ اگر کسی آدمی کی ملکیت میں اتنی زیادہ زمین ہے کہ حج کے مصارف ادا کرنے کے بعد اتنی زمین باقی رہتی ہے کہ وہ اس کے اور اس کے اہل و عیال کے معاش کے لئے کافی ہے تو اس پر حج فرض ہے۔

☆ اگر زمین کی آمدنی اتنی مقدار میں ہے کہ اس سے اہل و عیال کا خرچہ اور حج کے لئے آمدورفت کا خرچہ پورا ہوتا ہو تو حج فرض ہوگا ورنہ نہیں۔ (۳)

زمین بیچ کر حج کرنا

اگر کسی زمیندار کے پاس اتنی زمین ہے کہ اس کے کچھ حصے کو بیچ کر حج کے

(۱) تقدم تخريجه تحت الحاشية السابقة ، رقم : ۲ ، على الصفحة السابقة رقم : ۳۸۷ .

(۲) ولان ثبت الاستطاعة ببذل الغير مالا أو طاعة ملكاً أو إباحة . (لباب مع شرحه : (ص : ۶۱) باب شرائط الحج ، النوع الأول : شرائط الوجوب ، ط : الإمدادية ، مكة المكرمة)

غنية الناسك : (ص : ۲۱) باب شرائط الحج ، فصل : أما شرائط الوجوب ، ط : إدارة القرآن .

البحر العميق : (۳۸۵ / ۱) الباب الثالث في مناسك الحج ، شرائط وجوب الأداء ، ط :

مؤسسة الريان ، المكتبة المكية .

(۳) تقدم تخريجه تحت الحاشية السابقة ، رقم : ۲ ، على الصفحة السابقة رقم : ۳۸۷ .

اخراجات نیز واپسی تک کی گھریلو ضروریات کا انتظام ہو سکے اور باقی ماندہ زمین آئندہ گزارے کے لئے بھی کافی ہو تو ایسی صورت میں ایسے زمین دار پر حج فرض ہوگا ورنہ نہیں۔ (۱)

زنا کی وجہ سے محرم بننے والے کے ساتھ سفر کرنا

زنا کی وجہ سے محرم بننے والے کے ساتھ حج کا سفر کرنا جائز نہیں ہے۔ (۲)

زندہ مردہ دونوں کے لئے عمرہ

زندہ اور مردہ دونوں کو ثواب پہنچانے کے لئے عمرہ کرنا جائز ہے۔ (۳)

زیابطیس کے مریض

اگر کوئی شخص زیابطیس (شوگر) کے مرض میں مبتلا ہے اور ڈاکٹر وغیرہ اس کو سفر کی اجازت نہیں دیتے، اور دوائی / انسولین وغیرہ سے وقتی طور پر شوگر کو کنٹرول کرنا

(۱) تقدم تخريجه تحت الحاشية السابقة ، رقم : ۲ ، على الصفحة السابقة رقم : ۳۸۷ .

(۲) لكن ذكر قوام الدين شارح " الهداية " أنه إذا كان محروماً بالزنا لا تسافر معه عند بعضهم ، وإليه ذهب القدوري ، وبه نأخذ ، قال شارح رحمها لله تعالى : وهو الأحوط في الدين ، وأبعد من التهمة .

غنية الناسك : (ص : ۲۷) باب شرائط الحج ، فصل : وأما شرائط وجوب الأداء ، ط : إدارة القرآن (

البحر العميق : (۴۰۳ / ۱) الباب الثالث : في شرائط الحج ، شرائط وجوب الأداء ، ط :

مؤسسة الريان ، المكتبة المكية .

شامي : (۴۶۴ / ۲) كتاب الحج ، ط : سعيد .

(۳) والأصل فيه أن الإنسان له أن يجعل ثواب عمله لغيره صلاة أو صوماً أو صدقة أو قراءة أو ذكراً أو حجاً أو عمره . وبهذا علم أنه لا فرق بين أن يكون المجمعول له ميتاً أو حياً . (البحر

الرائق : (۵۹ / ۳) كتاب الحج ، باب الحج عن الغير ، ط : سعيد)

شامي : (۵۹۵ / ۲) كتاب الحج ، باب الحج عن الغير ، مطلب : في إهداء ثواب الأعمال

للغير ، ط : سعيد .

إرشاد الساري : (ص : ۶۰۹) باب الحج عن الغير ، ط : الإمدادية مكة المكرمة .

بھی ممکن نہ ہو، اور آئندہ اس مرض سے صحت یاب ہونے کی امید بھی نہ ہو تو ایسا آدمی کسی کو اپنی طرف سے حج بدل کرا سکتا ہے، اور اگر شوگر پر وقتی طور پر کنٹرول حاصل کرنا ممکن ہو یا عنقریب اس بیماری سے صحت یاب ہونے کی امید ہو تو حج بدل کرانا جائز نہیں ہوگا۔ (۱)

زیارت بدل

”روضہ اقدس کی زیارت میں بدلیت“ عنوان کو دیکھیں۔ (۲/۳۶۱)

زیارت روضہ اقدس کے فضائل

۱۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص میری زیارت کے لئے آئے اور میری زیارت کے سواء اس کو کوئی کام نہ ہو تو میرے اوپر ضروری ہے کہ میں قیامت کے دن

(۱) الأول: الصحة، وهي سلامة البدن عن الآفات المانعة عن القيام بما لا بد منه في سفر الحج، وهذا عندهما، أما ظاهر المذهب عند أبي حنيفة رضي الله عنه، ففهم شرط الوجوب، فلا يجب الحج على المقعد والزمن، والمفلوج، ومقطوع الرجلين، أو اليدين، أو الرجل الواحدة، والأعمى، والمريض، والمعصوب، وهو الشيخ الكبير الذي لا يثبت على الرحلة بنفسه، وإن ملكوا ما به الاستطاعة فليس عليهم الإحجاج أو الإيضاء، وعندهما يجب الحج عليهم إذا ملكوا الزاد والراحلة، ومؤنة من يرفعهم ويضعهم، ويقودهم إلى المناسك، ولكن ليس عليهم الأداء بأنفسهم فعليهم الإحجاج أو الإيضاء به عند الموت، وصححه قاضي خان، واختاره كثير من المشائخ، منهم ابن الهمام رحمهم الله تعالى (غنية الناسك: (ص: ۲۳) باب شرائط الحج، فصل: أما شرائط الوجوب، ط: إدارة القرآن)

كل من قدر على شرائط الوجوب ولم يحج أي بنفسه فعليه الإيضاء به سواء قدر على شرائط الأداء أم لا، أي أم يقدر على شرائط الأداء، لكن إذا وجد شرائط الوجوب ولم يوجد شرائط الأداء، فعليه الإحجاج في الحال أو الإيضاء في المال (إرشاد الساري: (ص: ۸۹) باب شرائط الحج، النوع الرابع: شرائط وقوع الحج عن الفرض، فصل: فيمن يجب عليه الوصية بالحج، ط: الإمدادية، مكة المكرمة)

1 البحر العميق: (۱/۳۷۰) الباب الثالث في مناسك الحج، شرائط وجوب الأداء، ط: مؤسسة الريان المكتبة المكية.

اس کی شفاعت کروں۔ (۱)

۲۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص حج کرے اور میری وفات کے بعد میری قبر کی زیارت کرے وہ میری زندگی میں میری زیارت کرنے کے مانند ہوگا۔ (۲)

۳۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص قصد کر کے میری زیارت کو آئے گا وہ قیامت کے دن میرے پڑوس میں ہوگا، اور جو شخص حرمین میں سے کسی مقام میں مرجائے گا اس کو اللہ قیامت کے دن بے خوف لوگوں میں اٹھائے گا۔ (۳)

۴۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو شخص میری وفات کے بعد میری زیارت کرے گا گویا اس نے میری زندگی میں میری زیارت کی اور جس نے میری قبر کی

(۱) وعنه ﷺ قال: ما جاءني زائر لا تحمله حاجة إلا زيارتي كان حقاً علي أن أكون له شفيعاً يوم القيامة. أخرجه الطبراني والدارقطني وأبو علي بن السكن. (البحر العميق: (۱/۲۵۵) الباب الأول: في القضاء، فضل زيارة قبر النبي ﷺ والصلاة فيه، ط: مؤسسة الريان، المكتبة المكية) سنن ابن ماجه: (ص: ۲۲۵) كتاب المناسك، باب فضل المدينة، ط: قديمي.

المعجم الكبير للطبراني: (۱۲/۲۹۱) باب العين، عبد الله بن عمر بن الخطاب، رقم الحديث: ۱۳۱۴۹، ط: مكتبة العلوم والحكم.

(۳) وعنه ﷺ قال: من حج وزار قبري بعد موتي كان كمن زارني في حياتي. أخرجه سعيد بن منصور، والدارقطني. (البحر العميق: (۱/۲۵۵) الباب الأول: في الفجائل، فضل زيارة قبر النبي ﷺ والصلاة فيه، ط: مؤسسة الريان، المكتبة المكية)

السنن الكبرى للبيهقي: (۵/۲۴۶) كتاب الحج، باب زيارة قبر النبي ﷺ، رقم الحديث: ۱۰۵۷۳، ط: مجلس دائرة المعارف النظامية، حيدر آبار دكن.

المعجم الأوسط للطبراني: (۳/۳۵۱) باب من اسمه جعفر، ط: دار الحرمين، القاهرة.

(۴) من زارني متعمداً كان في جوارى يوم القيامة ومن سكن المدينة وصبر على بلائها كنت شهيداً وشفيعاً يوم القيامة، ومن مات في أحد الحرمين بعثه الله من الآمنين يوم القيامة. (شعب الإيمان للبيهقي

: (۳/۲۸۸) المناسك، فضل الحج والعمرة، رقم الحديث: ۴۱۵۲، ط: دار الكتب العلمية)

1 كنز العمال: (۵/۱۳۶) كتاب الحج والعمرة، الباب الثالث في العمرة وفضائلها وأحكامها، الفضائل، رقم الحديث: ۱۲۳۷۳، ط: مؤسسة الرسالة.

زیارت کی اس کیلئے قیامت کے دن میری شفاعت واجب ہوگئی، اور میری امت میں جس کسی کو قدرت ہو پھر وہ میری زیارت نہ کرے تو اس کا کوئی عذر نہیں سنا جائے گا۔ (۱)
۵۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی عادت تھی کہ جب کسی سفر سے آتے تو سب سے پہلے روضہ اقدس پر حاضر ہو کر نبی کریم ﷺ کے دربار میں سلام عرض کرتے۔ (۲)

۶۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز شام سے مدینہ منورہ قاصد بھیجا کرتے تھے تاکہ وہ ان کا سلام بارگاہ رسالت میں پہنچا دے اور یہ زمانہ جلیل القدر تابعین کا تھا۔ (۳)

زیارت کے بغیر واپس آنا

”روضہ مبارک کی زیارت کے بغیر آنا“ عنوان کو دیکھیں۔ (۲/۳۶۳)

زیارت مدینہ منورہ

☆ جب کوئی شخص نبی کریم ﷺ کی زیارت کے لئے جانے کا ارادہ کرے تو

(۱) عن أنس قال : قال رسول الله ﷺ : ما من أحد من أمتي له سعة ولم يزرنى فليس له عذر . أخرجه ابن عساکر ، وعن النبي ﷺ : أنه قال : من زار قبري وجبت له شفاعتي وعنه ﷺ قال : من جاءني زائراً لا تحمله حاجة إلا زيارتي كان حقاً على أن أكون له شفيعاً له يوم القيامة من حج و زار قبري بعد موتي ، كان كمن زارني في حياتي . (البحر العميق : (۱ / ۲۵۴ ، ۲۵۵) الباب الأول : في الفضائل ، فضل زيارة قبر النبي ﷺ والصلاة فيه ، ط : مؤسسة الريان ، المكتبة المكية) (۲) أخبرنا مالك ، أخبرنا عبد الله بن دينار أن ابن عمر كان إذا أراد سفراً أو قدم من سفر جاء قبر النبي ﷺ فصلى عليه ودعا ثم انصرف . قال محمد : هكذا ينبغي أن يفعله إذا قدم المدينة يأتي قبر النبي ﷺ . (موطأ الإمام محمد : (ص : ۳۹۶) أبواب السير ، باب قبر النبي ﷺ ، وما يستحب من ذلك ، ط : قديمي)

(۳) عن يزيد بن أبي سعيد المقبري قال : قدمت على عمر بن عبد العزيز إذ كان خليفة بالشام فلما ودعته قال : إن لي إليك حاجة إذا أتيت المدينة سترى قبر النبي ﷺ فاقروه مني السلام ، قال محمد بن اسماعيل بن أبي فديك ، فحدثت به عبد الله بن جعفر ، فقال : أخبرني فلان أن عمر كان يرد إليه البريد من الشام . (شعب الإيمان للبيهقي : (۳ / ۹۲) رقم الحديث :

۴۱۶۶ ، المناسك ، فضل الحج والعمرة ، ط : دار الكتب العلمية)

تمام راستے میں کثرت سے سلام اور درود پڑھتا ہوا جائے ، اور مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کو جائے تو جب مدینہ منورہ کی حدود اور آبادی نظر آئے تو حضور ﷺ پر درود و سلام بھیجے اور یوں کہے :

اللهم هذا حرم نبيك فاجعله وقاية لي من النار واما نا من العذاب وسوء الحساب .
اے اللہ! یہ تیرے نبی کا حرم ہے، اس کی برکت سے مجھے جہنم کی آگ سے بچالے نیز عذاب اور حساب و کتاب کی سختی سے امان میں رکھ۔ (۱)

☆ اور اگر موقع ہو تو مدینہ منورہ میں داخل ہونے سے پہلے ورنہ داخل ہونے کے بعد غسل کرے اور خوشبو لگائے ، اور اپنا بہترین لباس اگر ممکن ہو تو سفید لباس زیب تن کرے اور مدینہ منورہ میں عاجزی ، سکون اور وقار کے ساتھ داخل ہو۔ (۲)

(۱) إذا توجه إلى الزيارة يكثر من الصلاة والسلام على النبي ﷺ مدة الطريق وإذا عاين حيطان المدينة يصلى عليه ، ويقول : اللهم هذا حرم نبيك فاجعله وقاية لي من النار وأمانا من العذاب وسوء الحساب . (الفتاوى الهندية : (۱ / ۲۶۵) كتاب المناسك ، خاتمة في زيارة قبر النبي ﷺ ، ط : رشديه)
مراقى الفلاح : (ص : ۷۴۶) كتاب الحج ، فضل في زيارة النبي ﷺ ، ط : قديمي .
إرشاد الساري : (ص : ۷۱۱) باب زيارة سيد المرسلين ﷺ ، آداب دخول المدينة المنورة ، ط : الإمدادية ، مكة المكرمة .

(۲) وإذا دنا من حرم المدينة المشرفة ، فليزدد خشوعاً وخضوعاً وشوقاً وتوقفاً وإذا وصل إلى المدينة المنورة اغتسل بظاها قبل الدخول وإذا لم يتيسر فبعده وإلا تَوَضَّأَ والغسل أفضل ، ثم لبس أنظف ثيابه والجديد أفضل ، ويتطيب (غنية الناسك : (ص : ۳۷۵ ، ۳۷۶) خاتمة في زيارة قبر الرسول ﷺ ، ط : إدارة القرآن)

مراقى الفلاح : (ص : ۷۴۶) كتاب الحج ، فضل : زيارة النبي ﷺ ، ط : قديمي .
مناسك الملا على القاري : (ص : ۷۱۰ ، ۷۱۱ ، ۷۱۲) باب زيارة سيد المرسلين ﷺ ، ط : الإمدادية مكة المكرمة)

مراقى الفلاح : (ص : ۷۴۶) كتاب الحج ، فضل : زيارة النبي ﷺ ، ط : قديمي .

☆ مسجد میں داخل ہو تو باب جبریل سے داخل ہونا بہتر ہے، ویسے جس دروازہ سے سہولت ہو داخل ہو سکتا ہے، داخلہ کے وقت:

بسم اللہ والصلوة والسلام علی رسول اللہ کہ کرداہنا پاؤں اندر رکھے اور یہ دعا پڑھے:

اللهم اغفر لی ذنوبی وافتح لی ابواب رحمتک۔ (۱)

☆ تھوڑے وقت کے لئے بھی اعتکاف کی نیت کرنا مستحب ہے اور نیت اس طرح کرے ”اے اللہ! اعتکاف کی نیت کرتا ہوں، جب تک میں مسجد نبی ﷺ میں رہوں میرا اعتکاف رہے“۔ (۲)

(۱) فیدخله أى المسجد مقدماً رجليها اليمنى مع غاية الخضوع والافتقار ونهاية الخشوع والانكسار تائباً مما اقترفه من الأوزار قائلاً: اللهم صل على محمد وعلى آل محمد وصحبه وسلم، اللهم اغفر لي ذنوبي وافتح لي أبواب رحمتك، ويدخل من باب جبرئيل عليه السلام أو غيره والأول أفضل. (إرشاد السارى: (ص: ۷۱۳) باب زيارة سيّد المرسلين ﷺ، فصل: فى آداب التوجه والسفر للزيارة، ط: الإمدادية، مكة المكرمة)

فیدخل المسجد و فعل عند دخوله ما هو السنة فى دخول المساجد من تقديم اليمنى، قوله: بسم الله والصلاة والسلام على رسول الله، رب اغفر لي ذنوبي وافتح لي أبواب رحمتك مع غاية الخضوع والافتقار ونهاية الخشوع والانكسار تائباً مما اقترفه من الأوزار ويدخل من باب جبرئيل أو غيره كباب السلام والأول أفضل. (غنية الناسك: (ص: ۳۷۶) خاتمة فى زيارة قبر الرسول ﷺ، ط: إدارة القرآن)

الهندية: (۲۶۵/۱) كتاب المناسك، خاتمة فى زيارة قبت النبى ﷺ، ط: رشيدية.

(۲) ويستحب الإكثار من الصلاة والسلام على النبى ﷺ فى المدينة المعظمة أى خصوصاً. وملازمة المسجد النبوى أى للزيارة وغيرها مع أنواع العبادة والعكوف فيه أى بالاعتكاف وأقله يوم بصوم ويجوز عند محمد نافلة غير قيد فيه فكلما دخل المسجد يقول نويت الاعتكاف مادمت فيه. (إرشاد السارى: (ص: ۷۵۲) باب زيارة سيّد المرسلين ﷺ، فصل: استحباب الإكثار من أعمال البر بالحرمين، ط: الإمدادية، مكة المكرمة)

غنية الناسك: (ص: ۳۸۲) خاتمة فى زيارة قبر الرسول ﷺ، قبيل: فصل فى زيارة أهل البقيع، ط: إدارة القرآن.

☆ پھر ”ریاض الجنة“ میں آکر اگر مکروہ وقت نہ ہو تو دو رکعت تحیۃ المسجد پڑھے ”ریاض الجنة“ کی ایک خاص دعا یہ ہے۔

اللهم ان هذه روضة من رياض الجنة شرفتها وكرمتها ومجدتها وعظمتها ونورها بنور نبيك وحبيبك محمد صلى الله عليه وسلم اللهم بلغتنا فى زيارته ومآثره الشريفة فلا تحرمنا يا الله فى الآخرة من فضل شفاعته محمد صلى الله عليه وعلى اله وسلم، واحشرنا فى زمرة وتحت لوائه وامتنا على محبته وسنته واسقنا من حوضه المورود بیده الشريفة شربة هنيئة لا نظما بعد ها ابدانك على كل شىء قدير.

اے اللہ! بیشک یہ جگہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے جسے تو نے شرف بخشا اور عزت بزرگی اور عظمت دی ہے، اور اسے اپنے نبی اور اپنے پیارے محمد ﷺ کے نور سے منور فرمایا ہے، اے اللہ! جس طرح تو نے ہمیں دنیا میں حضور ﷺ اور آپ کی مقدس یادگاروں کی زیارت نصیب فرمائی ہے اسی طرح اے اللہ! ہمیں آخرت میں بھی حضرت محمد ﷺ کی شفاعت کی فضیلت سے محروم نہ کرنا، اور آپ ہی کے گروہ میں اور آپ ہی کے جھنڈے کے نیچے ہمیں جمع کرنا، اور آپ کی محبت اور آپ کی سنت پر قائم رکھتے ہوئے ہمیں موت دینا، اور آپ کے حوض (کوثر) سے جو مومنین کے وارد ہونے کی جگہ ہے، آپ کے مبارک ہاتھ سے ہمیں ایسا خوشگوار شربت پلانا جسے پی کر ہم کبھی بھی پیاسے نہ ہوں، بے شک تو ہر بات پر قدرت رکھتا ہے۔

☆ اس کے بعد نہایت ادب، تواضع، خشوع و خضوع، عجز و انکساری خشیت اور وقار کے ساتھ ”مواجہہ شریف“ میں سرہانے کی دیوار کے کونے والے ستون سے تین چار ہاتھ کے فاصلے سے کھڑا ہو جائے قبلہ کی طرف پشت ہو اور ذرا بائیں طرف

کو مائل ہو جائے تاکہ نبی کریم ﷺ کے چہرہ انور کے خوب سامنے ہو جائے، اور قبر کی دیوار پر ہاتھ نہ رہے، اور اس طرح کھڑا ہو جیسے نماز میں کھڑے ہوتے ہیں، نظریں نیچی رکھے ادھر ادھر دیکھنا اس وقت سخت بے ادبی ہے ہاتھ پاؤں بھی ساکن اور وقار سے رہیں، پھر رحمت عالم ﷺ کو اپنے مرقد میں زندہ تصور کرے گویا کہ وہ اپنے مرقد میں سو رہے ہیں، اور چہرہ انور اس وقت میرے سامنے ہے حضور ﷺ کو میری حاضری کی اطلاع ہے، اور یہ سمجھے کہ گویا زندگی میں آپ ﷺ کی مجلس میں حاضر ہے، اور وہ میری بات سن رہے ہیں پھر کہے:

الصلوة والسلام عليك يا رسول الله

الصلوة والسلام عليك يا نبى الله

الصلوة والسلام عليك يا حبيب الله

الصلوة والسلام عليك يا خير خلق الله

الصلوة والسلام عليك يا خاتم الانبياء

الصلوة والسلام عليك يا سيد الانبياء

والمرسلين ورحمة الله وبركاته. (۱)

(۱) ثم توجه أى بالقلب والقالب مع رعاية غاية الأدب، فقام تجاه الوجه الشريف متواضعاً خاضعاً خاشعاً مع الذلة والانكسار والخشية والوقار والهيبة والافتقار غاض الطرف مكفوف الجوارح فارغ القلب واضعاً يمينه على شماله مستقبلاً للوجه الكريم مستدبراً للقبلة تجاه مسمار الفضة على نحو أربعة أذرع لا الأقل (أى لأنه ليس من شعار آداب الأبرار) من المنارية التى عند رأسه الكريم ناظرًا إلى الأرض أو إلى أسفل ما يستقبله من الحجرة الشريفة محتزراً عن اشتغال النظر بما هناك من الزينة متمثلاً صورته الكريمة فى خيالك مستشعراً بأنه عليه الصلاة والسلام عالم بحضورك وقيامك وسلامك (أى بل بجميع أفعالك وأحوالك وارتحالك ومقامك، وكأنه حاضر جالس بإزائك) مستحضراً عظمتة وجلالته وشفرة وقدره صلى الله تعالى عليه واله وسلم، ثم قال مسلماً مقتصدًا من غير رفع صوت ولا إخفاء =

☆ اس کے بعد نبی کریم ﷺ سے شفاعت کی درخواست کرے کہ حضور والا گناہوں کے بوجھ نے میری کمر توڑ دی ہے، میں آپ کے سامنے اپنے گناہوں سے توبہ کرتا ہوں اور اللہ سے معافی چاہتا ہوں، حضور ﷺ بھی میرے لئے استغفار فرمائیں، اور قیامت کے دن میری شفاعت فرمائیں، اگر حضور ﷺ نے عنایت نہ فرمائی تو میں کہیں کا نہ ہوں گا، اب اس دروازہ میں دل کی فرمائشیں سب پوری کیجئے، کوئی حسرت باقی نہ رہے، کبھی صرف آنسوؤں کی زبان سے کام لے کبھی ذوق و شوق کی زبان میں عرض کرے۔ (۱)

= بحضور وحياء: السلام عليك أيها النبي ورحمة الله وبركاته، السلام عليك يا رسول الله، السلام عليك يا حبيب الله، السلام عليك يا خليل الله، السلام عليك يا خير خلق الله، السلام عليك يا صفوة الله، السلام عليك يا خير الله، السلام عليك يا سيد المرسلين، السلام عليك يا إمام المقتدين، السلام عليك يا من أرسله الله رحمة للعالمين، السلام عليك يا شفيع المذنبين، السلام عليك يا مبشر المحسنين، السلام عليك يا خاتم النبيين، السلام عليك وعلى جميع الأنبياء والمرسلين، والملائكة المقربين، السلام عليك وعلى آلك وأهل بيتك وأصحابك أجمعين، و سائر عباد الله الصالحين. (مناسك الملا على القارى مع إرشاد السارى : (ص: ۱۵، ۱۶، ۱۷) باب زيارة سيد المرسلين ﷺ، ط: الإمدادية، مكة المكرمة)

غنية الناسك: (ص: ۲۷۷، ۲۷۸) خاتمة فى زيارة قبر الرسول ﷺ، ط: إدارة القرآن. مراقى الفلاح مع الطحطاوى: (ص: ۷۷) كتاب الحج، فصل فى زيارة النبي ﷺ، ط: قديمى.

(۱) ثم يطلب الشفاعة أى فى الدنيا بتوفيق الطاعة وفى الآخرة بغفران المعصية فيقول: يا رسول الله! أسئلك الشفاعة، ثلاثاً؛ لأنه أقل مراتب الإلحاح لتحقيق المنال، فى مقام الدعاء والسؤال، ولا يبعد أن يكون إشارة إلى طلبها فى المقامات الثلاثة من الدنيا والبرزخ والآخرة، أو المراتب المرتبة من الشريعة والطريقة والحقيقة. (إرشاد السارى: (ص: ۱۸) باب زيارة سيد المرسلين ﷺ، ط: الإمدادية، مكة المكرمة)

غنية الناسك: (ص: ۳۷۹) خاتمة فى زيارة قبر الرسول ﷺ، ط: إدارة القرآن.

نحن وفدك يا رسول الله، وأضيافك، جئنا إليك وإلى بلدك الكريم من بلاد شاسعة، وأماكن بعيدة، نقصد بذلك قضاء حقك علينا والنظر إلى آثارك والتبكير بالسلام عليك والاستشفاع بك إلى ربنا عز وجل. فإن خطايا قد قصمت ظهورنا وأوزارنا قد أثقلت كواهلنا وأنت الشافع المشفع وقد قال الله تعالى: ﴿وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا =

اور یہ بھی دعا کرے ”اے اللہ! نبی کریم ﷺ کی قبر مبارک پر میری اس حاضری کو آخری موقع نہ بنا بلکہ اے رب ذوالجلال مجھے پھر واپس آنے کی توفیق عطا فرما“۔ (۱)

اور اس دعا کے وقت نہ آواز بہت اونچی کرے اور نہ بالکل دھیمی ہو۔ (۲)

☆ اس کے بعد اپنے ان بزرگوں، عزیزوں کا سلام حضور ﷺ کو پہنچائیں، جنہوں نے آپ سے فرمائش کی ہو، اور آپ نے ان سے وعدہ کر لیا ہو، اس کے لئے = أنفسهم جاء وک فاستغفروا اللہ واستغفر لهم الرسول لوجدوا اللہ تواباً رحیماً النساء : (۲۴) وقد جئناک یا رسول اللہ ظالمین لأنفسنا، مستغفرین لذنوبنا فاشفع لنا إلی ربنا واسأله أن یمیتنا علی سنتک، ویحشرنا فی زمرتک ویسقینا بکأسک غیر خزایا ولا ندامی، ویرزقنا مرافقتک فی الفردوس الأعلى مع الذین أنعم اللہ علیهم من النبیین والصدیقین والشهداء والصالحین وحسن أولئک رفیقاً، یا رسول اللہ، الشفاعة، الشفاعة، الشفاعة. (البحر العمیق : ۲۹۰۳، ۲۹۰۴) الباب العشرون : فی تاریخ المدينة وما يتعلق بمسجدھا النبوی، کیفیة السلام علیہ ﷺ حال الزيارة، ط: مؤسسه الریان، المكتبة المکیة

(۱) ویقول : غیر مودع یا رسول اللہ! ثم یقول : اللہم لا تجعل هذا آخر العهد بنبیک ومسجدہ وحرمتہ ویسر لی العود الیہ، والعکوف لیدیہ والعافیة فی الدنیا والآخرة. (غنیة الناسک : ص: ۳۸۸) خاتمة فی زیارة الرسول ﷺ، فصل : فی آداب الرجوع، ط: إدارة القرآن (۵۲/۷) باب زیارة سید المرسلین ﷺ، فصل فی آداب الرجوع، ط: الإمدادیة، مکة المکرمة.

الفقه الإسلامی وأدلتہ : (۳/۳۲۲) الباب الخامس، الحج والعمرة، الفصل الثانی : خصایص الحرمین، المبحث الثانی، حرم المدينة، ط: دار الفکر.

(۲) ثم مسلماً أى مرید السلام مقتصدًا أو متوسطًا فی رفع کلامہ کما بیئہ من غیر رفع صوت لقوله تعالیٰ: ﴿إِنَّ الَّذِينَ یَغْضُونَ أَسْوَائِهِمْ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ﴾ الآية. ولا إخفاء أى بالمره، لفوت الإسماع الذی هو السنة، وإن کلا یخفی شیء علی الحضرة..... (إرشاد الساری : ص: ۱۶۷) باب زیارة سید المرسلین ﷺ، ط: الإمدادیة، مکة المکرمة

البحر العمیق : (۵/۲۹۰۰) الباب العشرون : فی تاریخ المدينة وما يتعلق بمسجدھا النبوی ﷺ، کیفیة زیارته ﷺ وزيارة ضجعیہ (رضی اللہ عنہما)، ط: مؤسسه الریان، المكتبة المکیة. غنیة الناسک : (ص: ۳۸۲) خاتمة فی زیارة قبر الرسول ﷺ، ط: إدارة القرآن.

یوں کہنا چاہئے:

السلام علیک یا رسول اللہ من فلان بن فلان یتشفع

بک الی ربک فاشفع له ولجميع المؤمنين. (۱)

”اے اللہ کے رسول! آپ پر فلاں بن فلاں کی جانب سے سلام ہو، وہ آپ کے پروردگار کی بارگاہ میں آپ کی شفاعت کا طالب ہے پس اس کی اور تمام مسلمانوں کی شفاعت فرمائیں۔“ ☆ اور اگر تمام سلام بھیجے والوں کا نام لینا مشکل ہو تو اتنا ہی کہہ دے کہ حضور ﷺ آپ پر ایمان رکھنے والے اور آپ کا نام لینے والے میرے چند بزرگوں اور عزیزوں، دوستوں نے بھی سلام عرض کیا ہے، حضور ﷺ ان کا بھی سلام قبول فرمائیں اور ان کے لئے اپنے رب سے مغفرت مانگیں، وہ بھی حضور ﷺ کی شفاعت کے طلب گار اور امیدوار ہیں۔ (۲)

☆ پھر اس کے بعد تقریباً ایک ہاتھ دہنی جانب ہٹ کر آپ کے یا غار اور سب سے بڑے جاثار حضرت ابوبکر صدیقؓ کی خدمت میں سلام عرض کرے اور یہ کہے:

السلام علیک یا سیدنا ابابکر الصدیق

السلام علیک یا خلیفہ رسول اللہ

السلام علیک یا وزیر رسول اللہ

السلام علیک یا صاحب رسول اللہ فی الغار

(۱) ثم لیبلغ سلام من أوصاه بتبلیغ سلامہ، فیقول : السلام علیک یا رسول اللہ من فلان بن فلان یتشفع بک إلی ربک، أو فلان بن فلان یسلم علیک یا رسول اللہ یتشفع بک إلی ربک..... (غنیة الناسک : (ص: ۳۷۹) خاتمة فی زیارة قبر الرسول ﷺ، ط: إدارة القرآن (البحر العمیق : ۲۹۰۷/۵) الباب العشرون : فی تاریخ المدينة وما يتعلق بمسجدھا النبوی، کیفیة السلام علیہ ﷺ حال الزيارة، ط: مؤسسه الریان، المكتبة المکیة.

إرشاد الساری : (ص: ۷۳/۷) باب زیارة سید المرسلین ﷺ، ط: الإمدادیة، مکة المکرمة. ش (۲) انظر الحاشیة السابقة، رقم: ۱.

السلام عليك يا رفيقه في الاسفار ورحمة الله وبركاته. (۱)
☆ اس کے بعد پھر ایک ہاتھ اور دہنی جانب ہٹ کر سیدنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے روبرو سلام عرض کرے اور یوں کہے:

السلام عليك يا عمر بن الخطاب
السلام عليك يا امير المؤمنين
السلام عليك يا عز الاسلام والمسلمين
السلام عليك يا ابا الفقراء والضعفاء
والارام والاتيام، السلام عليك يا مظهر الاسلام
السلام عليك يا مكسر الاصنام، جزاك الله
عنا افضل الجزاء ورضى الله عنه، ورحمته الله وبركاته. (۲)

(۱) ثم يتأخر إلى صوب يمينه قدر ذراع، فيسلم على خليفة رسول الله ﷺ، أبي بكر الصديق رضي الله عنه فيقول: السلام عليك يا خليفة رسول الله، السلام عليك يا صفى رسول الله، السلام عليك يا صاحب رسول الله، السلام عليك يا وزير رسول الله، السلام عليك يا ثانى رسول الله فى الغار ورفيقه فى الأسفار، وأمينه على الأسرار، السلام يا علم المهاجرين والأنصار، السلام عليك يا أبا بكر الصديق، السلام عليك ورحمة الله وبركاته، جزاك الله عن رسوله وعن الإسلام وأهله خير الجزاء، ورضى الله عنك أحسن الرضاء. (مناسك الملا على القارى مع إرشاد السارى: (ص: ۱۸، ۱۹) باب زيارة سيد المرسلين، ط: الإمدادية، مكة المكرمة)
غنية الناسك: (ص: ۳۹) خاتمة فى زيارة قبر الرسول ﷺ، ط: إدارة القرآن.

البحر العميق: (ص: ۲۹۰۵/۵) الباب العشرون: فى تاريخ المدينة وما يتعلق بمسجدها النبوى، كيفية السلام عليه ﷺ حال الزيارة، ط: مؤسسة الريان، المكتبة المكية.

(۲) ثم يتأخر كذلك قدر ذراع فيسلم على عمر رضي الله عنه؛ لأن رأسه من الصديق كراس الصديق من النبى ﷺ، فيقول: السلام عليك يا امير المؤمنين، عمر الفاروق الذى أعز الله به الإسلام، إمام المسلمين حيا وميتاً، جزاك الله عن أمة محمد خيراً. ويزيد عليه أو ينقص إن ضاق الوقت. (غنية الناسك: (ص: ۳۹، ۳۸۰) خاتمة فى زيارة قبر الرسول ﷺ، ط: إدارة القرآن)
ثم يتأخر عنه إلى يمينه قدر ذراع فيسلم على خليفة رسول الله ﷺ عمر بن الخطاب رضي =

اس کے بعد جو دعایا دہو وہ کرے اور جو دل چاہے مانگے۔ (۱)
☆ روضہ اقدس کی زیارت سے فارغ ہو کر ”بقیع“ کے قبرستان ”جنت البقیع“ کی جانب جا کر قبروں اور مزارات پر حاضر ہونا چاہیئے، یہاں پر حضرت عباسؓ، حسنؓ بن علیؓ، زین العابدینؓ، ان کے فرزند محمد باقرؓ، اور ان کے بیٹے جعفر صادقؓ، امیر المؤمنین سیدنا عثمانؓ اور نبی کریم ﷺ کے فرزند ابراہیمؓ اور متعدد ازواج مطہراتؓ اور آپ ﷺ کی پھوپھی صفیہؓ نیز دوسرے بہت سے صحابہ و تابعین بالخصوص امام مالکؓ اور سیدنا نافع رحمہ اللہ کے مزارات کی زیارت کی جائے۔ (۲)

= اللہ فیقول: السلام عليك يا امير المؤمنين عمر الفاروق، السلام عليك يا من كمل به الأبرعين، السلام عليك يا من استجاب الله فيه دعوة خاتم النبيين، السلام عليك يا من أظهر الله به الدين، السلام عليك يا من أعز الله به الدين، السلام عليك يا من نطق بالصواب ووافق قوله محكم الكتاب، السلام عليك يا من عاش حميداً وخرج من الدنيا شهيداً، جزاك الله عن نبيه وخليفته وأمتة خير الجزاء، السلام عليك ورحمة الل وبركاته. (إرشاد السارى: (ص: ۱۹، ۲۰) باب زيارة سيد المرسلين ﷺ، ط: الإمدادية، مكة المكرمة)

البحر العميق: (ص: ۲۹۰۵/۵) الباب العشرون: فى تاريخ المدينة وما يتعلق بمسجدها النبوى، كيفية السلام ﷺ حال الزيارة، ط: مؤسسة الريان، المكتبة المكية.

(۱) ثم يرجع إلى حيال وجه النبى ﷺ ويقف عند القبر الأقدس على قدر رمح فيحمد الله تعالى وينشئ عليه ويمجده ويصلى على النبى ﷺ ويستشفع به إلى ربّه ويدعو رافعاً يديه لنفسه ولوالديه ولمن شاء من أقاربه وأشياعه وإخوانه ولمن أوصاه وسائر المسلمين. (إرشاد السارى: (ص: ۲۰) باب زيارة سيد المرسلين ﷺ، ط: الإمدادية، مكة المكرمة)

غنية الناسك: (ص: ۳۸۰) خاتمة فى قبر الرسول ﷺ، ط: إدارة القرآن.

مراقى الفلاح: (ص: ۷۵) كتاب الحج، فصل فى زيارة النبى ﷺ، ط: قديمى.
(۲) يستحب أن يخرج كل يوم إلى البيع بعد زيارة النبى ﷺ وصاحبه رضي الله عنهما فيزور القبور التى به خصوصاً يوم الجمعة، وقد قيل إنه مات بالمدينة من الصحابة نحو عشرة آلاف غير أن غالبهم لا يعرف، ومن يعرف عينا أو جهة بالبيع مشهد عثمان ومشهد سيدنا إبراهيم ابن النبى ﷺ وفيه رقية ابنته ﷺ وعثمان بن مظعون وعبد الرحمن بن عوف وسعد بن أبى وقاص وعبد الله بن مسعود، وخنيس بن حذافة، وأسعد بن زرارة، فينبغي أن يسلم هناك على هؤلاء كلهم رضي الله عنهم، ومشهد عباس بن عبد المطلب، وهو عم النبى ﷺ، وفيه حسن =

☆ اور مستحب یہ ہے کہ جمعرات کے روز شہدائے احد خاص طور پر سید الشہداء سیدنا حمزہؓ کے مزار کی زیارت کی جائے اور وہاں پر کہے:

سلام علیکم بما صبرتم فنعیم عقبی الدار سلام علیکم

دار قوم مومنین وانا ان شاء للہ بکم لا حقوں۔

ترجمہ: ”اے قبر والے! وہ صبر اور استقامت جس کا تم نے مظاہرہ کیا اس پر تمہیں سلام ہو، آخرت کا گھر کیسی اچھی جگہ ہے، ایمان والوں کی اس اقامت کی جگہ پر سلام ہو، ہم بھی ان شاء اللہ تم سے ملنے والے ہیں۔“

یہاں پر آیت الکرسی اور سورۃ اخلاص (قل هو اللہ احد) پڑھنی چاہیئے، اور ہفتہ کے دن مسجد قبا پر آنا مستحب ہے۔ (۱)

= بن علی عند رجلی العباس، قیل: وفاطمة الزهراء، وقیل فی مسجدھا بالبقیع، قیل ورأس الحسین، قیل وعلى أيضاً نقل إلیهم رضی اللہ عنہم ولا بأس بالسلام علی هؤلاء کلہم، وفيہ أيضاً: زین العابدین وابنه محمد الباقر، وابن محمد جعفر الصادق رضی اللہ عنہم، ومشہد أزواج النبی ﷺ وعلى اله وأزواجه ماعدا خديجة وميمونة وقيل لا يعرف لتحقيق من فيهن..... ومشہد الإمام مالک ومشہد يقال: إن به نافعاً مولی ابن عمر رضی اللہ عنہم..... (إرشاد الساری: (ص: ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲) باب زیارة سيّد المرسلين ﷺ، فصل: فی زیارة أهل البقیع، ط: الإمدادية، مکتة المکرمة) غنية الناسک: (ص: ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵) خاتمة فی زیارة قبر الرسول ﷺ، فصل: فی زیارة أهل البقیع، ط: إدارة القرآن.

☆ مراقی الفلاح: (ص: ۷۵۰) کتاب الحج، فصل فی زیارة النبی ﷺ، ط: قديمی. (۱) فیأتی المشہد والمزارات خصوصاً قبر سيد الشهداء حمزة رضی اللہ عنہ..... وإن تيسر يوم الخميس فهو حسن ويقول: سلام علیکم بما صبرتم فنعیم عقبی الدار، ويقرأ آية الكرسي، والإخلاص إحدى عشر مرة، وسورة يس إن تيسر ويهدي ثواب ذلك لجميع الشهداء ومن بجوارهم من المؤمنين ويستحب أن يأتي مسجد قباء يوم السبت أو غيره ويصلي فيه..... (مراقی الفلاح: (ص: ۷۵۰، ۷۵۱) کتاب الحج، فصل فی زیارة النبی ﷺ، ط: قديمی) غنية الناسک: (ص: ۳۸۶، ۳۸۷) خاتمة قبر النبی ﷺ، فصل: فی زیارة شهداء أحد، وفصل: فی زیارة مسجد قباء وما يقربه من الآبار، ط: إدارة القرآن. =

☆ جب تک مدینہ منورہ میں رہے تمام نمازیں مسجد نبویؐ میں ادا کرنا مستحب ہے، اور جب مدینہ منورہ سے واپسی کا ارادہ ہو تو دو رکعت نماز وداع مسجد نبویؐ میں ادا کرنا مستحب ہے، اور جو مراد ہو اس کے لئے دعا مانگی جائے اور پھر حضور ﷺ کی قبر پر آ کر دعائیں مانگے، اللہ تعالیٰ دعاؤں کو قبول کرنے والا ہے۔ (۱)

☆ اور یہ تصور و خیال کرتے ہوئے کہ میں بارگاہ عالی مقام میں حاضر ہوں کہ آقا ﷺ میری گزارش بہ نفس نفیس سن رہے ہیں، پورے ادب کے ساتھ ہلکی آواز سے صلوٰۃ و سلام کا نذرانہ پیش کرے، اور شفاعت کی درخواست پیش کرے، اور صلوٰۃ و سلام کے الفاظ اوپر لکھے گئے ہیں۔ (۲)

= إرشاد الساری: (ص: ۳۳، ۳۴، ۳۸) باب زیارة سيّد المرسلين ﷺ، فصل: فی المساجد المنسوبة إلیه ﷺ، وفصل: فی زیارة جبل أحد وأهله، ط: الإمدادية، مکتة المکرمة. (۱) وليغتنم أيام مقامه بالمدينة المشرفة فيحرص على ملازمة المسجد والصلاة فيه بالجماعة..... (غنية الناسک: (ص: ۳۸۲) خاتمة فی زیارة قبر الرسول ﷺ، ط: إدارة القرآن) وأيضاً فيه: وإذا فرغ من زیارة الأنام عليه الصلاة والسلام و زیارة المساجد والمشاهد العظام يستحب أن يودع مسجد النبی ﷺ بصلاة ودعاء بما أحب وأولى أن يكون بمصلاہ ﷺ ثم بما قرب منه إلى مايلي المنبر، وأن يأتي القبر المقدس، فيزور كما حرّر ثم يدعو بما أحب من دين أو دنيا، ويسأل الله تعالى والوصول إلى الأهل سالمًا من بليات الدارين..... (غنية الناسک: (ص: ۳۸۸) خاتمة فی زیارة قبر الرسول ﷺ، فصل فی آداب الرجوع، ط: إدارة القرآن) إرشاد الساری: (ص: ۷۲۴) باب زیارة سيّد المرسلين ﷺ، فصل: فی آداب المجاورة فی المدينة المنورة، و(ص: ۷۵۲) فص فی آداب الرجوع، ط: الإمدادية، مکتة المکرمة. شامی: (ص: ۶۲۸/۲) کتاب الحج، باب الهدی، خاتمة، ط: سعید. (۲) متمثلًا صورته الكريمة فی خیالک مستشعرًا بأنّه عليه الصلاة والسلام عالم بحضورک وقيامک وسلامک، مستحضراً عظمتہ وجلالته وشرفه وقدره ﷺ، ثم قال: مسلماً مقتصدًا من غير رفع صوت ولا إخفاء بحضور وحياء..... ثم يطلب الشفاعة فيقول: يا رسول الله! أسألك الشفاعة ثلاثًا..... (إرشاد الساری: (ص: ۷۱۶، ۷۱۸) باب زیارة سيّد المرسلين ﷺ، ط: الإمدادية، مکتة المکرمة) غنية الناسک: (ص: ۳۷۸) خاتمة فی زیارة قبر الرسول ﷺ، ط: إدارة القرآن. البحر العميق: (۲۹۰۳/۵) الباب العشرون: فی تاريخ المدينة وما يتعلق بمسجدھا النبوی، كيدية السلام عليه ﷺ، ط: مؤسسة الريان، المكتبة المكيّة.

☆ مدینہ منورہ میں قیام کے ایک ایک لمحہ کو غنیمت سمجھا جائے، جس قدر ہو سکے طاعت و عبادت میں صرف کریں، ہر نماز جماعت کے ساتھ مسجد نبوی ﷺ میں ادا کرے بلکہ یہ کوشش کرے کہ ریاض الجنۃ یا اس حصے میں پڑھے جو حضور ﷺ کے زمانہ میں مسجد تھی، درود شریف کا ورد ہر وقت جاری رکھے، کثرت کے ساتھ روضہ اقدس ﷺ پر حاضری دیتا رہے، اور سلام عرض کرتا رہے کیونکہ پھر یہ دولت کہاں نصیب ہوگی، اور زیادہ سے زیادہ وقت مسجد نبوی ﷺ میں گزارے۔

☆ اگر مواجہہ شریف میں اطمینان و سکون کے ساتھ صلوٰۃ و سلام کا موقع نہ مل سکے تو مسجد نبوی ﷺ میں جس جگہ سے سہولت سے ہو سکے صلوٰۃ و سلام اور درود شریف کا ورد رکھے۔ (۱)

زیارت نبوی ﷺ کے آداب

نبی کریم ﷺ کی زیارت کے آداب میں سے یہ ہے کہ پہلے بارگاہ عالی میں

(۱) وإذا فرغ من الزيارة يأتي المنبر فيدعو عنده، ويأتي الروضة فيكثر فيها من الصلاة والدعاء، وعند الأساطين الفاضلة، وليغتتم أيام مقامه بالمدينة المشرفة، فيحرص على ملازمة المسجد والاعتكاف والختم ولو مرة منه..... ويكثر من الصلاة والسلام على النبي ﷺ والصيام والصدقة عند الأساطين الفاضلة وغيرها (أى وغير الأسطوانات من المشاهد الكاملة من قرب محرابه ومنبره وقرب قبره وسائر أماكن الروضة الشريفة) مع تحرّى المسجد الأوّل..... (إرشاد السارى : (ص: ۷۲۴، ۷۲۶) باب زيارة سيّد المرسلين ﷺ، ط: الإمداديه، مگّة المكرّمة)

☆ وليغتتم أيام مقامه بالمدينة المشرفة فيحرص على ملازمة المسجد والصلاة فيه بالجماعة..... ويكثر من الصلاة والسلام على النبي ﷺ والصيام والصدقة ويكثر من السنن والنوافل في الروضة الكريمة خصوصاً عند الأساطين الفاضلة وأفضل الأماكن للصلاة محرابه ﷺ، ثم ما قرب منه، ومن المنبر، قال مالك: أفضل مواقع الصلاة النافلة محرابه ﷺ، وأفضل مواضع الفرض الصف الأوّل، ويتحرّى المسجد الأوّل الذى كان فى زمن النبي ﷺ..... (غنية الناسك : (ص: ۳۸۲، ۳۸۳) خاتمة فى زيارة قبر الرسول ﷺ، ط: إدارة القرآن)

1 الهندية : (۲۶۶/۱) كتاب المناسك ، خاتمة فى زيارة قبر الرسول ﷺ ، ط: وشيديه .

سلام پیش کرے اس کے بعد شفاعت کی درخواست کرے، امام جزریؒ ”حسن حصین“ میں تحریر فرماتے ہیں کہ اگر نبی کریم ﷺ کی قبر مبارک کے پاس دعا قبول نہ ہوگی تو اور کہاں ہوگی؟ (۱)

صلاة و سلام اور شفاعت کی درخواست پیش کرنے کے بعد قبلہ رخ ہو کر دعا مانگے اور مدینہ طیبہ میں درود شریف کثرت سے پڑھنا چاہیے اور قرآن کریم کی تلاوت کی مقدار بھی بڑھا دینی چاہیے۔ (۲)

(۱) ثم يطلب الشفاعة أى فى الدنيا بتوفيق الطاعة وفى الآخرة بغفران المعصية ، فيقول يا رسول الله ! أسألك الشفاعة ، ثلاثاً (إرشاد السارى : (ص : ۷۱۸) باب زيارة سيّد المرسلين ﷺ ، فصل : ولو توجه إلى الزيارة ، ط : الإمداديه ، مگّة المكرّمة)

☆ وعند قبور الأنبياء عليهم السلام ، ولا يصحّ قبر نبى بعينه سوى قبر نبينا ﷺ ، بالإجماع فقط . (حصن حصين : (ص : ۷۷۴) الباب الثانى : فى أوقات الإجابة وأحوالها وأماكنه فصل : فى أماكن الإجابة وهو المواضع المباركة ، ط : مكتبة سيد أحمد شهيد)

☆ غنية الناسك : (ص: ۳۷۹) خاتمة فى زيارة قبر الرسول ﷺ ، فصل : وإذا تقبّجه إلى الزيارة ، ط: إدارة القرآن .

☆ قال الحسن البصرى فى رسالته إلى أهل مگّة ان الدعاء يستجاب هناك فى خمسة عشر موضعاً : فى الطواف ، وعند الملتزم ، وتحت الميزاب ، وفى البيت ، وعند زم زم وعلى الصفا والمروة وفى المسعى وخلف المقام وفى عرفات وفى المزدلفة ، وفى منى وعند الجمرات الثلاث ، قلت : وإن لم يجب الدعاء عند النبي صلى الله عليه وسلم ففى أى موضع يستجاب على انا قدر وينا فى استجابة الدعاء فى الملتزم حديثاً مسلسلاً من طريق أهل مگّة الخ . (حصن حصين : (ص : ۳۲ ، ۳۳) أماكن الإجابة ، المنزل الأوّل من ورد يوم الخميس ، ط: المطبع المجتبائى دہلی) .

(۲) ثم يتقدم إلى رأس القبر الشريف فيقف بين القبر والأسطوانة التى هناك ، ويسقتل القبلة ، ويجعل الرأس المقدّس عن يساره ويحمد الله تعالى ويشئى عليه ، ويصلى على النبي ﷺ ويدعو لنفسه وللمن أحبّ بما أحبّ (البحر العميق : (۵/۲۹۰۶) الباب العشرون : فى تاريخ المدينة وما يتعلق بمسجدها النبوى ، كيفية السلام عليه ﷺ حال الزيارة ، ط: مؤسسة الريان ، المكتبة المكيّة)

☆ إرشاد السارى : (ص: ۷۲۰) باب زيارة سيّد المرسلين ﷺ ، ط: الإمداديه ، مگّة المكرّمة .

☆ غنية الناسك : (ص : ۳۸۰) خاتمة فى زيارة قبر الرسول ﷺ ، ط: إدارة القرآن .

☆ انظر الحاشية رقم : ۲ ، على نفس الصفحة ، أيضاً .

زیتون

☆ احرام کی حالت میں زیتون کا تیل زخم پر یا ہاتھ پاؤں کی پھٹن پر لگانا جائز ہے، اس سے دم یا صدقہ لازم نہیں ہوتا۔ (۱)

☆ احرام کی حالت میں زیتون کا تیل کان یا ناک میں پٹکانے سے دم یا صدقہ لازم نہیں ہوتا۔ (۲)

☆ زیتون کا خالص تیل اگر ایک بڑے عضو یا اس سے زیادہ پر خوشبو کے طور پر لگایا تو دم واجب ہے، اور اگر اس سے کم پر لگایا تو صدقہ واجب ہے، اور اگر اس کو کھالیا دوا کے طور پر لگایا تو کچھ بھی واجب نہیں ہے۔ (۳)

☆ زیتون کے تیل میں اگر خوشبو ملی ہوئی ہے، جیسے گلاب یا جمبیلی وغیرہ کے پھول ڈال دیئے جاتے ہیں اور اس کو روغن گلاب کہتے ہیں، یا کوئی اور خوشبو ڈالی گئی، اور اس تیل کو ایک کامل عضو پر لگایا گیا تو دم دینا واجب ہوگا اور اس سے کم پر لگایا تو صدقہ دینا لازم ہوگا۔ (۴)

(۱، ۲، ۳) ولو اذهن بزيت بحت أو خل بحت غير مطبوخ كل منهما ، وأكثر فعليه دم عند أبي حنيفة ، وصدقته عندهما وإن استقل منهما فصدقته اتفاقاً ، هذا إذا استعملهما على وجه الطيب ، سواء استعملهما في الشعر أو الجسد عندنا ، أما إذا استعملهما على وجه التداوي ، أو الأكل فلا شيء عليه بالإجماع فلو أكلهما وأستعملهما ، أو داوى بهما جراحته ، أو شقوق رجله أو أقطر في أذنيه ، فلا شيء عليه ، وأما المطيب منهما وهو ما ألقى فيه الأنوار ، كدهن البنفسج ، والياسمين والورد والبان ، والخيري وما أشبه ذلك ، فإذا دهن به عضوًا كبيرًا كاملاً فعليه دم بالإجماع ؛ لأنه طيب وفي الأقل منه صدقة ، وكذا إذا اذهن بالمطبوخ منهما وأكثر منه فعليه دم اتفاقاً (غنية الناسك : (ص : ۲۴۸ ، ۲۴۹) باب الجنایات ، الفصل الأول : في الطيب ، مطلب : في الأذهان ، ط : إدارة القرآن)

☆ إرشاد الساری : (ص : ۴۵۸ ، ۴۵۹) باب الجنایات وأنواعها ، النوع الثاني : في الطيب ، فصل في الدهن ، ط : الإمدادية مگة المکرمة .

☆ الهنديه : (۲۴۰ / ۱) كتاب المناسك ، الباب الثامن : في الجنایات ، الفصل الأول : فيما يجب بالتطيب ، والتدهن ، ط : رشيديه .

زیتون کا تیل

”ناریل کا تیل“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۴ / ۲۶۱)

زیر ناف

احرام کی حالت میں زیر ناف کے پورے بال صاف کرنے سے دم دینا لازم ہوگا۔ (۱)

زیور

عورت کے لئے احرام کی حالت میں زیور پہننا جائز ہے، البتہ نہ پہننا بہتر ہے۔ (۲)

(۱) وإن حلق عانته أو إبطيه أو تتفهما أو أحدهما فعليه دم . (الهنديہ : (۲۴۳ / ۱) كتاب المناسك ، الباب الثامن : في الجنایات ، الفصل الثالث : في حلق الشعر وقلم الأظفار ، ط : رشيديه)

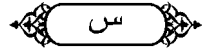
☆ مراقي الفلاح : (ص : ۴۲) كتاب الحج ، باب الجنایات ، ط : قديمي .

☆ الدر مع الرد : (۵۴۹ / ۲) كتاب الحج ، باب الجنایات ، ط : سعيد .

(۲) وتلبس الحرير والذهب وتتحلى بأى حلى شئت . (غنية الناسك : (ص : ۹۴) باب الإحرام ، فصل في إحرام المرأة ، ط : إدارة القرآن)

☆ لها أن تلبس الحرير والذهب وتتحلى بأى حلى شئت عند عامة العلماء ، وعن عطاء أنه كره ذلك ، والصحيح قول العامة لما روى أن ابن عمر رضی اللہ عنہما كان يلبس نساءه الذهب والحرير في الإحرام ، وعن عائشة رضی اللہ عنہا أنها سئلت : ما تلبس المرأة ؟ قالت : تلبس من خزها وقزها وأصباغها وحليها ، أخرجه البغوي في شرح السنّة . (البحر العميق : (۷ / ۱۴) ، ۷۱۵) الباب السابع : في الإحرام ، الفصل الثامن : إحرام المرأة والخنثى المشكل ، ط : مؤسسة الريان المكتبة المكيّة)

☆ إرشاد الساری : (ص : ۱۶۳) باب الإحرام ، فصل : في إحرام المرأة ، ط : الإمدادية ، مگة المکرمة .



سات ستون

- ۱۔ ستون حنانه۔ ۲۔ ستون عائشہ۔ ۳۔ ستون ابولبابہ۔ ۴۔ ستون سریر۔
 - ۵۔ ستون حرس۔ ۶۔ ستون وفود۔ ۷۔ ستون تہجد۔
- یہ تمام ستون مسجد کے اس حصہ میں ہیں جو حضور اقدس ﷺ کے زمانے میں تھی، ان ستونوں کے پاس جا کر دعا اور استغفار کرے، اور جب بھی موقع ملے اگر مکروہ وقت نہیں تو ان کے پاس نوافل ادا کرے یہ بڑے متبرک مقامات ہیں، ان کی تفصیل اپنی اپنی جگہ پر دیکھیں۔ (۱)

ساس کو حج پر لے جانا

”داماد“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۲/۲۶۶)

سالی محرم نہیں

محرم وہ ہے جس سے نکاح کسی حال میں بھی جائز نہ ہو، سالی محرم نہیں ہے

- (۱) ثم يأتي الروضة الكريمة فليكثر فيها من الصلاة والدعاء خصوصاً عند المنبر جمعاً بين فضيلة الروضة والمنبر وعند الأساطين الفاضلة منها اسطوانة في علم على المصلي الشريف وكان جذعه ﷺ الذي كان يخطب إليه ويتكى عليه أمامها واسطوانة عائشة رضي الله عنها واسطوانة التوبة واسطوانة السرير واسطوانة على رضي الله عنه ويسمى اسطوانة الحرس واسطوانة الوفود واسطوانة مربعة القبر، ويقال لها: مقام جبرئيل عليه السلام واسطوانة التهجد كان ﷺ يصلي إليها ليلاً (غنية المناسك: (ص: ۳۸۱، ۳۸۲) خاتمة في زيارة قبر الرسول ﷺ، ط: إدارة القرآن)
- إرشاد الساري: (ص: ۷۲، ۷۳) باب زيارة سيد المرسلين ﷺ، فصل: في آداب المجاورة في المدينة المنورة، الأساطين الفاضلة، ط: الإمدادية، مكة المكرمة.
- البحر العميق: (۱/۲۶۵، ۲۶۶) الباب الأول: في الفضائل، فضل الأسطوانات المشهودة في الروضة والصلاة إليها، ط: مؤسسة الريان، المكتبة المكية.

چنانچہ اگر شوہر بیوی کو طلاق دیدے اور عدت گزر جائے، یا بیوی کا انتقال ہو جائے تو سالی کے ساتھ نکاح ہو سکتا ہے، اور نامحرم کو ساتھ لے جانا جائز نہیں ہے بلکہ ایسی صورت میں بہنوئی گنہگار ہوگا، اس لئے بہنوئی حج میں سالی کو ساتھ نہ لے جائے۔ (۱)

سامان

کسی کے پاس ضرورت سے زائد سامان ہے، اور اس کی اتنی مالیت ہے کہ اس کو بیچ کر حج کر سکتا ہے تو اس کو حج کے لئے بیچنا واجب ہے۔ (۲)

سانپ

”موذی جانور“ عنوان کو دیکھیں۔ (۴/۲۱۱)

سایہ میں بیٹھنا

احرام کی حالت میں کسی بھی چیز کے سایہ میں بیٹھنا جائز ہے۔ (۳)

- (۱) (ومنها المحرم للمرأة) شابة كانت أو عجوزاً إذا كانت بينها وبين مكة مسيرة ثلاثة أيام والمحرم الزوج ومنها لا يجوز مناكحتها على التأييد بقراة أو رضاع أو مصاهرة، كذا في الخلاصة. (الهندية: (۱/۲۱۸، ۲۱۹) كتاب المناسك، الباب الأول، ط: رشيدية)
- شامي: (۲/۴۲۴) كتاب الحج، مطلب في قولهم يقدم حق العبد على حق الشرع، ط: سعيد.
- بدائع الصنائع: (۲/۱۲۳) كتاب الحج، فصل: وأما شرائط فرضيته، ط: سعيد.
- (۲) وذكر ابن شجاع أنه إذا كانت له دار لا يسكنها ولا يواجرها ومتاع لا يمتنعه وعبد لا يستخدمه وجب عليه أن يبيعه ويحج به (بدائع الصنائع: (۲/۱۲۳) كتاب الحج، فصل: وأما شرائط فرضيته، ط: سعيد)
- الهندية: (۱/۲۱۷) كتاب المناسك، الباب الأول، ط: رشيدية.
- غنية الناسك: (ص: ۲۱) باب شرائط الحج، فصل: في شرائط الوجوب، ط: إدارة القرآن.
- (۳) لا بأس بأن يستظل بالبيت والمحمل كذا في الكافي. ولا بأس بأن يستظل في القسطنطينية، كذا في فتاوى قاضي خان. (الهندية: (۱/۲۲۴) كتاب المناسك، الباب الرابع فيما يفعله المحرم بعد الإحرام، ط: رشيدية) =

ستر عورت

جس طرح نماز میں ستر عورت واجب ہے اسی طرح طواف میں بھی ستر عورت واجب ہے، لہذا بدن کے جن حصوں کا چھپانا واجب ہے، اگر ان میں سے کسی عضو کا چوتھائی حصہ کھلا رہ گیا تو واجب ترک ہو گیا، لہذا اس صورت میں دوبارہ طواف کرنا یا دم دینا واجب ہوگا۔ (۱)

ستون ابولبابہ

ایک صحابی حضرت ابولبابہؓ سے ایک قصور سرزد ہو گیا تھا، انہوں نے اپنے آپ کو یہاں بنے ہوئے ستون سے اس نیت سے باندھ لیا کہ جب تک اللہ کی جانب سے میرا قصور معاف نہیں ہوگا تب تک میں اپنے آپ کو اسی سے باندھ کر رکھوں گا، چنانچہ چند دن بعد انہیں معافی ملی نبی کریم ﷺ نے ابولبابہؓ کو ان کے قصور کی معافی کی خوشخبری سنائی، اب اسی مقام پر ایک ستون بنا ہوا ہے جسے ”ستون ابولبابہ“ کہتے ہیں۔ (۲)

ستون تہجد

نبی کریم ﷺ اس جگہ تہجد کی نماز ادا فرمایا کرتے تھے۔ (۳)

= بدائع الصنائع : (۱۸۶/۲) کتاب الحج ، فصل : وأما بيان ما يحظره الإحرام ، وما لا يحظره ، ط : سعيد .
غنية الناسك : (ص : ۹۲) باب الإحرام ، فصل في مباحات الإحرام ، ط : إدارة القرآن .
(۱) وأما ستر العورة فهو مثل الطهارة عن الحدث والجنابة أي أنه ليس بشرط الجواز ، وليس بفرض ، لكنه واجب عندنا حتى لو طاف عريانا فعليه الإعادة مادام بمكة فإن رجع إلى أهله فعليه الدم . (بدائع الصنائع : (۱۲۹/۲) كتاب الحج ، فصل : وأما شروطه و واجباته (أي لطواف الزيارة) ط : سعيد)
الهندية : (۲۴۶/۱) كتاب المناسك ، الباب الثامن في الجنابات ، الفصل الخامس في الطواف والسعي والرمل ورمي الجمار ، ط : رشيدية .

= الثاني : ستر العورة ، لوجوب الدم به وإلا فهو فرض مطلقاً ، والمانع كشف ربع العضو فمأزاد ، كما في الصلاة ، لا أقل ويجمع المتفرقات ، فلو طاف للفرض أو الواجب مكشوف العورة بقدر ما لا تجوز معه الصلاة فعليه الإعادة أو الدم ، وفي التطوع الصدقة . (غنية الناسك : (ص : ۱۱۲) باب في ماهية الطواف فصل : في واجبات الطواف ، ط : إدارة القرآن)
(۳ ، ۲) منها اسطوانة هي علم على المصلي الشريف كان سلمة ابن الأكوع يتحرى الصلاة =

ستون حرس

اس مقام پر حضرت علیؓ اکثر نماز پڑھا کرتے تھے اور اسی جگہ بیٹھ کر سرکارِ دو عالم ﷺ کی پاسبانی کیا کرتے تھے، اس کو ”ستون علی“ بھی کہتے ہیں۔ (۱)

ستون حننا

یہ ستون ”محراب النبی ﷺ“ کے قریب ہے، حضور اقدس ﷺ اس ستون کے پاس کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرمایا کرتے تھے یہیں وہ کھجور کا تناؤ دن ہے جو کٹری کا منبر بن جانے کے بعد آپ ﷺ کی جدائی اور فراق میں بچوں کی طرح رویا تھا۔ (۲)

عندها و كان جذعه الذي يخطب إليه ويتكى عليه أمامها في موضع كرسى الشمعة عن يمين محرابه ﷺ ، و اسطوانة عائشة رضي الله عنها ، وتسمى اسطوانة القرعة لما في الأوسط للطبراني أن رسول الله ﷺ قال : إن في مسجدي لبقعة لو يعلم الناس ما صلوا فيها إلا أن يطير لهم القرعة ، فمن عائشة رضي الله عنها أنها أشارت إليها واسطوانة التوبة واسطوانة السرير ، هذه اللاصقة بالشباك شرقي اسطوانة التوبة روى اعتكافه ﷺ عندها ، كان سريره ﷺ يوضع عندها مرة ، وعند الاسطوانة التوبة مرة أخرى . واسطوانة على رضي الله عنه ويسمى اسطوانة الحرس وكان على كرم الله وجهه يصلي ويجلس في صفحتها التي تلي القبر الشريف ، يحرس رسول الله ﷺ واسطوانة الوفود وكان ﷺ يجلس عندها للوفود ، واسطوانة مربعة القبر ويقال لها : مقام جبرئيل عليه السلام واسطوانة التهجد ، كان ﷺ يصلي إليها ليلاً فهذه في الأساطين الخاصة الذي ذكرها أهل التواريخ ، وإلا فجميع سوارى المسجد يستحب الصلاة عندها ؛ لأنها لاتخلو عن النظر النبوي إليه وصلاة الصحابة عندها . (غنية الناسك : (ص : ۳۸۱ ، ۳۸۲) خاتمة في زيارة قبر الرسول ﷺ ، ط : إدارة القرآن)

= ومنها اسطوانة التوبة ومنها حل رسول الله ﷺ أبا لبابة حين نزل توبته ، وأنزل الله فيه : ﴿ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَخُونُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ ﴾ (البحر العميق : (۱۶۶/۱) ، وأيضاً : (ص : ۲۶۷) الباب الأول : في الفضائل ، فضل الأسطوانة المشهورة في الروضة ، ط : مؤسسة الريان ، المكتبة المكية)

= إرشاد الساري : (ص : ۲۸ ، ۲۹ ، ۳۰) باب زيارة سيد المرسلين ﷺ ، فصل في آداب المجاورة في المدينة المنورة ، الأساطين الفاضلة ، ط : الإمدادية ، مكة المكرمة .
(۲ ، ۱) منها اسطوانة هي علم على المصلي الشريف كان سلمة ابن الأكوع يتحرى الصلاة =

ستون سریر

اس جگہ پر نبی اکرم ﷺ اعتکاف فرماتے تھے اور رات کو یہیں آپ ﷺ کے

لئے بستر بچھا دیا جاتا تھا۔ (۱)

ستون عائشہؓ

ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ”میری مسجد میں ایک ایسی جگہ ہے کہ اگر لوگوں کو وہاں نماز پڑھنے کی فضیلت کا علم ہو جائے تو وہ قرعہ اندازی کرنے لگیں“ اس جگہ کی نشاندہی حضرت عائشہؓ نے فرمائی تھی، ستون عائشہؓ اسی مقام پر بنا ہوا ہے۔ (۲)

= عندها وكان جذعه ﷺ الذي يخطب إليه ويتكى عليه أمامها في موضع كرسى الشمعة عن يمين محرابه ﷺ، واسطوانة عائشة رضي الله عنها، وتسمى اسطوانة القرعة لما في الأوسط للطبراني أن رسول الله ﷺ قال: إن في مسجدى لبقعة لو يعلم الناس ما صلوا فيها إلا أن يطير لهم القرعة، فمن عائشة رضي الله عنها أنها أشارت إليها واسطوانة التوبة واسطوانة السرير، هذه اللاصقة بالشباك شرقي اسطوانة التوبة روى اعتكافه ﷺ عندها، كان سريره ﷺ يوضع عندها مرة، وعند الاسطوانة التوبة مرة أخرى. واسطوانة على رضي الله عنه ويسمى اسطوانة الحرس وكان على كرم الله وجهه يصلى ويجلس في صفحتها التي تلى القبر الشريف، يحرس رسول الله ﷺ واسطوانة الوفود وكان ﷺ يجلس عندها للوفود، واسطوانة مرتبة القبر ويقال لها: مقام جبرئيل عليه السلام واسطوانة التهجد، كان ﷺ يصلى إليها ليلاً فهذه في الأساطين الخاصة الذي ذكرها أهل التواريخ، وإلا فجميع سوارى المسجد يستحب الصلاة عندها؛ لأنها لاتخلو عن النظر النبوي إليه وصلاة الصحابة عندها. (غنية الناسك: (ص: ۳۸۱، ۳۸۲) خاتمة في زيارة قبر الرسول ﷺ، ط: إدارة القرآن)

ومنہا اسطوانة التوبة ومنها حل رسول الله ﷺ أبا لبابة حين نزل توبته، وأنزل الله فيه: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَخُونُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ﴾ (البحر العميق: (۱/ ۱۶۶)، وأيضاً: (ص: ۲۶۷) الباب الأول: في الفضائل، فضل الأسطوانة المشهورة في الروضة، ط: مؤسسة الريان، المكتبة المكية)

﴿إرشاد الساري: (ص: ۲۸، ۲۹، ۳۰) باب زيارة سيد المرسلين ﷺ، فصل في آداب المجاورة في المدينة المنورة، الأساطين الفاضلة، ط: الإمدادية، مكة المكرمة.

(۱، ۲) منها اسطوانة هي علم على المصلى الشريف كان سلمة ابن الأكوع يتحرى الصلاة =

ستون وفود

اسی جگہ نبی اکرم ﷺ باہر سے آنے والے وفود سے ملاقات فرماتے تھے۔ (۱)

سر

☆ مرد کے لئے احرام کی حالت میں سر ڈھانکنا جائز نہیں بلکہ اس کو کھلا رکھنا ضروری ہے، اس لئے احرام کی حالت میں ٹوپی اور پگڑی نہ پہنے اور چادر وغیرہ سے بھی سر کو نہ ڈھانکے۔ (۲)

= عندها وكان جذعه ﷺ الذي يخطب إليه ويتكى عليه أمامها في موضع كرسى الشمعة عن يمين محرابه ﷺ، واسطوانة عائشة رضي الله عنها، وتسمى اسطوانة القرعة لما في الأوسط للطبراني أن رسول الله ﷺ قال: إن في مسجدى لبقعة لو يعلم الناس ما صلوا فيها إلا أن يطير لهم القرعة، فمن عائشة رضي الله عنها أنها أشارت إليها واسطوانة التوبة واسطوانة السرير، هذه اللاصقة بالشباك شرقي اسطوانة التوبة روى اعتكافه ﷺ عندها، كان سريره ﷺ يوضع عندها مرة، وعند الاسطوانة التوبة مرة أخرى. واسطوانة على رضي الله عنه ويسمى اسطوانة الحرس وكان على كرم الله وجهه يصلى ويجلس في صفحتها التي تلى القبر الشريف، يحرس رسول الله ﷺ واسطوانة الوفود وكان ﷺ يجلس عندها للوفود، واسطوانة مرتبة القبر ويقال لها: مقام جبرئيل عليه السلام واسطوانة التهجد، كان ﷺ يصلى إليها ليلاً فهذه في الأساطين الخاصة الذي ذكرها أهل التواريخ، وإلا فجميع سوارى المسجد يستحب الصلاة عندها؛ لأنها لاتخلو عن النظر النبوي إليه وصلاة الصحابة عندها. (غنية الناسك: (ص: ۳۸۱، ۳۸۲) خاتمة في زيارة قبر الرسول ﷺ، ط: إدارة القرآن)

ومنہا اسطوانة التوبة ومنها حل رسول الله ﷺ أبا لبابة حين نزل توبته، وأنزل الله فيه: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَخُونُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ﴾ (البحر العميق: (۱/ ۱۶۶)، وأيضاً: (ص: ۲۶۷) الباب الأول: في الفضائل، فضل الأسطوانة المشهورة في الروضة، ط: مؤسسة الريان، المكتبة المكية)

﴿إرشاد الساري: (ص: ۲۸، ۲۹، ۳۰) باب زيارة سيد المرسلين ﷺ، فصل في آداب المجاورة في المدينة المنورة، الأساطين الفاضلة، ط: الإمدادية، مكة المكرمة.

(۱) انظر الحاشية السابقة رقم: ۱، على الصفحة السابقة، رقم: ۲۴۴.

(۲) ولا يغطي رأسه بالعمامة ولا غيرها مما يقصد به التغطية؛ لأن المحرم ممنوع عن تغطية رأسه بما يقصد به التغطية. (بدائع الصنائع: (۲/ ۱۸۴) كتاب الحج، وأما بيان ما يحظره الإحرام، ط: سعيد =

☆ عورت کے لئے احرام کی حالت میں سر ڈھانکنا واجب ہے، کھلا رکھنا

جائز نہیں۔ (۱)

☆ عورتوں کو چاہئے کہ احرام کی حالت میں سر پر چھوٹا سا رومال باندھیں تاکہ سر کے بال نہ کھلیں، اور یہ سر پر رومال باندھنے کا حکم بالوں کو چھپانے کے لئے ہے احرام کے لئے نہیں، کیونکہ عورت کے سر کا یہ رومال احرام نہیں ہے، چنانچہ اگر سر کھلا رہے گا تو دم وغیرہ لازم نہیں ہوگا۔ واضح رہے کہ رومال باندھنا اور پردہ کرنا اجنبی مرد کے سامنے واجب ہے، اور سر کھولنا گناہ ہے۔ (۲)

احرام کے بعد سر کھلا رکھے، اور احرام کی حالت میں نمازیں بھی ننگے سر

پڑھے۔ (۳)

= (۲۲۳/۱) کتاب المناسک، الباب الرابع فيما يفعله المحرم بعد الإحرام، ط: رشیدیہ۔
غنية الناسک: (ص: ۸۸) باب الإحرام، فصل في مباحات الإحرام ومحظوراته التي في غالبها الجزاء، ط: إدارة القرآن۔

(۱، ۲) ہی فیہ کالرجل غیر اُٹھا لاتکشف رأسها وتکشف وجهها، والمراد بکشف الوجه عدم ماسة شیئ له، فلذلک یکره لها أن تلبس البرقع؛ لأن ذلک یماس وجهها، کذا فی المبسوط، فلو سدلّت علیه شیئاً وجافته عنه جاز من حیث الإحرام، لعدم کونه سترًا وإلا فسدل الشیء مستحب، کما فی الفتح، لكن فی النهاية والمحیط: أنه واجب، والتوفیق أن الاستحباب عند عدم الأجانب وأما عند وجودهم فالإرخاء واجب علیها عند الإمكان..... والكلام فی الشابة، وأما العجوز الذی لا یخشی بها الفتنة، فمستحب مطلقاً. (غنية الناسک: (ص: ۹۲) باب الإحرام، فصل فی إحرام المرأة، ط: إدارة القرآن)
شامی: (۵۲۸/۲) کتاب الحج، فصل فی الإحرام، ط: سعید۔

☆ إرشاد الساری: (ص: ۱۶۲) باب الإحرام، فصل: فی إحرام المرأة، ط: الإمدادیة، مکة المکرمة۔
(۳) ویبقى ستر الرأس والوجه. (الهنديّة: (۲۲۳/۱) کتاب المناسک، الباب الرابع: فيما يفعله المحرم بعد الإحرام، ط: رشیدیہ۔

☆ وتغطية الرأس أى كله أو بعضه لكنه فی حق الرجل، والوجه أى للرجل والمرأة. (إرشاد الساری: (ص: ۱۶۷) باب الإحرام، فصل فی مباحات الإحرام، ط: الإمدادیة، مکة المکرمة)
1 غنية الناسک: (ص: ۸۸) باب الإحرام، فصل فی محرمات الإحرام، ومحظوراته التي في غالبها الجزاء، ط: إدارة القرآن۔

سر پر اٹھانا

احرام کی حالت میں دیگ، طباق، چارپائی، سبزی وغیرہ سر پر اٹھانا جائز ہے۔ (۱)

سر پر زخم ہے

اگر سر پر زخم ہے، اور استرہ پھیرنا مشکل ہے، تو اس سے استرہ پھیرنے کا واجب ساقط ہو جائے گا اور وہ ویسے ہی احرام سے نکل جائے گا۔ (۲)

سر پر کپڑا رکھنا

احرام کی حالت میں سر پر کپڑا رکھنا ڈھانکنے کے حکم میں ہے۔

سردی

☆ احرام کی حالت میں سردی کی وجہ سے لحاف اوڑھنا جائز ہے، مگر سر کھلا

رکھنا ضروری ہے باقی تمام بدن پر لحاف رہے تو کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ (۳)

(۱) ولو حمل المحرم شيئاً على رأسه فإن كان من جنس مالا يغطي به الرأس كالتست والإجانة وعدل بر ونحوها فلا شیئ علیه. (الهنديّة: (۲۲۳/۱) کتاب المناسک، الباب الثامن: فيا لجنایات، الفصل الثانی: فی اللبس، ط: رشیدیہ)

☆ بدائع الصنائع: (۱۸۵/۲) کتاب الحج، فصل: وأما ما يحظره الإحرام، ط: سعید۔
غنية الناسک: (ص: ۲۵۵) باب الجنایات، الفصل الثالث: فی تغطية الرأس والوجه، ط: إدارة القرآن۔

(۲) قال محمد رحمه الله تعالى: لو كان برأسه قروح لا يستطيع معها أن يمرّ الموسى على رأسه ولا يصل إلى تقصيره فقد حل بمنزلة من حلق رأسه؛ لأنه عجز عن الحلق والتقصير فسقط عنه. (الهنديّة: (۲۳۱/۱) کتاب المناسک، الباب الخامس: فی كيفية أداء الحج، ط: رشیدیہ)
غنية الناسک: (ص: ۱۷۵) باب مناسک منی يوم النحر، فصل فی الحلق، ط: إدارة القرآن۔
إرشاد الساری: (ص: ۳۲۴) باب مناسک منی، فصل: فی الحلق والتقصير، ط: الإمدادیة مکة المکرمة۔

(۳) أى وبخلاف ستر بقية البدن سوى الرأس والوجه فإنه لا شیئ علیه لو عصبه. (شامی: (۴۸۸/۲) کتاب الحج، فصل فی الإحرام، مطلب فيما يحرم بالإحرام، ط: سعید) =

☆ احرام کی حالت میں سردی یا کسی اور وجہ سے کان میں روئی رکھنا جائز ہے، مگر خوشبودار روئی رکھنا جائز نہیں ہے۔ (۱)

سردی کے وقت

سردی کے وقت گرم چادر، تولیہ، اور کمبل سے بھی احرام کا کام لینا جائز ہے۔ (۲)

سر ڈھانپنا

احرام کی حالت میں مردوں کے لئے سر ڈھانپنا اور چھپانا جائز نہیں، البتہ اگر کسی مرد نے احرام کی حالت میں پوری رات یا دن سر کو ڈھانپنے رکھا تو اس پر دم = غنیۃ الناسک : (ص: ۸۸) باب الإحرام ، فصل فی محظوراتہ الّتی فی غالبہا الجزاء ، و کذا : (ص: ۹۳) فصل فی مباحات الإحرام ، ط: إدارة القرآن

إرشاد الساری : (ص: ۱۷۵) باب الإحرام ، فصل : فی مباحاتہ ، ط: الإمدادیۃ ، مگّة المکرمّة . (۱) وتغطية اللحية ما دون الذقن ، وأذنيه . (إرشاد الساری : (ص: ۱۷۴ ، ۱۷۵) باب الإحرام ، فصل : فی مباحاتہ ، ط: الإمدادیۃ ، مگّة المکرمّة

غنیۃ الناسک : (ص: ۹۳) باب الإحرام ، فصل فی مباحات الإحرام ، ط: إدارة القرآن .

البحر الرائق : (۸/۳) کتاب الحج ، باب الجنایات ، ط: سعید .

لبس ثوب مصبوغ بطیب أى بورس أو زعفران أو عصفر أو غیرها مما یطیب به ، مخیطاً ، کان أو غیر مخیط ، والتطیب أى استعمال الطیب بعد الإحرام . (إرشاد الساری : (ص: ۱۶۷) باب الإحرام ، فصل : فی محرّمات الإحرام ، ط: الإمدادیۃ ، مگّة المکرمّة

غنیۃ الناسک : (ص: ۸۹) باب الإحرام ، فصل : فی محرّمات الإحرام ، ومحظوراتہ الّتی فی غالبہا الجزاء ، ط: إدارة القرآن .

الدر مع الرد : (۲/۲۸۷) کتاب الحج ، فصل فی الإحرام ، مطلب : فیما یحرم بالإحرام وما لا یحرم ، ط: سعید .

(۲) ویجوز الإحرام فی ثوب واحد أو أكثر من ثوبین بأن یجعل واحد فوق واحد أو یدل أحدهما بالآخر (إرشاد الساری : (ص: ۱۳۹) باب الإحرام ، فصل : فی التجرد عن الملبوس المحرم ، ط: الإمدادیۃ ، مگّة المکرمّة

غنیۃ الناسک : (ص: ۷۱) باب الإحرام ، فصل : فیما ینبغی لمزید الإحرام ، ط: إدارة القرآن .

منحة الخالق : علی البحر الرائق : (۲/۳۲۱) کتاب الحج ، باب الإحرام ، ط: سعید .

واجب ہوگا، اور اگر پوری رات یا دن سے کم ہے تو صدقہ (تقریباً دو کلو گرام یا اس کی قیمت) دینا لازم ہوگا۔ (۱)

سر ڈھانپنے کی جنایت

☆ اگر مرد نے سر کپڑے وغیرہ سے ڈھانپ لیا، تو اگر پورا ایک دن یا ایک رات اسی طرح ڈھانپ کے رکھا ہے تو دم دینا لازم ہوگا، اور اگر ایک دن اور رات سے کم ہے تو صدقہ فطر کی مقدار گندم یا اس کی قیمت صدقہ کرنا واجب ہوگا۔ (۲)

☆ اور عورتوں کیلئے جس طرح احرام سے پہلے سر چھپانا ضروری ہے اسی طرح احرام کی حالت میں اور احرام کے بعد بھی سر چھپانا ضروری ہے، اگر عورت نے احرام کی حالت میں سر کھول دیا تو اس پر کچھ واجب نہیں ہوگا البتہ وہ عورت گنہگار ہوگی۔ (۳)

☆ اگر مرد نے سر کپڑے وغیرہ سے ڈھانپ لیا اور ایک دن یا ایک رات گزرنے کے بعد دم دے دیا لیکن سر کو بدستور کپڑوں سے ڈھانپ کر رکھا تو دوسرا دم دینا لازم ہوگا، اور اگر بیچ میں دم نہیں دیا تو آخر میں ایک ہی دم دینا کافی ہو جائے گا۔ (۴)

(۲، ۱) ولو غطی المحرم رأسه أو وجهه يوماً فعليه دم ، وإن كان أقل من ذلك فعليه صدقة . (الهندية : (۲۴۲/۱) کتاب المناسک ، الباب الثامن فی الجنایات ، الفصل الثانی فی اللبس ، ط: رشیدیہ

بدائع الصنائع : (۲/۱۸۷) کتاب الحج ، فصل : وأما بیان ما یحظره الإحرام ، ط: سعید .

غنیۃ الناسک : (ص: ۲۵۴) ، باب الجنایات ، الفصل الثالث : فی تغطية الرأس والوجه ، ط: إدارة القرآن .

(۳) والمرأة فی جميع ذلك كالرجل غیر أنّها لا تکشف رأسها . (الهندية : (۲۳۵/۱) کتاب

المناسک ، الباب الخامس فی كيفية أداء الحج ، ط: رشیدیہ

إرشاد الساری : (ص: ۱۶۲) باب الإحرام ، فصل فی إحرام المرأة ، ط: الإمدادیۃ ، مگّة المکرمّة .

شامی : (۲/۵۲۸) کتاب الحج ، فصل فی الإحرام ، ط: سعید .

(۴) ولو لبس المحرم المخیط أياماً فإن لم یزعه لیلاً و نهاراً یکفیه دم واحد بالإجماع . وإن ذبح الهدی و دام علی لبسه يوماً كاملاً فعليه دم آخر بالإجماع ؛ لأنّ الدوام علیه لبس مبتدأ . (الهندية : (۲۴۲/۱) کتاب المناسک ، الباب الثامن فی الجنایات ، الفصل الثانی فی اللبس ، ط: رشیدیہ

غنیۃ الناسک : (ص: ۲۵۱) باب الجنایات ، الفصل الثانی : فی لبس المخیط ، ط: إدارة القرآن .

إرشاد الساری : (ص: ۲۷۷) باب الجنایات وأنواعها ، النوع الأول : فی حکم اللبس ، ط:

الإمدادیۃ ، مگّة المکرمّة .

☆ سر کے چوتھائی حصے کو ڈھانکنا سارے سر کو ڈھانکنے کے حکم میں ہے۔ (۱)

سر ڈھانک لیا

اگر کوئی محرم احرام کی حالت میں سر ڈھانک کر سو گیا اور اسی حالت میں ایک دن یا ایک رات گزر گئی تو دم دینا لازم ہوگا، اور اس سے کم ہوگا تو صدقہ دینا کافی ہوگا، اس مسئلہ میں سونا اور جاگنا دونوں برابر ہیں، ہاں اگر سونے کے وقت سر ڈھانکنے کا ارادہ نہ تھا لیکن سونے کی حالت میں بلا ارادہ سر ڈھانک لیا تو گناہ نہیں ہوگا البتہ دم یا صدقہ حسب شرائط لازم ہوگا۔ (۲)

سر ڈھانکنا

احرام کی حالت میں نماز پڑھتے وقت سر پر کپڑا ڈالنا اور ٹوپی پہننا منع ہے۔ (۳)

(۱) وجہ روایۃ الأصل أنّ ربع الرأس له حکم الكل في هذا الباب كحلق ربع الرأس . (بدائع الصنائع : (۱۸۷/۲) کتاب الحج ، فصل : وأما بيان ما يحظره الإحرام ، وما لا يحظره ، ط : سعيد)
 (۲) وتغطية ربع الرأس أو الوجه كالكل . (شامی : (۵۴۹/۲) کتاب الحج ، باب الجنایات ، ط : سعيد)
 (۳) إرشاد الساری : (ص : ۴۳۵) باب الجنایات وأنواعها ، النوع الأول : في حکم اللبس ، فصل : في تغطية الرأس والوجه ، ط : الإمدادية ، مکتة المکرمة .

(۲) وكذا إذا غطاه ليلة كاملة سواء غطاه عامداً أو ناسياً أو نائماً كذا في السراج الوهاج .
 الهندية : (۲۴۲/۱) کتاب المناسک ، الباب الثامن ، الفصل الثاني في اللبس ، ط : رشيديه
 (۳) إرشاد الساری : (ص : ۴۳۵ ، ۴۳۶) باب الجنایات وأنواعها ، النوع الأول : في حکم اللبس ، فصل في تغطية الرأس ، ط : الإمدادية ، مکتة المکرمة .

(۴) غنية الناسک : (ص : ۲۵۵) باب الجنایات ، الفصل الثالث : في تغطية الرأس والوجه ، ط : إدارة القرآن .

(۳) وتغطية الرأس أي كله أو بعضه لكنه في حق الرجال ، والوجه أي للرجال والمرأة . (إرشاد الساری : (ص : ۱۶۷) باب الإحرام ، فصل : في محرمات الإحرام ، ط : الإمدادية مکتة المکرمة)
 البحر الرائق : (۳۲۴/۲) کتاب الحج ، باب الإحرام ، ط : سعيد .

(۴) غنية الناسک : (ص : ۸۸) باب الإحرام ، فصل : في محرمات الإحرام ومحظوراته التي في غالبها الجزاء ، ط : إدارة القرآن .

سرسوں کا تیل

احرام کی حالت میں سرسوں کا تیل کھانا، یا دوا کے طور پر لگانا جائز ہے، اس سے دم یا صدقہ لازم نہیں ہوتا۔ (۱)

سرکار و مال

☆ عورت کے لئے سرکار و مال احرام میں داخل نہیں ہے، لہذا اگر عورت وضو اور غسل میں سر پر مسح کرنے کے لئے رومال کھولے گی تو دم وغیرہ لازم نہیں ہوگا، یہ رومال صرف اس لئے ہوتا ہے تاکہ سر کے بال ٹوٹنے سے محفوظ رہیں۔

☆ عورتیں احرام میں سر پر رومال باندھنا ضروری سمجھتی ہیں، اور اس کو احرام سمجھتی ہیں یہ جہالت ہے، اس رومال کا احرام سے کوئی تعلق نہیں، یہ رومال اس لئے باندھا جاتا ہے تاکہ بال بکھرنے اور ٹوٹنے سے محفوظ رہیں، اور غیر محرم سے سر اور چہرہ

(۱) وتغطية الرأس والوجه ، والتطيب والتدهين أى تدهين نفسه أى استعمال الدهن مطيباً ، أو غير مطيب في بدنه (إرشاد الساری : (ص : ۱۶۷) باب الإحرام ، فصل في محرمات الإحرام ، ط : الإمدادية ، مکتة المکرمة)

(۲) ولو أدهن بدهن مطيب عضواً كاملاً فعليه دم أى اتفاقاً ، وفي الأقل من عضو صدقة وإن أدهن بدهن غير مطيب كالزيت الخالص والحل وهو دهن السمسم ، وأكثر منه فعليه دم أى عند أبي حنيفة ، وصدقته عندهما وهذا إذا استعمله على وجه التطيب أما إذا استعمله على وجه التداوى أو الأكل فلا شيء عليه أى اتفاقاً . (إرشاد الساری : (ص : ۴۵۸ ، ۴۵۹) باب الجنایات وأنواعها ، النوع الثاني : في الطيب ، فصل في الدهن ، ط : الإمدادية ، مکتة المکرمة)

(۳) غنية الناسک : (ص : ۲۴۸ ، ۲۴۹) باب الجنایات ، الفصل الأول : في الطيب ، مطلب : في الإدهان ، ط : إدارة القرآن .

(۴) الدر مع الرد : (۵۴۶/۲) کتاب الحج ، باب الجنایات ، ط : سعيد .

(۵) فلو أكل الزيت الخالص عن الطيب أو الحل (أى : الخالص (أو داوى بهما شقوق رجلیه) (أو جراحة ، أو أقطر في إذنيه أو استعط) أى في أنفه (فلا شيء عليه . (إرشاد الساری : (ص : ۳۶۰) باب الجنایات وأنواعها ، النوع الثاني في الطيب ، فصل في الدهن ، ط : الإمدادية مکتة المکرمة)

کا پردہ فرض ہے اور بالوں کی حفاظت کے لئے سر پر رومال باندھنا جائز ہے لیکن اس کو احرام سمجھنا صحیح نہیں ہے۔ (۱)

سرکاری دورہ پر حج کرنا

اگر سرکاری دورہ پر سعودی عرب جانے والے افراد نے سرکاری خرچے پر حج ادا کر لیا ہے تو حج کا فرض ادا ہو جائے گا، پھر صاحب استطاعت ہونے سے دوبارہ حج کرنا لازم نہیں ہوگا۔

ہاں اگر حج کرتے وقت نفل حج کی نیت کرے گا تو بعد میں صاحب استطاعت ہونے سے دوبارہ فرض حج ادا کرنا لازم ہوگا اس لئے جب بھی حج کرے فرض حج یا حج کی نیت سے حج کرے نفل کی نیت سے حج نہ کرے تاکہ فرض حج ادا ہو جائے۔ (۲)

(۱) وہی فیہ کالرجل غیر أنّہا لا تكشف رأسها وتكشف وجهها وتلبس من المخيط ما بدالها كالدرع والقميص والسرّويل والخفين والقفاذین . (غنیۃ الناسک : (ص: ۹۴) باب الإحرام ، فصل فی إحرام المرأة ، ط: إدارة القرآن)

❏ إرشاد الساری : (ص: ۱۶۲) باب الإحرام ، فصل : فی إحرام المرأة ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرمّة .

❏ الدر مع الرد : (۵۲۷/۲ ، ۵۲۸) کتاب الحج ، قبیل : باب القرآن ، ط: سعید .

❏ احسن الفتاویٰ : (۵۷۶/۴) کتاب الحج ، حج کرے بعض ضروری مسائل ، ط: سعید .

(۲) والفقیہ الآفاقی إذا وصل إلى میقات فهو کالمکی ویبغی أن یکون الغنی الآفاقی كذلك إذا عدم المړکوب بعد وصوله إلى أحد المواقیت ولیفید أنّه یتعین علی أن ینوی حج الفرض ليقع عن حجة الإسلام ولا ینوی نفلاً علی زعم أنّه فقیر لا یجب علیه الحج ؛ لأنّه ماکان واجباً علیه وهو آفاقی ، فلما صار کالمکی وجب علیه ، فلو حج نفلاً یجب علیه أن یحجّ ثانیاً ، فلو أطلق یصرف إلى الفرض (إرشاد الساری : (ص: ۵۶ ، ۵۷) باب شرائط الحج ، النوع الأول : شرائط الوجوب ، الشرط السادس : الاستطاعة ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرمّة)

❏ غنیۃ الناسک : (ص: ۱۸) باب شرائط الحج ، فصل : أمّا شرائط الوجوب ، ط: إدارة القرآن .

❏ شامی : (۴۶۰/۲) کتاب الحج ، ط: سعید .

سرکاری ڈیوٹی پر جانے والے کا حج

☆ بعض لوگوں کو حکومت کی طرف سے حج کے مقامات پر ڈیوٹی دینے کے لئے بھیجا جاتا ہے، اگر ایسے لوگ ڈیوٹی کے ساتھ ساتھ احرام باندھ کر حج کے تمام ارکان پوری طرح ادا کر لیں گے تو حج ہو جائے گا، اور ہر اثواب ملے گا یعنی حج کا بھی اور حاجیوں کی خدمت کا بھی ثواب ملے گا۔

☆ اگر کوئی شخص فوج کی طرف سے حج کرنے کے لئے جائے گا تو اس کا فرض حج ادا ہو جائے گا۔

☆ مسلح افواج کے جو دستے ہر سال حجاج کرام کی خدمت کے لئے جاتے ہیں اور احرام باندھ کر حج کرتے ہیں ان کا فرض حج ادا ہو جاتا ہے۔ (۱)

سرکاری روپیہ سے حج کرنا

☆ سرکاری ملازم، سرکاری خرچہ پر حج کریں، یا سرکاری دورہ پر جانے کی صورت میں سفر کے دوران حج کر لیں تو اس سے فرض حج ادا ہو جائے گا، دوبارہ ذاتی خرچے پر حج کرنا لازم نہیں ہوگا کیونکہ حج زندگی میں صرف ایک دفعہ فرض ہوتا ہے بار بار فرض نہیں ہوتا۔ (۲)

(۱) والفقیہ الآفاقی إذا وصل إلى میقات فهو کالمکی ویبغی أن یکون الغنی الآفاقی كذلك إذا عدم المړکوب بعد وصوله إلى أحد المواقیت ولیفید أنّه یتعین علی أن ینوی حج الفرض ليقع عن حجة الإسلام ولا ینوی نفلاً علی زعم أنّه فقیر لا یجب علیه الحج ؛ لأنّه ماکان واجباً علیه وهو آفاقی ، فلما صار کالمکی وجب علیه ، فلو حج نفلاً یجب علیه أن یحجّ ثانیاً ، فلو أطلق یصرف إلى الفرض (إرشاد الساری : (ص: ۵۶ ، ۵۷) باب شرائط الحج ، النوع الأول : شرائط الوجوب ، الشرط السادس : الاستطاعة ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرمّة)

❏ غنیۃ الناسک : (ص: ۱۸) باب شرائط الحج ، فصل : أمّا شرائط الوجوب ، ط: إدارة القرآن .

❏ شامی : (۴۶۰/۲) کتاب الحج ، ط: سعید .

(۲) وأدائه فی العمر مرة ؛ لأنّ سببه البیت وهو واحد وما زاد ففتوح ، هذا عندنا (غنیۃ =

البتہ حج ادا کرتے وقت مطلق حج یا فرض حج ادا کرنے کی نیت کریں نفل حج ادا کرنے کی نیت نہ کریں ورنہ صاحب استطاعت ہونے کی صورت میں دوبارہ فرض حج ادا کرنا لازم ہوگا۔ (۱)

☆ اگر کسی غریب آدمی نے سرکاری روپیہ سے حج کر لیا تو حج ادا ہو جائے گا پھر مالدار ہونے کے بعد اس کے ذمہ دوبارہ حج کرنا فرض نہیں ہوگا۔ (۲)

سرکاری ملازم کا دورہ میں حج ادا کرنا

اگر کسی سرکاری ملازم نے سرکاری دورہ میں سرکاری مصارف پر حج کر لیا ہے تو حج کا فرض ادا ہو جائے گا، پھر مالدار ہونے سے دوبارہ حج کرنا لازم نہیں ہوگا۔ (۳)

سر کے بال

☆ احرام کی حالت میں چوتھائی سر کے بال منڈوائے یا کتروائے یا کسی اور چیز کے ذریعہ دور کرے یا اکھاڑے خواہ اختیار سے ہو یا بلا اختیار ہر حال میں دم دینا لازم ہوگا۔ (۴)

= الناسک : (ص: ۱۰) مقدمة فی تعريف الحج وما يتعلق بفرضيته ، ط: إدارة القرآن

✍ الدر مع الرد : (۲/ ۴۵۵) كتاب الحج ، ط: سعيد .

✍ إرشاد الساری : (ص: ۳۴) باب شرائط الحج ، ط: الإمدادية مكة المكرمة .

✍ انظر الحاشية رقم : ۱ ، ۲ ، على نفس الصفحة : أيضًا .

(۳، ۲، ۱) انظر الحاشية السابقة رقم : ۱ ، ۲ ، على الصفحة السابقة .

(۴) وكذلك إذا حلق ربع رأسه أو ثلثه يجب عليه الدم . (الهندية : (۲۴۳/۱) كتاب المناسك ، الباب الثامن في الجنائيات ، الفصل الثالث في حلق الشعر وقلم الأطفال ، ط: رشيدية)

✍ بدائع الصنائع : (۲/ ۱۹۲) كتاب الحج ، فصل : وأما ما يجري مجرى الطيب ، ط: سعيد .

✍ إزالة الشعر أعم من الحلق والتقصير ، فشمّل النتف والتنور والقطع والحرق ونحو ذلك ، إذا حلق رأسه كله ، أو ربعه أي فصاعداً ، فعليه دم وإن كان أقل من الربع فعليه صدقة . (إرشاد

الساری : (ص: ۴۶۰) باب الجنائيات وأنواعها ، النوع الثالث : في الحلق وإزالة الشعر وقلم

الأطفال ، ط: الإمدادية ، مكة المكرمة)

سر کے بال منڈوانا یا کتروانا

☆ سعی سے فارغ ہونے کے بعد عمرہ اور تمتع کرنے والے حضرات سر کے بال منڈوا کر یا کتروا کر احرام کھول دیں گے، اور عام کپڑے پہن لیں گے، اب احرام کی پابندیاں ختم ہو گئیں۔ (۱)

☆ حلق یا قصر کے بغیر احرام کی پابندیاں ختم نہیں ہو سکتیں۔ (۲)

حنفی مسلک میں کم از کم چوتھائی سر کا حلق یا قصر لازم ہے ورنہ احرام کی پابندیاں ختم نہیں ہوں گی، چوتھائی سر کا حلق یا قصر مکروہ تحریمی ہے، اگرچہ احرام سے حلال ہونے کے لئے کافی ہے، اس لئے پورے سر کے بالوں کا حلق یا قصر کرے۔ (۳)

(۱) فإذا طاف وسعى وحلق يخرج عن إحرام العمرة . (الهندية : (۲۳۷/۱) كتاب المناسك ، الباب السادس في العمرة ، ط: رشيدية)

✍ وشروط الخروج منه أي من إحرام العمرة والحج في الجملة الحلق أو التقصير أي قدر ربع شعر الرأس في وقته وهو باعتبار صحته : بعد طلوع الفجر في الحج وبعد أكثر الطواف في العمرة ، وأما باعتبار وجوبه فوقته بعد الرمي في الحج وبعد السعي في العمرة (إرشاد الساری : (ص: ۱۳۱) باب الإحرام ، فصل : وحكم الإحرام ، ط: الإمدادية ، مكة المكرمة)

✍ غنية الناسك : (ص: ۲۱۵) باب التمتع ، فصل في كيفية أداء التمتع المسنون ، ط: إدارة القرآن . (۲) وأفاد أنه لا يحل له بالرمي قبل الحلق شيء ، وهو المذهب عندنا . (شامي : (۵۱۷/۲)

كتاب الحج ، ط: سعيد)

✍ غنية الناسك : (ص: ۲۶) باب الإحرام ، فصل : في حكم الإحرام ، ط: إدارة القرآن .

✍ إرشاد الساری : (ص: ۱۳۱) باب الإحرام ، فصل : وحكم الإحرام ، ط: الإمدادية ، مكة المكرمة . (۳) وأشار إلى أنه لو اقتصر على حلق الربع جاز كما في التقصير لكن مع الكراهة لتركه السنة ، فإن السنة حلق جميع الرأس أو تقصير جميعه . (شامي : (۵۱۷/۲) كتاب الحج ، ط: سعيد)

✍ والسنة حلق جميع الرأس أو تقصير جميعه ، وإن اقتصر على الربع جاز مع الكراهة أي لتركه السنة والاكتفاء بمجرد الواجب وهو الربع أقل الواجب في الحلق . (إرشاد الساری : (ص: ۳۲۲

، ۳۲۳) باب مناسك مني ، فصل : في الحلق والتقصير ، ط: الإمدادية ، مكة المكرمة)

✍ غنية الناسك : (ص: ۱۷۴) باب مناسك مني يوم النحر ، فصل في الحلق ، ط: إدارة القرآن .

☆ مروہ میں کچھ لوگ قینچی لئے کھڑے رہتے ہیں اور بہت سے لوگ ان سے چند بال کٹوا لیتے ہیں اس طرح چند بال کاٹنے سے آدمی احرام سے باہر نہیں ہوتا اور حلال بھی نہیں ہوتا، یہ بات سوچے کہ جب گھر سے اللہ کی رضا کیلئے نکل گیا، لباس بدل دیا، اور اپنی تمام ہیئت بدل دی تو آخری وقت میں ایک افضل ترین عمل سے اپنے آپ کو محروم کر دیا اس سے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ اللہ اور اس کے رسول کی محبت سے بالوں کی محبت زیادہ ہے اور یہ یقیناً عقلمندی کی بات نہیں ہے، ہزاروں بالوں کو دے کر اگر اللہ و رسول کی محبت حاصل ہو جائے تو یہ سودا سستا ہے۔ (۱)

☆ استرے سے اپنے تمام بال صاف کرانے کو حلق کہتے ہیں۔ (۲)

اور سر کے تمام بالوں کو لمبائی میں انگلی کے ایک پور کے برابر کاٹ لینے کو قصر

کہتے ہیں۔ (۳)

- (۱) و مراده أن يأخذ كل شعرة مقدار الأنملة . (شامی : ۵۱۶/۲) کتاب الحج ، ط: سعید
- غنية الناسك : (ص: ۱۷۴) باب مناسك منى يوم النحر ، فصل فى الحلق ، ط: إدارة القرآن .
- إرشاد السارى : (ص: ۳۲۲ ، ۳۲۳ ، ۳۲۴) باب مناسك منى ، فصل فى الحلق والتقصير ، ط: الإمدادية ، مكة المكرمة .
- قل إن كنتم تحبون الله فاتبعوني يحببكم الله ويغفر لكم ذنوبكم والله غفور رحيم . (سورة آل عمران : رقم الآية : ۳۱)
- عن أنس رضى الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : لا يؤمن أحدكم حتى يكون أحب إليه من والده و ولده والناس أجمعين . متفق عليه . (مشکوٰۃ المصابيح : (ص: ۱۲) كتاب الإيمان ، الفصل الأول ، ط: قديمي)
- (۲) ”حلق“ ورأسه ، أزال الشعر عنه فهو محلق و حليق (المعجم الوسيط : (۱/ ۱۹۲) باب الحاء ، ط: دار الدعوة .
- (۳) والتقصير أن يأخذ الرجل و المرأة من رؤوس الشعر ربع الرأس مقدار الأنملة . (الهندية : ۲۳۱/۱) كتاب المناسك ، الباب الخامس فى كيفية أداء الحج ، ط: رشيديه
- غنية الناسك : (ص: ۱۷۴) باب مناسك منى يوم النحر ، فصل فى الحلق ، ط: إدارة القرآن .
- إرشاد السارى : (ص: ۳۲۲) باب مناسك منى ، فصل فى الحلق والتقصير ، ط: الإمدادية ، مكة المكرمة .

اور قصر سے زیادہ حلق کی فضیلت ہے اس لئے حلق کرنے کی کوشش کرے۔ (۱)

☆ جس کے سر کے بال انگلی کے پور سے کم ہوں اس کے لئے حلق کرانا واجب ہے، اس کے بغیر حلال نہیں ہوگا۔ (۲)

☆ حلق یا قصر حرم کی حدود میں ہونا ضروری ہے ورنہ دم لازم ہوگا۔ (۳)

- (۱) وحلق الكل أفضل اقتداءً بالنبي ﷺ . (الهندية : ۲۳۱/۱) كتاب المناسك ، الباب الخامس فى كيفية أداء الحج ، ط: رشيديه
- لكن الحلق أفضل : لأن الله تعالى بدأ به فى قوله : ”محلّقين رؤوسكم و مقصرين“ واقتداءً برسول الله ﷺ ؛ لأن النبي ﷺ دعا للمحلّقين ثلاثاً وللمقصرين واحدة (البحر العميق : (۳/ ۱۷۴۳)
- الباب الثانى عشر : فى الأعمال المشروعة يوم النحر ، الحلق ، ط: مؤسسة الريان ، المكتبة المكية
- إرشاد السارى : (ص: ۳۱۹) باب مناسك منى ، فصل فى الحلق والتقصير ، ط: الإمدادية ، مكة المكرمة .
- غنية الناسك : (ص: ۱۷۳) باب مناسك منى يوم النحر ، فصل فى الحلق ، ط: إدارة القرآن .
- (۲) ومثله ما لو كان الشعر قصيراً فیتعين الحلق . (شامی : ۵۱۶/۲) كتاب الحج ، ط: سعید
- أو تعذر التقصير بأن يكون شعره قصيراً ، أو لبدنه بصمغ ، فلا يعمل فيه المقراض تعين الحلق ، وكذا لو كان معقوصاً أو مضفوراً (غنية الناسك : (ص: ۱۷۵) باب مناسك منى يوم النحر ، فصل فى الحلق ، مطلب : لو تعذر الحلق أو التقصير ، ط: إدارة القرآن)
- إرشاد السارى : (ص: ۳۲۲) باب مناسك منى ، فصل فى الحلق والتقصير ، ط: الإمدادية ، مكة المكرمة .
- (۳) حتى لو أّخر الحلق عن أيام النحر أو حلق خارج الحرم يجب عليه الدم فى قول أبى حنيفة . بدائع الصنائع : (۲/ ۱۴۱) كتاب الحج ، فصل : وأما بيان زمانه ، (أى الحلق) ومكانه ، ط: سعید
- ويختص حلق الحاج بالزمان والمكان عند أبى حنيفة رضى الله تعالى عنه ، وحلق المعتمر بالمكان فالزمان أيام النحر الثلاثة ، والمكان الحرم ، والتخصيص للتضمنين لا لتحلل ، فلو حلق أو اقتصر فى غير ما توفقت به لزمه الدم (غنية الناسك : (ص: ۱۷۵) باب مناسك يوم النحر ، فصل فى الحلق ، مطلب : يختص حلق الحاج بالمكان والزمان ، ط: إدارة القرآن)
- إرشاد السارى : (ص: ۳۲۵) باب مناسك منى ، فصل فى زمان الحلق ومكانه ، ط: الإمدادية ، مكة المكرمة .

☆ اگر کوئی شخص گنجا ہے اور اس کے سر کے بال بالکل نہیں ہیں یا سر پر زخم ہیں

تو سر پر صرف استرا پھرانا واجب ہے۔ (۱)

اگر زخموں کی وجہ سے استرا بھی نہ چلا سکے تو یہ واجب ساقط ہو جائے گا۔ (۲)

☆ عمرہ کرنے والا یا حج کرنے والا سب ارکان ادا کر چکے اور صرف حلق

یا قصر باقی رہ جائے تو ایسا محرم مرد یا عورت اپنے بال خود بھی حلق کر سکتا ہے اور اپنے

جیسے کسی دوسرے محرم مرد یا عورت سے بھی حلق یا قصر کرا سکتا ہے، اور اس دوسرے محرم

کا بھی حلق یا قصر کر سکتا ہے۔ (۳)

☆ حلق یا قصر کرتے یا کراتے وقت تکبیر کہنا اور دعا مانگنا مستحب ہے۔ (۴)

(۱) وإذا جاء وقت الحلق ولم يكن على رأسه شعر بأن حلق قبل ذلك أو يسبب آخر ذكر في

الأصل أنى يجزى الموسى على رأسه . (الهندية : ۲۳۱/۱) كتاب المناسك ، الباب الخامس

في كيفية أداء الحج ، ط : رشيدية)

☆ ويجب إجراء الموسى على الأقرع وذى قروح إن أمكنه هو المختار . (غنية الناسك :

(ص : ۱۷۳) باب مناسك منى يوم النحر ، فصل فى الحلق ، ط : إدارة القرآن)

☆ إرشاد السارى : (ص : ۳۲۴) باب مناسك منى ، فصل فى الحلق والتقصير ، ط :

الإمدادية ، مگة المکرمة .

(۲) قال محمد رحمه الله لو كان برأسه قروح لا يستطيع أن يمر الموسى على رأسه ولا يصل إلى

تقصيره فقد حل بمنزلة من حلق رأسه لأنه عجز عن الحلق والتقصير فسقط عنه . (الهندية :

۲۳۱/۱) كتاب المناسك ، الباب الخامس : فى كيفية أداء الحج ، ط : رشيدية)

☆ غنية الناسك : (ص : ۱۷۵) باب مناسك منى يوم النحر ، فصل فى الحلق ، مطلب : لو

تعذر الحلق أو التقصير ، ط : إدارة القرآن .

☆ إرشاد السارى : (ص : ۳۲۴) باب مناسك منى ، فصل فى الحلق والتقصير ، ط :

الإمدادية ، مگة المکرمة .

(۴) ويدعو عند الحلق ، فيقول : الحمد لله على ما هدانا ، وأنعم علينا ، اللهم هذه ناصيتي =

☆ حلق یا قصر سے پہلے ناخن وغیرہ نہ کاٹے ورنہ دم لازم ہو جائے گا۔ (۱)

سر مندوانے سے پہلے صحبت کرنا

وقوف عرفات کے بعد سر مندوانے سے پہلے صحبت کرنے سے حج فاسد نہیں ہوتا

مگر ایک اونٹ یا ایک گائے حد و حرم میں ذبح کرنا لازم ہوگا اور استغفار بھی کرنا ہوگا۔ (۲)

= بيدك فتقبل منى واغفر لى ذنوبى اللهم اكتب لى بكل شعرة حسنة ، وامح بها عنى سيئة ، وارفع

لى بها درجة ، اللهم اغفر لى وللمحلقين والمقصرين يا واسع المغفرة آمين ، وإذا فرغ فليكبّر وليقل

الحمد لله الذى قضى عنا نسكنا ، اللهم زدنا إيماناً و يقيناً ويدعو لوالديه وللمسلمين . (غنية

الناسك : (ص : ۱۷۳) باب مناسك منى يوم النحر ، فصل : فى الحلق ، ط : إدارة القرآن)

☆ ويدعو ويكبّر عند الحلق وبعده . (مناسك الملا على القارى مع شرحه إرشاد السارى :

(ص : ۳۲۱) باب مناسك منى ، فصل : فى الحلق والتقصير ، ط : الإمدادية ، مگة المکرمة)

☆ البحر العميق : (۱۸۲۳/۳) الباب الثانى عشر : فى الأعمال المشروعة يوم النحر ، الحلق ،

ط : مؤسسه الريان ، المكتبة المكيّة .

(۱) وليس للمحرم أن يقصّ أظفاره ، فإذا قصّ أظافر يد واحدة أو رجل واحدة عن غير ضرورة

فعليه دم . (الهندية : ۲۴۴/۱) كتاب المناسك ، الباب الثامن فى الجنائيات ، الفصل الرابع

فى حلق الشعر وقلم الأظفار ، ط : رشيدية)

☆ غنية الناسك : (ص : ۲۵۹) باب الجنائيات ، الفصل الخامس : فى قص الأظفار ، ط : إدارة القرآن .

☆ إرشاد السارى : (ص : ۲۶۸) باب الجنائيات وأنواعها ، النوع الثالث : فى الحلق وإزالة

الشعر وقلم الأظفار ، فصل : فى قلم الأظفار ، ط : الإمدادية ، مگة المکرمة .

(۲) قوله : أو جامع بعد الحلق (معطوف على قوله أول الفصل قبل أى يجب شاة إن جامع بعد الحلق قبل

الطواف لقصور الجنائية لوجود الحل الأول بالحلق . ثم اعلم أنّ أصحاب المتون على ما ذكره المصنف من

التفصيل فيما إذا جامع بعد الوقوف فإن كان قبل الحلق فالواجب بدنة ، وإن بعده فالواجب شاة ومشى

جماعة من المشائخ كصاحب المبسوط والبائع والاسبججى على وجوب البدنة مطلقاً وقال فى فتح

القدير أنه الأوجه . (البحر الرائق : ۱۶۳/۱ ، ۱۷۰) كتاب الحج ، باب الجنائيات ، ط : سعيد)

☆ شامى : (۵۶۰/۲) كتاب الحج ، باب الجنائيات ، ط : سعيد .

☆ غنية الناسك : (ص : ۲۶۹ ، ۲۷۰ ، ۲۷۱) باب الجنائيات ، الفصل السادس : فى

الجماع و دواعيه ، مطلب : وأما لو جامع بعد وقوف بعرفة ط : إدارة القرآن)

☆ إرشاد السارى : (ص : ۴۸۱ ، ۴۸۲) باب الجنائيات وأنواعها ، فى حكم الجماع ع دواعيه

، فصل : وإن جامع بعد الوقوف ، ط : الإمدادية ، مگة المکرمة .

سرمنڈوانے کے بعد صحبت کرنا

اگر سرمنڈوانے کے بعد طواف زیارت سے پہلے صحبت کر لی تو اس صورت میں بھی حج فاسد نہ ہوگا، لیکن اس صورت میں بعض حضرات کے نزدیک ایک بکری واجب ہوگی، اور بعض حضرات کے نزدیک ایک پورا اونٹ یا گائے حدود حرم میں ذبح کرنا واجب ہوگا، اور یہ زیادہ صحیح ہے۔ (۱)

سرمرہ

☆ احرام باندھنے سے پہلے سرمرہ لگانا جائز ہے۔ (۲)

☆ اگر سرمرہ خوشبودار نہیں تو احرام کی حالت میں لگانا جائز ہے، اور اگر سرمرہ خوشبودار ہے تو لگانا منع ہے، ایک یا دو مرتبہ خوشبودار سرمرہ لگانے کی صورت میں صدقہ

(۱) (قوله: أو جامع بعد الحلق) معطوف على قوله أول الفصل قبل أى يجب شاة إن جامع بعد الحلق قبل الطواف لقصور الجناية لوجود الحل الأول بالحلق. ثم اعلم أنّ أصحاب المتون على ما ذكره المصنف من التفصيل فيما إذا جامع بعد الوقوف فإن كان قبل الحلق فالواجب بدنة، وإن بعده فالواجب شاة ومشى جماعة من المشائخ كصاحب المبسوط والبدائع والاسيحابى على وجوب البدنة مطلقاً وقال فى فتح القدير أنه الأوجه. (البحر الرائق: ۱۶/۳، ۱۷) كتاب الحج، باب الجنایات، ط: سعيد

☆ شامی: (۵۶۰/۲) كتاب الحج، باب الجنایات، ط: سعيد.

☆ غنية الناسك: (ص: ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱) باب الجنایات، الفصل السادس: فى الجماع و دواعيه، مطلب: وأما لو جامع بعد وقوف بعرفة..... ط: إدارة القرآن

☆ إرشاد السارى: (ص: ۴۸۱، ۴۸۲) باب الجنایات وأنواعها، فى حكم الجماع ع دواعيه، فصل: وإن جامع بعد الوقوف، ط: الإمدادية، مگة المکرمة.

(۲) ويسنّ بعد الغسل أن يستعمل الطيب فى بدنه إن كان عنده، وإلا فلا يطلبه..... غنية الناسك: (ص: ۷۰) باب الإحرام، فصل: فيما ينبغى لمريد الإحرام..... ط: إدارة القرآن

☆ إرشاد السارى: (ص: ۱۳۸) باب الإحرام، فصل فى صفة الإحرام، ط: الإمدادية، مگة المکرمة.

☆ الدر مع الرد: (۲/۴۸۱) كتاب الحج، فصل: فى الإحرام، ط: سعيد.

دینا ہوگا، اور دو مرتبہ سے زیادہ لگانے کی صورت میں دم دینا لازم ہوگا۔ (۱)

سسر

سسر محرم ہے، اگر فاسق و فاجر نہیں تو اس کے ساتھ حج کا سفر کرنا جائز ہے۔ (۲)

سسرالى رشتہ

آج کل فتنے کا زمانہ ہے، سسرالى رشتہ داروں کے ساتھ حج کا سفر کرنے سے

(۱) لو اکتحل بكحل ليس فيه طيب، فلا بأس به، وإن كان فيه طيب فعليه صدقة، إلا أن يكون مرارًا كثيرة قدم، كذا فى الحاكم والمحيط، فلا يلزم الدم بمرة أو مرتين، وإن كان الطيب كثيرًا فى الكحل..... (غنية الناسك: (ص: ۲۴۹) باب الجنایات، الفصل الأول: فى لطيب، مطلب: فى الكحل المطيب، ط: إدارة القرآن)

☆ (ان اکتحل بكحل فيه طيب فإن كان)..... (مرارا كثيرة)..... وقيل: وهى (ثلاث)..... (فعليه دم)..... (وإن كان مرة أو مرتين فعليه صدقة)..... أن المراد بالكثرة المعبرة هى ما فوق المرتين من الثلاثة..... (ولو اکتحل بكحل ليس فيه طيب فلا بأس به)..... (ولا شئى عليه)..... (إرشاد السارى: (ص: ۴۴۳، ۴۴۴) باب الجنایات وأنواعها، النوع الثانى فى الطيب، فصل: فى الكحل المطيب، ط: الإمدادية، مگة المکرمة)

☆ البحر العميق: (۲/۸۲۹، ۸۳۰) الباب الثامن: فى الجنایات وكفاراتها، الفصل الثانى: التطيب والدهن، ط: مؤسسة الريان، المكتبة المكية.

(۲) والمحرم من لا يجوز له مناكتها على التأبید بقرابة أو رضاع أو مصاهرة بنكاح فاسد أو سفاح على الأصح..... ونقل أبو السعود رحمه الله تعالى عن البزازیة: لا تسافر بأخيها رضاعاً فى زماننا، قال فى رد المحتار: أى لفساد الزمان، ويؤيده كراهة الخلوة بها كالصهرة الشابة، فينبغى استثناء الصهرة الشابة هنا أيضاً؛ لأن السفر كالخلوة. (غنية الناسك: (ص: ۲۷) با شرائط الحج، فصل: وأما شرائط وجوب الأداء، ط: إدارة القرآن)

☆ شامی: (۲/۴۶۴) كتاب الحج، ط: سعيد.

☆ البحر العميق: (۱/۴۰۲، ۴۰۳) الباب الثالث: فى مناسك الحج، شرائط وجوب الأداء، ط: مؤسسة الريان، المكتبة المكية.

احتیاط کی ضرورت ہے، خصوصاً جب کہ جوان ہوں۔ (۱)

سرسوں کا تیل

”ناریل کا تیل“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۲۶۱/۴)

سعودی عرب میں ملازمت کرنے والوں کا حج

جو لوگ نوکری کے لئے سعودی عرب جاتے ہیں، وہاں رہ کر حج یا عمرہ کرتے ہیں ان کا حج اور عمرہ صحیح ہے، اگر حج اور عمرہ کے ارکان کو صحیح ادا کرتے ہیں اور اخلاص کے ساتھ حج کرتے ہیں تو ان کو بھی اتنا ہی ثواب ملے گا جتنا کہ وطن سے جانے والوں کو ملتا ہے، اور حج کا فرض بھی ساقط ہو جائے گا۔ (۲)

سعودیہ میں رہنے والے

☆ اگر سعودیہ میں رہنے والے میقات سے باہر رہتے ہیں، اور ان کا مکہ مکرمہ

(۱) والمحرّم من لا يجوز له مناكحتها على التأييد بقراءة أو رضاع أو مصاهرة بنكاح فاسد أو سفاح على الأصح ونقل أبو السعود رحمه الله تعالى عن البزازیة : لا تسافر بأخيها رضاعاً في زماننا، قال في رد المحتار : أي لفساد الزمان ، ويؤيده كراهة الخلوة بها كالصهرة الشابة ، فينبغي استثناء الصهرة الشابة هنا أيضاً ؛ لأن السفر كالخلوة . (غنية الناسك : (ص : ۲۷) با شرائط الحج ، فصل : وأما شرائط وجوب الأداء ، ط : إدارة القرآن)

شامی : (۲۶۲/۲) کتاب الحج ، ط : سعید .

البحر العمیق : (۲۰۲/۱ ، ۲۰۳) الباب الثالث : في مناسك الحج ، شرائط وجوب الأداء ، ط : مؤسّسة الريّان ، المكتبة المكيّة .

(۲) والفقيير الآفاقي إذا وصل إلى الميقات صار كالمكي ، فيجب عليه ، وكذا الغنى الآفاقي إذا عدم الركوب بعد وصوله إلى الميقات يتعين عليه أن لا ينوي بحجة نفلا ليقع عن حجة الإسلام ، فلو نوى نفلا يكره تحريماً ، وعليه الحج من قابل . (غنية الناسك : (ص : ۱۸) باب شرائط الحج ، فصل : وأما شرائط الوجوب ، ط : إدارة القرآن)

إرشاد الساري : (ص : ۵۶ ، ۵۷) باب شرائط الحج ، النوع الأوّل : شرائط الوجوب ، الشرط السادس : الاستطاعة ، ط : الإمدادية ، مكّة المكرمة .

شامی : (۲۶۰/۲) کتاب الحج ، ط : سعید .

یا حرم شریف آنے کا ارادہ ہے یا حج یا عمرہ کا ارادہ ہے تو آتے ہوئے جس میقات سے گزر کر آئیں گے وہاں سے احرام باندھنا لازم ہوگا، اگر ایسے لوگ قانون کی گرفت سے بچنے کے لئے میقات سے احرام کے بغیر آئیں گے تو دم دینا لازم ہوگا، اگر دم ساقط کرنا چاہیں تو واپس کسی میقات میں آ کر احرام باندھنا لازم ہوگا۔ (۱)

اور اگر میقات میں یا میقات اور حرم کی حدود کے درمیان میں ہیں اور حج یا عمرہ کا ارادہ ہو تو احرام باندھنا لازم ہوگا ورنہ لازم نہیں ہوگا۔ (۲)

(۱) وهن أي هذه المواقيت لهن أي لأهلهن ولمن أتى عليهن أي على هذه المواقيت من غير أهلهن ، أي من غير أصحاب هذه المواقيت من المواضع المذكورة ، وحكمها وجوب الإحرام منها لأحد النسكين وتحريم تأخيرها عنها لمن أراد دخول مكة أو الحرم وإن كان لقصد التجارة أو غيرها ولزوم الدم بالتأخير (إرشاد الساري : (ص : ۱۱۳) باب المواقيت ، فصل : في مواقيت الصنف الأوّل ، ط : الإمدادية ، مكّة المكرمة)

غنية الناسك : (ص : ۵۲ ، ۵۳) باب المواقيت ، فصل : أما مواقيت أهل الآفاق ، ط : إدارة القرآن .

الهندية : (۲۲۱/۱) كتاب المناسك ، الباب الثاني : في المواقيت ، ط : رشيدية .

من جاوز وقته ، أي ميقاته الذي وصلي إليه سواء كان ميقاته الموضع المعين له شرعاً أم لا ، غير محرم ثم أحرم بعد المجاوزة أو لا أي لم يحرم بعدها ، فعليه العود أي يجب عليه الرجوع إلى وقت أي إلى ميقات من المواقيت ولو كان أقربها إلى مكّة ولم يتعين عليه العود إلى خصوص ميقاته الذي تجاوز عنه بالإحرام إلا في رواية عن أبي يوسف وإن لم يعد أي مطلقاً فعليه دم أي لمجاوزة الوقت (إرشاد الساري : (ص : ۱۱۸ ، ۱۱۹) باب المواقيت ، فصل في مجاوزة الميقات بغير إحرام ، ط : الإمدادية ، مكّة المكرمة)

شامی : (۲۷۷/۲) كتاب الحج ، مطلب في المواقيت ، ط : سعید .

الهندية : (۲۲۱/۱) كتاب المناسك ، الباب الثاني في المواقيت ، ط : رشيدية .

(۲) وهم الذين منازلهم في نفس الميقات أو داخل الميقات إلى الحرم فوقتهم الحل للحج والعمره ولهم دخول مكة بغير إحرام إذ لم يريدوا نسكاً وإلا أي وإن أرادوا نسكاً ، فإن نفى النفسى إثبات فيجب أي الإحرام (إرشاد الساري : (ص : ۱۱۶ ، ۱۱۷) باب المواقيت ، فصل في الصنف الثاني ، ط : الإمدادية ، مكّة المكرمة)

غنية الناسك : (ص : ۵۵) باب المواقيت ، فصل : أما ميقات أهل الحل ، ط : إدارة القرآن .

الدر مع الرد : (۲۷۸/۲) كتاب الحج ، مطلب في المواقيت ، قبيل : فصل في الإحرام ، ط : سعید .

سعی

☆ ”سعی“ کے لفظی معنی دوڑنے کے ہیں، اور شرعاً صفا و مروہ کے درمیان مخصوص طریقہ پر سات چکر لگانے کو ”سعی“ کہتے ہیں۔ (۱)

یہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی والدہ ہاجرہ علیہا السلام کے ایک خاص عمل کی یادگار ہے۔ (۲)

عمرہ اور حج دونوں میں یہ سعی کرنا واجب ہے۔ (۳)

(۱) والسعی بین المروتین أى بین الصفاء والمروة (إرشاد الساری : (ص: ۹۴ ، ۹۵) باب فرائض الحج ، فصل : فى واجباته ، ط: الإمدادیة ، مکة المکرمة)

غنية الناسک : (ص: ۲۵) باب فرائض الحج و واجباته ، فصل : وأما واجباته ، ط: إدارة القرآن .

الدر مع الرد : (۲/ ۲۶۸) کتاب الحج ، مطلب : فى فروض الحج و واجباته ، ط: سعید .

(سعی) فى مشیه ، عدا ، و بین الصفا والمروة ، تردد بینهما . (المعجم الوسیط : (۱/ ۲۳۱) باب السین ، حرف : سعی ، ط: دار الدعوة .

(۲) وجه السعین بین الصفا والمروة غیر ما فى هذا الحدیث ، وذلک قصة ہاجر ، وكانت ہاجر تمشی من الصفا إلى المیل الأخضر ، وتسعی من المیل إلى المیل الثانی بغیوبة إسماعیل عن نظرها ثم تمشی من المیل إلى المروة ، وجرت سنتها إلى قیام القیامة . (العرف الشدی للکشمیری علی سنن الترمذی : (۱/ ۱۷۹) أبواب الحج ، باب ماجاء فى السعی بین الصفا والمروة ، ط: قدیمی)

أخبار مکة للأزرقي : (۱/ ۳۲) باب ماجاء فى إسکان إبراهیم ابنه إسماعیل وأمه ہاجر ط: مكتبة الثقافة الدینیة .

(۳) والسعین بین المروتین أى بین الصفا والمروة (إرشاد الساری : (ص: ۹۴ ، ۹۵) باب فرائض الحج و واجباته ، فصل فى واجباته ، ط: الإمدادیة ، مکة المکرمة)

و واجباتها السعی أبیین الصفاء والمروة (إرشاد الساری : (ص: ۶۵۲) باب العمرة ، ط: الإمدادیة ، مکة المکرمة)

غنية الناسک : (ص: ۲۵) باب فرائض الحج و واجباته فصل : وأما واجباته ، و: (ص: ۱۹۶) باب العمرة وتسعی الحج الأصغر ، ط: إدارة القرآن .

الدر مع الرد : (۲/ ۲۶۸) کتاب الحج ، مطلب : فى فروض الحج و واجباته ، و: (۲/ ۴۷۲) ، مطلب : فى أحكام العمرة ، ط: سعید .

صفا و مروہ دو پہاڑیاں ہیں جو کعبۃ اللہ کے مشرقی جانب جنوب اور شمال میں واقع ہیں، اور اب ان کو مسجد حرام میں شامل کر لیا گیا ہے۔

☆ عمرہ کرنے والے کو صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنا واجب ہے، لیکن اس سے پہلے بیت اللہ کا طواف کرنا ضروری ہے، طواف کے بغیر سعی معتبر نہیں ہوگی۔ (۱)

سعی بغیر وضو کر لی

سعی کے دوران وضو شرط نہیں ہے، اگر کسی نے وضو کے بغیر سعی کر لی تو سعی ادا ہو جائے گی دم وغیرہ واجب نہیں ہوگا البتہ وضو کے ساتھ سعی کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ (۲)

(۱) (قوله : ثم اخرج إلى الصفا) وقد قدمنا أن هذا السعی واجب أشار بشم إلى تراخی السعی عن الطواف فلو سعی ثم طاف أعاده ؛ لأن السعی تبع ولا يجوز تقدم التبع على الأصل وبهذا علم أن تأخیر السعی عن الطواف واجب . (البحر الرائق : (۲/ ۳۳۲) کتاب الحج ، باب الإحرام ، ط: سعید)

الغنى : أن يكون أى السعی بعد طواف أى كامل ولو نفلاً أى بعد أكثره أى أكثر أشواطه فلو سعی قبل الطواف أى أكثر جنسه أو بعد أقله ، لم يصح ؛ لعدم تحقق ركنه (إرشاد الساری : (ص: ۲۷۷) باب السعی بین الصفا والمروة ، فصل : فى شرائط صحة السعی ، ط: الإمدادیة ، مکة المکرمة)

شامی : (۲/ ۵۰۰) کتاب الحج ، مطلب فى السعی بین الصفا والمروة ، ط: سعید .

(۲) الخامس : أن يكون السعی بعد طواف على طهارة عن الجنابة والحیض وأما الطهارة عن الحدث الأصغر فى الطواف وكذا طهارة البدن والثوب والمكان فلیست بشرط لصحة السعی (إرشاد الساری : (ص: ۲۵۰ ، ۲۵۱) باب السعی بین الصفا والمروة ، فصل : فى شرائط صحة السعی ، ط: الإمدادیة ، مکة المکرمة)

والطهارة فيه عن الجنابة والحیض ، أما عن الحدث الأصغر وعن النجاسة فى الثوب والبدن فمستحب . (غنية الناسک : (ص: ۱۳۵) باب السعی بین الصفا والمروة ، فصل فى سنن السعی ، ط: إدارة القرآن)

البحر العمیق : (۳/ ۱۲۹۵) الباب العاشر : فى سخول مکة وفى الطواف والسعی ، فصل : الكلام فى السعی ، ومن مستحباته ، ط: مؤسسه الریان ، المكتبة المکیة .

سعی پہلے کی طواف بعد میں کیا

☆ اگر کسی نے سعی پہلے کی اور طواف بعد میں کیا تو اس کا اعتبار نہیں ہوگا ایسی صورت میں طواف کے بعد سعی دوبارہ کر لے ورنہ دم دینا لازم ہوگا۔

اگر کسی نے دس ذی الحجہ سے بارہ ذی الحجہ کے اندر طواف زیارت کرتے ہوئے پہلے سعی کی پھر بعد میں طواف کیا تو سعی کا اعتبار نہیں ہوگا، طواف زیارت کے بعد سعی دوبارہ کرنی ہوگی ورنہ دم لازم آئے گا۔ (۱)

سعی پیدل کرنا

سعی پیدل کرنا واجب ہے، کوئی عذر ہو تو سواری وغیرہ پر بھی کر سکتے ہیں، اگر بلا عذر سواری پر سعی کی تو دوبارہ سعی کرنا یا حد و حرم میں ایک بکرا ذبح کرنا لازم ہوگا۔ (۲)

سعی خود کرے

سعی خود کرے، اگر معذور ہے تو کسی سواری پر سوار ہو کر کرے، کسی کو نائب بنا کر

(۱) (قوله: ثم اخرج إلى الصفا) وقد قدمنا أن هذا السعي واجب أشار بضم إلى تراخي السعي عن الطواف فلو سعى ثم طاف أعاده؛ لأن السعي تبع ولا يجوز تقدم التبع على الأصل وبهذا علم أن تأخير السعي عن الطواف واجب . (البحر الرائق : ۳۳۲/۲) كتاب الحج ، باب الإحرام ، ط: سعيد الشافعي : أن يكون أي السعي بعد طواف أي كامل ولو نفلاً أي بعد أكثره أي أكثر أشواطه فلو سعى قبل الطواف أي أكثر جنسه أو بعد أقله ، لم يصح ؛ لعدم تحقق ركنه (إرشاد الساري : ص: ۲۴۷) باب السعي بين الصفا والمروة ، فصل : في شرائط صحة السعي ، ط: الإمدادية مكة المكرمة (شامی : ۵۰۰/۲) كتاب الحج ، مطلب في السعي بين الصفا والمروة ، ط: سعيد .

(۲) (قوله: ثم اخرج إلى الصفا) وقد قدمنا أن المشي فيه واجب حتى لو سعى راكباً من غري عذر لزمه دم . (البحر الرائق : ۳۳۲/۲) كتاب الحج ، باب الإحرام ، ط: سعيد البدائع : (۱۳۴/۲) كتاب الحج ، فصل : وأما ركنه ، ط: سعيد .

☆ (إرشاد الساري : ص: ۲۵۳) باب السعي بين الصفا والمروة ، فصل : في واجباته ، ط: الإمدادية مكة المكرمة .

☆ غنية الناسك : (ص: ۱۳۳) باب السعي بين الصفا والمروة ، فصل : في واجبات السعي ، ط: إدارة القرآن .

سعی نہ کرائے کیونکہ سعی میں نیابت جائز نہیں ہے ہاں اگر کوئی شخص بے ہوش ہو گیا ہے اور سعی کے وقت تک ہوش میں نہ آئے تو اس کی طرف سے دوسرا آدمی سعی کر سکتا ہے۔ (۱)

سعی حیض کی حالت میں کی

”حیض کی حالت میں سعی کی“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۲۴۶/۲)

سعی دوبارہ کرنے کی ضرورت نہیں

”طواف زیارت دوبارہ کیا تو سعی دوبارہ کرے یا نہیں؟“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۶۴/۳)

سعی سوار ہو کر کر لی

”سعی کی غلطی“ کے عنوان کو دیکھیں۔ (۴۵۱/۲)

سعی سے پہلے حلق کر لیا

”عمرہ کرنے والے نے سعی سے پہلے حلق کر لیا“ عنوان کو دیکھیں۔ (۲۰۹/۳)

سعی سے فارغ ہو کر کیا کرنا چاہیے

☆ اگر احرام صرف عمرہ کا ہے، یا حج میں تمتع کا ہے، تو اب احرام اور عمرہ کے

(۱) وأما ركنه فكيئوته بين الصفا والمروة سواء كان بفعل نفسه أو بفعل غيره عند عجزه عن السعي بنفسه بأن كان مغمى عليه أو مريضاً فسعى به محمولاً أو سعى راكباً لحصوله كائناً بين الصفا والمروة . وإن كا قادراً على المشي بنفسه فحمل أو ركب يلزمه الدم اهـ . (البدائع : ۱۳۴/۲) كتاب الحج ، فصل : وأما ركنه ، ط: سعيد

☆ (إرشاد الساري : ص: ۲۳۶ ، ۲۳۷) باب السعي بين الصفا والمروة ، فصل : في شرائط صحة السعي ، ط: الإمدادية ، مكة المكرمة .

☆ غنية الناسك : (ص: ۱۳۱) باب السعي بين الصفا والمروة ، فصل : في ركن السعي و شرائطه ، ط: إدارة القرآن .

تین عمل مکمل ہو گئے، ایک احرام، دوسرا طواف، تیسرا سعی اس کے بعد اگر مکروہ وقت نہیں ہے، تو مسجد حرام میں آکر دو رکعت نماز پڑھے، یہ مستحب ہے، اگر کسی نے ادا نہیں کی تو اس کی قضا نہیں ہے، اور یہ نماز مروہ میں نہ پڑھے بلکہ مسجد حرام میں یا مطاف میں پڑھے۔ (۱)

اس کے بعد صرف آخری کام رہ گیا، حلق یعنی بال منڈوانا یا ایک پور کے برابر کٹوانا، مردنائی کی دکان پر جا کر اپنے بال منڈوائیں یا چھوٹے کروائیں یا اگر ساتھ کچھ ساتھی ہوں اور وہ آپس میں مونڈ لیں تو بھی جائز ہے اس میں بعض لوگوں کو غلط فہمی ہوتی ہے کہ اگر دوست ساتھی ہیں تو ایک دوسرے کے بال کیسے بنائیں؟ لہذا پہلے نائی سے ایک بنواتا ہے تب وہ دوسرے کے بال بناتا ہے، یہ بات درست نہیں بلکہ جب عمرہ اور حج کے سب کام کر چکا ہے صرف حلق رقص کرنا باقی ہے تو اب اس کے لئے حلق کرنا اور کرنا سب جائز ہے چاہے تو اپنے ساتھی کے پہلے بنا دے، یا خود اپنے بنا لے، یا ساتھی اس کے پہلے بنا دے ہر صورت جائز ہے اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ (۲)

عورت کے بال کاٹنے کی صورت یہ ہے کہ سر کے سب بال اکٹھے کر کے آخر

(۱) وندب أن یختتم السعی برکتین فی المسجد کالطواف ، کما أن مبدئہما بالاستلام ، ولا یصلیہما علی المروۃ ؛ لأنه ابتداء شعارہ . (غنیۃ الناسک : (ص: ۱۳۰) باب السعی بین الصفا والمروۃ ، فصل : فی کیفیتہ أداء السعی ، ط: إدارة القرآن)

﴿إرشاد الساری : (ص: ۲۵۵ ، ۲۵۶) باب السعی بین الصفا والمروۃ ، فصل : فی مستحباتہ ، و فصل : حکم صلاۃ رکعتین بعد السعی ، ط: الإمدادیۃ ، مکة المکرمۃ .

﴿شامی : (۵۰۱/۲) کتاب الحج ، مطلب : فی السعی بین الصفا والمروۃ ، ط: سعید .

(۲) ولو حلق رأسه أو رأس غیره من حلال أو محرم جاز له الحلق ، لم یلزمہما شیء . (غنیۃ الناسک : (ص: ۱۷۴) باب مناسک منی یوم النحر ، فصل : فی الحلق ، ط: إدارة القرآن)

﴿وإذا حلق (أی المحرم) (رأسه) أی : رأس نفسه (أو رأس غیره) أو لو کان محرماً عند جواز التحلیل) لم یلزمہ شیء . (إرشاد الساری : (ص: ۳۲۴) باب مناسک منی ، فصل :

فی الحلق والتقصیر ، ط: الإمدادیۃ مکة المکرمۃ)

کے بال مٹھی میں پکڑے جو دو چار بال کچھ لمبے ہوں ان کو پہلے کاٹ کر نکال دے، پھر اس کے بعد تقریباً انگلی کے ایک پور کے برابر قینچی سے چاہے عورت خود ہی کاٹ لے یا اس کا شوہر یا ایک عورت دوسری عورت کے بال کاٹ دے۔ (۱)

لیکن کسی غیر محرم سے نہ کٹوائے۔ (۲)

اور نہ مسجد میں بال گرائے۔ (۳)

بلکہ اپنے کمرہ میں یا مروہ کے باہر بال کاٹنے کی جگہ پر کاٹے، اور حرم کی حدود میں بال کاٹنا ضروری ہے۔ (۴)

(۱) ومراده أن يأخذ من كل شعرة مقدار الأنملة (محيط) ومراده من كل شعرة من شعر الربع وجوباً أو من الكل ندباً ، فأقل الواجب فی التقصیر قدر الأنملة من جميع شعر ربع الرأس كما صرح فی اللباب لكن أصحابنا قالوا يجب أن يزيد فی تقصیر الربع علی قدر الأنملة ؛ لأن أطراف الشعر غير متساوية عادة ، فلو قصر قدر الأنملة من الربع لم يستوف قدر الأنملة من جميع شعر الربع ، بل من بعضه فوجب أن يزيد علی قدر الأنملة حتی يستوفی قدر الواجب بيقين ، وكذا ينبغي أن يزيد فی تقصیر الكل علی قدر الأنملة يستوفی فی قدر الأنملة من كل شعرة برأسه ، فيستوفی قدر المندوب بيقين . (غنیۃ الناسک : (ص: ۱۷۵) باب مناسک منی یوم النحر ، فصل : فی الحلق ، ط: إدارة القرآن)

﴿إرشاد الساری : (ص: ۳۲۴) باب مناسک منی ، فصل : فی الحلق والتقصیر ، ط: الإمدادیۃ ، مکة المکرمۃ .

﴿شامی : (۵۱۵/۲ ، ۵۱۶) کتاب الحج ، قبیل : مطلب : فی طواف الزیارة ، ط: سعید .

(۲) لكل ابن آدم حطة من الزنا بهذه القصة ، قال : والبدان تزنيان فزناهما البطش (سنن أبي داؤد : (۳۱۰/۱) کتاب النکاح ، باب ما يؤمر به من غض البصر ، ط: رحمانیہ)

﴿ولا تقرب الحجر فی الزحام) لمنعه من مماسة الرجال . (الدر مع الرد : (۵۲۸/۲) کتاب الحج ، باب القران ، ط: سعید)

﴿البحر الرائق : (۳۵۵/۲) کتاب الحج ، ط: سعید .

(۳) ولكون المسجد بضان عن القاذورات ، ولو كانت طاهرة ، يكره البصاق فيه ولو فوق البوارى ولا تحتها (البحر الرائق : (۳۵/۲) کتاب الصلاة ، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها ، ، فصل : لما فرغ من بيان الكراهة فی الصلاة ، ط: سعید)

﴿شامی : (۶۵۷/۱) کتاب الصلاة ، مطلب : فی أحكام المساجد ، ط: سعید .

(۴) ويختص حلق الحاج بالزمان والمكان عند أبي حنيفة رضي الله عنه وحلق المعتمر بالمكان =

بال کاٹنے کے بعد عمرہ کا عمل مکمل ہو گیا، حج تمتع میں دو چیزیں تھیں ایک حج دوسرا عمرہ تو عمرہ کا عمل مکمل ہو گیا۔

اب یہ شخص مکہ مکرمہ میں مقیم ہے، مکہ کے باشندے کی طرح وہاں پر رہنا ہے، مکہ مکرمہ میں جس طرح کی شخص حج کا احرام اپنے گھر سے باندھتا ہے اسی طرح یہ شخص بھی اپنی قیام گاہ یا مسجد حرام سے حج کا احرام باندھے گا۔ (۱)

مکہ مکرمہ کے قیام کو غنیمت سمجھے اس قیام کے دوران کثرت سے نفل طواف کرے، جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنے کا پورا اہتمام کرے کم از کم ایک قرآن کریم حرم شریف میں ختم کرنے کی کوشش کرے اور اگر سہولت ہو تو مکہ والوں کی طرح مسجد عائشہ جا کر نفل عمرہ کی نیت سے احرام باندھ کر نفل عمرہ کی سعادت حاصل کرتا رہے اور مکہ مکرمہ کے قیام کے زمانہ میں جو نفل طواف کئے جائیں گے ان میں اضطباع اور رمل نہیں ہوگا، اضطباع اور رمل ہر اس طواف کے بعد ہوتا ہے جس طواف کے بعد سعی ہوتی ہے البتہ ہر نفل طواف کے بعد دو رکعت نماز پڑھنا واجب ہوگا۔ (۲)

= فالزمان آیام النحر الثلاثة ، والمكان الحرم . (غنية الناسك : (ص: ۱۷۵) باب مناسك منى يوم النحر ، فصل في الحلقي ، مطلب : ويختص حلق الحاج بالزمان والمكان ، ط: إدارة القرآن)

إرشاد الساری : (ص: ۳۲۵) باب مناسك منى ، فصل : في زمان الحلقي ومكانه ، ط: الإمدادية ، مگة المکرمة .

البحر العمیق : (۱۷۹۸/۳) الباب الثاني عشر : في الأعمال المشروعة يوم النحر ، الحلقي ، زمان الحلقي ومكانه ، ط: مؤسسة الريان ، المكتبة المکیة .

(۱) وإذا كان يوم التروية أحرَمُ أي المتمتع بنوعيه بالحج وقبله أفضل والأفضل أن يحرم من المسجد والحطيم أفضل أماكنه ويجوز من جميع الحرم ، ومن مگة أفضل من خارجها أي بالنسبة إلى سائر الحرم . (إرشاد الساری : (ص: ۴۰۸ ، ۴۰۹) باب التمتع ، فصل : المتمتع على نوعين ، ط: الإمدادية مگة المکرمة)

غنية الناسك : (ص: ۲۱۶) باب التمتع ، فصل : في كيفية أداء التمتع المسنون ، ط: إدارة القرآن .

شامی : (۵۳۷/۲) كتاب الحج ، باب التمتع ، ط: سعيد .

(۲) وأقام بمگة حالاً لا يطوف بالبيت ما بدا له ، ويعتني بسائر ما سبق له في فصل ما ينبغي =

جب مفرد طواف قدوم سے اور قارن سعی سے فارغ ہو جائے تو احرام کی حالت میں ہی مکہ مکرمہ میں رہے، اور احرام کے ممنوعات سے بچتا رہے، اور تمتع کرنے والا جب عمرہ کے طواف اور سعی سے فارغ ہو جائے تو بال منڈ والے یا قصر کروالے، اس کے بعد وہ حلال ہو جائے گا، جو چیزیں احرام کی وجہ سے منع ہو گئی تھیں اب وہ حلال ہو جائیں گی، جب تک دوبارہ احرام نہیں باندھے گا وہ حلال رہیں گی۔ (۱)

= الاعتناء به بعد السعی ، ويعتمر قبل الحج ماشاء (غنية الناسك : (ص: ۲۱۵) باب التمتع ، فصل : في كيفية أداء التمتع المسنون ، ط: إدارة القرآن)

إرشاد الساری : (ص: ۴۰۷ ، ۴۰۸) باب التمتع ، فصل : التمتع على نوعين ، ط: الإمدادية مگة المکرمة .

شامی : (۵۳۷/۲) كتاب الحج ، باب التمتع ، ط: سعيد .

ويطوف بالبيت ما بدا له بلارمل ، ولا اضطباع ، ولا سعی بعده ؛ لأن التفل بالسعی غير مشروع ويصلي لكل أسبوع ركعتين . (غنية الناسك : (ص: ۱۳۷) باب السعی بين الصفا والمروة ، فصل : فيما ينبغي له الاعتناء به بعد الفراغ من السعی أيام مقامه بمگة ، ط: إدارة القرآن)

إرشاد الساری : (ص: ۲۵۷) باب السعی بين الصفا والمروة ، فصل : حكم صلاة ركعتين بعد السعی ، ط: الإمدادية ، مگة المکرمة .

الدر مع الرد : (۵۰۲/۲) كتاب الحج ، مطلب في السعی بين الصفا والمروة ، ط: سعيد .

ويستحب ختم القرآن بالمساجد الثلاثة ، بأن يختم في كل منها ولو مرة والإكثار من الإعتصار أي عند الجمهور والطواف بلا خلاف بمگة المشرفة والصلاة مع الجماعة أي لزيادة المضاعفة (إرشاد الساری : (ص: ۷۵۱ ، ۷۵۲) باب زيارة سيد المرسلين ﷺ ، فصل : استحباب الإكثار من أعمال البر بالحرمين ، ط: الإمدادية ، مگة المکرمة)

البحر العمیق : (۱۳۷۴/۳) الباب العاشر : في دخول مگة وفي الطواف والسعی ، فصل :

ما يستحب للحاج في مدة مقامه بمگة ، ط: مؤسسة الريان ، المكتبة المکیة .

(۱) ثم إذا كان الفارغ منه أي من السعی قارناً أو متمتعاً لكن لا مطلقاً بل مقيداً بما وصفه بقوله : ساق الهدى ، أو مفرداً بالحج أي من أول الوهلة ، فإنه يقيم بمگة حراماً أي محرماً محرماً عليه محظورات الإحرام ، فلا يقصر ولا يحلق ولا يلبس المخيط وإن كان الفارغ متمتعاً أي من وصفه أنه لم يسق الهدى أو مفرداً بعمرة أي في غير الأشهر سواء ساق الهدى أم لا ، فعليه أن يحلق ، ويحل وهو أي المتمتع المذكور أي بعد حلقة كما في نسخة حلال أي خارج عن الإحرام يفعل أي ما يريد فعله من =

اور حج کے لئے آٹھ ذی الحجہ کو یا اس سے پہلے حج کی نیت سے احرام باندھ لے اور منی کے لئے روانہ ہو جائے۔ (۱)

سعی طواف کے بعد

سعی طواف کے بعد ہے اگر سعی طواف سے پہلے کر لی اور طواف بعد میں کیا تو وہ سعی شمار میں نہیں آئے گی، اور جہاں تک ممکن ہو اس کو پھر کرنا واجب ہے۔ (۲)

سعی کا ”چکر“ چھوڑ دیا

اگر سعی کا ایک ”چکر“ چھوڑ دیا تو ایک صدقہ فطر کے برابر صدقہ ادا کر دے اسی طرح دو یا تین چکر چھوڑ دینے کی صورت میں ہر چکر کے عوض ایک ایک صدقہ فطر کے برابر صدقہ ادا کرنا واجب ہوگا، چار یا اس سے زیادہ چکر چھوڑ دینے کی صورت میں دم دینا لازم ہوگا۔ (۳)

= الحلال كما تفعل الحلال أى ما يجوز له من الأفعال (إرشاد السارى : (ص: ۲۵۷، ۲۵۸) باب السعى بين الصفا والمروة ، حكم صلاة ركعتين بعد السعى ، ط: الإمدادية ، مكة المكرمة)
 شامى : (۵۰۲/۲) كتاب الحج ، مطلب : فى السعى بين الصفا والمروة ، ط: سعيد .
 البحر العميق : (۱۳۰۲/۳ ، ۱۳۰۳ ، ۱۳۰۴) الباب العاشر : فى دخول مكة وفى الطواف والسعى ، فصل : بعد الفراغ من السعى ، ط: مؤسسة الريان ، المكتبة المكية .
 (۱) انظر الحاشية السابقة ، رقم : ۱ ، على الصفحة السابقة رقم : ۳۳۸ .

(۲) قوله : ثم اخرج إلى الصفا) وقد قدمنا أن هذا السعى واجب أشار بضم إلى تراخي السعى عند الطواف فلو سعى ثم طاف أعاده ؛ لأنه السعى تبع ولا يجوز تقدم التبع على الأصل بهذا علم أن تأخير السعى عن الطواف واجب . (البحر الرائق : (۳۳۲/۲) كتاب الحج ، باب الإحرام ، ط: سعيد)
 إرشاد السارى : (ص: ۲۴۷) باب السعى بين الصفا والمروة ، فصل : فى شرائط صحة السعى ، ط: الإمدادية مكة المكرمة .

شامى : (۵۰۰/۲) كتاب الحج ، مطلب : فى السعى بين الصفا والمروة ، ط: سعيد .
 (۳) ولو ترك السعى كله أو أكثره فعليه دم ، وحجّه تام عندنا ولو تركه لعذر كالزمن إذا لم يجد من يحمله لاشي عليه ، ولو ترك منه ثلاثة أشواط ، أو أقل ، فعليه لكل شوط صدقة ، إلا أن =

سعی کا طریقہ

☆ جس طواف کے بعد سعی ہو، تو طواف سے فارغ ہو کر حجر اسود کا ”استلام“ کرے جیسے طواف کے شروع میں اور طواف کے آخر میں استلام کیا تھا (دونوں ہاتھوں کو حجر اسود کے برابر کر کے ان کو بوسہ دے اور بسم اللہ والصلاة والسلام علی رسول اللہ کہے) یہ استلام ایک مرتبہ سعی کرنے والوں کے لئے مستحب ہے۔ استلام کرنے کے بعد آنحضرت ﷺ کی سنت کے مطابق باب الصفا سے صفا کی طرف آئے، اور اگر کسی دوسرے دروازے سے جائے تو یہ بھی جائز ہے (باب الصفا حجر اسود کی سمت پر ہے) پھر صفا پر اتنا چڑھے کہ بیت اللہ شریف بھی نظر آسکے اوپر چڑھتے وقت یہ پڑھے ”ابدأ بما بدأ الله تعالى به ان الصفا والمروة من شعائر الله“ موجودہ زمانے میں چند ستون ہیں ان میں سے مغربی ستون کے قریب سے کعبۃ اللہ واضح طور پر نظر آتا ہے۔ (۱)

= يبلغ ذلك دما فله الخيار بين الدم وتنقيص الصدقة . (غنية الناسك : (ص: ۲۷۷) باب الجنایات ، الفصل السابع : فى ترك الواجب فى أفعال الحج المطلب الخامس : فى ترك الواجب فى السعى ، ط: إدارة القرآن)

إرشاد السارى : (ص: ۵۰۳) باب الجنایات وأنواعها ، النوع الخامس : الجنایات فى أفعال الحج ، فصل : فى الجنایة فى السعى ، ط: الإمدادية ، مكة المكرمة .
 شامى : (۵۵۶/۲ ، ۵۵۷) كتاب الحج ، باب الجنایات ، ط: سعيد .

(۱) فإذا خرج من الطواف ونحوه كما ذكرنا ، فالسنة أن يخرج للسعى على فوره إن أراد ، ويسن أن يبتدىء بالحجر الأسود فيسلمه كما مر ، ثم يخرج من باب الصفا ندباً فإن خرج من غيره لا بأس به ، ويقول عند خروجه : بسم الله والصلاة والسلام على رسول الله ، اللهم اغفر لى ذنوبى وافتح لى أبواب فضلك كما هو سنة عند الخروج من أى مسجد كان وإذا دنى من الصفا يستحب أن يقول : أبدأ بما بدأ الله به : ﴿ إِنَّ الصفا والمروة من شعائر الله ﴾ ويصعد عليه حتى يرى البيت من الباب لا من فوق الجدار إن أمكنه الصعود لرؤية البيت حقيقة أو محاذاة ، وإلا فقد مر ما يمكنه ، فالواجب هو البدء بالصفا وأما رؤية البيت فشرط الكمال (غنية الناسك : (ص: ۱۲۸) باب السعى بين الصفا والمروة ، كيفية أداء السعى ، ط: إدارة القرآن) =

پھر قبلہ رخ کھڑے ہو کر سعی کی نیت اس طرح کرے کہ ”یا اللہ! میں آپ کی رضا کے لئے صفا مروہ کے درمیان سعی کے سات چکر کا ارادہ کرتا ہوں، اس کو میرے لئے آسان بنائیں اور قبول فرمائیں“ (نیت زبان سے یا دل میں کسی بھی زبان میں کر سکتا ہے، عربی زبان میں نیت کرنا ضروری نہیں) اور یہ نیت دل میں کرنا کافی ہے مگر زبان سے بھی کہنا افضل ہے، نیت کے وقت ہاتھ نہ اٹھائے۔ (۱)

☆ پھر دونوں ہاتھوں کو اس طرح اٹھائے جیسے دعائیں اٹھائے جاتے ہیں، نماز کے شروع میں تکبیر تحریمہ کے وقت جس طرح ہاتھ اٹھائے جاتے ہیں اس طرح نہ اٹھائے جیسے بہت سے ناواقف لوگ اٹھاتے ہیں یہ درست نہیں اور بیت اللہ شریف کی طرف ہاتھ سے اشارہ بھی نہ کرے۔ (۲)

= إرشاد الساری : (ص: ۲۴۲) باب السعی بین الصفا والمروة ، كيفية السعی بین الصفا والمروة ، ط: الإمدادية ، مکتة المکرمة .

☆ شامی : (۵۰۰/۲) کتاب الحج ، مطلب فی السعی بین الصفا والمروة ، ط: سعید .
(۱) والنية : الأولى ذکرها فی السنن ، لیترب علی فعله المثوبة الكاملة ، ولکونها شرطاً عند الحنبلة خلافاً للثلاثة (إرشاد الساری : (ص: ۲۵۵) باب السعی بین الصفا والمروة ، فصل : فی مستحباته ، ط: الإمدادية ، مکتة المکرمة)

☆ غنية الناسک : (ص: ۱۳۵) باب السعی بین الصفا والمروة ، فصل : فی مستحباته ، ط: إدارة القرآن .
☆ البحر العمیق : (۱۲۵۷/۳) الباب العاشر ، فصل فی رکعتی الطواف ، ط: مؤسسة الريان ، المكتبة المکیة .

☆ وشرط النية أن تكون بالقلب ، وذكره باللسان مع ذلك أفضل وليس بشرط ولو نوى بقلبه ولم يتكلم بلسانه صح (إرشاد الساری : (ص: ۱۴۳) باب الإحرام ، فصل و شرط النية ، ط: الإمدادية ، مکتة المکرمة)

☆ غنية الناسک : (ص: ۷۸) باب الإحرام ، فصل : فی نية الإحرام ، ط: إدارة القرآن .

☆ شامی : (۴۸۳/۲) کتاب الحج ، فصل : فی الإحرام ، ط: سعید .

(۲) ويرفع يديه حذو منكبيه أى مقابلهما جاعلاً بطنهما نحو السماء لأنها قبله الدعاء ، كما للدعاء أى كما يرفعهما لمطلق الدعاء فى سائر الأمكنة والأزمنة على طبق ماوردت به السنة لا كما يفعله الجهلة خصوصاً معلمى الغرباء من رفع أيديهم إلى آذانهم واكتفاهم ثلاثاً كل مرة مع =

☆ پھر بلند آواز میں تین مرتبہ ”اللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد“ پڑھے اور تین مرتبہ یہ دعا پڑھے ”لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وهو علی کل شیء قدير“ .

”لا الہ الا اللہ وحدہ انجز وعدہ ونصر عبدہ وهزب الاحزاب وحدہ“ .

اس کے بعد اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کرے اور یہ دعا پڑھے

سبحان الله والحمد لله ولا اله الا الله والله اكبر ولا حول ولا قوة الا بالله .

اس کے بعد آہستہ آواز سے درود شریف پڑھے، پھر اپنے لئے اور اپنے دوستوں کے لئے خوب خشوع و خضوع سے دعائے مانگے کیونکہ یہ دعا قبول ہونے کی مقدس جگہ ہے، اور جو چاہے دعائے مانگے، اور دعائے مانگنا سعی کے آداب میں سے ہے۔ (۱)

= تكبيرة ، فإن السنة الثابتة بخلافه ، فيرفع يديه من غير إرسال إليه . (إرشاد الساری : (ص: ۲۴۲) باب السعی بین الصفا والمروة ، كيفية السعی ط: الإمدادية ، مکتة المکرمة)
☆ غنية الناسک : (ص: ۱۲۹) باب السعی بین الصفا والمروة ، فصل : فی كيفية أداء السعی ، ط: إدارة القرآن .

☆ شامی : (۵۰۰/۲) کتاب الحج ، مجلط فی السعی بین الصفا والمروة ، ط: سعید .
(۱) فکبر ثلاثاً كما رواه ابن المنذر بإسناد صحيح ، وهلل رفع صوته بهما ، وفى حديث مسلم أنه ﷺ قال هنا : لا إله إلا الله وحده ، الله أكبر لا إله إلا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد يحيى ويميت وهو على كل شيء قدير ، لا إله إلا الله وحده أنجز وعده ونصر عبده وهزم الأحزاب وحده ثم دعا فعل ذلك ثلاث مرات ثم خفض صوته فيحمد الله تعالى ويشئ عليه ويصلئ على النبي ﷺ ، ويدعو بما شاء لنفسه وللمسلمين ، ويكرر التكبير والتهليل والحمد والصلاة والدعاء ثلاث مرات حتى يكون التكبير تسع مرات ويأتى بالأدعية والأذكار ما أحب و يطيل المقام عليه بإطالة ذلك ولا يعجل ، ويجتهد فى الدعاء فإنه موضع إجابة (غنية الناسک : (ص: ۱۲۹) باب السعی بین الصفا والمروة ، فصل : فی كيفية أداء السعی ، ط: إدارة القرآن)

☆ إرشاد الساری : (ص: ۲۴۲ ، ۲۴۳) باب السعی بین الصفا والمروة ، كيفية السعی ط: الإمدادية ، مکتة المکرمة .

1 البحر العمیق : (۱۲۵۷/۳ ، ۱۲۵۸ ، ۱۲۵۹) الباب العاشر : فى دخول مکتة وفى الطواف والسعی ، فصل : فى ركعتی الطواف ، ط: مؤسسة الريان ، المكتبة المکیة .

☆ اس کے بعد سعی شروع کر دے، سعی کے دوران اضطباع نہ کرے بلکہ مونڈھا ڈھکے ہونے کی حالت میں سعی کرے، اور ذکر اور دعا مانگتے ہوئے صفا سے مروہ کی طرف چلے یا چوتھا کلمہ پڑھتا رہے۔ (۱)

☆ تھوڑی دور چلنے کے بعد جب صفا اور مروہ کے درمیان وہ جگہ آنے لگے جہاں دیوار اور چھت پر صرف ہرے رنگ کی ٹیوب لائٹ کی پٹی لگی ہوئی ہے، اور بقدر چھ ہاتھ کے فاصلہ پر رہ جائے تو صرف مرد حضرات درمیانی چال سے دوڑنا شروع کریں اور دوسری طرف سبز ٹیوب لائٹ کی پٹی کے بعد بھی چھ ہاتھ تک دوڑنا رہے، پھر اپنی چال چلنے لگے۔ (۲)

☆ تیز دوڑنا مسنون نہیں ہے بلکہ متوسط طریقہ سے اتنا دوڑنا چاہیے کہ رمل

(۱) ثم يهبط نحو المروة داعياً ذاكراً ماشياً على هيئته ولا اضطباع في السعي مطلقاً عندنا خلافاً للشافعية . (غنية الناسك : (ص: ۱۲۹ ، ۱۳۰) باب السعي بين الصفا والمروة ، فصل : في كيفية أداء السعي ، ط: إدارة القرآن)

✍️ إرشاد الساري : (ص: ۲۴۳ ، ۲۴۶) باب السعي بين الصفا والمروة ، كيفية السعي ، ط: الإمدادية ، مگة المکرمة .

✍️ شامی : (۵۰۱/۲) کتاب الحج ، مطلب في السعي بين الصفا والمروة ، ط: سعيد . (۲) ثم يهبط نحو المروة داعياً ذاكراً ، ماشياً على هيئته ، حتى إذا كان دون الميل المعلق في ركن المسجد ، قيل : بنحو ستة أذرع ، سعي سعيًا شديدًا (وما ذكره البرجندی من أن السعي بين الصفا والمروة واجب عندنا على الرجال دون النساء ، فخطأ واضح ، إذ السعي المخصوص بالرجال هو الإسراع بين المبلين وإلا فالسعي المطلق بين الصفا والمروة واجب إجماعاً على الرجال والنساء) في بطن الوادي حتى يجاوز المبلين (أى الأخضرين أو يحاذيهما والأول أحوط) بفناء المسجد وفناء دار العباس ، ثم يمشى على هيئته حتى يأتي المروة (مناسك الملا على القاري مع إرشاد الساري : (ص: ۲۴۳ ، ۲۴۴) باب السعي بين الصفا والمروة ، كيفية السعي ، ط: الإمدادية ، مگة المکرمة)

✍️ غنية الناسك : (ص: ۱۲۹) باب السعي بين الصفا والمروة ، ط: فصل في كيفية أداء السعي ، ط: إدارة القرآن .

✍️ الهندية : (۲۲۶/۱) كتاب المناسك ، الباب الخامس في كيفية أداء الحج ، ط: رشيدية .

سے زیادہ اور بہت تیز دوڑنے سے کم رفتار ہو، بعض لوگ تمام سعی میں جھپٹ کر چلتے ہیں اور بعض سبز ستونوں کے درمیان بہت تیزی سے دوڑتے ہیں، یہ دونوں باتیں غلط اور بری ہے، لیکن اس سے دم یا صدقہ واجب نہیں ہوگا۔ (۱)

☆ سبز لائٹوں کے درمیان درمیانی چال سے دوڑنا صرف مردوں کے لئے ہے دیکھا گیا ہے کہ عورتیں بھی دوڑنے لگتی ہیں، یہ صحیح نہیں ہے۔ (۲)

☆ سبز لائٹوں کے درمیان رسول اللہ ﷺ سے یہ دعا منقول ہے اس کے علاوہ جو بھی دعا چاہے مانگے کیونکہ یہ دعا قبول ہونے کی مقدس جگہ ہے دعا یہ ہے:

رب اغفر وارحم انک انت الاعز لا کرم . (۳)

(۱) ويستحب أن يكون السعي بين المبلين فوق الرمل دون العدو وهو جري شديد كجری الفرس (شرح) وهو سنة في كل شوط ، فلو تركه أو هرول في جميع السعي فقد أساء ولا شيء عليه . (غنية الناسك : (ص: ۱۳۰) باب السعي بين الصفا والمروة ، فصل : في كيفية أداء السعي ، ط: إدارة القرآن) ✍️ إرشاد الساري : (ص: ۲۴۵ ، ۲۴۶) باب السعي بين الصفا والمروة ، كيفية السعي ، ط: الإمدادية ، مگة المکرمة .

✍️ شامی : (۵۰۱/۲) کتاب الحج ، مطلب في السعي بين الصفا والمروة ، ط: سعيد . (۲) ولا تسعي بين المبلين قوله : ولا ترمل الخ ؛ لأن أصل مشروعيته لإظهار الجلد وهو للرجال ، ولأنه يخل بالستر ، وكذا السعي : الهرولة بين المبلين في المسعى (الدر مع الرد : (۵۲۸/۲) كتاب الحج ، قبيل : باب القرآن ، ط: سعيد)

✍️ غنية الناسك : (ص: ۹۴) باب الإحرام ۱، فصل في إحرام المرأة ، ط: إدارة القرآن . ✍️ إرشاد الساري : (ص: ۱۲۲) باب الإحرام ، فصل في إحرام المرأة ، ط: الإمدادية مگة المکرمة . (۳) وهو يقول في سعيه : رب اغفر وارحم وتجاوز عما تعلم إنك أنت الأعز الأكرم (غنية الناسك : (ص: ۱۲۹) باب السعي بين الصفا والمروة ، فصل : في كيفية أداء السعي ، ط: إدارة القرآن)

✍️ إرشاد الساري : (ص: ۲۴۳) باب السعي بين الصفا والمروة ، كيفية السعي ، ط: الإمدادية ، مگة المکرمة .

✍️ بدائع الصنائع : (۱۴۹/۲) كتاب الحج ، وأما بيان سنن الحج و بيان الترتيب في أفعاله ، ط: سعيد .

☆ جب دونوں سبز لائٹوں کی پٹیوں سے نکل جائے تو اس کے بعد مروہ تک کی مسافت اپنی چال اور میانہ روی سے چل کر پوری کرے، یہاں تک کہ مروہ پہنچ جائے اور کشادہ جگہ پر رک جائے، ذرا دائیں جانب کو مائل ہو کر اندازہ سے بیت اللہ شریف کی طرف منہ کر کے کھڑا ہو جائے، پھر دونوں ہاتھوں کو اٹھا کر جس طرح صفا پر ذکر اور دعا کی تھی یہاں پر بھی کرے، یہاں بھی دعا قبول ہوتی ہے، یہ صفا سے مروہ تک ایک ”چکر“ ہو گیا، اس کے بعد مروہ سے صفا کی طرف چلے، اور دونوں ہری لائٹوں کی پٹیوں کے درمیان پہلے کی طرح مردوڑ کر چلیں اور وہی دعا پڑھیں، پھر صفا پر پہنچ کر اسی طرح ہاتھ اٹھا کر دعا اور ذکر کرے جیسے شروع میں کیا تھا البتہ نیت دوبارہ نہ کرے کیونکہ نیت شروع میں ایک دفعہ کی جاتی ہے، یہ مروہ سے صفا تک دو ”چکر“ ہو گئے، اس طرح سات چکر کرے۔ (۱)

☆ پھر سعی کے سات ”چکر“ مکمل ہونے کے بعد اگر مکروہ وقت نہیں ہے تو حلق رقص سے پہلے حرم میں آ کر دو رکعت نفل نماز پڑھے۔ (۲)

(۱) ثم يمشى على هيئته حتى يأتي المروة فيصعد عليها إن كان ثم مصعد إلى أن يبدو له البيت إن أمكن ويفعل على المروة جميع ما فعله على الصفا من الاستقبال والتكبير والذكر والدعاء ثم ينزل منها داعياً ذاكراً ويمشي على هيئته، فإذا بلغ المليون سعى كما مرّ، هكذا يفعل ذلك سبعة أشواط يبدأ بالصفا ويختم بالمروة، من الصفا إلى المروة شوط، والعود منها إلى الصفا شوط آخر (إرشاد الساري: (ص: ۲۴۴، ۲۴۵) باب السعي بين الصفا والمروة، كيفية السعي، ط: الإمدادية، مكة المكرمة)

☆ غنية الناسك: (ص: ۱۳۰) باب السعي بين الصفا والمروة، فصل: في كيفية أداء السعي، ط: إدارة القرآن.

☆ الدر مع الرد: (۵۰۱/۲) كتاب الحج، مطلب: في السعي بين الصفا والمروة، ط: سعيد.

(۵) ونبد ختمه بركتين في المسجد كختم الطواف. (الدر مع الرد: (۵۰۱/۲) كتاب الحج، مطلب: في السعي بين الصفا والمروة، ط: سعيد)

☆ الهندية: (۲۴۷/۱) كتاب المناسك، الباب الخامس: في كيفية أداء الحج، ط: رشيدية.

☆ غنية الناسك: (ص: ۱۳۰) باب السعي بين الصفا والمروة، فصل: في كيفية أداء السعي، ط: إدارة القرآن.

☆ طواف کے بعد دو رکعت نماز پڑھنا واجب ہے اور سعی کے بعد دو رکعت نماز پڑھنا مستحب ہے، اگر کسی نے سعی کے بعد دو رکعت نماز نہیں پڑھی تو قضاء لازم نہیں ہوگی، اس نماز کو مروہ میں پڑھنا مکروہ اور بدعت ہے اس لئے مسجد حرام میں آ کر پڑھے۔ (۱)

☆ طواف میں ایک چکر مکمل ہوتا ہے خانہ کعبہ کے چاروں طرف ایک چکر لگانے کے بعد، اور سعی میں صفا سے مروہ تک ایک ”چکر“ اور مروہ سے صفا تک دوسرا ”چکر“ ہوتا ہے، صفا سے صفا تک پورا پھیرا کرنے کا نام ”چکر“ نہیں۔ (۲)

(۱) وواجبه نيف وعشرون وصلاة ركعتين لكل أسبوع من أي طواف كان فلو تركها هل عليه دم؟ قيل: نعم، فيوصي به. (الدر المختار: (۴۷۰/۲) كتاب الحج، مطلب: في فروض الحج و واجباته، ط: سعيد)

☆ إرشاد الساري: (ص: ۲۱۸) باب أنواع الأطوبة وأحكامها، فصل: في ركعتي الطواف، وأحكامهما، ط: الإمدادية، مكة المكرمة.

☆ غنية الناسك: (ص: ۱۱۶) باب ماهية الطواف وأنواعه فصل: ومن الواجبات ركعتا الطواف، ط: إدارة القرآن.

☆ ونبد أن يختم السعي بركتين في المسجد ولا يصليهما على المروة؛ لأنه ابتداء شعار. (غنية الناسك: (ص: ۱۳۰) باب السعي بين الصفا والمروة، فصل: في كيفية أداء السعي، ط: إدارة القرآن)

☆ إرشاد الساري: (ص: ۲۵۵) باب السعي بين الصفا والمروة، فصل: في مستحباته، ط: الإمدادية، مكة المكرمة.

☆ البحر الرائق: (۱۳۰/۳، ۱۳۰/۲) الباب العاشر: في دخول مكة وفي الطواف والسعي، فصل: الكلام في السعي، قبيل: فصل بعد الفراغ من السعي، ط: مؤسسة الريان، المكتبة المكية.

(۲) يبدأ بالصفا ويختم بالمروة، من الصفا إلى المروة شوط، والعود منها إلى الصفا شوط آخر، لأنهما شوط كما قاله الطحاوي وبعض الشافعية رحمهم الله تعالى، وقد صرحوا بأن الخروج عن هذا الخلاف لا يستحب لضعفه (شرح)، (غنية الناسك: (ص: ۱۳۰) باب السعي بين الصفا والمروة، فصل: في كيفية أداء السعي، ط: إدارة القرآن)

☆ إرشاد الساري: (ص: ۲۴۵) باب السعي بين الصفا والمروة، كيفية السعي، ط: الإمدادية، مكة المكرمة.

☆ شامی: (۵۰۱/۲) كتاب الحج، مطلب: في السعي بين الصفا والمروة، ط: سعيد.

☆ (في طواف سبعة أشواط) (وراء الحطيم) أي الحجر وجوبا (ومن الحجر الأسود) أي الركن الأسعد (إليه) أي إلى وصوله إليه ثانيًا (شوط). (إرشاد الساري: (ص: ۱۸۸) باب دخول مكة، فصل: في صفة الشروع في الطواف، ط: الإمدادية، مكة المكرمة)

☆ اگر سعی کے دوران وضو ٹوٹ جائے تو سعی جاری رکھے، بے وضو سعی ہو جاتی ہے اور اس سے کوئی دم یا صدقہ واجب نہیں ہوتا۔ (۱)

سعی کرتے ہوئے جماعت کھڑی ہوگئی

اگر سعی کرتے ہوئے جماعت کھڑی ہو جائے یا جنازہ کی نماز ہونے لگے تو سعی چھوڑ کر جماعت کی نماز میں شریک ہو جائے اور پھر باقی پھیرے نماز سے فارغ ہونے کے بعد پورے کر لے، اسی طرح اگر کوئی عذر پیش آجائے تو باقی پھیرے پھر پورے کر سکتا ہے۔ (۲)

سعی کرتے ہوئے جنازہ کی نماز ہونے لگے

”سعی کرتے ہوئے جماعت کھڑی ہوگئی“ عنوان کو دیکھیں۔ (۲/۴۴۸)

سعی کی ابتداء

سعی کو صفا سے شروع کرنا اور مروہ پر ختم کرنا واجب ہے۔ (۳)

(۱) ومن مستحبته السعی علی طہارة ، حتی لو سعی محدثاً ، أو جنباً أو كانت المرأة حائضاً ، أو نفساء ، صحّ ولا شیء علیہ الأصل أن کل عبادۃ تؤدی لا فی المسجد من أحكام المناسک ، فالطہارة لیست من شرطها کالسعی والوقوف بعرفة ، ومزدلفة ورمی الجمار ، وکل عبادۃ تؤدی فی المسجد فالطہارة من شرطها ، کالطواف . (البحر العمیق : ۱۲۹۵/۳ ، ۱۲۹۶) الباب العاشر : فی دخول مکة و فی الطواف ، والسعی ، فصل : الکلام فی السعی ، ط : مؤسّسة الریان ، المكتبة المکیّة

إرشاد الساری : (ص : ۲۵۰ ، ۲۵۱) باب السعی بین الصفا والمروة ، فصل : فی شرائط صحة السعی ، ط : الإمدادیة ، مکة المکرّمة .

غنیة الناسک : (ص : ۱۳۵) باب السعی بین الصفا والمروة ، فصل : فی سنن السعی ، ط : إدارة القرآن .

(۲) ولو خرج منه أى من السعی إلى جنازة أو مكتوبة أو تجديد وضوء ثم عاد بنی . (الدر مع الرد : ۴۹۷/۲) کتاب الحج ، مطلب فی طواف القدوم ، ط : سعید

غنیة الناسک : (ص : ۱۲۷) باب فی ماهیة الطواف ، فصل : وأما مکروهاته ، ط : إدارة القرآن .

البحر الرائق : (۳۲۹/۲) کتاب الحج ، قبیل : (قوله : ترمّل فی الثلاثة الأوّل فقط) ط : سعید .

(۳) (وظف بينهما سبعة أشواط تبدأ بالصفا وتختتم بالمروة) كما صح فی حدیث جابر الطویل =

سعی کی شرائط

☆ سعی کا طواف کے بعد ہونا شرط ہے، اگر کوئی شخص طواف سے پہلے سعی کر لے تو وہ سعی معتبر نہیں ہوگی، طواف کے بعد دوبارہ سعی کرنی ہوگی۔ (۱)

☆ سعی طواف کے بعد فوراً کرنا ضروری نہیں، مگر طواف کے بعد متصل کرنا سنت ہے، اگر تھکان، کمزوری، یا کسی اور ضرورت کی وجہ سے درمیان میں کچھ وقفہ کر لے تو مضائقہ نہیں، لیکن بلا وجہ تاخیر کرنے کی صورت میں سنت کے خلاف ہونے کی وجہ سے مکروہ ہوگا۔ (۲)

= وقوله : تبدأ بالصفا ، بیان للواجب حتی لو بدأ بالمروة لا یعتد بالأوّل (البحر الرائق : ۳۳۳/۲) کتاب الحج ، ط : سعید

الغنیة الناسک : (ص : ۱۳۳) باب السعی بین الصفا والمروة ، فصل : فی واجبات السعی ، ط : إدارة القرآن

إرشاد الساری : (ص : ۲۴۸ ، ۲۴۹) باب السعی بین الصفا والمروة ، فصل : فی شرائط صحة السعی ، ط : الإمدادیة ، مکة المکرّمة .

(۱) الثانی : أن یكون أى السعی بعد طواف أى کامل ولو نفلاً أو بعد أكثره أى أكثر أشواطہ فلو سعی قبل الطواف أى أكثر جنسہ أو بعد أقله ، لم یصح لعدم تحقق رکنہ . (إرشاد الساری : (ص : ۲۴۷) باب السعی بین الصفا والمروة ، فصل : فی شرائط صحة السعی ، ط : الإمدادیة ، مکة المکرّمة .

البحر الرائق : (۳۳۲/۲) کتاب الحج ، ط : سعید .

غنیة الناسک : (ص : ۱۳۲) باب السعی بین الصفا والمروة ، فصل فی رکن السعی و شرائطہ ، ط : إدارة القرآن .

(۲) والمواالة بینہ و بین الطواف (غنیة الناسک : (ص : ۱۳۵) باب السعی بین الصفا والمروة ، فصل فی سنن السعی ، ط : إدارة القرآن

وأيضاً فیہ : وتأخیره عن الطواف من غیر عذر (غنیة الناسک : (ص : ۱۳۶) باب السعی بین الصفا والمروة ، فصل فی مکروهاته ، ط : إدارة القرآن

المواالة بینہ و بین الطواف ، كما قالہ ابن العجمی ، وعز الدین بن جماعة ، حتی لو تخلّل بین الطواف والسعی فصل کثیر لا یضرہ ویکره لمافیہ من ترک السنة . (البحر العمیق : ۱۲۹۴/۳) الباب العاشر : فی دخول مکة و فی الطواف والسعی ، فصل : الکلام فی السعی ، وأما سننہ ، ط : مؤسّسة الریان ، المكتبة المکیّة =

☆ جو سعی وقوف عرفات کے بعد طواف زیارت کے ساتھ کی جاتی ہے اس میں احرام شرط نہیں بلکہ افضل اور مستحب یہ ہے کہ دسویں تاریخ کو منی میں قربانی اور حلق کر کے احرام کھول لینے کے بعد سہلے ہوئے کپڑے پہننے کے بعد طواف زیارت کرے، اگرچہ احرام کھولنے سے پہلے احرام کے کپڑے پہن کر طواف زیارت کرنا جائز ہے لیکن حج کی جو سعی منی روانگی سے پہلے یا وقوف عرفات سے پہلے کی جائے، اس میں احرام شرط ہے، اسی طرح عمرہ کی سعی کے لئے بھی احرام شرط ہے۔ (۱)

☆ سعی پیدل کرنا واجب ہے، کوئی عذر ہو تو سواری وغیرہ پر بھی کر سکتے ہیں، اگر بلا عذر سواری پر سعی کی تو دم یعنی حدود حرم میں ایک بکرا ذبح کرنا لازم ہوگا۔ (۲)

= وإذا فرغ من الطواف فالسنة أن يخرج للسعي على فورِهِ فإن آخِرَهُ لعذرٍ أو ليستريح فلا بأس به وإن آخِرَهُ لعذرٍ فقد أساء (أى لتركه الموالاة التي هي سنة بين الطواف والسعي) ولا شيء عليه. (لباب المناسك مع إرشاد السارى: (ص: ۲۴۱) باب السعي بين الصفا والمروة، ط: الإمدادية، مكة المكرمة)

(۱) الرابع: تقديم الإحرام عليه، وأما بقاء الإحرام حالة السعي، فإن كان سعيه للحج قبل الوقوف فيشترط، أو بعد الوقوف فلا يشترط، بل عدمه، فإنه يسنّ الترتيب بين الرمي والحلق وبين الطواف والسعي، وإن كان سعيه للعمرة فلا يشترط بقاءه، بل يجب حتى لو طاف كله أو أكثره، ثم حلق، ثم سعى صح سعيه، وعليه دم لتحلله قبل أوائه. (غنية الناسك: (ص: ۱۳۲) باب السعي بين الصفا والمروة، فصل: في ركعتي السعي وشرائطه، ط: إدارة القرآن)

= إرشاد السارى: (ص: ۲۴۷، ۲۴۸) باب السعي بين الصفا والمروة، ط: فصل: في شرائط السعي، ط: الإمدادية، مكة المكرمة.

(۲) المشى فيه، فإن سعى راكباً أو محملاً أو زحفاً أى بجميع أنواعه مما لا يطلق عليه أنه مشى بغير عذر فعليه دم، ولو بعذر فلا شيء عليه. (إرشاد السارى: (ص: ۲۵۳) باب السعي بين الصفا والمروة، فصل: في واجباته، ط: الإمدادية، مكة المكرمة)

= بدائع الصنائع: (۲/ ۱۳۴) كتاب الحج، واجبات الحج، فصل: وأما ركنه، ط: سعيد. غنية الناسك: (ص: ۱۳۳) باب السعي بين الصفا والمروة، فصل: في واجبات السعي، ط: إدارة القرآن.

سعی کی غلطی

اگر پوری سعی یا سعی کے اکثر چکر بلا عذر ترک کر دیئے، یا بلا عذر سوار ہو کر سعی کی توج ہو جائے گا لیکن دم دینا واجب ہوگا، اور پیدل سعی کا اعادہ کرنے سے دم ساقط ہو جائے گا، اور اگر عذر کی وجہ سے سوار ہو کر سعی کی تو کچھ واجب نہیں ہوگا۔ اور اگر سعی کے ایک یا دو یا تین چکر چھوڑ دیئے یا بلا عذر ایک، دو یا تین چکر سوار ہو کر کئے تو ہر چکر کے بدلے میں صدقہ دینا لازم ہوگا، اور ایک صدقہ ایک صدقہ فطر کے برابر ہے۔ (۱)

سعی کے چکروں کا حکم

طواف کے بعد سعی کے سات چکر ہیں اور ان میں سے ہر پھیر واجب

ہے۔ (۲)

(۱) ولو ترك السعي كله أو أكثره فعليه دم، وحجّه تام وإن تركه لعذر فلا شيء عليه ولو ترك منه ثلاثة أشواط أو أقل، فعليه لكل شوط صدقة إلا أن يبلغ ذلك دماً فله الخيار بين الدم وتقصيص الصدقة، ولو سعى كله أو أكثره راكباً أو محملاً بلا عذر، فعليه دم، وإن كان بعذر فلا شيء عليه، وإن سعى أقله راكباً بلا عذر فعليه صدقة، ولو سعى قبل الطواف لم يعتد به، فإن لم يعده فعليه دم، وإذا أعاده سقط الدم (لباب المناسك مع إرشاد السارى: (ص: ۵۰۳، ۵۰۴) باب الجنایات وأنواعها، النوع الخامس: الجنایات في أفعال الحج، فصل: في الجنایة، في السعي، ط: الإمدادية، مكة المكرمة)

= غنية الناسك: (ص: ۲۷۷، ۲۷۸) باب الجنایات، الفصل السابع في ترك الواجب في أفعال الحج، المطلب الخامس في ترك الواجب في السعي، ط: إدارة القرآن.

= الدر مع الرد: (۲/ ۵۵۳) كتاب الحج، باب الجنایات، ط: سعيد.

(۲) واجبات السعي، منها أو أولها إكمال عدد سبع مرّات، وهو إتيان ثلاثة أشواط من آخره، فإن تركه أقله صحّ سعيه؛ لأنّه أتى بركنه كما في الطواف، وعليه صدقة لترك ما بقى (إرشاد السارى: (ص: ۲۵۲) باب السعي بين الصفا والمروة، فصل: في واجباته، ط: الإمدادية، مكة المكرمة)

= غنية الناسك: (ص: ۱۳۴) باب السعي بين الصفا والمروة، فصل: في واجباته، ط: إدارة القرآن.

= البحر العميق: (۳/ ۱۲۹۳) الباب العاشر: في سخول مكة وفي الطواف والسعي، فصل: الكلام في السعي، وأما واجباته، ط: مؤسّسة الريّان، المكتبة المكية =

سعی کے چکروں میں فاصلہ کرنا

☆ اگر کسی نے متفرق طور پر سعی کی مثلاً ایک دن میں سعی کا ایک چکر اور سات دن میں سات چکر کئے تو ایسا کرنا بھی جائز ہے، لیکن ایسا کرنا عذر کی وجہ سے بلا کر ہت جائز ہے اور بلا عذر خلاف سنت ہونے کی وجہ سے مکروہ ہے۔ (۱)

سعی کے دوران وضو ٹوٹ گیا

اگر سعی کے دوران وضو ٹوٹ جائے تو سعی جاری رکھے، بے وضو سعی ہو جاتی ہے اور اس سے کوئی دم یا صدقہ واجب نہیں ہوتا۔ (۲)

سعی کے سات چکر

سعی کے سات چکر ہیں: صفا سے مروہ تک ایک چکر ہوتا ہے، اور مروہ سے

= بدائع الصنائع : (۱۳۴/۲ ، ۱۳۵) کتاب الحج ، واجبات الحج ، وأما شرائط جوازہ (أى السعی) ط: سعید .

(۱) والموالاة بین أشواطہ و أجزاء الأشواط وهو أوسع من الموالاة بین أشواط الطواف وأجزاء أشواطہ لتجویزہم ، نحو الأکل فیہ لا فی الطواف (غنیۃ الناسک : (ص : ۱۳۵) باب السعی بین الصفا والمروة ، فصل : فی السعی ، ط: إدارة القرآن)

وتفریقہ تفریقاً كثيراً أى فإنه ینافی الموالاة المعدودة من السنة . (إرشاد الساری : (ص : ۲۵۶) باب السعی بین الصفا والمروة ، فصل : فی مکروہاتہ ، ط: الإمدادیۃ ، مکة المکرمۃ) ومنها : الموالاة بین أشواط السعی ، فلو فرّق السعی تفریقاً كثيراً لم یبطل سعیه (البحر العمیق : (۱۳۹۴/۳) الباب العاشر فی دخول مکة و فی الطواف و السعی ، فصل : الکلام فی السعی ، ط: مؤسّسة الریان ، المكتبة المکیّة)

(۲) وأما عن الحدث الأصغر وعن النجاسة فی الثوب والبدن فمستحب . (غنیۃ الناسک : (ص : ۱۳۵) باب السعی بین الصفا والمروة ، فصل : فی سنن السعی ، ط: إدارة القرآن) إرشاد الساری : (ص : ۲۵۵) باب السعی بین الصفا والمروة ، فصل فی مستحباتہ ، ط: الإمدادیۃ ، مکة المکرمۃ .

البحر العمیق : (۱۲۹۵/۳) الباب العاشر : فی دخول مکة و فی الطواف و السعی ، فصل : الکلام فی السعی ، ط: مؤسّسة الریان ، المكتبة المکیّة .

صفا تک دوسرا چکر ہوتا ہے، اسی طرح سات چکر ہونے چاہئیں۔ (۱)

سعی کے لئے گھر سے واپس آنے کا طریقہ

اگر کسی آفاقی حاجی نے طواف زیارت کے بعد سعی نہیں کی اور گھر واپس آ گیا تو سعی نہ کرنے کی وجہ سے حرم کی حدود میں ایک دم دینا لازم ہوگا، اور اگر گھر سے واپس آ کر سعی کرے گا تو دم ساقط ہو جائے گا۔

اور گھر سے واپس آنے کا طریقہ یہ ہے کہ حج یا عمرہ کا احرام باندھ کر مکہ مکرمہ آئے اور پہلے حج یا عمرہ کر کے احرام سے نکلے، پھر اس کے بعد سابقہ سعی جو ذمہ میں رہ گئی تھی وہ کرے تو دم دینا لازم نہیں ہوگا۔

واضح رہے کہ ایسی صورت میں واپس آ کر سعی کرنے سے دم دینا بہتر ہے تاکہ فقیروں کا فائدہ ہو۔ (۲)

سعی مقدم کرنا

اگر ہجوم کی وجہ سے ساتویں، آٹھویں ذی الحجہ کو منی روانہ ہونے سے پہلے سعی سے فراغت حاصل کرنا چاہتا ہے تو سعی سے فارغ ہو جانا بلا کراہت جائز ہے لیکن

(۱) ثم یمشی علی ہیئتہ حتی یأتی المروة فیصعد علیہا إن کان ثم مصعد إلی أن یدو له البیت إن أمکن ویفعل علی المروة جمیع ما فعلہ علی الصفا من الاستقبال والتکبیر ، والذکر والدعاء ثم ینزل منها داعیاً ذاکراً ویمشی علی ہیئتہ ، فإذا بلغ المیلین سعی کما مر . هکذا یفعل ذلک سبعة أشواط ، یبدأ بالصفا ویختم بالمروة ، من الصفا إلی المروة شوط ، والعود منها إلی الصفا شوط آخر . (لباب المناسک مع إرشاد الساری : (ص : ۲۴۴ ، ۲۴۵) باب السعی بین الصفا والمروة ، کیفیۃ السعی ، ط: الإمدادیۃ ، مکة المکرمۃ)

غنیۃ الناسک : (ص : ۱۳۰) باب السعی بین الصفا والمروة ، فصل فی کیفیۃ أداء السعی ، ط: إدارة القرآن .

الدر مع الرد : (۵۰۱/۲) کتاب الحج ، مطلب : فی السعی بین الصفا والمروة ، ط: سعید .

(۲) تخریج ”طواف زیارت کے بعد سعی نہیں کی“ عنوان کے تحت دیکھیں۔

اس کے لئے شرط یہ ہے کہ سعی کرنے سے پہلے حج کا احرام باندھ کر ایک نفلی طواف کرے، کیونکہ ہر سعی سے پہلے ایک طواف کا ہونا بھی شرط ہے۔ (۱)
اور اس طواف میں مردوں کیلئے احرام کی چادر کا اضطباع کرنا اور طواف کے دوران ”رمل“ کرنا بھی مسنون ہے۔ (۲)

اس صورت میں طواف زیارت کے بعد دوبارہ سعی کرنے کی ضرورت نہیں ہوگی، اور اگر اس طرح پہلے سعی نہیں کی تو طواف زیارت کے بعد سعی کرنا لازم ہوگا۔ (۳)

(۲، ۱) ولو أراد تقدیم السعی تنفل بطواف واضطبع ورمل فیہ ثم سعی بعده ثم راح إلى عرفات. (إرشاد الساری: (ص: ۴۰۹) باب التمتع، فصل المتمتع علی نوعین، قبیل: باب الجمع بین النسکین، ط: الإمدادیة، مکة المکرمة)

غنية الناسک: (ص: ۲۱۶) باب التمتع، فصل: كيفية أداء التمتع المسنون، ط: إدارة القرآن.
الثانی: أن یكون أى السعی بعد طواف أى کامل ولو نفلاً أو بعد أكثره أى أكثر أشواطه (إرشاد الساری: (ص: ۲۴۷) باب السعی بین الصفا والمروة، فصل: فی شرائط صحة السعی، ط: الإمدادیة، مکة المکرمة)

غنية الناسک: (ص: ۱۳۲) باب السعی بین الصفا والمروة، فصل فی رکن السعی و شرائطه، ط: إدارة القرآن.

البحر العمیق: (۱۲۸۸، ۱۲۸۷/۳) الباب العاشر: فی دخول مکة، و فی الطواف والسعی، فصل الکلام فی السعی، وأما شرائط جوازه، ط: مؤسسه الريان، المكتبة المکیة.
والاضطباع، والرمل فی الثلاثة والمشی علی هیئتہ فی الباقی فی طواف الحج والعمرة، (قید للاضطباع والرمل، لکونهما من سنن طواف بعده سعی). (لباب الناسک مع إرشاد الساری: (ص: ۲۲۵) باب أنواع الأطفوة وأحكامها، فصل: فی سنن الطواف، ط: الإمدادیة، مکة المکرمة)
والأصل أن کل طواف بعده سعی، فمن سنته الاضطباع والرمل فی الثلاثة الأشواط الأول (البحر العمیق: (۱۱۶۵/۲) الباب العاشر: فصل: فی بیان أنواع الأطفوة، وأما سنن الطواف، ط: مؤسسه الريان، المكتبة المکیة)

غنية الناسک: (ص: ۱۱۸، ۱۱۹) باب فی ماهیة الطواف وأنواعه وأرکانه وشرائطه وأحكامه، فصل: وأما سنن الطواف، ط: إدارة القرآن.

(۱) فإذا دخل المسجد أى المسجد الحرام بدأ بالطواف فیطوف سبعة أشواط بلارمل فیہ وسعی أى، وبلا سعی بعده أى بعد الطواف، إن قدّمهما أى الرمل والسعی؛ لأنّهما لم یشرعا =

سعی میں ایک چکر نہیں کیا احرام سے نکل گیا
”سعی کا“ چکر، چھوڑ دیا، عنوان کو دیکھیں۔ (۴۴۰/۲)

سعی میں بات چیت کرنا

سعی کے دوران جائز اور ضروری بات چیت کرنے کی گنجائش ہے بشرطیکہ باتوں میں مشغول ہونا خشوع اور خضوع کے منافی نہ ہو ورنہ مکروہ ہے۔ (۱)

سعی میں با وضو ہونا

☆ سعی میں با وضو ہونا اور کپڑوں کا پاک ہونا مستحب ہے، اس کے بغیر بھی سعی ہو جاتی ہے۔

☆ سعی کے دوران وضو شرط نہیں ہے، اگر وضو کے بغیر سعی کر لی تو سعی ادا ہوا جائیگی۔ (۲)

= إلا مرة، وإلا أى وإن لم یقدمهما رمل فیہ وسعی بعده، وإن قدم السعی لا رمل، سقط الرمل، وأما الاضطباع فساقط مطلقاً فی هذا الطواف. (إرشاد الساری: (ص: ۳۲۷) باب طواف الزيارة، ط: الإمدادیة، مکة المکرمة)

الدر مع الرد: (۵۱۸/۲) کتاب الحج، مطلب: فی طواف الزيارة، ط: سعید.

غنية الناسک: (ص: ۱۷۶) باب طواف الزيارة، ط: إدارة القرآن.

(۱) الکلام أى المباح الذى لا یشغله لما سیأتی، والأفضل ترک الفضول ومالایعیه فی جمیع أوقاته، فكیف فی سعیه الذى من جملة عباداته. (إرشاد الساری: (ص: ۲۵۵) باب السعی بین الصفا والمروة، فصل: فی مباحاته، ط: الإمدادیة، مکة المکرمة)

والبیع والشراء والحديث إذا كان یشغله، قید للثلاثة، والمعنى: یشغله عن الحضور، ویدفعه عن الذکر والدعاء، أو یمنعه عن الموالاة. (أیضاً: (ص: ۲۵۶) باب السعی بین الصفا والمروة، فصل: فی مکروهاته، ط: الإمدادیة، مکة المکرمة)

غنية الناسک: (ص: ۱۳۵، ۱۳۶) باب السعی بین الصفا والمروة، فصل: فی مباحاته، ط: إدارة القرآن.

(۲) ومستحباته: السعی علی طهارة، حتى لو سعی محدثاً، أو جنباً، أو كانت المرأة حائضاً أو =

سعی میں تاخیر

☆ سعی واجب ہے، طواف کے فوراً بعد کرنا سنت ہے واجب نہیں، اگر کسی عذر یا تھکان کی وجہ سے فوراً طواف کے بعد سعی نہ کر سکے تو مضائقہ نہیں، بلا عذر تاخیر کرنا مکروہ ہے۔ (۱)

☆ طواف زیارت۔ (۲)

= نفساء، صَحَّ ولا شيء عليه، كالوقوف؛ لأن السعي ليس في معنى الصلاة وفي المرغيناني: الأصل أن كل عبادة تؤدي لا في المسجد من أحكام المناسك، فالطهارة ليست من شرطها، كالسعي والوقوف بعرفة، ومزدلفة ورمي الجمار (البحر العميق: ۳/ ۱۲۹۵) الباب العاشر: في دخول مكة، وفي الطواف والسعي، فصل: الكلام في السعي، ومن مستحباته، ط: مؤسسة الريان، المكتبة المكية

☆ غنية الناسك: (ص: ۱۳۵) باب السعي بين الصفا والمروة، فصل في سنن السعي، ط: إدارة القرآن.

☆ إرشاد الساري: (ص: ۲۵۵) باب السعي بين الصفا والمروة، فصل: في مستحباته، ط: الإمدادية، مكة المكرمة.

(۱) ومنها: الموالاة بينه وبين الطواف، كما قال ابن العجمي، وعز بن جماعة: حتى لو تخلل بين الطواف والسعي فصل كثير لا يضره، ويكره، لما فيه من ترك السنة. (البحر العميق: ۳/ ۱۲۹۳) الباب العاشر، فصل: الكلام في السعي، وأما سننه، ط: مؤسسة الريان، المكتبة المكية

☆ وتأخيرها عن الطواف من غير عذر. (غنية الناسك: ص: ۱۳۶) باب السعي بين الصفا والمروة، فصل: في مكروهاته، ط: إدارة القرآن

☆ إرشاد الساري: (ص: ۲۵۶) باب السعي بين الصفا والمروة، فصل: في مكروهاته، ط: الإمدادية، مكة المكرمة.

(۲) أول وقت طواف الزيارة: طلوع الفجر الثاني من يوم النحر، فلا يصح قبله ولا آخر له في حق الصحة، فلو أتى به بعد سنين صح، ولكن يجب فعله في أيام النحر، (لباب المناسك مع إرشاد الساري: ص: ۳۲۸) باب طواف الزيارة، فصل: في وقت طواف الزيارة، ط: الإمدادية، مكة المكرمة

☆ غنية الناسك: (ص: ۱۷۷، ۱۷۸) باب طواف الزيارة، ط: إدارة القرآن.

☆ الدر مع الرد: (۵/ ۲) كتاب الحج، مطلب في طواف الزيارة، ط: سعيد.

حلق۔ (۱)

رمی۔ (۲)

قربانی۔ (۳)

حج کے یہ سارے اعمال ایام نحر کے اندر اندر کرنا واجب ہے لیکن صفا مروہ کی سعی ایام نحر کے اندر کرنا لازم نہیں بلکہ بعد میں کرنا بھی جائز ہے، لہذا اگر کسی عذر یا تھکاؤ دور کرنے کے لئے آرام کرنا چاہیے تو آرام کر سکتا ہے، آج نہیں تو کل یا دس پندرہ دن بعد سعی کرنا جائز ہے، اسی طرح سعی کے ساتوں چکروں کو پے در پے (مسل) کرنا سنت ہے واجب نہیں، لہذا اگر چند چکر کے بعد تھکاؤ کی وجہ سے بقیہ کو موقوف کرے اور بعد میں کسی موقع پر ان چکروں کی تکمیل کرے تو سعی مکمل اور

(۱) يختص حلق الحاج بالزمان والمكان فالزمان أى في حلق الحاج أيام النحر الثلاثة أى ولياليها فلو حلق أو قصر في غير ما توقت به لزمه الدم (إرشاد الساري: ص: ۳۲۵) باب مناسك منى، فصل في زمان الحلق ومكانه، ط: الإمدادية، مكة المكرمة

☆ غنية الناسك: (ص: ۱۷۵) باب مناسك منى يوم النحر، فصل في الحلق، مطلب: في زمان الحلق ومكانه، ط: إدارة القرآن.

☆ البحر العميق: (۳/ ۱۷۹۸) الباب الثاني عشر: في الأعمال المشروعة يوم النحر، الحلق، وأما بيان زمانه ومكانه، ط: مؤسسة الريان، المكتبة المكية.

(۲)

(۳) وأما وقت الوجوب فأيام النحر، فلا تجب قبل دخول الوقت؛ لأن الواجبات المؤقتة لا تجب قبل أوقاتها، كالصلاة والصوم ونحوهما (البحر العميق: ۳/ ۱۷۰۹، ۱۷۱۰) الباب الثاني عشر: في الأعمال المشروعة يوم النحر، الكلام في الأضحية، مطلب: شرائط الوجوب، ط: مؤسسة الريان، المكتبة المكية

☆ غنية الناسك: (ص: ۴۶) باب فرائض الحج واجباته، فصل: وأما واجباته، ط: إدارة القرآن.

☆ إرشاد الساري: (ص: ۱۰۰) باب فرائض الحج فصل: في واجباته، ط: الإمدادية، مكة المكرمة.

صحیح ہو جائے گی اور اس پر کوئی دم وغیرہ بھی واجب نہیں ہوگا۔ (۱)

سعی میں تلاوت

سعی میں قرآن مجید کی تلاوت کرنا جائز ہے۔ (۲)

سعی میں تلبیہ

حج کی سعی اگر طواف قدوم کے بعد، طواف زیارت سے پہلے کرے تو سعی میں تلبیہ پڑھے اور عمرہ کی سعی میں تلبیہ نہ پڑھے، تمتع کرنے والا بھی تلبیہ نہ پڑھے، کیونکہ عمرہ کرنے والے اور تمتع کرنے والے کا تلبیہ طواف شروع کرنے سے پہلے ختم ہو جاتا ہے، اور حج کر نیوالے کا رمی شروع کرنے کے وقت ختم ہو جاتا ہے۔ (۳)

(۱) فإذا دخل المسجد أى المسجد الحرام بدأ بالطواف فيطوف سبعة أشواط بلارمل فيه وسعى أى ، وبلا سعى بعده أى بعد الطواف ، إن قدمهما أى الرمل والسعى ؛ لأنهما لم يشعرا إلا مرةً ، وإلا أى وإن لم يقدمهما رمل فيه وسعى بعده ، وإن قدم السعى لا رمل ، سقط الرمل ، وأما الاضطباع فساقت مطلقاً في هذا الطواف . (إرشاد السارى : (ص : ۳۲۷) باب طواف الزيارة ، ط : الإمدادية ، مكة المكرمة)

﴿ الدر مع الرد : (۵۱۸/۲) كتاب الحج ، مطلب : فى طواف الزيارة ، ط : سعيد .

﴿ غنية الناسك : (ص : ۱۷۶) باب طواف الزيارة ، ط : إدارة القرآن .

(۲) وجاز فيهما أكل وبيع وإفتاء وقراءة ، لكن الذكر أفضل منها ، وفي منسك النووي الذكر المأثور أفضل ، وأما غير المأثور فالقراءة أفضل . (الدر مع الرد : (۲/۲۹۷) كتاب الحج ، مطلب : فى طواف القدوم ، ط : سعيد)

﴿ إرشاد السارى : (ص : ۲۵۵) باب السعى بين الصفا والمروة ، فصل : فى مستحباته ، و فصل : فى مباحاته ، ط : الإمدادية مكة المكرمة .

﴿ غنية الناسك : (ص : ۱۳۵) باب السعى بين الصفا والمروة ، فصل : فى مستحباته ، و فصل : فى مباحاته ، ط : إدارة القرآن .

(۳) (ويلبى فى السعى الحاج) أى : ان وقع سعيه بعد طواف القدوم (لا المعتمر) ولو كان متمتعاً ؛ لأن تلبيته تنقطع بالشروع فى طوافه ، ولا الحاج إذا سعى بعد طواف الإفاضة لانقطاع تلبيته بأول رمى الجمره . (إرشاد السارى : (ص : ۲۴۶) باب السعى بين الصفا والمروة ، قبل : فصل فى شرائط صحة السعى ، ط : المكتبة الإمدادية ، مكة المكرمة) =

سعی میں دوڑنا

☆ سعی میں پیدل یا سواری کا دوڑنا اس حد تک سنت ہے کہ اس سے دوسروں کو تکلیف دینے کا سبب نہ بنے۔ (۱)

☆ میلین اخضرین (سبز ٹیوب کی پٹی) کے درمیان زیادہ تیز دوڑنا مسنون نہیں بلکہ متوسط طریقے سے اتنا تیز چلنا چاہیے کہ رمل سے زیادہ اور بہت تیز دوڑنے = ﴿ ويلبى فى السعى الحاج ان سعى بعد طواف القدوم لا المعتمر . (غنية الناسك : (ص : ۱۳۰) فصل فى كيفية أداء السعى ، ط : إدارة القرآن .

﴿ ويلبى أى حال إحرامه فى مسجد مكة ومنى لا فى الطواف وسعى العمرة أى ولا فى سعى العمرة ، فإن التلبية تقطع بأول شروعه فى طوافها ، وأما ما أطلق بعضهم من أنه لا يلبى حالة السعى ، فمتعين حملة على سعى العمرة أو سعى الحج إذا أخره ، صرح به فى الأصل من أنه لا يلبى فى السعى ، فيحمل على سعى الحج إذا قدمه . (إرشاد السارى : (ص : ۱۴۷) باب الإحرام ، فصل : و شرط التلبية أن تكون باللسان ، ط : الإمدادية مكة المكرمة)

﴿ ويلبى فى سعى الحج إذا قدمه ، ولا يلبى حالة الطواف فى طواف القدوم وطواف الإفاضة على فرض تقديمه على الرمي (غنية الناسك : (ص : ۷۵ ، ۷۶) باب الإحرام ، فى كيفية الإحرام وصفة التلبية ، ط : إدارة القرآن)

﴿ شامى : (۵۰۰/۱) كتاب الحج ، مطلب فى السعى بين الصفا والمروة ، ط : سعيد .

(۱) وإن عجز عن السعى بين الميلين أى بسبب الازدحام صبر أى من أول الوهلة حتى يجد فرجة أى فرصة من الأزمة الخالية ، ولا تشبه بالسعى فى حركته ، أى فى الجملة ؛ لأن ما لا يدرك كله لا يترك كله ، وإن كان على دابة ، أى لعذر ، فإن المشى فى السعى واجب عندنا ، حرّكها من غير أن يؤذى أحداً ، أى من الركبان والمشاة وليتحرز أى كل الاحتراز عن أذى غيره أى بكل وجه من وجوهه ، فإنه حرام مجمع عليه . وداخل تحت الفسوق المنهى عنه . وتعريض نفسه للأذى أى للتأذى من غيره مع عدم تحمّله وحصوله جزّعه و وصول نزاعه . (إرشاد السارى : (ص : ۲۴۶) باب السعى بين الصفا والمروة ، كيفية السعى ، قبيل : فصل فى شرائط صحة السعى ، ط : الإمدادية ، مكة المكرمة) ﴿ غنية الناسك : (ص : ۱۳۰) باب السعى بين الصفا والمروة ، فصل فى كيفية أداء السعى ، ط : إدارة القرآن .

﴿ البحر العميق : (۱۲۹۳/۳) الباب العاشر : فى دخول مكة وفى الطواف والسعى ، فصل :

سے کم رفتار ہو۔ (۱)

☆ میلین کے درمیان ہر چکر میں جھپٹ کرتیز چلنا مسنون ہے۔ (۲)

☆ میلین کے درمیان جھپٹ کرنے چلنا یا تمام سعی میں جھپٹ کر چلنا برا ہے،

لیکن اس سے دم یا صدقہ واجب نہیں ہوتا۔ (۳)

☆ اگر ہجوم کی وجہ سے میلین کے درمیان دوڑنے میں دوسروں کو یا اپنے نفس

کو تکلیف ہو تو دوڑنا سنت نہیں ہے، جہاں موقع پائے دوڑے یا تیز چلنے والوں کی

طرح حرکت کرے۔ (۴)

سعی میں ستر

ستر عورت یعنی مردوں کے لئے ہر حال میں ناف سے گھٹنے تک چھپانا فرض

(۱، ۲، ۳) و يستحب أن يكون السعي بين الميلين فوق الرمل دون العدو ، وهو جرى شديد كجرى الفرس ، وهو سنة في كل شوط ، فلو تركه أو هرول في جميع السعي ، فقد أساء ولا شيء عليه . (غنية الناسك :

(ص: ۱۳۰) باب السعي بين الصفا والمروة ، فصل : في كيفية أداء السعي ، ط: إدارة القرآن)

إرشاد الساري : (ص: ۲۴۵ ، ۲۴۶) باب السعي بين الصفا والمروة ، كيفية السعي ، ط: الإمدادية ، مگة المکرمة .

شامی : (۵۰۱ / ۲) كتاب الحج ، مطلب في السعي بين الصفا والمروة ، ط: سعيد .

(۴) وإن عجز عن السعي بين الميلين أى بسبب الازدحام صبر أى من أول الوهلة حتى يجد فرجة أى فرصة من الأزمة الخالية ، وإلا تشبه بالساعي في حركته ، أى في الجملة ؛ لأن ما لا يدرك كله لا يترك كله ، وإن كان على دابة ، أى لعذر ، فإن المشى في السعي واجب عندنا ، تركها من غير أن يؤدي أحداً ، أى من الركبان والمشاة ولينحز أى كل الاحتراز عن أذى غيره أى بكل وجه من وجوهه ، فإنه حرام مجمع عليه . وداخل تحت الفسوق المنهى عنه . وتعريض نفسه للأذى أى للتأذى من غيره مع عدم تحمله وحصوله جزعه و وصول نزاعه . (إرشاد الساري : (ص: ۲۴۶) باب السعي بين الصفا والمروة ، كيفية السعي ، قبيل : فصل في شرائط صحة السعي ، ط: الإمدادية ، مگة المکرمة) غنية الناسك : (ص: ۱۳۰) باب السعي بين الصفا والمروة ، فصل في كيفية أداء السعي ، ط: إدارة القرآن .

البحر العميق: (۱۲۹۳/۳) الباب العاشر : في دخول مكة وفي الطواف والسعي ، فصل : الكلام في السعي ، وأما سننه ، ط: مؤسسة الريان ، المكتبة المكية .

ہے، احرام میں اور زیادہ اہتمام کے ساتھ چھپانے کی ضرورت ہے کیونکہ بعض مرتبہ طواف اور سعی کے دوران یا عام حالت میں بھی کبھی احرام ہوا سے اڑنے لگتا ہے یا سوتے وقت بے پردگی ہو جاتی ہے۔ (۱)

سعی میں کپڑوں کا پاک ہونا

سعی میں کپڑوں کا پاک ہونا مستحب ہے، اور اس کے بغیر بھی سعی ہو جاتی ہے۔ (۲)

سعی میں کھانا پینا

☆..... سعی کے دوران ایسا کھانا پینا جو سعی کے چکروں میں فصل کا موجب

نہ ہو جائز ہے، اور اگر چکروں کے درمیان فصل کا باعث بنے گا تو مکروہ ہے۔ (۳)

(۱) وستر العورة فيه مع أنه فرض في كل حال ، فلو تركه فيه بأثم إثم تارك لاسنة ، لأجل السعي مع ثبوت ثم ترك الفرض . (غنية الناسك : (ص: ۱۳۵) باب السعي بين الصفا والمروة ، فصل في سنن السعي ، ط: إدارة القرآن)

إرشاد الساري : (ص: ۲۵۴) باب السعي بين الصفا والمروة ، فصل في سننه ، ط: الإمدادية ، مگة المکرمة .

البحر العميق : (۱۲۹۶/۳) الباب العاشر : في دخول مكة وفي الطواف والسعي ، فصل : الكلام في السعي ، ط: مؤسسة الريان ، المكتبة المكية .

(۱)

والطهارة فيه عن الجنابة والحيض ، أما عن الحدث الأصغر ، وعن النجاسة في الثوب والبدن فمستحب . (غنية الناسك : (ص: ۱۳۵) باب السعي بين الصفا والمروة ، فصل في سنن السعي ، ط: إدارة القرآن)

إرشاد الساري : (ص: ۲۵۵) باب السعي بين الصفا والمروة ، فصل : في مستحباته ، ط: الإمدادية ، مگة المکرمة .

البحر العميق : (۱۲۹۵/۳) الباب العاشر : فصل الكلام في السعي ، مؤسسة الريان ، المكتبة المكية .

(۳) والشرب والأكل بحيث لا يقطع الموالاة مع أنه مكروه في الطواف ، نعم سُمح الشرب في =

☆..... سعی کے دوران کھانا پینا مباح ہے، اور خروید و فروخت مکروہ ہے۔ (۱)

سعی میں مسائل کا تذکرہ

سعی میں اللہ کا ذکر کرنا چاہئے، البتہ مسائل کا تذکرہ اور قرآن مجید کی تلاوت کرنا جائز ہے۔ (۲)

سعی میں نیابت

☆ ”سعی“ میں نیابت جائز نہیں ہے، مگر یہ کہ احرام سے پہلے کوئی شخص بے ہوش ہو گیا تو اس کی طرف سے دوسرا شخص سعی کر سکتا ہے بشرطیکہ سعی کے وقت تک ہوش نہ آیا ہو۔

☆ صفا اور مروہ کے درمیان سعی میں نیابت جائز نہیں ہے، اگر عذر ہو تو سعی سواری پر کی جاسکتی ہے۔ (۳)

= الطواف لقلۃ زمانہ . (غنیۃ الناسک : (ص: ۱۳۵) باب السعی بین الصفا والمروة ، فصل فی مباحاتہ ، ط: إدارة القرآن)

✍ إرشاد الساری : (ص: ۲۵۵) باب السعی بین الصفا والمروة ، فصل فی مباحاتہ ، ط: الإمدادیة ، مکة المکرمة .

✍ شامی : (۲/۲۹۷) کتاب الحج ، مطلب فی طواف القدوم ، ط: سعید .

(۲، ۱) ”سعی میں تلاوت“ عنوان کے تحت دیکھیں۔

(۳) الأول : أى الشرط الأول کینونہ بین الصفا والمروة أى بأن لا ینحرف عنهما إلى أطرافهما سواء کان بفعل نفسه أى ماشياً أو راكباً ، أو بفعل غیره بأن کان مَعْمًى علیه ولو بغیر أمره ، وكذا إذا کان مسجوناً أو صغیراً غیر ممیز ، أو مریضاً أو صحیحاً بأمره ، أى بأمر کل منهما ، فسعی به أى بکل منهما محمولاً أو راكباً یصحّ سعیه لحصوله أى لحصول سعیه کائناً بینهما أى بین المکانین ، ولا تجوز فیہ النيابة إلا للمغمى علیه قبل الإحرام ، إذا دام إغماؤه إلى حال سعیه ، أو أفاق حیثئذ ، وفیه أنه إذا حدث له الإغماء بعد إحرامه مفیقاً ینبغی أن یکون كذلك ، لكن لا ضرورة فی نیابته للسعی إذ یمکنه سعیه محمولاً ، بخلاف نية الإحرام ، فإنّ النيابة فیہ جوزت للضرورة . (إرشاد الساری : (ص: ۲۴۶ ، ۲۴۷) باب السعی بین الصفا والمروة ، فصل فی شرائط صحة السعی ، ط: الإمدادیة ، مکة المکرمة) =

سعی میں وضو ٹوٹ جائے

☆ اگر سعی کے درمیان میں وضو ٹوٹ جائے تو سعی جاری رکھے، بے وضو سعی ہو جاتی ہے اور اس سے کوئی دم یا صدقہ واجب نہیں ہوتا۔ (۱)

☆ اگر سعی کے درمیان وضو ٹوٹ جانے کی صورت میں دوبارہ وضو کر کے آیا تو شروع سے دوبارہ سعی کرنے کی ضرورت نہیں ہوگی بلکہ صرف بقیہ چکر پورے کر لے خواہ سعی کے شروع میں وضو ٹوٹا ہو یا بعد میں اس سے حکم میں کوئی فرق نہیں آئے گا۔ (۲)

سعی نہیں کی

اگر کسی نے حج ادا کیا لیکن اس نے حج کی سعی نہیں کی، اور وہ طواف کرنے کے بعد سعی کے بغیر حلال ہو کر گھر واپس آ گیا تو اس پر سعی کی قضا لازم نہیں ہوگی بلکہ حرم کی حدود میں ایک دم دینا واجب ہوگا البتہ اگر کسی عذر شدید کی وجہ سے سعی نہ کر سکا تو اس پر دم وغیرہ واجب نہیں ہوگا۔ (۳)

= غنیۃ الناسک : (ص: ۱۳۱) باب السعی بین الصفا والمروة ، فصل فی رکن السعی و شرائطہ ، ط: إدارة القرآن .

✍ البحر العمیق : (۳/۱۲۸۷) الباب العاشر : فصل الکلام فی السعی ، وأما رکنه ، ط: مؤسّسة الریان ، المکتبة المکیّة .

(۱) انظر الحاشیة السابقة رقم: ۲ ، علی الصفحة السابقة رقم: ۴۵۵ .

(۲) ولو خرج منه أو من السعی إلى جنازة أو مکتوبة أو تجدید وضوء ثم عاد ، بنی . (الدر مع الرد : (۲/۲۹۷) کتاب الحج ، مطلب فی طواف القدوم ، ط: سعید)

✍ فتح القدیر : (۲/۳۸۹) کتاب الحج ، باب الإحرام ، وهذه فروع تتعلق بالطواف ، ط: رشیدیہ . ✍ غنیۃ الناسک : (ص: ۱۲۷) باب فی ماهیة الطواف وأنواعه و أركانه ، فصل : وأما مکروهاته ، فقیل باب السعی ، ط: إدارة القرآن .

(۳) ولو ترک السعی کله أو أكثره فعليه دم ، وحجه تام عندنا ولو ترکہ لعذر کالزمن إذا لم يجد من یحمله لا شیء علیه . (غنیۃ الناسک : (ص: ۲۷۷) باب الجنایات ، الفصل السابع فی ترک الواجب فی أفعال الحج ، المطلب الخامس : فی ترک الواجب فی السعی ، ط: إدارة القرآن) =

سعی نہیں کی طواف زیارت کے بعد

”طواف زیارت کے بعد سعی نہیں کی“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۶۹/۳)

سعی وقوف عرفات سے پہلے کر لی

اگر کسی نے حج کا احرام باندھنے کے بعد منی روانہ ہونے سے پہلے نفلی طواف کے بغیر سعی کر لی تو اس سعی کا اعتبار نہیں ہوگا، اس سعی کو وقوف عرفات کے بعد دوبارہ کرنا لازم ہوگا ورنہ دم دینا لازم ہوگا۔ (۱)

سفارش بیت اللہ کی

”بیت اللہ کی سفارش“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۲۱۴/۱)

سفر حج میں انتقال ہونے والے کے لئے خوشخبری

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ”جو حج کے لئے نکلا اور راستہ میں انتقال کر گیا اس کو قیامت تک حج کا ثواب ملتا رہے گا، اور جو عمرہ کے لئے نکلا اور راستہ میں انتقال کر گیا، اس کو قیامت تک عمرہ کرنے کا ثواب ملتا رہے گا۔“ (۲)

= إرشاد الساری : (ص: ۵۰۳) باب الجنایات وأنواعها، النوع الخامس: الجنایات فی أفعال الحج، فصل: فی الجنایة فی السعی، ط: الإمدادیة، مکة المکرمة.

الدر مع الرد: (۵۵۳/۲) کتاب الحج، باب الجنایات، ط: سعید.

(۱) ولو سعی قبل الطواف لم يعتد به، فإن لم يعده فعليه دم. (غنية الناسک: (ص: ۲۷۷) باب الجنایات، الفصل السابع: فی ترک الواجب فی أفعال الحج، المطلب الخامس فی ترک الواجب فی السعی، ط: إدارة القرآن)

إرشاد الساری : (ص: ۵۰۳، ۵۰۴) باب الجنایات وأنواعها، النوع الخامس: الجنایات فی أفعال الحج، فصل: الجنایات فی السعی، ط: الإمدادیة، مکة المکرمة.

البحر العمیق: (۱۲۸۸/۳) الباب العاشر: فصل الکلام فی السعی، ط: مؤسسه الريان، المكتبة المکیة.

(۳) عن أبی هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: من خرج مجاهدًا فمات كتب الله أجره إلى يوم القيامة، ومن خرج حاجًا فمات كتب الله أجره إلى يوم القيامة، ومن خرج معتمرًا =

ایک اور حدیث میں ہے کہ ”جس شخص کو جس چیز اور جس عمل پہ موت آئے گی قیامت کے دن وہی کرتا ہوا اٹھے گا۔“ (۱)

اس لئے خوش نصیب اور قسمت کے دھنی ہیں وہ لوگ جو کوئی نیک عمل کرتے ہوئے دنیا سے چلے جائیں (اور قیامت میں اسی حالت پر اٹھیں)

سفر سے عاجز ہے

اگر کسی آدمی پر حج فرض ہے، مگر اس کوئی ایسی تکلیف ہے کہ اس کی وجہ سے حج کے سفر سے بالکل عاجز ہے، تو حج بدل کے لئے کسی کو اپنی زندگی میں بھیج دینا جائز ہے پھر اگر یہ شخص اسی عمر کی حالت میں ہی انتقال کر گیا تو یہ حج بدل کافی ہو جائے گا، اور اگر زندگی میں وہ عجز زائل ہو گیا تو دوبارہ اس آدمی کو حج ادا کرنے کے لئے جانا لازم ہوگا، اور پہلے جو حج بدل کرایا تھا وہ نفلی حج ہو جائے گا۔ (۲)

= فمات كتب الله أجره إلى يوم القيامة، أخرجه أبوذر. (البحر العمیق: (۹۸/۱، ۹۹) الباب الأول: فی الفضائل، فصل: من مات فی طریق الحج والعمرة، ط: مؤسسة الريان، المكتبة المکیة)

معجم الأسط للطبرنی: (۲۸۲/۵) رقم الحديث: ۵۳۲۱، من اسمه محمد، ط: دار الحرمين.

کنز العمال: (۱۵/۵) رقم الحديث: ۱۱۸۳۷، کتاب الحج، الباب الأول: فی فضال الحج، الفصل الأول..... ط: مؤسسة الرسالة.

(۱) عن جابر قال سمعت النبي ﷺ يقول: يبعث كل عبد على ما مات عليه. (صحيح المسلم: (۳۸۷/۲) کتاب صفة المنافقين وأحكامهم، باب الأمر بحسن الظن بالله تعالى عند الموت، ط: قديمي)

مسند أحمد: (۳۳۱/۳) رقم الحديث: ۱۳۵۸۳، مسند المكثرين من الصحابة، مسند جابر بن عبد الله رضي الله عنه، ط: مؤسسة قرطبة.

التعليق الممجد على مؤطا محمد: (ص: ۲۳۷) کتاب الحج، باب تكفين المحرم، ط: قديمي.

(۲) واعلم أن كل من وجب عليه الحج وعجز عن الأداء بنفسه يجب عليه الإحجاج أى بأن يحج عنه فى حال حياته أو بعد مماته إن فرط أى قصر فى التأخير..... ويتحقق العجز بالموت والحبس والمنع، والمرض الذى لا يرجى زواله أى كالزمن والفالج..... كل ذلك إذا استمر إلى الموت..... الثانى: العجز المستدام من وقت الإحجاج إلى وقت الموت، فلو أحج المعذور، كان أمره موقوفًا، إن استمر عذره إلى الموت جاز، وإن زال عذره وجب عليه الأداء بنفسه، =

سفر کی تکلیف کے ڈر سے حج بدل کرانا

اگر کسی آدمی پر حج فرض ہے، اور وہ معذور نہیں ہے، تو حج کے لئے خود جانا ضروری ہے، صرف سفر کی تکلیف کے ڈر سے حج بدل کرانا صحیح نہیں ہے اس طرح حج بدل کرانے سے فرض ادا نہیں ہوگا اور حج کرنے کی ذمہ داری ساقط نہیں ہوگی، اس لئے معذور نہ ہونے کی صورت میں اپنا فرض حج خود کرے کسی اور کو نہ بھیجے۔ (۱)

سفر کے دوران قصر کرے

اپنے وطن کے ایئر پورٹ سے جہاز پرواز کرنے کے بعد سے مکہ مکرمہ تک سفر ہے اس لئے اس دوران نماز قصر کرے گا۔ (۲)

اگر مکہ مکرمہ میں سات ذی الحجہ تک پندرہ دن یا اس سے زیادہ ٹھہرنے کا موقع

= وظهرت نافلة الأول، (لباب المناسك مع إرشاد الساري: (ص: ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳) باب الحج عن الغير، وفصل: في شرائط جواز الإحجاج، ط: الإمدادية، مكة المكرمة) غنية الناسك: (ص: ۳۲۱) باب الحج عن الغير، فصل في شرائط النيابة في الحج الفرض، ط: إدارة القرآن.

الدر مع الرد: (۵۹۸/۲، ۵۹۹) كتاب الحج، باب الحج عن الغير، ط: سعيد.

(۱) الثاني: عجزه عن الأداء بنفسه بزوال أحدهما، فلو أحج عنه فرضاً وهو صحيح، وله مال، ثم عجز بزوال الصحة، واستمر لا يجزئه عن فرضه، وهو تطوع له. (غنية الناسك: (ص: ۳۲۱) باب الحج عن الغير، فصل في شرائط النيابة في الحج الفرض، ط: إدارة القرآن)

إرشاد الساري: (ص: ۶۱۳) باب الحج عن الغير، فصل في شرائط جواز الإحجاج، ط: الإمدادية، مكة المكرمة.

شامي: (۵۹۸/۲) كتاب الحج، باب الحج عن الغير، ط: سعيد.

(۲) أقل مد سفرٍ تتغير به أى السفر، الأحكام وهي لزوم قصر الصلاة مسيرة ثلاثة أيام من أقصر أيام السنة بسير وسط فيقصر المسافر الفرض العلمي الرباعي. (مراقي الفلاح: (ص: ۴۱۹، ۴۲۱، ۴۲۲) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: قديمي)

الحلبي الكبير: (ص: ۴۶۱، ۴۶۲) فصل: في صلاة المسافر، ط: نعمانيه.

الهندية: (۱/۳۹) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيديه.

ہو تو مقیم ہوگا اور منی، عرفات اور مزدلفہ میں بھی مقیم ہوگا اور پوری نماز پڑھے گا، اور اگر سات ذی الحجہ تک مکہ مکرمہ میں پندرہ دن یا اس سے زیادہ ٹھہرنے کا موقع نہیں ملا تو مکہ مکرمہ میں بھی مسافر رہے گا منی، عرفات اور مزدلفہ میں بھی مسافر رہے گا اور نمازیں قصر کرے گا۔ (۱)

البتہ مقیم امام کے پیچھے پوری نماز پڑھے گا۔ (۲)

سفر محرم کے بغیر کرنا

خواتین کے لئے محرم کے بغیر سفر کرنا ناجائز، حرام اور کبیرہ گناہ ہے جس عورت کا کوئی محرم نہ ہو اس پر حج فرض نہیں ہوتا، بلکہ اگر محرم ہو بھی لیکن حج پر قادر نہ ہو یا یہ عورت اس کے مصارف برداشت کرنے کے قابل نہ ہو تب بھی حج فرض نہ ہوگا۔ (۳)

(۱) ولا يزال على حكم السفر حتى ينوي الإقامة في بلد أو قرية خمسة عشر يوماً أو أكثر كذا في الهداية ونية الإقامة إنما تؤثر بخمس شرائط، ترك السير، وصلاحيه الموضع واتحاد الموضع، والمدة والاستقلال بالرأى ولو نوى الإقامة خمسة عشر يوماً في موضعين فإن كان كل منهما أصلاً بنفسه، نحو مكة، ومنى، والكوفة والحيرة لا يصير مقيماً ذكر في كتاب المناسك: أن الحاج إذا دخل مكة في أيام العشر ونوى الإقامة نصف شهر لا تصح؛ لأنه لا بد له من الخروج إلى عرفات، فلا يتحقق الشرط. (الهندية: (۱/۳۹، ۱۴۰) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر: في صلاة المسافر، ط: رشيديه)

مراقي الفلاح: (۴۲۵، ۴۲۶) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: قديمي.

الدر مع الرد: (۲/۱۲۵، ۱۲۶) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد.

(۲) وإن اقتدى مسافر بمقيم يصلي رباعية ولو في التشهد الأخير في الوقت صح اقتداؤه وأتمها أربعاً، تبعاً لإمامه (مراقي الفلاح: (ص: ۴۶۷) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: قديمي)

الحلبي كبير: (ص: ۴۶۷) فصل في صلاة المسافر، الثالث: اعتبار حال الصلاة في التغير وما يبتنى عليه من اقتداء المسافر بالمقيم، ط: نعمانيه.

الدر مع الرد: (۲/۱۳۰) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد.

(۳) الرابع: المحرم أو الزوج لامرأة بالغة ولو عجزوا ومعها غيرها من النساء الثقات والرجال الصالحين في مسيرة سفر وتجب عليها النفقة والراحلة لمحرمها؛ لأنه محبوس عليها، =

سگریٹ

اگر ”سگریٹ“ میں خوشبودار چیز کی ملاوٹ نہیں ہے تو احرام کی حالت میں سگریٹ پینے سے دم تو لازم نہیں ہوگا، البتہ سگریٹ نوشی کی جو کراہت ہے وہ بدستور باقی رہے گی، اس لئے احرام کے دوران جہاں تک ممکن ہو اس سے پرہیز کرنے کی مکمل طور پر کوشش کرنی چاہئے۔

اور اگر سگریٹ میں خوشبودار چیز ملائی گئی ہے تو اس صورت میں احرام کی حالت میں خوشبودار سگریٹ پینے سے دم دینا لازم ہوگا۔ (۱)

= فیشترط أن تكون قادرة على نفقتها ونفقتها الشاملة للراحلة هذا إذا أبقى أن يحج معها إلا بالنفقة منها والراحلة أما إذا حجَّ معها من غير اشتراط ذلك ، فلا تجب . (غنية الناسك : ص: ۲۶ ، ۲۷) باب شرائط الحج ، فصل : وأما شرائط وجوب الأداء ، ط: إدارة القرآن)
 (إرشاد الساری : (ص: ۷۶ ، ۷۷ ، ۷۸) باب شرائط الحج ، النوع الثاني : شرائط الأداء ، الشرط الرابع : المحرم الأمين أو الزوج للمرأة ، ط: الإمدادية ، مكة المكرمة .
 — الدر مع الرد : (۲/۲۶۴) كتاب الحج ، ط: سعيد .

(۱) لو أكل طيباً كثيراً وهو أى الأكل الكثير أن يلتصق أى يلتزق بأكثر فمه يجب الدم وإن كان قليلاً بأن لم يلتصق بأكثر فمه فعليه الصدقة ، أى عنده (إرشاد الساری : (ص: ۲۴۴ ، ۲۴۵) باب الجنایات وأنواعها ، النوع الثاني : فى الطيب ، فصل : فى أكل الطيب وشربه ، ط: الإمدادية ، مكة المكرمة)

شرح الوهبانية للشرنبلالی : و يمنع من بيع الدخان وشربه و شاربہ فى الصوم لاشك يفطر فهو داخل تحت قاعدة الأصل فى الأشباه الإباحة ، وأن فرض إضراره لبعض لا يلزم منه تحريمه على كل أحد فالذى ينبغى للإنسان إذا سئل عنه سواء كان ممن يتعاطاه أو لا كهذا العبد الضعيف و جميع من فى بيته أن يقول هو مباح ، لكن رائحته تستكرهها الطباع فهو مكروه طبعاً لا شرعاً (شامى : (۲/۴۵۹) كتاب الأشربة ، ط: سعيد)

غنية الناسك : (ص: ۲۴۶) باب الجنایات ، الفصل الأول : فى الطيب ، مطلب : فى أكل الطيب وشربه ، ط: إدارة القرآن .

الدر مع الرد : (۲/۵۴۴) كتاب الحج ، باب الجنایات ، ط: سعيد .

سلام کرنا تلبیہ پڑھنے والے کو

اگر کوئی شخص تلبیہ پڑھ رہا ہے تو اس کو سلام کرنا مکروہ ہے۔ (۱)

سلا ہوا کپڑا

☆..... اگر محرم احرام کی حالت میں سلا ہوا کپڑا سارا دن پہنا رہا، اور اس کا دم دے دیا مگر کپڑا بدستور استعمال کرتا رہا تو دوسرا دم دینا لازم ہوگا، اور اگر بیچ میں دم نہیں دیا تو آخر میں ایک ہی دم کافی ہو جائے گا۔ (۲)

☆..... عورت کے لئے احرام کی حالت میں سلا ہوا کپڑا پہننا جائز ہے اور مردوں کے لئے جائز نہیں ہے۔ (۳)

(۱) سلامک مکروہ علی من ستمسمع ، ومن بعد أبدی یسن ویشرع وفى الرد : (قوله : كذلك أستاذ) (ولا تنس من لبى هنالك صرحوا ، فكن عارفاً یا صاح تحظى و ترفع .) الدر مع الرد : (۲/۶۱۷) كتاب الصلاة ، باب ما يفسد الصلاة ، وما يكره فيها ، مطلب فى المواضع الذى يكره فيها السلام ، ط: سعيد)

روح المعانى للآلوسى : (۵/۱۰۲) سورة النساء ، رقم الآية : ۸۶ . ط: دار إحياء التراث .
 (۲) ولو لبسه أى المخيط أيّاماً أى من غير نزاع وأداء جزاء فعليه دم واحد فإن أراق أى الدم لذلك أى لأجل ذلك اللبس ثم تركه عليه يوماً آخر فعليه دم آخر . (إرشاد الساری : (ص: ۲۷۷) باب الجنایات وأنواعها ، النوع الأول : فى حكم اللبس ، ط: الإمدادية ، مكة المكرمة)
 غنية الناسك : (ص: ۲۵۱) باب الجنایات ، الفصل الثاني : فى لبس المخيط ، ط: إدارة القرآن .
 الهندية : (۱/۲۴۲) كتاب المناسك ، الباب الثامن فى الجنایات ، الفصل الثاني : فى اللبس ، ط: رشديه .

(۳) قوله : وخفين : أى للرجال فإن المرأة تلبس المخيط والخفين . (إرشاد الساری : (ص: ۲/۴۹۰) كتاب الحج ، فصل : فى الإحرام ، مطلب : ما يحرم بالإحرام وما لا يحرم ، ط: سعيد)
 إرشاد الساری : (ص: ۱۶۲) باب الإحرام ، فصل : فى إحرام المرأة ، ط: المدادية مكة المكرمة .

غنية الناسك : (ص: ۹۴) باب الإحرام ، فصل : فى إحرام المرأة ، ط: إدارة القرآن .

سلیپر

☆ اگر ”سلیپر“ قدم کے بیچ میں ابھری ہوئی ہڈی کو نہ چھپائے تو مردوں کے لئے احرام کی حالت میں پہننا جائز ہے اور اگر سلیپر قدم کے بیچ میں ابھری ہوئی ہڈی کو چھپائے گا تو مردوں کے لئے احرام کی حالت میں پہننا جائز نہیں ہوگا۔ (۱)

اگر ایسا ”سلیپر“ احرام کی حالت میں ایک دن یا ایک رات پہننا ہوتا تو دم واجب ہوگا، اور اس سے کم میں صدقہ فطر کی مقدار گندم یا اس کی قیمت صدقہ کرنا لازم ہوگا۔ (۲)

مزید تفصیل ”جوتا“ کے عنوان کے تحت دیکھیں۔

سلیپر ہونے کی کڑے

اگر احرام کے دوران ایک دن یا ایک رات تک سلیپر ہونے کی کڑے پہن لے تو دم دینا لازم ہوگا، اس سے کم میں صدقہ دینا لازم ہوگا۔ (۳)

(۱) ولبس الخفين، والجوربين وكل مايوارى الكعب الذى عند معقد شراك النعل أى فى المفصل الذى هو فى وسط القدم لا الكعب المعبر عند غسل الرجلين . (لباب المناسك مع إرشاد السارى : (ص: ۱۶۶) باب الإحرام، فصل فى محرمات الإحرام، ط: الإمدادية، مكة المكرمة)

غنية الناسك : (ص: ۸۶، ۸۷) باب الإحرام، فصل فى محرمات الإحرام ومحظوراته التى فى غالبها الجزاء، ط: إدارة القرآن .

الدر مع الرد : (۲/ ۴۹۰) كتاب الحج، فصل فى الإحرام، مطلب : فيما يحرم بالإحرام وما لا يحرم، ط: سعيد .

(۲) ولو لبس الخفين قبل القطع يوماً فعليه دم، وفى أقل من يوم صدقة، وكذا الجوربين . (غنية الناسك : (ص: ۲۵۴) باب الجنائيات، الفصل الثانى فى لبس المخيط، مطلب : فى لبس الخفين، ط: إدارة القرآن)

إرشاد السارى : (ص: ۴۳۸) باب الجنائيات وأنواعها، النوع الأول : فى حكم اللبس، فصل فى لبس الخفين، ط: الإمدادية مكة المكرمة .

البحر العميق : (۲/ ۷۹۷، ۷۹۸) الباب الثامن فى الجنائيات وكفاراتها، الفصل الأول : حكم اللبس، ط: مؤسسة الريان، المكتبة المكية .

(۲) انظر الحاشية السابقة رقم: ۲، على الصفحة السابقة، رقم: ۴۶۹.

سلی ہونے کی کڑوں میں احرام باندھ لیا

اگر کسی نے سلی ہونے کی کڑے پہن کر احرام باندھ لیا، اور احرام کی نیت کرنے کے بعد پورا دن پہننا ہوتا تو دم دینا لازم ہوگا، اور اس سے کم میں صدقہ فطر کی مقدار صدقہ کرنا کافی ہو جائے گا۔ (۱)

سلی ہونے کی کڑوں میں احرام کی نیت کرنا

☆ اگر کسی مرد نے سلی ہونے کی کڑے پہنے ہوئے احرام کی نیت کر کے تبلیہ پڑھ لیا تو اگر تبلیہ پڑھنے کے بعد پورا دن سلی ہونے کی کڑے پہنے رہا تو دم واجب ہوگا اور اگر ایک دن سے کم پہننا رہا تو صدقہ فطر کی مقدار تقریباً دو کلو گندم یا اس کی قیمت صدقہ کرنا واجب ہوگا۔ (۲)

☆ آدمی رات سے آدھے دن تک ایک دن شمار ہوتا ہے۔ (۳)

☆ جو کپڑا بدن کی ہیئت پر سلا یا بنا ہوا ہو اگر اس کو احرام کی حالت میں پہنا اور پورا دن یا پوری رات پہننا ہوتا تو دم دینا لازم ہوگا، اس سے کم استعمال کیا تو صدقہ فطر کی مقدار گندم یا اس کی قیمت صدقہ کرنا واجب ہوگا۔ (۴)

اور یہ صدقہ کہیں بھی ادا کر سکتا ہے، صدقہ کے لئے حدود حرم ہونا ضروری نہیں ہے۔ (۵)

(۱، ۲، ۳) انظر الحاشية السابقة رقم: ۳، على الصفحة السابقة، رقم: ۲۷۶ .

(۳) فإذا لبس مخيطاً يوماً كاملاً أى نهاراً شرعياً وهو من الصبح إلى الغروب، أو ليلة كاملة فعليه دم أى آتفاً، والظاهر أن المراد مقدار أحدهما، فيفيد أن من لبس من نصف النهار إلى نصف الليل من غير انفصال وكذا فى عكسه لزمه دم (إرشاد السارى : (ص: ۴۲۳، ۴۲۵) باب الجنائيات وأنواعها، النوع الأول : فى حكم اللبس، ط: الإمدادية، مكة المكرمة)

غنية الناسك : (ص: ۲۵۱) باب الجنائيات، الفصل الثانى : فى لبس المخيط، ط: إدارة القرآن .

شامى : (۲/ ۵۴۷) كتاب الحج، باب الجنائيات، ط: سعيد .

(۷) ولا تختص الصدقة بزمان ولا مكان . (لباب المناسك مع إرشاد السارى : (ص: ۵۶۵) =

سلے ہوئے کپڑے ایک سے زائد پہن لئے

اگر احرام کی حالت میں ایک سے زائد سلے ہوئے کپڑے پہن لئے جیسے کرتہ، پاجامہ، ٹوپی، عمامہ پہن لئے، اور ایک ہی سبب سے سب کو پہنا ہے، چاہے ضرورت کے لئے پہنا ہے یا بلا ضرورت پہنا تو ایک ہی دم دینا لازم ہوگا۔ (۱)

سلے ہوئے کپڑے پر سونا

محرم احرام کی حالت میں سلے ہوئے کپڑے مثلاً فرش کی چادر وغیرہ پر سونے سے لکھنا۔ (۲)

= باب فی جزاء الجنایات و کفاراتها ، فصل : فی أحكام الصدقة و شرائط جوازها ، ط : الإمدادیة ، مکة المکرمة

غنية الناسک : (ص : ۲۶۳) باب الجنایات ، فصل فی شرائط کفاراتها الثلاث ، مطلب : فی شرائط جواز الصدقة ، ط : إدارة القرآن .

البحر العمیق : (۸۱۲/۲) الباب الثمن فی الجنایات ، الفصل الأوّل : حکم اللبس ، ط : مؤسسه الريان ، المكتبة المکیة .

(۱) ويتحدد الجزاء مع تعدد اللبس بأمر أى ثلاثة منها : اتحاد السبب بأن لبس فی موضعین من الجسد کلّیہما بعدر أو کلّیہما بغير عذر أنه ن لبس الثیاب کلّیہا معاً ولبس خفین فعليه دم واحد . (إرشاد الساری : (ص : ۴۳۳ ، ۴۳۴) باب الجنایات وأنواعها ، النوع الأوّل : فی حکم اللبس ، ط : الإمدادیة مکة المکرمة)

ولو جمع اللباس أى أنواعه کلّیہ معاً أى فی مجلس واحد (من قميص و قباء و عمامة و قلنسوة و سراويل و خف ، بیان جنس اللباس ولبس أى دوام علی لبس جمیعہا يوماً أو آیاماً فعليه دم واحد . (أيضاً : (ص : ۴۲۸) باب الجنایات وأنواعها ، النوع الأوّل : فی حکم اللبس ، ط : الإمدادیة مکة المکرمة)

غنية الناسک : (ص : ۲۵۱ ، ۲۵۲) باب الجنایات ، الفصل الثانی فی لبس المخیط ، ط : إدارة القرآن . الدر مع الرد : (۵۱۸/۲) کتاب الحج ، باب الجنایات ، ط : سعید .

(۲) ولا بأس للمحرم أن یغطی من لحيته ما دون الذقن ، وأن یضع یدہ علی أنفه وأن یغطی أذنه و قفاه وأن یلقی علی نفسه القباء والفرو و نحوهما وهو مضطجع إذا کان لا یعد لبساً إذا قام . =

سلے ہوئے کپڑے دوبارہ پہننے کی نیت سے اتارے

☆ مرد حضرات کے لئے احرام کی حالت میں سلے ہوئے کپڑے پہننا منع ہے، اگر پورا ایک دن یا پوری ایک رات یا اس سے زیادہ پہن کر رکھے ہیں تو دم دینا لازم ہوگا اس سے کم میں اگر ایک گھنٹہ بھر ہو تو صدقہ فطر کے برابر صدقہ دیدے، اور اگر ایک گھنٹہ سے بھی کم ہے تو ایک مٹھی گندم یا اس کی قیمت صدقہ کر دے۔

☆ اگر سلے ہوئے کپڑے کو رات میں اس نیت سے اتارا ہے کہ دن کو پھر پہنے گا اور اسی طرح روز رات کو اتارتا ہے اور فجر میں پہنتا ہے تو اس طرح متعدد ایام پہننے کی صورت میں بھی ایک ہی دم دینا واجب ہوگا جب تک کہ ترک کی نیت سے نہ اتارے۔

☆ اگر ایک دن یا ایک رات سلے ہوئے کپڑے پہننے کے بعد ترک کی نیت سے اتار کر پھر پہنے اور پھر دوبارہ ایک دن یا ایک رات گزر گئے تو دوسرا دم بھی دینا لازم ہوگا، پہلے کا کفارہ دیدیا ہو یا نہ دیا ہو دونوں صورتوں میں دوم دینا لازم ہوں گے۔ (۱)

= (البحر العمیق : (۱۰/۲) الباب السابع فی الإحرام ، الفصل السابع : ما یحرم علی المحرم وما یباح له ، ط : مؤسسه الريان ، المكتبة المکیة)

إرشاد الساری : (ص : ۱۷۴) باب الإحرام ، فصل : فی مباحاته ، ط : الإمدادیة ، مکة المکرمة . غنية الناسک : (ص : ۹۲) باب الإحرام ، فصل فی مباحات الإحرام ، ط : إدارة القرآن .

(۱) (أو لبس مخیطاً) لبساً معتاداً (یوماً كاملاً) أو لیلةً كاملة و فی الأقل صدقة (والزائد علی اليوم) (کالیوم) وإن نزعه لیلاً وأعادہ نهاراً ولو جمیع مایلبس (مالم یعزم علی الترك) للبسه (عند النزع ، فإن عزم علیه) أى الترك (ثم لبس تعدد الجزاء کفر للأوّل أولاً ، وكذا یعدّد دما للبس) (ثم دام علی الجزاء لو لبس یوماً فأراق لبسه یوماً آخر فعليه الجزاء)

(قوله : و فی الأقل صدقة) أى نصف صاع من برّ ، وشمل الأقل الساعة الواحدة أى الفلکیة وما دونها خلافاً لما فی خزانة الأکمل ، أنه فی ساعة نصف صاع و فی أقل من ساعة قبضة من بر (قوله : مالم یعزم علی الترك) فإن نزعه علی قصد أن یلبسه ثانیاً أ لیبس بدله لا یلزمه کفارة أخرى ، لتداخل لبسه وجعلهما لبساً واحداً . (الدر مع الرد : (۵۳۸ ، ۵۳۷/۲) کتاب الحج ، باب الجنایات ، ط : سعید =

سلے ہوئے کپڑے پہنے ہوئے دم دیا

اگر سلے ہوئے کپڑے پہنے ہی رہا، اور ایک رات گزرنے کے بعد دم دے دیا لیکن کپڑے پہنے ہی رہا اتارے نہیں تو مزید ایک دن یا ایک رات گزرنے کے بعد دوسرا دم دینا لازم ہوگا، اور اگر بیچ میں دم نہیں دیا تو ایک ہی دم دینا کافی ہوگا۔ (۱)

سمجھ دار بچہ

☆ اگر نابالغ بچہ ہوشیار اور سمجھ دار ہے تو خود حج کے احرام کی نیت کرے، اور حج کے افعال خود ادا کرے، اور بالغ کی طرح سب افعال ادا کرے۔ (۲)

= إرشاد الساری : (ص: ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷) باب الجنایات وأنواعها، النوع الأول، فی حکم اللبس، ط: الإمدادیة مکة المکرمة.

الهندیة : (۲۴۲/۱) کتاب المناسک، الباب الثامن فی الجنایات، الفصل الثانی فی اللبس، ط: رشیدیہ.

(۱) ولولبس المحرم المخیط آیاماً فإن لم یزعه لیلاً ونهاراً یکفیه دم واحد بالاجماع، وإن ذبح الهدی و دام علی لبسه یوماً کاملاً فعليه دم آخر بالاجماع لأن الدوام علیه لبس مبتدأ. (الهندیة : ۲۴۲/۱) کتاب المناسک، الباب الثامن، فی الجنایات، الفصل الثانی : فی اللبس، ط: رشیدیہ

= إرشاد الساری : (ص: ۴۲۷) باب الجنایات وأنواعها، النوع الأول : فی حکم اللبس، ط: الإمدادیة مکة المکرمة.

الدر مع الرد : (۵۴۸/۲) کتاب الحج، باب الجنایات، ط: سعید.

(۲) ینعقد إحرام الصبی المميز للنفل لا للفرض إذا أحرم بنفسه فالمميز لا یصلح النيابة عنه فی الإحرام، ولا فی أداء الأفعال، إلا فیما لا یقدر علیه فیحرم بنفسه، ویقضى المناسک کلها بنفسه، ویفعل كما یفعل البالغ. (غنیة الناسک : (ص: ۸۳) باب الإحرام، فصل : فی إحرام الصبی، ط: إدارة القرآن)

= إرشاد الساری : (ص: ۱۵۷، ۱۵۸) باب الإحرام، فصل : فی إحرام الصبی، ط: الإمدادیة، مکة المکرمة.

البحر العمیق : (۲۸۶/۲) الباب السابع فی الإحرام، الفصل الخامس، إحرام الصبی والمجنون والسفیه، ط: مؤسسه الریان، المكتبة المکیة.

☆ سمجھ دار بچہ کی طرف سے ولی احرام کی نیت نہیں کر سکتا، بلکہ سمجھ دار بچہ خود اپنے احرام کی نیت کرے گا۔ (۱)

☆ سمجھ دار بچہ حج کے جو افعال خود کر سکتا ہے خود کرے، اور جو افعال وہ خود نہیں کر سکتا ہے وہ اس کا ولی کر دے، البتہ طواف کے بعد دو رکعت نماز بچہ خود پڑھے اس کی طرف سے ولی نہ پڑھے، کیونکہ نماز میں نیابت جائز نہیں ہے۔ (۲)

☆ سمجھ دار بچہ خود طواف کرے، وقوف عرفہ، سعی اور رمی بھی خود کرے۔ (۳)

سنت کا حکم

سنت کا حکم یہ ہے کہ ان کو قصداً چھوڑنا برا ہے اور کرنے سے ثواب ملتا ہے، اور ترک کرنے سے دم یا صدقہ لازم نہیں آتا لیکن بلا عذر چھوڑنا بد قسمتی ہے، آخرت میں سختی اور ڈانٹ بھی ہوگی۔ (۴)

(۳، ۱) ینعقد إحرام الصبی المميز للنفل لا للفرض إذا أحرم بنفسه فالمميز لا یصلح النيابة عنه فی الإحرام، ولا فی أداء الأفعال، إلا فیما لا یقدر علیه فیحرم بنفسه، ویقضى المناسک کلها بنفسه، ویفعل كما یفعل البالغ. (غنیة الناسک : (ص: ۸۳) باب الإحرام، فصل : فی إحرام الصبی، ط: إدارة القرآن)

= إرشاد الساری : (ص: ۱۵۷، ۱۵۸) باب الإحرام، فصل : فی إحرام الصبی، ط: الإمدادیة، مکة المکرمة.

البحر العمیق : (۲۸۶/۲) الباب السابع فی الإحرام، الفصل الخامس، إحرام الصبی والمجنون والسفیه، ط: مؤسسه الریان، المكتبة المکیة.

(۲) وکل ما قدر الصبی علیه أى المميز بنفسه لا تجوز فیہ النيابة عنه، بل یفعله هو بنفسه، وإلا أى وإن لم یقدر بنفسه علیه سواء کان ممیزاً أو غیر ممیزٍ جاز، أى فی النيابة عنه، إلا رکتی الطواف، فإنّ الولی لا یصلیہما عن الصبی مطلقاً (إرشاد الساری : (ص: ۱۵۹) باب الإحرام، فصل فی إحرام الصبی، ط: الإمدادیة، مکة المکرمة)

البحر العمیق : (۲۸۵/۲) الباب السابع فی الإحرام، الفصل الخامس، فی إحرام الصبی، ط: مؤسسه الریان، المكتبة المکیة.

غنیة الناسک : (ص: ۸۴) باب الإحرام، فصل فی إحرام الصبی، ط: إدارة القرآن.

(۴) وحکم السنن أى المؤکدة الإساءة بترکها أى لو ترکها عمداً وعدم لزوم شیء من دم أو صدقة علی فاعلها (أی تارکها)، وحصول الأجر علی الإتيان بالسنن. (إرشاد الساری : =

سنتیں حج کی

”حج کی سنتیں“ کے عنوان کو دیکھیں۔ (۱۹۱/۲)

سنن چھوڑنا عذر کی وجہ سے

”عذر کی وجہ سے سنن و واجبات چھوڑنا“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱۵۵/۳)

سوار ہو کر سعی کی

”سعی کی غلطی“ عنوان کو دیکھیں۔

سواری پر سعی کر رہا ہے

اگر عذر کی وجہ سے سواری پر سعی کر رہا ہے یعنی وہیل چیئر وغیرہ پر توسعی کے دوران دونوں سبزیوں کی پٹی کے درمیان سواری کو تیز کر دے بشرطیکہ اپنے آپ کو اور دوسرے لوگوں کو اس سے تکلیف نہ پہنچے۔ (۱)

= (ص: ۱۰۵) باب فرائض الحج، و واجباته، و سننه..... فصل: فی سننه، ط: الإمداد، مگة المکرمة) وحکمها الإساءة بترکها و عدم لزوم الجزاء. (غنية الناسک: (ص: ۲۷) باب فرائض الحج، و واجباته، و سننه، فصل: و أمّا سننه، ط: إدارة القرآن) البحر العمیق: (۱/ ۳۵۴) الباب الثالث: فی مناسک الحج، و أمّا سنن الحج، ط: مؤسسه الریان، المكتبة المکیة.

سنة الهدی و تارکها يستوجب إساءة أى جزاء إساءة كاللوم و العتاب أو سمي جزاء الإساءة كما فی قوله تعالى: ﴿جزاء سيئة سيئة مثلها﴾ كالجماعة والأذان والإقامة، فإن هؤلا كلها من جملة شعائر الدين و اعلام الاسلام، ولهذا قالوا إذا أصر أهل مصر على تركها يقاتلوا بالسلاح من جانب الامام، و قد وردت فی كل منها آثار لاتحصی. (نور الأنوار: (ص: ۱۷۹) باب الرخصة والعزيمة، فصل المشروعات على نوعين، ط: مكتبة رحمانية)

(۱) وإن كان على دابة أى لعذر، فإن المشيء فى السعى واجب عندنا، حرکها من غير أن يؤذى أحدًا..... وليحترز أى كل الاحتراز عن أذى غيره..... و تعريض نفسه للأذى. (إرشاد السارى: (ص: ۲۴۶) باب السعى بين الصفا والمروة، كيفية السعى، ط: الإمداد، مگة المکرمة)

غنية الناسک: (ص: ۱۳۰) باب السعى بين الصفا والمروة، فصل فى كيفية أداء السعى، ط: إدارة القرآن. شامی: (۲/ ۵۰۱) كتاب الحج، مطلب فى السعى بين الصفا والمروة، ط: سعد.

سوتن کے نواسے کے ساتھ حج پر جانا

سوتن کا نواسا محرم ہے، اور یہ سوتیلی نانی ہے، اس لئے سوتیلی نانی کے لئے سوتیلے نواسے کے ساتھ حج پر جانا جائز ہے۔ (۱)

سوتیلا داماد

سوتیلا داماد اپنی سوتیلی ساس کے لئے محرم نہیں ہے، اس لئے سوتیلی ساس سوتیلے داماد کے ساتھ حج کے لئے نہیں جاسکتی۔ (۲)

سوتیلی ساس

سوتیلی ساس اپنے سوتیلے داماد کیساتھ حج کا سفر نہیں کر سکتی، کیونکہ سوتیلا داماد محرم نہیں ہے۔ (۳)

سودی رقم سے حج کرنا

سودی رقم حرام رقم ہے اور حرام رقم سے حج کرنا جائز نہیں، اگر کسی نے سودی (۱) والمحرّم من لا يجوز له منّاكتها على التأييد لقراية أو رضاع أو مصاهرة بنكاح فاسد على الأصح. (غنية الناسک: (ص: ۲۷) باب شرائط الحج، فصل: و أمّا شرائط وجوب الأداء، ط: إدارة القرآن) شامی: (۲/ ۴۶۴) كتاب الحج، مطلب: فى قولهم يقدم حق العبد على حق الشرع، ط: سعيد، الهندية: (۱/ ۲۱۹) كتاب المناسک، الباب الأوّل: فى تفسير الحج و فرضيته و وقته و شرائطه، ط: رشيدية. التاتارخانية: (۲/ ۴۳۴) كتاب المناسک، الفصل الأوّل: فى بيان شرائط الوجوب، ط: إدارة القرآن.

(۲، ۳) الرابع: المحرم الأمين وهو كل رجل مأمّن عاقل بالغ منّاكتها حرام عليه بالتأييد سواء كان بالقراية أو الرضاة أو الصهرية بنكاح أو سفاح فى الأصح. (إرشاد السارى: (ص: ۷۶) باب شرائط الحج، النوع الثانى: شرائط الأداء، ط: الإمداد، مگة المکرمة)

غنية الناسک: (ص: ۲۷) باب شرائط الحج، فصل: و أمّا شرائط وجوب الأداء، الشرط الرابع، ط: إدارة القرآن.

شامی: (۲/ ۴۶۴) كتاب الحج، ط: سعيد.

رقم سے حج کر لیا ہے تو حج ادا ہو جائے گا لیکن حج کا ثواب نہیں ملے گا اور یہ حج اللہ کے دربار میں قبول بھی نہیں ہوگا۔ (۱)

سوڈا

”بوتل“ عنوان کو دیکھیں۔ (۲۰۵/۱)

سوکس

”موزہ“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۲۱۱/۴)

سوئی

احرام کی چادر اور تہبند میں سوئی لگانا مکروہ ہے۔ (۲)

سوئیٹر

”ٹوپی“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۳۰۵/۱)

(۱) وقد يتصف بالحرمة كالحج بمال حرام ، فقد يقال إن الحج نفسه الذي هو زيارة مكان مخصوص الخ، ليس حرام بل الحرام هو إنفاق المال الحرام ولا تلازم بينهما ولذا قال في البحر: ويجهت في تحصيل نفقة حلال ، فإنه لا يقبل بالنفقة الحرام ، كما ورد في الحديث ، مع أنه يسقط الفرض عنه معها ، ولا تنافي بين سقوطه وعدم قبوله فلا يثاب لعدم القبول ، ولا يعاقب عقاب تارك الحج (الدر مع الرد : (۲/ ۴۵۶) كتاب الحج ، مطلب : فيمن حج بمال حرام ، ط: سعيد)

غنية الناسك : (ص : ۲۱) باب شرائط الحج ، فصل : وأما شرائط الوجوب ، ط: إدارة القرآن .

إرشاد الساری : (ص : ۸) مقدمة في آداب مريد الحج ، فصل : ط: الإمدادية ، مكة المكرمة .

(۲) وعقد الإزار والرداء أي ربط طرف أحدهما بطرفه الآخر وأن يغله أي كل واحد منهما بخلال كنجو إبرة أو شدهما بحبل ونحوه من رباط ومنطقة . (إرشاد الساری : (ص : ۱۶۹ ، ۱۷۰) باب الإحرام ، فصل : في مكروهاته ، ط: الإمدادية ، مكة المكرمة)

غنية الناسك : (ص : ۹۱) باب الإحرام ، فصل : في مكروهات الإحرام ، ط: إدارة القرآن .

الدر مع الرد : (۲/ ۴۸۹) كتاب الحج ، فصل : في الإحرام ، مطلب : فيما يحرم بالإحرام وما لا يحرم ، ط: سعيد .

سیاسی حج

اگر حکومت اپنے پارٹی ورکروں کو سرکاری خرچ پر حج کے لئے بھیجنا چاہے تو بھیج سکتی ہے لیکن صرف اپنے ورکروں کو سیاسی رشوت کے طور پر حج کرانا مناسب نہیں۔ (۱)

سیٹ کنفرم نہیں

”فلائٹ یقینی نہیں“ کے عنوان کو دیکھیں۔ (۲۶۱/۳)

سیدھامنی چلا گیا

”منی چلا گیا“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱۶۰/۴)

سینہ

طواف کرتے وقت سینہ یا پیٹھ بیت اللہ شریف کی طرف کرنا مکروہ تحریمی ہے، اگر اسی حالت میں طواف کا کچھ فاصلہ طے کیا تو طواف کے اتنے حصے کا اعادہ واجب ہوگا ورنہ ایک چکر مزید کرنا لازم ہوگا۔ (۲)

(۱) ولا تثبت الاستطاعة بالعادة والاباحة فلو قبل وجب عليه الحج إجماعاً ولا بمال حرام ولو حج به سقط عنه الفرض لكنه لا تقبل حجته ، كما ورد في الحديث . (غنية الناسك : (ص : ۲۱) باب شرائط الحج ، فصل : وأما شرائط الوجوب ، السادس : الاستطاعة ، ط: إدارة القرآن)

الدر مع الرد : (۲/ ۴۶۱) كتاب الحج ، ط: سعيد .

إرشاد الساری : (ص : ۶۱ ، ۶۲) باب شرائط الحج ، النوع الأول : شرائط الوجوب ، السادس : الاستطاعة ، ط: الإمدادية ، مكة المكرمة .

عن عبد الله بن عمرو قال : لعن رسول الله ﷺ الراشي والمرثي ، رواه أبو داؤد وابن ماجه . (مشکوٰۃ المصابيح : (ص : ۳۲۶) كتاب الإمارة والقضاء ، باب رزق الولاية وهداياهم ، الفصل الثاني ، ط: قديمي)

(۲) وأداء شيء من الطواف مع استقبال البيت ، قيل : الآقبالة الحجر الأسود في ابتداء الطواف خاصة كما مر . (غنية الناسك : (ص : ۱۲۶) باب في ماهية الطواف وأنواعه فصل : وأما محرماته ، ط: إدارة القرآن)

إرشاد الساری : (ص : ۲۱۶) باب أنواع الأطوفة ، فصل : في واجبات الطواف ، الخامس : التيامن ، ط: الإمدادية ، مكة المكرمة .

الدر مع الرد : (۲/ ۴۹۴) كتاب الحج ، مطلب : في دخول مكة ، ط: سعيد .